کرنا تو میری حفاظت

از قلم تحریم فاطمہ

مکمل ناول

"میں یہ شادی نہیں کرونگی------ نہیں چاہیے----- نہیں چاہیے مجھے کسی کا احسان----- ہرگز میں کسی سے شادی نہیں کرونگی--- نہیں کرونگی میں یہ شادی بھی--- نہیں دینی مجھے اپنی عزت کی گواہی کسی کو بھی----- کسی کو بھی نہیں، نہیں کرسکتی میں شادی----"

سرخ اور سیاہ جوڑے میں ملبوس وہ اسٹیج پہ کھڑے زور زور سے چلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔اسکا یہ سجا سنورا رنگ روپ۔۔۔۔دو آتشہ حسن سمیت وہ نازک سی لڑکی خلاف عادت آج بھرے مجمعے میں چلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔آج اس پہ جو گزری تھی وہ کسی قیامت سے کم نا تھی۔۔۔۔

"تو یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔ تجھ میں کچھ سمجھ ہے۔۔۔۔کون کرے گا تجھ سے شادی آج کے بعد۔۔۔۔ خود تو بدنام ہوچکی ہے میری بیٹی کو بھی بدنام کردے گی۔۔۔آج کے بعد میں تجھے اس گھر میں نہیں رکھونگی۔۔۔کہہ دے رہی ہوں۔۔ایسی لڑکیاں زندہ رہنے کے لائق ہی نہیں ہیں۔۔تو مر کیوں نہیں گئی اپنی ماں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔"

پیچھے سے انیلہ بیگم جو تماشہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔اسکا یہ روپ دیکھ کے اسکے قریب آئیں تھیں اور اسکی کلائی کھینچ کے اپنے سامنے کیا تھا نا جانے اسطرح کرنے سے کتنی چوڑیاں اسکی کلائی میں کھب چکی تھیں لیکن اسے درد کا کوئی احساس نا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے یہ لفظ چاقو کی طرح اسکے دل پہ گھاو کررہے تھے۔۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔کیوں سمجھ نہیں آتی آپ سب کو۔۔۔۔کیا کروں جو آپ سب کو یقین آجائے۔۔۔۔۔۔"

وہ سرخ چوڑیوں اور مہندی سے سجے ہاتھ ان کے سامنے جوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔ مستقل رونے سے اسکا جسم شل ہوچکا تھا جبکہ اسکے چہرہ اب ہر قسم کی خوشی

سے آزار ہوچکا تھا۔۔۔اسکے چہرے پہ بس اپنی سچائی کا یقین دلانے کی جستجو تھی لیکن یہاں تھا کون جو اسکا یقین کرتا۔۔۔۔

"حیام۔۔۔۔۔۔۔"

"میری جان۔۔۔۔۔"

اسکے ساتھ کھڑی اسکی اکلوتی سہیلی اسکے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے بولی تھی۔۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنے ساتھ گھر کے اندرونی دروازے کی طرف لے گئی تھی۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا سامیہ ، تم تو جانتی نا میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔تم سمجھاو نا انہیں، یہ میرے ساتھ ایسا نا کریں۔۔۔میں کیسے کسی اور سے شادی کرسکتی ہوں۔۔۔میں مرجاونگی یار۔۔۔میں مرجاونگی ۔۔۔ مجھ پہ کسی کو اعتبار ہی نہیں ہے۔۔۔"

وہ کرسی پہ ڈھے سی گئی تھی۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ جو کچھ دیر پہلے اسکے ساتھ ہوا تھا۔۔۔وہ کسی طرح صحیح کردیتی ۔۔۔۔لیکن افسوس وہ کچھ نہیں کرسکتی تھی۔۔۔۔

"تم اگر یہ شادی نہیں کروگی تو تب بھی تمہیں یہ جینے نہیں دینگے۔۔۔۔۔
حیام ڈارلنگ ۔۔یہ تمہیں جینے نہیں دینگے۔۔۔یہ تمہیں مار دینگے۔۔۔۔
اور تم کس کو اعتبار دلانا چاہتی ہو ایک ایسے انسان کو جو تمہیں چھوڑ کے جاچکا ہے۔۔۔۔جسے

تم پہ زرہ برابر بھی اعتماد نا تھا۔۔تمہارے کردار پہ انگلیاں اٹھتی دیکھ کے وہ تمہیں بیچ راستے میں چھوڑ گیا ہے۔۔۔۔۔بہتر ہے کہ تم اب جو ہورہا ہے وہ کرلو۔۔۔۔یہ لوگ تمہیں برباد کردینگے"

وہ گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھی اسے سمجھانے میں لگی پڑی تھی آخر وہ اسکی مخلص دوست تھی۔۔۔۔

"آج میرا مرنے کو دل کررہا ہے۔۔۔۔۔۔۔کیا میں مرجاوں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟"
وہ اس پہ چیخی تھی جیسے ساری اسکی غلطی ہو۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔تم مرجاو۔۔۔۔۔"
وہ اسکو حوش و حواس میں نہیں لگی تھی۔۔۔۔

"چلو باہر۔۔۔۔۔قاضی مزید انتظار نہیں کررہے۔۔۔جلدی باہر آو اور اپنا یہ منہ یہاں سے لے کر دفعہ ہو جاو۔۔۔۔عزاب بن گئ ہو ہمارے لیے"

ماریہ ایکدم کمرے میں نمودار ہوئی تھی اور انکو دیکھ کے جل سی گئی تھی۔۔۔۔

"یو گیٹ لاسٹ۔۔۔۔۔۔اپنی شکل کے کر نا آیا کرو سامنے۔۔۔۔ہمام کی وجہ سے تمہیں برداشت کرتی ہوں کیونکہ تم اسکی کزن ہو ورنہ تمہارا حشر کرکے رکھ دوں"

سامیہ حیام کے پاس سے اٹھتی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔کڑے تیوروں سے دیکھتے ہوِے اسنے ماریہ کو اچھی خاصی سنا دی تھی۔۔۔۔

"مت بھولو تم میرے گھر میں کھڑی ہو۔۔۔یہ تو آج یہاں سے دفعہ ہو ہی جائے گی لیکن آئندہ تم بھی اپنی شکل ہمیں مت دکھانا۔۔۔۔"

ماریہ کہاں کم تھی۔۔انگلی اٹھا کے وہ اسے وارن کر کے ملے میں واک آوٹ کر چکی تھی۔۔۔۔

"دیکھ لیا تم نے انکا رویہ ۔۔۔دیکھ لیا۔۔۔یہ سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔تم ان کو اعتبار دلانا چاہتی ہو۔۔۔میں کہتی ہوں ہمام ابھی تک ہم نے جتنا وقت ساتھ گزارا ہے اسکی تمہیں قسم ہے کہ تم یہاں سے بھاگ جاو۔۔۔۔تم یہاں سے اس جہنم سے خود کو دور لے جاو۔۔۔ہماری دوستی کی قسم ہے تمہیں۔۔۔۔"

وہ غصے سے بھپری حیام پہ چلائی تھی جسکا وجود ساکت ہوچکا تھا۔۔سرخ آنکھیں دیوار پہ جمی تھیں ۔۔۔

"یار تو نے یہ کیا کردیا ہے۔۔۔تو اس طرح کیسے کسی انجان لڑکی سے شادی کرنے پہ آمادہ ہو سکتا ہے۔۔جبکہ اسکے کردار پہ کتنے لوگ یہاں انگلیاں اٹھا چکے ہیں۔۔۔۔۔تو شیور ہے کہ تو یہ صحیح کررہا ہے۔۔۔۔۔"

دارم اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا پوچھنے لگا تھا۔۔۔کہنے کو وہ لوگ چھٹیوں میں لاہور آئے تھے اور انجانے میں ایک شادی اٹینڈ کرنے آگئے تھے لیکن یہاں تو انکی کایا ہی پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

"آئے ایم دیم شیور دارم۔۔۔آئے ایم دیم شیور۔۔۔آئے ایم رائٹ"
ضامن مسکرا کے اس سے گویا ہوا تھا۔۔۔ناجانے اسنے کچھ ہی لمحوں میں یہ فیصلہ کیسے کیا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اپنی آنکھوں کے سامنے غلط ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔کیسے وہ ایک لڑکی کے ساتھ نا انصافی ہوتے دیکھ سکتا تھا۔۔۔تب ہی ملے میں وہ یہ فیصلہ کرچکا تھا کہ وہ اس سے شادی کرے گا۔۔اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"لیکن تیرے پیرنٹس نہیں مانینگے۔۔۔۔۔"

دارم جانتا تھا اسکا یار کبھی کوئی غلط کام نہیں کرسکتا تھا اگر وہ اس سے شادی کرنے پہ آمادہ ہوا ہے تو اسکے پیچھے یقیناً کوئی وجہ ہی ہوگی۔۔۔۔۔۔لیکن اسے اسکے والدین کی فکر تھی جن کی وہ اکلوتی اولاد تھا۔۔۔۔

"تو میرے ساتھ ہے"

ضامن نے کچھ سوچ کے اسکا ہاتھ تھاما تھا. .

"اینی ٹائم۔۔۔۔اپنے ساتھ بھی میں ہوں اور تیرے ساتھ بھی میں ہوں"

وہ ہنستا ہوا بولا تھا جس پہ وہ بھی ناچاہتے ہوئے مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

"بس مام ڈیڈ کو تو ہی سمجھائے گا۔۔۔۔میں نے کسی کی عزت بچائی ہے۔۔۔۔وہ مجھے ایپریشیٹ کرینگے"

وہ شاید خود کو دلاسا دے رہا تھا۔۔۔۲۸ سال کی عمر میں بھی ایک میچیور مرد ہونے کے باوجود بھی وہ والدین کا تابعدار تھا ۔۔۔یہ ہی وجہ تھی کہ وہ اور اپنی ماں کی آنکھ کا تارا تھا۔۔۔اسنے کبھی کوئی کام ان سے پوچھے بنا نا کیا تھا لیکن یہ اتنا برا دھچکا کیا وہ برداشت کرسکینگے۔۔۔۔۔۔اس سے آگے وہ کچھ نا سوچنا چاہتا تھا کیونکہ وہ سب کے سامنے زبان دے چکا تھا۔۔۔اسے اپنی پرواہ نہیں تھی لیکن اپنے کام کی پرواہ ضرور تھی۔۔۔۔

بلیک کلف دار شلوار قمیض میں ملبوس وہ اپنی وجاہت لیے شاندار لگ رہا تھا ۔۔۔۔
کسی کے بلانے پہ وہ آہستگی سے چال چلتا ہوا اسٹیج تک گیا تھا۔۔۔اور انکے کہنے پہ صوفے پہ ایک جگہ ٹک گیا تھا۔۔۔

"بیٹا تم یہ بہت نیک کام کررہے ہو۔۔۔۔۔۔میں چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کرسکتی۔۔۔لیکن شاید تم بہت کچھ کرسکتے ہو۔۔۔۔میں تو ملازمہ ٹہری کچھ کہونگی فوراً نمک حرام کا طعنہ مل جائے گا"

بوا ضامن جہاں بیٹھا تھا اس صوفے کے پاس ہی کھڑی تھیں۔۔اسکے بیٹھنے پہ وہ قریب ہو کے اسکے کان میں بولی تھیں۔۔۔۔بوا حیام کے گھر کی پرانی ملازمہ تھیں۔۔۔

"جی"

وہ مختصر کہہ کے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔جبکہ دارم لگلے ہی لمحے اسکے پاس موجود تھا اسکے ہر قدم پہ ساتھ دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد وہ اپنی زندگی کسی کے نام کر چکا تھا ایک ایسی لڑکی کے نام کرچکا تھا جسکا وہ نام تک نا جانتا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب آزار نا رہا تھا۔۔۔اب وہ بندھ چکا تھا ایک پاکیزہ رشتے میں۔۔۔نکاح کے رشتے میں۔۔۔۔۔۔!!!!

پندرہ منٹ تک وہ اسے سمجھاتی رہی تھی پیار سے بہلاتی رہی تھی۔۔۔۔۔اسکے ساتھ بچپن سے لے کر اب تک کیا کیا نا ہوا تھا۔۔۔سامیہ دیکھتی آئی تھی لیکن اب جو ہوا تھا اس سے وہ برداشت نا ہوا تھا۔۔۔۔وہ اپنی دوست کو اس جہنم سے بھی نکالنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص کیسا ہے کس طرح کا ہے لیکن اس شخص سے ہزار گناہ بہتر ہے جس سے حیام کی شادی ہورہی تھی وہ ایک مکار شخص تھا۔۔۔جسے صرف خوبصورتی سے دلچسپی تھی۔۔۔شروع سے ہی حیام کا اس میں انٹرسٹ لینا سامیہ کو ناگوار گزرتا تھا۔۔۔۔بہت دفعہ اسنے حیام کو سمجھایا تھا لیکن وہ نا مان سکی تھی شاید یہ عمر ہی ایسی تھی جس عمر میں وہ تھی اس عمر میں بہت سی لڑکیاں بہک جاتی ہیں۔۔۔ابھی وہ محض انیس سال کی ہوئی تھی جب گھر میں اسکی شادی کے سلسلے شروع ہوگئے تھے۔۔۔حیام اس سب سے خوش تھی تو وہ اسکو خوش دیکھ کے چپ سی ہوگئی تھی۔۔۔جبکہ وہ چاہتی تھی کہ حیام اسکے ساتھ یونی میں ایڈمیشن لے۔۔۔لیکن اسنے سرے سے ہی انکار کردیا تھا۔۔۔جبکہ سامیہ اسکے انکار پہ اچھا خاصا جل کے رہ گئی تھی وہ اسکو اچھے مقام پہ دیکھنا چاہتی تھی لیکن پھر پچھلے سال اسے اکیلے ہی بی۔ بی۔ اے میں ایڈمیشن لینا پڑا۔۔جبکہ حیام پچھلے سال ہک انٹر کرنے کے بعد اپنی پڑھائی کو خیرآباد کہہ چکی تھی۔۔۔اسکی تائی کا جیسا سلوک تھا وہ ہی دیکھ کے وہ خوفزدہ رہتی تھی۔۔۔پری انجینئرنگ میں انٹر اسنے پرائویٹ کیا تھا۔۔۔آج سے تین سال پہلے تک وہ آرام سے پڑھ لیتی تھی لیکن جب وہ میٹرک میں تھی تب اسکے تایا کا

انتقال ہوچکا تھا ایک وہ ہی اس گھر میں تھے جو اسے تائی سے بچا لیتے تھے لیکن اب وہ بھی نا رہے تھے۔۔۔اگر آج وہ ہوتے تو یقیناً اسکے ساتھ اتنا سب کچھ نا ہوتا لیکن شاید یہ ہی صبر ہوتا ہے۔۔۔

وہ اسکا چہرہ صاف کرتے ہوِے خود بھی رہ رہی تھی آج وہ اپنی دوست کو انجان شخص سے نکاح کرنے پہ مجبور کررہی تھی۔۔۔۔۔۔اسکے چہرے پہ جمے آنسو دیکھ کے سامیہ کا دل پگھل رہا تھا۔۔۔وہ خود بھی رو رہی تھی۔۔لیکن وہ خوشی بھی محسوس کررہی تھی کہ اس اس سب سے نجات مل رہی ہے۔۔۔۔

اسے بہت سمجھانے کے بعد وہ اسکا تھورا سا میک اور کرنے کے بعد وہ اسے ایک بار پھر باہر لے آئی تھی۔۔۔۔۔

کب وہ حیام عباد سے حیام ابراہیم بنی اسے پتہ تک نا چلا تھا۔۔۔وہ اپنی قسمت پہ ہنس بھی نا سکتی تھی۔۔۔۔

"تھینک گاڈ مام آفت گئ۔۔۔۔۔ورنہ اس لڑکی نے میرا جینا حرام کردیا تھا۔۔۔" نکاح ہوتے ہی ماریہ نے سکون کا سانس لیا تھا اس وقت وہ بلیک چولی اور ڈارک میرون شرارے میں ملبوس اپنا حسن لیے سب کے سامنے تھی۔۔۔ڈوپٹہ لینا تو اسنے کبھی سیکھا ہی نا تھا۔۔۔۔

"میری بیٹی کے راستے میں کوئی نہیں آسکتا تھا۔۔۔۔جوآتا میں اسے زندہ بھی مار سکتی ہوں"

انیلہ بیگم شیطانی مسکراہٹ لیے بولی تھیں۔۔۔وہ دونوں ماں بیٹی آج خوش تھیں۔۔آخر مصیبت انکے سر سے ٹل گئی تھی۔۔۔۔۔

"ویلے لڑکا ایویں لگتا ہے۔۔۔اگر کوئی ویل لڑکا یہ سب کرتا تو میں کبھی اسکو حیام سے شادی نا کرنے دیتی۔۔۔۔کیونکہ وہ اس قابل نہیں ہے"

انیلہ بیگم ابراہیم پہ ایک نظر ڈال کربولی تھیں جو چپ چاپ بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا۔۔۔شاید انکی نظریں کمزور تھیں کہ۔وہ اسے پہچان نا سکی تھیں۔۔اگر پہچان لیتیں تو کبھی حیام کو اسکا نا ہونے دیتیں۔۔۔۔

"مام۔۔۔ہی از لوکنگ گڈ ۔۔۔۔"

وہ بھی اب اسکو گھور رہی تھی۔۔۔

"خیر چھوڑیں نا۔۔۔۔۔جو مجھے چاہیے تھا وہ اب مل چکا ہے۔۔اب وہ کیسا بھی ہو ہمیں کیا۔۔۔۔"

وہ جان چھڑانے کے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو سمجھی تھی یہ صرف نکاح ہے لیکن جب اسنے رخصتی کا سنا تو وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی یہاں بھی وہ مجبور ہوگئی تھی۔۔۔۔۔سامیہ کے گلے لگ کے وہ خوب رو رہی تھی۔۔۔

"پلیز---ہمیں دیر ہورہی ہے"
دارم کتنی دیر سے انہیں روتا دیکھ کے گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا بولا تھا جہاں بارہ بجنے گے تھے --تب جا کہ سامیہ خود اس سے الگ ہوئی تھی---

"Please can you give your phone number ؟"
وہ ضامن سے گویا ہوئی تھی جو خاموش ہی تھا---اسکی پرسنیلیٹی دیکھ کے وہ انسپائر سی ہوئی تھی--اسے وہ کچھ مغرور سا لگا تھا---

ضامن نے نظریں سامیہ پہ گاڑھی تھیں----اور اسکا مطلب سمجھتا ہوا اپنا نمبر اسے نوٹ کرایا تھا----اور ایک نظر اپنی شریک حیات پہ ڈالتا اسکا نازک ہاتھ مضبوطی سے پکڑتا لان سے باہر نکلتا چلا گیا تھا---جیسے ہی اسنے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اسے کرنٹ سا لگا تھا ---اسنے مزاحمت کی تھی چھڑوانے کی لیکن وہ سب ضائع گئی تھی---گاڑی کا لاک کھول کر فرنٹ سیٹ پہ اسے بٹھایا تھا اور اسکا گھیر دار شرارہ اٹھا کے گاڑی میں ڈالا تھا اور گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا تھا--------کہ وہ ڈر سی گئی تھی اسے اب ہوش آیا تھا-------

"سوری------اسکی طرف سے--ایکچوئلی وہ ابھی صدمے ہے کہ وہ سنگل سے ڈبل۔ہوگیا ہے" دارم اس سے سوری کرتا مزاقاً بولا تھا----

"خود سے انہوں نے یہ اسٹیپ لیا ہے---اب انہیں اپنی زمہ داری اچھی طرح نبھانی ہوگی"
وہ ایکدم اسکی بات پہ غصے سے بولی تھی---

"اوکے------آپکا پیغام اس تک پہنچادونگا---اب اجازت"
"ورنہ وہ اکیلے ہی چلا جائے گا"

وہ جلدی سے کہتے لان سے باہر نکلا تھا اور گاڑی کی بیک سیٹ پہ جا کے بیٹھا تھا-----"بڑی جلدی بیوی کو فرنٹ سیٹ پہ جگہ دے دی---مطلب ضامن صاحب آپ خوش ہیں". وہ حیام کو فرنٹ سیٹ پہ سکڑی سمٹی بیٹھا دیکھ کے تاسف سے سوچنے لگا تھا اور اسکے بیٹھتے ہی ابراہیم نے گاڑی ہاٹل کی طرف بڑھادی تھی-----

---

گاڑی ایک ہاٹل کے سامنے آ کے رکی تھی----
اسٹیرنگ پہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ سیٹ پہ بیٹھا بیک ویو مرر سے ناجانے دارم کو کیا اشارے کرنے لگا تھا-----حیام کی موجودگی میں ایک منٹ میں ہی ضامن نے اسے کیا بتایا تھا کہ وہ گاڑی سے اتر گیا تھا---

"See you soon bhai, Good night"
ضامن نے جاتے ہوئے دارم کی پشت کو دیکھتے ہوئے جملہ کسا تھا---

دو منٹ صبر سے بیٹھنے کے بعد اپنے برابر میں بیٹھی لڑکی پہ نظر ڈالی تھی جو سکڑی سمٹی گاڑی کے دروازے سے چپک کے بیٹھی تھی جبکہ اسکا رخ ونڈو کی طرف تھا۔۔صاف اسنے ان دونوں کی موجودگی کو نظرانداز کیا ہوا تھا۔۔۔ضامن کو وہ شدید روٹھی ہوئی لگی تھی۔۔۔خود سے بھی خفا لگی تھی لیکن اسکو کیا۔۔۔۔۔۔

''فالو می''

وہ نخوت سے کہتا گاڑی کا فرنٹ دوڑ کھولتا اس سے بولا تھا۔۔۔۔حیام تب ہوش میں آئی تھی جب ضامن کی طرف کا دروازہ زور سے بند ہوا تھا۔۔۔۔اسے فالو کرنے کے لیے وہ زبردستی گاڑی سے اتر گئی تھی۔۔۔۔

وہ آگے آگے چل رہا تھا جبکہ وہ اسکے دو قدم پیچھے آہستگی سے چل رہی تھی۔۔۔۔۔

''کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔
ایکٹیو نہیں ہو۔۔۔۔
چلا بھی نہیں جاتا۔۔وہاں سب کے سامنے چیخا تو جارہا تھا''

ضامن کی طرف سے یہ پہلی چوٹ تھی۔۔۔۔۔وہ اسکو کچوے کی چال چلتا دیکھتا غصے میں آگیا تھا۔۔۔۔۔وہ اس سے کافی پیچھے تھی۔۔۔پیچھے واپس جا کے اسنے اسکا مرمری ہاتھ سختی سے تھاما تھا اور تیزی سے کوریڈور سے چلتا بیڈروم میں لایا تھا۔۔۔۔

"stay here , i will come back "

وہ اسکو بیڈ پہ بٹھاتا آرام سے بولا تھا---

دو لفظ کہہ کے وہ کبرڈ کی طرف بڑھا تھا --الماری سے ایک بیگ نکالتا وہ ٹیبل پہ رکھ چکا تھا----اب وہ باتھ روم کی جانب بڑھا تھا---

اسکے باتھ روم جانے کے بعد حیام نے نظریں اٹھائی تھیں اور کمرے میں نگاہ ڈالی تھی----یہ ایک ویل فرنشڈ وائٹ ہاٹل کا روم تھا لیکن اسے سمجھ نا آیا تھا کہ-وہ اسے ہاٹل کے روم میں کیوں لایا ہے----

"اسی طرح در بدر کی ٹھوکر ہی کھانی پڑے گی مجھے----سامیہ تم ابھی نہیں جانتیں آگے کتنی اور ازیتیں میں نے سہنی ہیں----------کاش یہ سب نا ہوتا جو ہوا ہے--"

وہ بے دردی سے گالوں پہ پھسلتے آنسو صاف کرتی سوچ رہی تھی---اسکا زہن ماوف ہوچکا تھا---

پانچ منٹ بعد باتھ روم-کا دروازہ کھلا تھا---وہ باہر آیا تھا----بلیو ٹی شرٹ اور گرے ٹراوزر میں وہ آرام دہ کپڑوں میں تھا--- شیشے کے سامنے کھڑے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ خود کو شاید کہیں جانے کے لیے ریڈی کررہا تھا----

" میں آرڈر کررہا ہوں ، ویٹر کھانا لے کر آئے گا، ضرور کھالینا ، میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔۔۔اٹس آ میٹنگ "

وہ ٹیبل پہ سے بیگ اٹھاتا اسے ہدایت کرتا بولا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ موبائل پہ کچھ نمبر بھی پش کررہا تھا۔۔۔اسکا کِوی بھی جواب سنے بغیر وہ پلٹ گیا تھا۔۔۔

"تجھے شرم نہیں آئی تو انہیں اکیلا چھوڑ کے یہاں آگیا ہے۔۔۔یار۔۔۔۔
ایسا بھی کیا ضروری تھا یہ کام۔۔۔۔۔۔اچھا نہیں کررہے ہو تم۔۔۔واپس جاو ہم صبح ڈسکس کرلینگے ابھی تیری انہیں ضرورت ہے۔۔۔"

دارم اسے ایک بار پھر اپنے ساتھ اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کے بولا تھا جبکہ ضامن ٹیبل پہ رکھے لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے ناجانے کیا گھور رہا تھا۔۔۔

"یار ابھی یہ کام بہت ضروری ہے۔۔۔۔
وہ سیف ہے وہاں۔۔۔ابھی آرام کرنے کو کہہ کر آیا ہوں۔۔کھانا بھی آرڈر کردیا ہے۔۔۔۔شی نیڈ سم ریسٹ۔۔تب ہی میں انہیں ڈسٹرب کرنے کے بجائے یہاں آگیا ہوں۔۔۔۔بہرحال یہ کام تیرے لیے نا سہی میرے لیے بہت ضروری تھا"

وہ فون پہ نمبرز ڈائل کرتے بولا تھا۔۔۔

"تم بہت ۔۔ضامن۔۔تم ۔۔۔۔" ابھی دارم کچھ بولتا ضامن نے اسے بولنے سے منع کردیا تھا۔دوسری طرف فون اٹھالیا گیا تھا۔۔۔

"Yea sir,

Yeah sir,

"Ofcourse sir

ضامن آرام سے سنتا انکی ہاں میں ہاں ملا۔رہا تھا۔۔۔

"..... I know sir"

وہ پھر سے بولا تھا دارم چپ سا بس اسکے چہرے پہ پھیلتے زاویات کو جانچ رہا تھا۔۔۔

" Sir , i know how to perform next task ! You don't worry !

"I am noy asking you, i just want to tell you

اسکا لہجہ زرا سا بگڑا تھا۔۔۔

"ٹھنڈے رہو ضامن۔۔۔" اسکا درشت لہجہ دیکھتے دارم اسکے ہاتھ کی پشت پہ ہاتھ رکھتا بولا تھا۔۔۔

"i am ready sir!

Yes done!

اب وہ فون بند کرچکا تھا۔۔۔

"وہ ہمارے سر ہیں اس طرح غصہ نا کیا کرو۔۔۔" اسنے اسے سمجھانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

"واٹ ایور۔۔۔۔۔۔اس پکچر کو مارک کردو۔۔۔
اور اس پکچر کو بھی کردو۔۔۔کل اسکو ڈسکس بھی کرنا ہے۔۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ اسکی طرف بڑھاتا بولا تھا۔۔۔جبکہ دارم ان دونوں پکچرز پہ ریڈ مارکنگ کرچکا تھا۔۔۔

"اب چلیں واپس۔۔۔۔۔مجھے سونا ہے۔۔۔" دارم لیپ ٹاپ بند کرتے بولا تھا۔۔۔

"چلو۔۔۔۔"

وہ بھی اٹھ گیا تھا۔۔۔

دارم کے ساتھ میٹنگ کرنے کے بعد وہ واپس روم میں آیا تھا۔۔۔
جس طرح وہ بٹھا کے گیا تھا وہ اس طرح ہی ہنوز بیٹھی تھی۔۔۔۔
وہ اب تھک چکا تھا۔۔نا چاہتے ہوئے بھی غصے کو وہ دبا گیا تھا۔۔۔
وہ اب تک اس ہی حویلے میں تھی۔۔
وہ چینج کرنے باتھ روم۔کی طرف چلا دیا تھا۔۔۔

"آپ یہاں سے ہٹ سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔اپنے لیے کوئی بہتر جگہ تلاش کرلیں۔۔۔۔۔۔۔اور برائے مہربانی خود کو اس بوجھ سے آزاد کرلیں مجھے الجھن ہورہی ہے "

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تھا۔۔۔اب تک اسے بیڈ پہ براجمان دیکھ کے وہ تپا تھا۔۔۔اسکے حویلے سے وہ ڈسٹرب ہورہا تھا۔۔۔۔اسکا سجا سنورا روپ جو اسکے لیے بلکل نہیں سجایا گیا تھا لیکن اب وہ اسکے نام کے ساتھ بندھ چکی تھی۔۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ اسکے دو آتشہ حسن اور حسین روپ سے گھائل ہورہا تھا۔۔اسکی کیفیت ان چند گھنٹوں میں بدل گئی تھی۔۔۔اور دوسرا اس پہ بھرپور استحقاق ۔۔۔۔ہاں وہ زرا دیر میں ہی تنگ ہوگیا تھا۔۔۔

"حیام نے ایک نظر کمرے میں دوڑائی تھی۔۔۔۔لیکن اسے بیڈ کے علاوہ کوئی ایسا فرنیچر نظر نا آیا تھا جس پہ وہ آرام سے سوسکتی۔۔۔۔۔" کیا یہ بھی مجھے پل پل بے عزت کرنے کے لیے اپنے ساتھ لایا ہے۔۔۔۔۔" کیا ان کے ساتھ بھی گھٹ گھٹ کے رہنا پڑے

گا۔۔۔۔اسکی آنکھیں حد درجہ جل رہی تھیں اپنی قسمت پہ وہ کافی دیر سے رو رہی تھی۔۔ایکدم سے سب بدل گیا تھا۔۔۔جس کا نام بھی ناپتہ تھا اسکے ساتھ وہ بندھ چکی تھی۔۔اسے نہیں پتہ تھا کہ سامنے کھڑے شخص نے اس سے کیا سوچ کے شادی کی ۔۔بہرحال وہ اب اسکا شوہر تھا۔۔۔

"کیا یہ بھی مجھے بیچ راستے میں چھوڑ دینگے"

۔۔ میں یہیں سوونگی۔۔۔۔اگر آپ کو کوئی جگہ اس کمرے میں اپنے لیے معقول لگتی ہے تو آپ وہاں سو سکتے ہیں۔۔۔۔" یہ اسکا پہلا جملہ تھا۔۔۔وہ بیڈ سے اٹھتی بلڈ ریڈ لہنگا سنبھالتی کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔۔تھوڑا جھجک کے لیکن بنا ڈرے بولی تھی

"سِلی گرل۔۔۔۔"آجاو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں انتظار کررہا ہوں" وہ بنا اسکے چہرے کے زاویات دیکھتا نائٹ گاون کی ڈوری کستا بیڈ کی ایک سائیڈ پہ پھیل کے دراز ہوگیا تھا۔صاف اشارہ بیڈ کی طرف تھا۔۔اسکی نظریں حیام کی پشت پہ تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

"ل۔۔۔۔لکن۔۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"کوئی لیکن نہیں۔۔۔میں یہاں انتظار کررہا ہوں"

وہ بازو بیڈ پہ پھیلاتا بولا تھا۔۔۔۔حیام۔اسکا اشارہ سمجھ کر ایکدم کنفیوز ہوگئی تھی وہ اس

پوزیشن میں ہی نا تھی کہ اسکی موجودگی بھی برداشت کرے۔۔لیکن یہاں تو۔۔۔۔۔۔اسکا رنگ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔آنکھیں جھکی تھیں۔۔۔

ک۔۔کیا چینج کروں میں۔۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس کپڑے نہیں ہیں"
وہ جھجک سے بولی تھی۔۔۔کیا وہ اتنا لاپرواہ ہے کہ اسے معلوم ہی نہیں کہ اسکے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔۔

"او۔۔۔۔شٹ۔۔۔۔۔۔۔" وہ ایکدم لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔
کبرڈ کھولو اس میں میرا سوٹ کیس ہے ۔۔۔اس میں سے اپنے مطلب کا کچھ ٹی شرٹ جینز ٹراوزر شاڑٹ جو سمجھ آئے نکال کے چینج کر لو۔۔۔۔۔۔۔اور اپنا حلیہ درست کرو فوراً۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکو حکم دیتا بولا تھا۔۔۔۔۔
اسکا دل ناجانے کیوں بے چین سا ہورہا تھا۔۔۔کمرے میں اضافہ ۔۔ایک لڑکی کا اضافہ وہ بھی حلال روپ میں، اسکا دماغ آہستہ آہستہ ماوف ہوجاتا اگر وہ اسکو چینج کا نا بولتا۔۔۔۔اسکا نوخیز حسن ، کم عمری ، نازک سی لچک دار ڈالی کی طرح تھی وہ ۔۔۔بلکل صاف شفاف۔۔۔

اسکے بارے میں سوچتا وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا تھا اور نیند کی وادیوں میں اترنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے مطابق اسکے بتائے ہوِے کپڑوں میں ڈھونڈنے لگی تھی۔۔کچھ بھی اسے اپنے مطابق نا لگا تھا۔۔سب مردانہ کپڑے اسکے سائز سے بہت بڑے تھے۔۔بلآخر ایک بلیک ٹی شرٹ اورٹراوزر لے کر وہ باتھ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے برائڈل ڈریس کے بڑے سے ڈوپٹے میں خود کو چھپاتی با باہر آئی تھی۔کیونکہ شرٹ کی آہستینیں چھوٹی اور گلہ گہرہ تھا۔۔۔ایک غلط نگاہ ڈرتے ڈرتے اسنے بیڈ پہ ڈالی تھی۔۔لیکن وہ۔اب تک سو چکا تھا۔۔ایک سکون کا سانس اسنے خارج کیا تھا۔۔۔ناجانے اسے ٹھنڈ سی پڑی تھی۔۔۔ورنہ جب ضامن نے اسے اشارہ کیا تھا تو وہ دہل سی گئی تھی۔۔۔۔

ٹیبل پہ ڈریس رکھ کے وہ آہستگی سے قدم اٹھاتی بیڈ کی دوسری جانب آئی تھی۔۔۔اور بلکل کونے پہ لیٹنے کے انداز میں بیٹھ گئ تھی۔۔۔

"گولڈن نائٹ میں ہم ساری رات باتیں کرینگے۔۔۔۔۔۔۔ساری رات جاگینگے ۔۔۔۔۔۔"

"ساری رات کون جاگتا ہے۔۔۔۔برہان"

"یار سب جاگتے ہیں بلکہ ہم ہر رات بہت سی باتیں کیا کرینگے۔۔۔۔۔"

"ہر رات بہت اسپیشل ہوگی۔۔۔۔"

دور کہیں سے اسکے کانوں میں آوازیں گونج رہی تھیں۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو ایک بار پھر پھسلنے لگے تھے۔۔۔۔

"تم کبھی ناراض بھی ہوا کروگی تو بجائے تمہیں منانے کے میں خود تم سے ناراض ہوجاونگا۔۔۔تاکہ الٹا تمہیں منانا پڑے۔۔۔۔"

"ایڈیٹ۔۔۔لڑکے تھوڑی ناراض ہوتے ہیں۔۔۔۔۔تم کیوں ناراض ہوگے ۔۔۔"

زہن خیالوں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔۔۔سسکیاں۔اسنے روکنا چاہی تھیں۔۔۔۔

تکیے میں منہ چھپا کے وہ دبی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔۔۔کیا۔سوچا تھا اور کس طرح اسکے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔

"تمہیں واقعی مجھ پہ یقین نا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مار دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔

کسی پہ بھروسہ لائق کرنے نہیں چھوڑا مجھے"

وہ خود سے جنگ کرتی رونے میں مصروف تھی۔۔۔

چاروں طرف گھپ اندھیرہ کیے وہ کمرے کے بیچ و بیچ زمیں پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"I hate you hayam, i hate you hayam"
تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔۔کتنی محبت کی ہے میں نے تم سے"
"تمہیں تو سب سے بچا کے اپنے پاس رکھنا تھا کہ سرد ہوا بھی تمہیں چھو کے نا گزر سکے۔۔۔۔۔۔۔تم نے میری پیٹ پہ ہی چھڑا گھوپ دیا۔۔۔۔۔۔"

سر کو ہاتھوں میں گرا کے وہ دبی دبی آواز میں گڑ گڑا تھا۔۔۔۔کسی طرح اسکو سکون نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ایکدم سے اٹھا تھا اور بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔اپنا سیٹ حولیہ تو ویلے ہی بگاڑ چکا تھا۔۔لیکن کمرے کو سیٹ دیکھ کر وہ جلا تھا۔۔جب وہ کو برباد ہو چکا تھا تو یہ کمرہ آباد کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

بیڈ کے چاروں اطراف لگی گلاب کی لڑیوں کو اسنے جھٹکے سے اتار کھینچا تھا اور زمیں پہ بکھرایا تھا۔۔۔بیڈ پہ بچھی لال خوبصورت چادر کو بھی کھینچ ڈالا تھا۔۔سارے تکیے اٹھا کے ڈریسنگ کی طرف پھینکے تھے۔۔۔۔

"کتنے حسین خواب دیکھے تھے اس رات کے۔۔۔۔۔"

وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔۔سائیڈ ٹیبلز اور ہر ٹیبلز پہ جلتی موم بتیوں کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے بھجایا تھا کہ۔اسکا ہاتھ زخمی بھی ہوا تھا تو اسے درد محسوس بھی نا ہوا تھا۔۔۔

کمرے کے ہر طرف گے خوبصورت پھولوں کے بکے وہ بھی برباد کر چکا تھا۔۔۔۔

"کیسے رہونگا تمہارے بغیر۔۔۔۔۔۔۔۔

ماریہ شاید صحیے کہتی تھی۔۔۔

ایسا کچھ کرنا تھا تو مجھے بتا دیتیں۔۔۔۔نہیں بڑھتا میں اتنی آگے۔۔۔۔۔۔"

"جتنا خوش تم مجھے نظر آتی تھیں ، کبھی لگا تو نہیں ہمیں کہ ایسا کچھ بھی ہوسکتا ہے۔۔۔لیکن میں کس طرح تم پہ یقین کرتا یار۔۔۔۔۔۔۔۔تم نے خود کو تو برباد کیا ہی ہے۔۔۔۔۔مجھے بھی جینے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔"

موبائل میں اسکی۔اور اپنی بے پناہ تصویروں کے کولاجز دیکھتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ ہچکیوں سمیت رو رہا تھا۔۔۔۔۔

"تمہیں اس کا ساتھ دینا چاہیے تھا-------

تمہیں حیام کا ساتھ دینا چاہیے تھا----

وہ بھی تم سے اتنی محبت کرتی تھی جتنی تم کرتے تھے-----تم اسکو کس طرح کسی کے ساتھ بھی دیکھ کے یوں یقیں کرسکتے ہو-------"

اچانک اسکی سماعت سے آواز آئی تھی-----اسکا دل۔کسی طرح راضی نا تھا--------

---

اسلام آباد-------

خوبصورت نئے جدید طرز کے بنے بنگلے کے سامنے ایک ساتھ ہی بہت سی گاڑیوں کے ٹائرڈ چرچرانے کی آواز ان کے کانوں میں سنائی دی تھی---وہ لاونج میں بیٹھی انتظار میں ہی تھیں--جلدی سے اپنی ساڑھی کا پلو سیٹ کرتی وہ اٹھی تھیں اور دوڑ کے راستہ طے کرتے بیرونی گیٹ کی طرف بھاگی تھیں ۔آج بھی انکی محبت پہلے کی طرح قائم تھی---شادی تیس سال بعد بھی وہ اس طرح ہی انکا انتظار کرتی تھیں جس طرح وہ شادی کے اوائل دنوں میں کرتی تھیں----

رایل بلیو ساڑھی زیب تن کیے جس کے بارڈرز میرون کام سے رنگا رنگ تھے--وہ اب بھی بہت گریس فل نظر آتیں تھیں---

"Welcome sir"

ملازمین گیٹ پہ استقبال کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

گیٹ پہ تین گاڑیاں تھیں جن میں سے بیچ والی گاڑی میں سے وہ اترے تھے جن کا انہیں دو دن سے انتظار تھا جبکہ آگے پیچھے ڈھیروں بادی گارڈز گاڑیوں میں تھے۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔۔۔۔عاقب بابا ٹھیک ہیں آپ۔۔۔۔"

عاقب بابا انکے بہت پرانے ملازم تھے جو شروع سے ہی ان کے سرونٹ کوارٹر میں مقیم تھے وہ بہت ہی سادہ دل اور وفادار ملازم تھے۔۔۔انکی عزت اس بنگلے میں رہتا ہر فرد کرتا تھا۔۔۔جبکہ وہ عمر میں بھی سب سے بڑے تھے۔۔

"جی بیٹا، اللہ کا کرم ہے۔۔۔۔کیسے گزرے آپ کے دن"

عدیل صاحب سر جھکائے انکے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

"اچھے گزرے۔۔۔۔آئیے ناشتہ کیجیے ہمارے ساتھ"

وہ ان سے پیار لیتے ادب سے بولے تھے۔۔۔۔

"آپ آرام کریں ہم کر چکا ہے۔۔۔۔"

وہ سیدھے سے عاجزی کے ساتھ منع کرچکے تھے۔

"اوکے آپ خیال رکھیے گا۔۔۔اب میں چلتا ہوں"
وہ اب بنگلے کی اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے. --

سورج کی نرم چمکیلی شعائیں اسکے چہرے پہ رقص کرنے لگی تھیں ضامن نے کسمسا کے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔کھڑکی سے آتی سورج کی شعاوں روشنی نے اسے اٹھنے پہ مجبور کردیا تھا اسکی سائڈ کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔۔ایک نگاہ کھلی کھڑی اور ہٹے پردوں پہ ڈالی تھی نگاہ کا زاویہ بدل کے اسنے کروٹ لی تھی اور بستر کے دوسری طرف نگاہیں مرکوز کی تھیں۔۔۔۔وہ سکڑی سمٹی بیڈ کے کونے پہ کمبل کو اچھی طرح دبوچے وہ نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔متورم سرخ چہرہ، کالے سیاہ دراز بال کچھ تکیے پہ کچھ بستر پہ بکھرے تھے ، گالوں پہ مٹے مٹے آنسووں کے نشان، لمبی سیاہ پلکوں کی جھکی جھالر۔۔۔۔وہ اسکو روبرو دیکھ کے اپنے اتنے قریب پاس دیکھ کے ٹھٹکا تھا۔۔۔رات کا واقع یاد آنے پہ اسے سمجھ آنے لگا تھا۔۔اپنے بیڈ پہ اضافہ دیکھ کے وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

چند منٹ اسکے وجود پہ غور کرتا اسنے نگاہوں کا زاویہ آخر بدل ہی لیا تھا. ---
اب وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتا اٹھا تھا۔۔۔گیارہ بجتے دیکھ کے وہ چونکا تھا آخر اتنا لیٹ سو کیسے گیا۔۔۔

دس منٹ بعد وہ شاور لے کر آیا تھا اور اگلے دس منٹ میں اسنے خود کو ریڈی کیا تھا۔۔۔جوس کا گلاس بھرے کے بعد اسنے سائیڈ ٹیبل سے موبائل ، گاڑی کی کیز اٹھائی تھیں۔۔ایک نگاہ پھر اس پہ ڈالی تھی وہ اب تک ویسے ہی سورہی تھی۔۔ اس پہ کمبل سیٹ کرنے کے لیے اسنے آگے بڑھنا چاہا تھا لیکن اس کے قدم تھم گئے تھے۔۔۔

"Focus on your task Zamin"

اپنے مقصد پہ نظرثانی کرو ضامن۔۔۔۔۔"

اسکے ضمیر نے اسے فوراً روک دیا تھا۔۔۔۔۔

فوراً وہ رخ موڑتا کمرے کو لاکڈ کرتا باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا ارادہ اب شاپنگ مال کی طرف جانے کا تھا۔۔۔۔

"آپ کو معلوم ہے جب آپ شہر سے باہر جاتے ہیں تو گھر کتنا اکیلا ہوجاتا ہے۔۔۔آپ کو کیا ضرورت ہے ساری میٹینگز باہر رکھنے کی۔۔۔۔آپ باپ بیٹے کو میرا بلکل خیال نہیں ہے ، اس اکیلے اتنے بڑے گھر میں اکیلی میں پریشان ہوجاتی ہوں۔۔۔، کوئی کام بھی نہیں ہوتا کرنے کو۔۔۔۔بیٹا بھی دوسرے شہر۔۔۔شوہر بھی آئے دن کسی شہر۔۔۔۔"

وہ رخ۔موڑ کے ناراضگی سے کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

"کام سے جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ہنی مون پہ تھوڑی جاتا ہوں اپنی فائلز اور لیپ ٹاپ کے ساتھ یار۔۔۔۔۔"

وہ انکے کندھے پہ بازو پھیلا کے پیار سے بولے تھے۔۔

عدیل صاحب شہر کے معروف بزنس ٹائکون تھے۔۔۔ہر دوسرے ہفتے وہ شہر سے باہر جبکہ ہر دوسرے مہینے وہ ملک سے باہر ہوتے تھے۔۔۔تانیہ بیگم پریشان آگئی تھیں۔۔۔۔

"آپ دونوں ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں"

وہ اور ناراض ہوئی تھیں۔۔۔

"یار۔۔۔میں نے آپ کے بیٹے کو کتنا سمجھایا تھا کہ بزنس پڑھ کے باپ کے ساتھ بزنس میں لگ جائے لیکن انہیں تو کچھ اور ہی کرنا تھا۔۔اگر وہ ابھی میرے ساتھ میرا آفس سنبھال رہا ہوتا تو ہم اسی شہر میں سب مل کے رہتے۔۔۔۔۔"

عدیل صاحب چاہتے تھے کہ انکا اکلوتا بیٹا ضامن عدیل ہمدانی انکی طرح بزنس میں انٹرسٹ لے۔۔لیکن اسکا انٹرسٹ کبھی بھی اس طرف نا تھا۔۔جبکہ ضامن اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے کراچی میں رہتا تھا بس چھٹیوں میں ایک ہفتہ مہینوں بعد گزارنے آتا تھا۔۔۔۔تانیہ بیگم اس کھیل سے تنگ آگئی تھیں۔۔انکی ضامن کے سوا کوئی اور اولاد بھی نا تھی جس کی وجہ سے

گھر میں کچھ رونق ہو۔۔۔لیکن جب بھی ضامن آتا پورے گھر میں روشنی ، رونق پھیل جاتی ۔۔۔

"میرے بیٹے کو کچھ نا کہا کریں۔۔۔۔بس اللہ اسکی ہر قدم پہ حفاظت کرے اور اسے حفظ و امان میں رکھے۔۔آمین۔۔۔۔"

وہ برا مان جاتی تھیں جب بھی وہ ہلکا سا بھی ضامن کو کچھ ٹوکتے یا کہتے۔۔۔انہیں اپنی اولاد سے بے پناہ محبت تھی وہ تھا بھی ایک اور جیسے اسکی جاب تھی انکی جان پہ بنی رہتی تھی۔۔۔دن رات ہر نماز میں وہ اسکی خیرو عافیت کی دعا کرتی تھیں۔۔۔

"آپکا بیٹا لاہور میں چھٹیاں انجوائے کررہا ہے۔۔۔میرے زرائع سے مجھے پتہ لگا ہے کل رات ہی۔۔۔۔۔۔"

عدیل صاحب انہیں چڑانے کے لیے مزے سے کہہ رہے تھے۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔۔یہاں کیوں نہیں آئے وہ"۔
انہیں حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"یار کیا اتنا حیران ہونا ، بچہ چاہتا ہوگا کچھ گھومنا پھرنا۔۔۔اسلاآباد تو ویلے بھی وہ گھوم چکا ہے۔۔اب دارم اور وہ کچھ دن وہاں گزارنا چاہتے ہیں۔۔بچوں کو بھی اسپیس چاہیے ہوتی ہے"

عدیل صاحب آرام و اطمینان سے بولے تھے. ۔

"آپ لوگ نہیں سمجھ سکتے میرے دل کا حال۔۔۔اسکو چھونے کے لیے میں ترس جاتی ہوں" انکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔

"تان۔۔۔تانیہ ادھر۔۔۔۔اب آئے ضامن تو اس سے دو ٹوک فائنل بات کرلینگے کہ وہ شادی کرلے ویلے بھی آپ نے اپنی سرکلز کی کتنی لڑکیاں اسکے لیے دیکھ رکھی ہیں۔۔۔۔جب وہ شادی کرلے گا تو گھر بھی جلدی ہی آیا کرے گا اور آپ کا بھی دل گھر میں لگ جائے گا۔۔۔صاحب زادے کی عمر بھی ہوگئی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ انکے ہاتھ تھامتے محبت سے بولے تھے ۔۔

"وہ نہیں کرنا چاہتا ابھی شادی۔۔۔۔۔۔دو دن پہلے ہی میری اس سے اس حوالے سے بات ہوئی تھی۔۔۔"

وہ آنسو صاف کرتی بولی تھیں۔۔۔

"تھوڑا اب ہم بلیک میل کرینگے تو کام بن جائے گا۔۔آپ پریشان نا ہو"

وہ انہیں ساتھ لگاتے بولے تھے۔۔۔

شاپنگ مال پہ گاڑی روک کے وہ اترا تھا۔۔۔وہ خاص اس وقت بنا کچھ کھائے خاص حیام کے لیے شاپنگ کرنے نکلا تھا۔۔۔تاکہ اسکے اٹھنے تک وہ اسے اسکی ضروری چیزیں پیش کرسکے۔۔۔حیام کی زمہ داری اب اسکی تھی۔۔اور اپنے سے وابستہ لوگوں کا وہ بے حد دھیان رکھتا تھا۔۔اور اب تو وہ اسکی شریک حیات تھی۔ان چاہی ہی سہی ، اچانک ہی سہی لیکن تھی تو وہ اسکی بیوی۔۔۔۔۔

مال کے اندر آکے وہ ایک لیڈیز شاپ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

"کیا لوں پہلے۔۔۔۔۔؟

وہ سوچنے لگا تھا۔۔۔

"پہلے کپڑے دیکھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

وہ ڈریسس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔تب اسکے پاس ایک سیلز گرک آئی تھی۔۔۔

"May i help you sir؟"
وہ پروفیشنلی انداز میں مسکرا کر اس سے مخاطب ہوئی تھی---

"جی--پلیز-----مجھے کپڑے چاہیے"
وہ کنفیوز سا ہوا تھا--اسکی پرسنیلٹی دوسروں کو کنفیوز کردینے والی تھی لیکن آج وہ لیڈیز شاپنگ کرنے میں کنفیوز سا ہوا تھا---پہلے کبھی اسکا کوئی اس طرح کا تجربہ نا تھا---اپنی مام کے ساتھ بھی وہ کبھی شاپنگ پہ نہیں گیا تھا۔

"سر آپکے کپڑے یہاں موجود نہیں ہیں---پلیز آپ جینٹس شاپ پہ جائیں"
وہ آہستہ سے بولی تھی یا اسے کوئی غلط فہمی ہوئی تھی---

"مس----مجھے گرل ڈریس چاہیے----- جینٹس چاہیے ہوتے تو میں یہاں کبھی نہیں آتا"
وہ بامشکل اسکی بات پہ غصہ ضبط کرتا لفظ چبا کے بولا تھا---

"آئیے سر میں آپ کو دکھاتی ہوں----" وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اسے لیڈیز بوتیک کی طرف لے گئی تھی---

"سر سائز بتائیں ، میں آپکو سب طرح کے نیو کلیکشن شو کرواتی ہوں"

"سائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔سائز۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔"

وہ تنگ آگیا تھا۔۔۔۔

پزل ہوا تھا۔۔۔

"سر آپ کو کس سائز کا ڈریس چاہیے۔۔۔آپ بتائینگے تو تب ہی اپنی مطلوبہ چیز لے سکینگے۔۔۔۔آپ کو کس کے لیے لینا ہے ڈریس"

"اپنے سائز کے چھ سات ڈریس دے دیں پلیز کسی بھی کلر کے۔۔۔۔اور باقی سب چیزیں بھی"

ابھی بھی وہ پزل ہوا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے کیا کہہ گیا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔واٹ۔۔۔سر۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ۔۔۔۔۔۔۔آپکی مسسز کی ایج کیا ہے۔۔۔۔"

وہ بھڑکی تھی۔۔۔چہرہ سرخ لیے وہ بولی تھی۔۔

"آپ کو اتنا انٹرسٹ کیوں ہے کہ کس کے لیے لینا ہے-----
17,18 سال کی لڑکی کے سائز کی ہر چیز مجھے پیک کروادیں------شوز، ڈریسز، ایکسیسریز ، پرفیومز وغیرہ اور جو کچھ رہ گیا ہے----"

وہ اب غصے سے بولا تھا---اسکو اچھا خاصا جھاڑ چکا تھا---

سیلز گرل نے جلدی سے اپنے ورکز کو آرڈر دیا تھا------

"کلر لائٹ ہونے چاہیے ڈریس کے---بلیو ، بلیک ، براون مت پیک کروادینا-------"
ایک آخری ہدایت ضامن کی طرف سے تھی---

"جی سر ----"
وہ بوکھلائی تھی---ضامن کے چہرے کے تاثرات بگڑ چکے تھے----

آدھے گھنٹے میں وہ شاپنگ بیگز لے کر وہاں سے نکلا تھا--لیکن ان آدھے گھنٹے میں ہی وہ صحیح مصیبت میں پھنس گیا تھا---

---

"اب تو نے مجھے کمرے سے تو نکال ہی دیا ہے-----
بیٹا دیکھ لیا تھا تجھے صبح میں کہاں گیا تھا----"

دارم اپنے کمرے میں ونڈو کے سامنے کھڑا ضامن سے فون پہ شکوے کررہا تھا۔۔کل رات ہی ضامن نے اسے اشارے میں کہہ دیا تھا کہ وہ دوسرا روم بک کروالے جبکہ پہلے وہ ایک ہی روم میں ٹھہرے تھے۔۔۔لیکن اب حیام کی وجہ سے اسنے ایسا کیا تھا۔۔۔

"مال گیا تھا یار۔۔۔
اب پھر کیا لڑکی کو الگ روم میں ٹھہراتا، اگر وہ بھاگ جاتی تو۔۔۔۔ابھی تجھے نہیں معلوم کتنے کام کی بندی ہے وہ، اس سے ہی تو کڑی ملنی ہے۔۔۔۔اگر اسے ایک منٹ بھی چھوڑنے کا رسک میں نہیں لے سکتا۔۔۔۔"

ضامن بیڈ پہ دارز بولا تھا۔۔۔۔اسکے پاوں زمیں پہ لٹک رہے تھے۔۔۔

"ک۔۔کیا مطلب۔۔۔تم۔کیا کہنا چاہ رہے ہو ضامن۔۔۔۔۔کیا کام نکلوانے ہیں تم نے اس سے"
دارم نا سمجھی سے بولا تھا۔۔۔

"ابے یار۔۔۔اب وہ بیوی ہے میری۔۔۔بیوی کے کیا حق فرائض ہوتے ہیں وہ سب۔۔۔اپنے حق لینے ہیں اسکو اسکے حق دینے ہیں۔۔۔۔مطلب وہ ہی تو اب میری فیوچر ہے مطلب کڑی۔۔۔۔۔۔"

وہ مزے سے بات کو بدل گیا تھا۔۔۔بہت شاطر قسم کا بندہ تھا وہ۔۔۔کس طرح سامنے والے کو زیر کرنا ہے وہ اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔لیکن دارم بھی کچھ کم نا تھا۔۔۔فلحال چپ ہوگیا تھا۔۔۔

"آرام پیار ، محبت ، خلوص سے یہ سب کرنا۔۔۔اپنے پیشے والی اکڑ ، غصہ ، رعب ، بھڑک ، گرج دار آواز سب سائڈ پہ رکھ دینا اپنا رشتہ شروع کرنے سے پہلے"

وہ بھی اچھی طرح مکھن لگاتے ہوئے بات کو بند کرچکا تھا۔۔۔

"بہرحال ناشتے کا بتاو۔۔۔۔ناشتہ کرنے آوں تمہارے کمرے میں یا بیوی کے ساتھ کروگے۔۔۔۔"

دارم مزاقً بولا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔۔وہ ابھی کچھ ڈسٹرب ہے نا۔۔۔۔
رات بھی ہم نے کھانا نہیں کھایا تھا مطلب اسنے نہیں کھایا تھا۔۔اب تمہاری موجودگی میں وہ اور سہم جائے گی۔۔۔۔انشاء اللہ ہم ڈنر ساتھ کرینگے۔۔۔۔"

وہ سمجھارہا تھا۔۔۔وہ خود۔کو سمجھا رہا تھا یا اسے ۔۔یہ اسے بھی معلوم نا تھا۔۔۔

"گڈ ہے یار---ویری رسپانسبل ---اوکے تم کرلو ----------

دارم سمجھتا مسکراتا بولا تھا---

"اچھا--اوئے---فون بند کرو اب----دوسری کال آرہی ہے-----"

وہ باتھ روم کی طرف نگاہ جمائے بولا تھا--جہاں سے وہ ابھی باہر آئی تھی----ہلکے آسمانی کلر کی کرتی اور وائٹ ٹائٹس پہنے ، جارجٹ کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ باہر آئی تھی---ان کپڑوں میں ملبوس وہ بہت اچھی لگ رہی تھی--اسکا نکھرہ نکھرہ روپ ، دھلا چمک دار وجود، صاف شفاف میدے جیسی رنگت اور کچھ صاف لگ رہی تھی---وہ مبہوت سا اسے دیکھنے میں مگن ہوگیا تھا---فون کال وہ بند کرچکا تھا--------لیٹے لیٹے وہ اپنی بھرپور نگاہیں اس پہ جمائے ہوئے تھا----

حیام اسکی نظروں کی تپش اپنے وجود پہ محسوس کرتے اچھی خاصی گڑبڑا گئی تھی--کتنا مشکل تھا اسکا کسی بلکل انجان بندے کے ساتھ رہنا--------کس قدر انجان بندہ اسکا شوہر تھا----اسے تو اسکا نام بھی نا معلوم تھا----

وہ جارجٹ کے زرا سے ڈوپٹے کو کندھوں پہ اچھی طرح پھیلا کے من بھر کے قدم اٹھاتی مرر کے سامنے آئی تھی--اسکا وجود لرز رہا تھا---مشکل سے کپکپاتے ہاتھوں سے اسنے برش

تھاما تھا۔۔۔گیلے نم بالوں کو اسنے پکڑا تھا اور کندھے سے ہٹا کے آگے کیا تھا۔۔۔اور انہیں سلجھانے لگی تھی. ۔۔۔۔

وہ لاپرواہ سا کٹھور شخص اسے دیکھنے میں محو تھا۔۔۔اب اسکی نظر حیام کی گیلی پشت پہ تھی۔۔۔۔۔

وہ خود پہ قابو نا پاتا اٹھا تھا اور مرر کی طرف اسکے قدم اٹھ گئے تھے۔۔۔۔حیام نے ایک نظر مرر سے اس پہ ڈالی تھی وہ مستقل اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔اور اب اسے یہاں آتے دیکھ کر اسکے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

وہ لاپرواہ سا کٹھور شخص اسے دیکھنے میں محو تھا۔۔۔اب اسکی نظر حیام کی گیلی پشت پہ تھی۔۔۔۔۔

وہ خود پہ قابو نا پاتا اٹھا تھا اور مرر کی طرف اسکے قدم اٹھ گئے تھے۔۔۔۔حیام نے ایک نظر مرر سے اس پہ ڈالی تھی وہ مستقل اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔اور اب اسے یہاں آتے دیکھ کر اسکے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

"اسلام و علیکم"

وہ مرر پہ اس کے سامنے ، مقابل کھڑا ہوگیا تھا۔۔وہ اس طرح کھڑا ہوا تھا کہ سارا مرر چھپ گیا تھا۔۔۔اتنے لمبے پہاڑ جیسے وجود کو حیام سامنے دیکھ کے خجل ہوئی تھی۔۔۔اسکا وجود ڈھیلا سا پڑا تھا۔۔۔ہیر برش چھٹ کے نیچے گر گیا تھا۔۔۔۔۔سلام کا جواب دینے کے لیے بھی اسکا منہ نہیں کھلا تھا۔۔۔۔لفظ جیسے کہیں کھو گے تھے۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔۔۔۔مارننگ"

سوری نائس نون"

وہ اسکے قدموں میں جھکتا ہوا برش اٹھانے لگا تھا جب حیام زرا سا پیچھے ہوئی تھی۔۔۔سفید نرم گداز پاوں نازک سی چپل میں قید جن پہ پہلی بار ضامن کی نظر پڑی تھی۔۔۔وہ برش اٹھاتا سیدھا ہوا تھا اور دوبارہ اس سے کہا تھا۔۔۔

"وہ کیا نا کرتی بامشکل سر اثبات میں ہلاتی اسے سلام کا اشارے سے ہی جواب دے گئی تھی۔۔۔۔۔" زبان تو اسکے سامنے گنگ سی ہوگئی تھی ۔۔

"کیا تمہاری زبان غائب ہوگئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

رات والی تیزی کہاں گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ طنزیہ کہتا اسکے سامنے برش کرتا بولا تھا جو حیام نے فوراً ہی تھام لیا تھا۔۔۔اسکے کسے جملے پہ وہ مزید زمیں میں گر گئی تھی۔۔۔۔

"اپنا کام جاری رکھو۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی میرا تمہیں کھانے کا بلکل ارادہ نہیں ہے، دو منٹ میں ناشتے پہ آو۔۔۔۔"

وہ ہاتھ سینے پہ باندھتا ہوا بولا تھا۔ ۔۔۔۔۔

اسکی موجودگی میں حیام کے ہاتھ ہی رک گئے تھے لیکن وہ جانے کا بھی نام نا لے رہا تھا۔ ۔بامشکل وہ بولی تھی۔ ۔

"م۔ ۔مجھے نہیں۔ ۔۔ نہیں کرنا ناشتہ۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ نظریں جھکا کے چہرہ زرا سا موڑ کے بولی تھی۔ ۔۔

"کیا، مجھے کیا نہیں کرنا"

وہ ایکدم اسکی مخملی نازک کلائی اپنے ہاتھ میں جکڑتا بولا تھا۔ ۔اس قدر تیزی سے پکڑ کر اسنے جھٹکا دیا تھا کہ حیام کا رخ دوبارہ اسکی طرف ہوا تھا ۔ ۔۔

"بولو کیا نہیں کرنا۔ ۔۔۔۔۔"

وہ جب کچھ نا بولی تو وہ تنیش میں آیا تھا۔ ۔

"نا۔ ۔۔۔نا شتہ ۔۔۔۔ناشتہ۔ ۔۔۔"

وہ اس پہ تیز آواز میں لیکن اٹک اٹک کے اپنا لفظ مکمل کرپائی تھی۔ ۔۔۔۔۔

"ایک بار پھر بولنا زرا ، کیا نہیں کرنا۔ ۔۔۔۔"

وہ اسکی کلائی چھوڑ کے اسکے گرد اچانک حصار باندھتا بولا تھا کہ وہ اسکے ایکدم سینے سے آلگی تھی۔ ۔

"نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔ ۔۔۔۔۔۔۔جسٹ گو ٹو ہیل وڈ یور بریک فاسٹ"

وہ اسکی گرفت میں مچل کے رہ گئی تھی۔ ۔۔آنسووں کی لڑی اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کے گرنے لگی تھی۔ ۔۔لیکن وہ ہار نا مانی تھی۔ ۔۔ضامن کا یہاں صبر ختم ہوا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔لفظ "ہیل" پہ اسکا دماغ کا میٹر گھوم گیا تھا ۔۔۔۔

"یو نان سینس۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے ضامن نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔

ضبط کے مارے اسکا چہرہ سرخ انار کے مانند۔ ہوگیا تھا۔۔۔۔اسکا دل۔ کیا تھا دو چار تھپڑ اسکے منہ پہ جڑ دے۔۔ لیکن خود پہ صبر کرتا ہوا وہ اپنی زلت سہہ گیا تھا۔۔۔یہ پہلی دفعہ تھا کہ کسی لڑکی نے اسکو اس انداز میں ایسے لفظ کہے تھے۔۔۔

"جو کرنا ہے کرو۔۔۔ بھاڑ میں جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

غصے سے کہتا خونخوار نظر اس پہ ڈالتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔دروازہ اتنی بری طرح بند ہوا تھا کہ وہ ڈر سہم گئی تھی ۔ منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسنے خود کو رونے سے روکا تھا لیکن وہ خود۔پہ قابو نا رکھ سکی تھی۔۔۔

"برہاں۔۔۔۔ برہان۔۔۔۔گیٹ اپ مائے مین۔۔۔۔۔۔۔"

وہ دھڑم سے اپنی ملکیت سے دروازہ وا کرتی اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

آخری دو لفظ وہ دل میں بولی تھی۔۔۔ محبت لہجے میں پرو کے وہ آگے بڑھی تھی جہاں وہ آڑھا ترچھا بیڈ پہ سورہا تھا۔۔۔۔کمبل بھی آدھا زمیں پہ تھا اور آدھا بیڈ پہ۔۔۔۔۔

ماریہ نے کمرے میں نظر ڈالی جو پوری طرح بکھرا ہوا تھا ۔۔۔یہ سب دیکھ کے اسکے دل میں ٹھنڈک سی پڑی تھی۔۔۔۔

وہ اسکے سرہانے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"گیٹ اپ یار۔۔۔۔۔

شام ہورہی ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پیار و محبت سے بولی تھی. ------وہ ایکدم گھبرا کے اٹھا تھا----

"ت------تم ------"

وہ ایکدم اٹھ بیٹھا تھا---کمبل کو دور اچھالا تھا. ---

"ہاں میں----اب اٹھ بھی جاو ----ناشتہ تو ساتھ نہیں کم۔از کم شام کی ہی چائے ساتھ پی لیتے ہیں"

وہ نرمی سے بولی تھی---

"تم یہاں سے جاو---
تم کس کے ساتھ آئی ہو---
میرا دل نہیں کررہا کچھ بھی کھانے پینے کو---جسٹ گو ----"
وہ غصے سے پھنکارا تھا اسکی آنکھیں سرخ انگارہ ہورہی تھیں--------ماریہ زرا سی دور ہوئی تھی---

"برہان--- تم۔اسکا غصہ مجھ پہ نہیں اتار سکتے-------"
وہ چلائی تھی---

"تو تمہیں صبح صبح میرے گھر کے میرے بیڈ روم میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں ہے---تمہارا کوئی حق نہیں ہے یہاں میرے بیڈ پہ میرے سرہانے بیٹھنے کا----------اپنے گھر جاو فوراً"

وہ بیڈ سے اٹھتا، اپنے سفید بھاری پاووں میں دو پٹی کی کالی چپل پہنتا ہوا انگلی اٹھا کے اسے وارن کرگیا تھا----

"برہان----یو انسلٹنگ می-----"
اسے اپنی بے عزتی بہت کِھلی تھی---

"آئے ڈو---بی کس آئے وانٹ------i do , because i want"

ٹاول کبرڈ سے لیتا وہ باتھ روم میں گھس گیا تھا-----جبکہ ماریہ الٹے پاوں روتی ہوئی اسکے کمرے سے نکلی تھی----

"بیٹا کیا ہوا---ماریہ-------سنو------"

سیڑھیوں سے تیزی سے اترتی وہ باہر کی طرف جارہی تھی جب آرزو بیگم نے اسے آواز دی تھی

--

"آنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مڑ کے ان سے لپٹ گئی تھی۔۔۔۔۔اور تیزی سے رونے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا، تم برہان کے بیڈروم میں گئیں تھیں نا۔۔۔۔۔"
وہ اسکی کمر تھپکتی پریشانی سے بولی تھیں۔۔۔

"آپکے بیٹے نے مجھے شدید بے عزت کرکے روم سے نکال دیا ہے۔۔۔۔پھوپو آج تک میری بے عزتی اتنی کسی نے بھی نہیں کی۔۔۔۔کتنا برا بھلا کہا اس نے مجھے۔۔۔۔۔میں تو اسکا خیال کرتے ہوئے اسکی خیریت پوچھنے وہاں گئی تھی۔۔۔"

وہ مزید روتے ہوِے بیچ میں بولی تھی۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔تمہیں معلوم ہے وہ کتنا ڈسٹرب ہے۔۔میں نے تمہیں انکار کیا تھا وہاں جانے سے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ابھی تم اتنا مائنڈ نا کرو ، وہ ابھی بہت پریشان ہے۔۔۔۔اسنے دل سے تمہیں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔"

وہ اسکو سمجھا رہی تھیں۔۔۔۔۔انہوں نے بہت منع کیا تھا لیکن وہ اپنے نام کی ایک تھی۔۔۔۔۔ منع کرنے کے باوجود صبح ہی صبح یہاں چلی آئی تھی اور دن میں چوتھی بار اسکے روم کا چکرلگا چکی تھی لیکن اب تو حد ہوگئی تھی۔۔

"میں یہاں ایک منٹ نہیں رکونگی پھوپو۔۔۔۔۔جارہی ہوں میں"
وہ آنسو صاف کرتی ان سے الگ ہوتی وہاں سے بھاگتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

"برہان۔۔۔۔۔" وہ بیٹے کو پکارنے لگی تھیں۔۔

ساحل سمندر کے قریب ریسٹورینٹ میں بیٹھے وہ ڈنر کا آرڈر کر چکے تھے۔۔۔
شام ڈھل چکی تھی۔۔رات نے اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے۔۔۔

"یہاں ہم گھومنے آئے تھے اور تیری کیسی قسمت پلٹی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
درام ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"شکر کر تیری نہیں پلٹی، کسی مصیبت سے کم نہیں ہے یہ قسمت کا پلٹنا ، ابھی ناجانے آگے مجھے کیا کیا امتحان دینے ہیں"

"کون بچائے گا مجھے میری مام سے"

وہ چہرے پہ رونے والے تاثرات بنا کے معصومیت سے بولا تھا۔۔۔

"بات تو واقعی سریس ہے یار، آنٹی جی نے تو واقعی بینڈ بجادینی ہے ، ناجانے قبول کریں کہ نا کریں۔۔۔۔۔اور پھر وہ لڑکیاں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سب کہاں جائینگی۔۔۔۔"

دارم سوچتے ہوئے بولا تھا. ---

"مام ہیں بیٹے کی جاب ، خوشی ، سب سمجھ جائینگی "
ضامن نے خود کو دلاسا دیا تھا --

"تو مطلب تو خوش ہے"
دارم تعجب سے بولا تھا---

"نارمل ہوں---------جیسے تھا--------کل پتہ نہیں ہوا کیا تھا مجھے----لیکن کرنی تو تھی نا ایک دن --ایلے کرلی تو کیا برائی ہے----ویلے بھی اب میرے سارے مطلب اس سے ہی نکلنے ہیں-----"

ضامن اپنی دلی کیفیت اسے بتارہا تھا---

"اللہ آگے بہت بہتر کرے گا----تجھے یہاں لانا چاہیے تھا انہیں ڈنر پہ---اب ہم گھومنا جاری رکھینگے---تو اسکا مطلب یہ تھوڑی کے وہ کمرے میں بند رہینگی-----ان کو بھی ساتھ لے کر چلینگے---"

دارم کو اچھا نا لگا تھا کہ حیام کو اسنے ڈنر پہ نہیں لیا تھا---

"یار وہ لڑکی --- کبھی نا آتی---- صبح ناشتہ کرنے کا بولا تو مجھ پہ اتنی زور سے چلایا، میں نے کس طرح خود کو ضبط کیا ہے یہ تم جانتے ہوگے---ورنہ میرا ہاتھ اٹھتے دیر نا لگتی-----"
اسے پھر غصہ آنے لگا تھا--

"یار---کنٹرول رکھنا---اتنا بڑا چینج ہے---وہ ڈسٹرب ہے--پریشان ہے---الجھی ہوئی ہے---اور سب سے بڑی بات تمیں جانتی بھی نہیں وہ---تھوڑا وقت گے گا----" دارم نے اسے سمجھانا چاہا تھا لیکن ضامن بھڑک گیا تھا---

"تو کیا میں اسے جانتا ہوں، مجھے تو اسکا نام تک نہیں معلوم، یہ بھی نہیں پتہ کتنی عمر ہے----، کتنا پڑھی ہوئی ہے---کیا کرتی تھی--کیسا بیک گراونڈ ہے۔ میں بھی تو رسپانسبل بندہ ہوں نا--- صبح تک میں نے سب اسکی رسپانسبلٹی پوری کردی تھی بدلے میں مجھ پہ ہی وہ الٹ رہی---کون کرتا ہے آج کل اتنا سب---"

وہ شیر کی طرح بھپڑا بیٹھا تھا -------

"تو یہ سب اب تک تم نے پوچھا بھی نہیں-----
نام، عمر، تعلیم ، بیک گراونڈ، اسٹیٹس ، سب پوچھنا گھر جا کر ہی---
مجھے سب پتہ لگ گیا تھا کہ آپ صبح کب کہاں گے تھے یو نو نا تمہیں ٹریس میں کس طرح کرلیتا ہوں"

دارم مسکرا کے بولا تھا۔۔۔کسی کو یوں ٹریس کرنا ، ہیک کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔۔

"بہرحال۔۔۔ابھی ہاٹل جائینگے تو دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔چلو جلدی چلتے ہیں۔۔۔اسنے کل رات سے کچھ نہیں کھایا ہوا۔۔۔"

اسے احساس سا ہوا تھا۔۔۔بہرحال وہ جتنا سخت بنتا تھا اتنا ہی دل اسکا نرم تھا۔۔۔اور ویلے بھی اپنے سے وابستہ لوگ اسکو بہت اہم تھے۔۔۔

"اب پہلے ہم بھر لیتے ہیں پھر جائینگے۔۔۔۔۔۔بائی ڈا وے اک خطرے کی خبر ہے۔۔"

دارم بولا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔" ویٹر انکا کھانا لے آیا تھا۔۔۔۔۔ضامن بولا تھا۔۔۔

"یار وجیہہ اکیلے ریڈ پہ چلی گئی ہے. اسکے ساتھ جو ٹیم ہے اس میں سب نیو بندے ہیں۔۔۔اب مجھے شدید ٹینشن لگی ہے ۔۔اسے کچھ نقصان نا ہو۔۔۔"

دارم فکرمندی سے بولا تھا۔۔۔

"وہ بہت نڈر اور بہادر ہے۔۔۔۔جس قدر ہم لگن محنت سے ایک ٹاسک کو انجام دیتے ہیں اس سے ڈبل وہ لڑکی اپنے ٹاسک اور اکیلے ،بہادری لگن محنت جستجو سے انجام دینے کی

کوشش کرتی ہے اور اب بھی اس نے ایسی ایسی چیزیں ڈیٹا پروف کے لیے سیو کی ہونگی تمہیں معلوم بھی نہیں ، بہت نالج ہوگی اس کے پاس---تب ہی وہ اکیلی پرفارم کرنے گئی ہے"

ضامن فخر اور محبت سے بولا تھا---

"واپس آتی ہے تو تینوں ایک وارم پارٹی کرینگے-------" وہ فورک سے سنگاپورین رائس کو کھاتے ہوئے بولا تھا---

"وجیہہ کو ہم کتنا یاد کررہے ہیں--ہائے اسے ہچکیاں نا آنے لگ جائیں----"

ضامن ہنستے ہوئے بولا تھا----

تب ہی اسکا فون بجنے لگا تھا---

انجان نمبر دیکھ کے اسنے یس کا سلپ کیا تھا---

"Zamin adeel hamdani speaking"

جوس کو لبوں سے لگائے وہ اکڑ کے بولا تھا---

"اسلام و علیکم-------"

نسوانی آواز ابھری تھی---

"وسلام، فرمائیے"

وہ اپنے رعب دار لہجے میں بولا تھا---

"میں سامیہ بات کررہی ہوں---مجھے میری دوست سے بات کرادیں"

دوسری طرف سے بات آئی تھی--

"کون سامیہ ، کون سی دوست" اسے بلکل یاد نا آیا تھا---

"جس سے آپکی کل شادی ہوئی ہے اسکی دوست---کیا آپ ہی ہیں---مجھے تو آپکا نام بھی نہیں معلوم صاحب-----"

وہ ایکدم چلا کے بولی تھی----------

"میری شادی نہیں ہوئی تھی--میں نے شادی کی تھی ----کریکٹ اٹ"

ضامن نے تصحیح کی تھی---دارم کے کان فون کی طرف ہی تھے----وہ سمجھ چکا تھا کس کا فون ہے----

"آپ نے احسان نہیں کیا تھا شادی کرکے مسٹر---مائنڈ اٹ---خود آپ آگے بڑھے تھے---کریکٹ اٹ----"

ایک مکے میں سامیہ نے اسے جھاڑ کے رکھ دیا تھا ---وہ بدکا تھا. .

"جسٹ شٹ۔۔۔۔۔بلکل شٹ۔۔۔"اسے غصہ آیا تھا۔۔۔

"جی بلکل آپ شٹ ہوسکتے ہیں۔۔۔میری دوست کو فون دیجیے۔۔۔۔۔۔"
وہ باز نا آئی تھی۔۔۔

ضامن نے بنا کوئی سیکنڈ ضائع کیے فون کاٹا تھا اور موبائل بھی پاور آف کردیا تھا۔۔۔

"ضامن یہ کیا تھا۔۔۔" دارم کو برا لگا تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ابھی کہاں سے فون دیتا۔۔۔ہاٹل جا کے خود کال کرلونگا ۔۔۔۔" وہ نظریں جھکائے اب کھانے میں مصروف ہوگیا تھا۔۔لیکن سامیہ۔اسکا خوشگوار موڈ بگاڑ چکی تھی۔۔۔

کراچی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یس سر۔۔۔۔۔۔"

"آفیسر ضامن کو کل سے ڈیوٹی جوائن کرنے کے آرڈرز دے دیجیے ۔۔۔۔۔
میں کل انہیں یہاں ضرور دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔"
وہ بلند آواز میں کہتے آفس سے باہر چلے گئے تھے ۔۔۔

۔۔۔---

رات دس بجے وہ تھکا ہارا دارم کے ساتھ ہاٹل میں پہنچا تھا۔۔۔۔اسے شدید آرام کی طلب ہورہی تھی۔۔۔۔دارم کو گڈ نائٹ کہتا وہ اپنے روم کی طرف بڑھا تھا جو کہ ان لاکڈ تھا۔۔۔اسے یاد آیا تھا کہ وہ صبح غصے میں دروازے کو لاکڈ کرے بنا ہی چلا گیا تھا۔۔۔دروازے ناب گھامتے ساتھ ہی کھل گیا تھا۔۔۔

بہرحال وہ روم کے اندر آگیا تھا۔۔۔

کمرہ میں بلکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چاروں طرف اندھیرہ تھا۔۔۔۔۔۔

سوئچ بورڈ سے اس نے لائٹ کے بٹن پش کیے تھے۔۔سارہ کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس قدر خاموشی ، سنسان کمرے نے اسے چونکا دیا تھا۔۔ایک عدد وجود جو اسکے ساتھ اب اس کمرے میں ٹھرا ہوا تھا وہ اسے کمرے میں کہیں نظر آیا تھا۔۔۔۔وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا تھا جہاں اسکے۔سارے صبح کے لائے ہوئے ڈریسسز پیک ہی پڑے تھے۔۔۔وہ جلدی سے باتھ روم کی جانب بڑھا تھا۔۔باتھ روم بھی لاک نا تھا۔۔وہ باتھ روم میں بھی نا تھی۔۔۔اسکے ہاتھ پاوں دو منٹ کے اندر پھول گئے تھے۔۔۔

وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ڈر اسکے پورے وجود میں پھیل چکا تھا۔۔۔۔

"کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ روم میں تیز آواز سے چلایا تھا۔۔۔۔اگلے پیر وہ کمرے کے باہر بھاگا تھا۔۔۔دارم کے روم کے سامنے کھڑے ہو کر اسنے روم کا دروازہ بہت بری طرح پیٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ضام۔۔۔۔" دارم ایکدم گھبرایا تھا۔۔۔

"یار۔۔وہ ۔۔۔۔

"کیا ہوا ضامن۔۔۔۔" وہ اسے کمرے کے اندر لایا تھا۔۔۔

"یار وہ لڑکی ۔ میری بیوی۔۔۔وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔گئی ۔۔۔۔کمرے میں نہیں ہے۔۔۔کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔"

ضامن کی حالت دو منٹ میں بہت پتلی ہوگئی تھی۔۔۔۔جبکہ دارم کے حوش اڑ گئے تھے.

. اتنی جلدی یہ سب تو نا سوچا تھا انہوں نے۔۔

"کیا کہہ رہے ہو یہ تم---کہاں جائے گی وہ----"

دارم کو اسکی حالت پہ شک ہوا تھا----

"ابے نہیں ہے وہ کہیں بھی نہیں ہے، جا کہاں سکتی ہے وہ---------"

ضامن کو اب غصہ آنے لگا تھا--- جتنا وہ دونوں تھکے ہوئے تھے انہیں سخت آرام کی طلب تھی-----

وہ دونوں روم سے باہر نکلے تھے---

"دارم تم ہوٹل میں چیک کرو ، میں باہر چیک کرتا ہوں---------ابھی زیادہ دور نہیں گئی ہوگی --"

ضامن گاڑی کی چابی جیب میں سے نکالتا ہوا بولا تھا---

وہ کہتے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھا تھا ---

لفٹ سے وہ ڈائریکٹ وہ نیچے آیا تھا--لوگوں کا ہجوم اس وقت میں بھی بہت تھا--سب بیٹھے ہوئے چہما گہمی ڈنڑ میں مگن تھے--تیزی سے بھاگا ہوا وہ ایگزٹ کی طرف بڑھا تھا----

گاڑڈن میں بھی ڈھیڑ سارا ہجوم تھا--اس ہجوم میں وہ کس سے کیسے تلاش کرتا اسے سمجھ نا آیا تھا---آس پاس اسنے نظر دوڑائی تھی-- لیکن کہیں اسے وہ نظر نا آئی تھی----

وہ کیسے کس سے پوچھتا--اسکے پاس تو اسکی ایک عدد تصویر بھی نا تھی --

"لسٹن--پلیز ہیلپ می---"

ایک ویٹر کو اسنے روکا تھا جو جس کی ٹرے لیے گارڈن میں لگی ٹیبلز کی طرف بڑھ رہا تھا---

"کیا آپ نے ایک لڑکی کو دیکھا ہے---چھوٹی سی تھی--بلیو--ہاں لائٹ بلیو کلر کے سوٹ میں تھی----کیا کہیں وہ نظر آئی آپکو----"

وہ پریشانی سے بولا تھا---

""""نو سر---" وہ مختصر بول کے آگے بڑھ گیا تھا جب کہ ضامن اپنا ماتھا مسلتا رہ گیا تھا---

ناجانے وہ کتنے لوگوں سے اس طرح پوچھ چکا تھا لیکن کسی کا جواب پازیٹو نا ملا تھا------

ہوٹل سے باہر نکل کے وہ گاڑی میں بیٹھا تھا------آہستگی سے ڈرائو کرتے ہوئے وہ ہر جگہ دیکھ رہا تھا-------تب ہی اسکی سماعت میں آواز سنائی دی تھی----وہ سرعت سے گاڑی روک کے اترا تھا------

"چھوڑو مجھے---------چھو----چھوڑ دو -----

ایک لڑکا اسکی طرف بڑھتا ہوا آگے آیا تھا جب وہ زور سے چلائی تھی یہ ہی آواز ضامن کے کانوں سے ٹکرائی تھی-----اور وہ اس تک پہنچنے کے لیے بھاگا تھا----

"ایلے کیسے ---اتنی جلدی کیوں--------

ابھی تو ہم----نے-----" دوسرا لڑکا شیطانی مسکراہٹ اپنے کالے چہرے پہ سجائے اسکا ڈوپٹہ کھینچتا ہوا بولا تھا ------اور زمین پہ پھینکا تھا---جب حیام کی ایک زور دار چیخ ہوا میں گونجی تھی اسنے اپنے ہاتھ منہ پہ رکھے تھے--اسکی کالی بھیگی ہوئی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں-----آنسوؤں سے اسکا سارا چہرہ تر تھا----------وہ آنکھیں میچ کے زور زور سے چلانے لگی تھی---لیکن یہ-ایک سنسان جگہ تھی----------

تب ہی ضامن وہاں پہنچا تھا اور اپنی آنکھوں کے سامنے منظر دیکھ کے اسکے ہاتھ پاوں پھول گئے تھے----زہین براون آنکھوں میں سرخیاں اتر آئیں تھیں-------

تیزی سے آگے بڑھ کے اسنے اپنی شریک سفر کو اپنی لیڈر کی بلیک جیکٹ اتار کے اسکے اوپر ڈالی تھی ---.----------اور ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کے اسے خود سے لگایا تھا-----

"عا---عا---عا---عا----عا----شق----آگیا ہے-------

لو بھئی بہن کا بھائی آگیا----------"

وہ ہی لڑکا مزاق بناتا ہوا بولا تھا اور ضامن کے تھوڑا سا قریب آیا تھا جبکہ دوسر لڑکا قدرً پیچھے کھڑا تھا-------

ضامن مزید تیش میں آیا تھا-----ہچکیوں سے روتے ہوئے حیام نے اپنے اوپر کسی کا لمس

محسوس کر کے آنکھیں آہستہ سے کھولی تھیں۔۔۔۔اور چہرہ اوپر کر کے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ضامن کا چہرہ دیکھ کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں اسکا چہرہ دیکھ کے اسے خود کے پاس دیکھ کے وہ اور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ش۔۔۔۔۔ شششش۔۔۔۔۔۔". ضامن نے حیام کو سختی سے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔۔لیکن وہ چپ نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لو بھئی رومینس سے بھر پور مووی بھائی بہن کی لگی ہوئی ہے۔۔۔
شیرو زرا پوپ کارن تو لے کر آ"
وہ ہی لڑکا مٹی میں چکوری مار کے مٹی میں بیٹھ کے آنکھ دباتا بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
یہ ہی لمحہ تھا ضامن کا کنٹرول ختم ہوا تھا۔۔۔۔۔

جو جیکٹ اسنے حیام کو پہنائی تھی اس جیکٹ کے انر سائڈ پہ ضامن نے ہاتھ ڈال تھا اس سیکرکٹ پاکٹ میں سے اسنے کب پسٹل نکالی تھی ان سب کو معلوم بھی نا ہوا تھا لیکن حیام اسکے لمس سے ، اسکت چھونے پہ کانپ سی گئی تھی۔۔۔۔۔

بنا کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر اپنی پسٹل اسنے لوڈ کی تھی۔۔۔۔اور ایک گولی ہوا میں چلائی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں لڑکے ایکدم چونکے تھے جبکہ بیٹھا ہوا لڑکا جھٹکے سے اٹھ گیا تھا۔۔اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔جبکہ حیام جھٹکے سے ضامن سے علیحدہ ہوگئی تھی۔۔۔اسکے زہن و گمان میں بھی نا تھا کہ وہ یہ سب سامنے دیکھ سکے گی۔۔۔۔

ضامن تھوڑا سا آگے بڑھا تھا اور اسکے لڑکے کے ہاتھ پہ گولی چلائی تھی۔۔اسکا نشانہ اتنا پکا تھا کہ سیدھا اسکی ہاتھ کی پشت میں وہ گولی جا کے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکا ترپ کے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے چہرے کے تاثرات جو کچھ دیر پہلے تک بہت خوشگوار اور گھنوئنے تھے اب وہ ترپ اور آسودگی میں بدل چکے تھے۔۔۔

"کتے تیری اتنی ہمت ہوئی کیسے اسکی طرف برھنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
دوسری گولی اسنے دوسرے لڑکے کی ٹانگ میں ماری تھی جو اپنے نشانے پہ ٹھک سے لگی تھی۔۔۔وہ بھی زمیں پہ گر سا گیا تھا۔۔۔

"اور بتا کس کس کے ڈوپٹے تو نے کھینچے ہیں۔۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ میں لگی گولی کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"اب یقیناً تو کبھی خود سے کھانا بھی نا سکے گا، ڈوپٹہ اتارنے کی تو بہت دور کی بات ہوگی۔۔"

جینس کے پائچے فولڈ کرتا وہ ان کے پاس نیچے مٹی میں بیٹھا تھا. ---اور غرا کے بولا تھا------جبکہ مکہ اسکے منہ پہ مارا تھا کہ اسکے بھاری کڑے سے اسکے منہ سے خون بہہ نکلا تھا-----

"اب بول تو اپنے جیسے غلیظ لفظ------"

وہ اس پہ ڈھاڑا تھا----------لیکن وہ دونوں لڑکے کچھ بولنے کے لائق نا رہے تھے.

"اتنا کافی ہے تم لوگوں کے لیے----

اگر کوئی پوچھے کہ اس رات خوبصورت اندھیرے میں کون تمہارا یہ انجام کرکے گیا ہے----

تو---

تو بولنا----

انسپیکٹر ضامن عدیل عمرانی آیا تھا---

نام تو یاد رہے گا نا-------"

وہ طنزیہ مسکراہٹ اچھال کے ایک مکہ اور جڑ کے اٹھ چکا تھا-----پسٹل اب اسنے اپنی جینس کی پاکٹ میں رکھی تھی------اور واپس مڑا تھا-----

مٹی میں پڑا اسکا سفید ململ کا ڈوپٹہ اسنے جھک کے اٹھایا تھا اور اسے ہاتھوں میں لے کر عقیدت سے آنکھوں سے لگایا تھا اور اسے چوما تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہستہ سے چلتے ہوئے وہ حیام کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔جو منہ موڑ کے کھڑی باقاعدہ کھڑی کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اسکو کندھوں سے تھام کے اسکا رخ اپنی جانب کرکے ڈوپٹہ اسکے سر پہ ڈالا تھا۔۔۔۔۔۔اور اپنے مضبوط سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔
اسکے سینے سے لگنے کی دیر تھی وہ صدمے سے باہر نکلی تھی اور پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔۔

"بیوی اگر کچھ برا لگتا ہے تو اس طرح راستے میں چھوڑ کے بھاگا نہیں جاتا، بعد میں انجام پھر بہت برا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے بالوں کو سنوارتا غصے نفرت اکڑ رعب کو سائڈ پہ رکھ کے بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ ٹھیک تھی یہ ہی اسکے لیے کافی تھی۔۔۔۔

"مجھے امید ہے آئندہ ایسا قدم نہیں اٹھاوگی۔۔۔۔۔
اسنے اسکو الگ کیا تھا اور اپنے مقابل کھڑا کیا تھا۔ ۔۔

"اور اگر اٹھاوگی تو جو ان کا حال کیا وہ ہی حال تمہاری ٹانگوں کا بھی ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔اور تم نہیں جانتیں ابھی کہ میں کتنا اپنے اصولوں کا پکا ہوں۔۔۔۔۔۔
اس لیے آئندہ میرا نہیں صرف اپنا خیال کرلینا۔۔۔۔۔ مجھ سے بھاگ کے تم دنیا کے کسی کونے میں بھی نہیں چھپ سکتیں، میری پہنچ ہر کونے تک ہے۔۔۔۔۔ سمجھ آگئ"

وہ اسکا جھکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتا اوپر کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"ہاں یا نا"
وہ اب اس پہ ڈھاڑا تھا۔۔۔نرمی اپنی جگہ لیکن رعب اپنی جگہ

"ہ۔۔۔ہ۔۔ہا۔۔۔ہاں۔۔۔۔" وہ سر زور زور سے اثبات میں ہلاتی اٹک اٹک کے بولی تھی۔۔۔اسکے اوسان سارے خطا ہوچکے تھے۔۔اسکا قرب حیام کو درد میں مبتلا کررہا تھا۔۔۔

"لیٹس گو۔۔۔۔۔۔"
وہ اسکا۔ہاتھ سختی سے تھام کے راستے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ حیام نے ایک نظر پیچھے مڑ کے ان لڑکوں پہ ڈالی تھی جو تڑپ درد سے بے ہوش ہوگئے تھے۔۔۔۔انکا۔انجام دیکھ کے حیام پورے دل و جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن مقابل کو کہاں فکر تھی۔۔۔۔

"ہاں یار تم ریسٹ کرو۔۔۔۔بیوی مل گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"ایک ہاتھ اسٹیرنگ پہ رکھے دوسرے ہاتھ سے فون پکڑے وہ ڈرائونگ سیٹ پہ بیٹھا فون کان سے لگائے بولا تھا۔۔۔فون پہ دوسری طرف دارم تھا۔۔۔جبکہ حیام فرنٹ سیٹ پہ بلکل خاموش بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔اسے اپنا بی پی لو ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔سیٹ سے سر ٹکائے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے جسم پہ اسکی جیکٹ کی موجودگی اسے گرم احساس میں مبتلا کررہی تھی۔۔۔سارے واقعے کو سوچتے ہوئے وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں جانے لگی تھی۔۔۔۔۔کل دوپہر کا وہ کھانا کھائی ہوئی تھی۔۔۔اور اب رات تک اسکا معدہ آنتیں سب سوکھ چکی تھیں۔۔۔آنکھوں میں اندھیرہ سا چھانے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح ناشتہ کو ٹھکرا کے وہ دن بھر بھی کچھ نا کھا سکی تھی۔۔۔

لفظ بیوی پہ حیام کے سوتے ہوئے احساس بھی جاگ گئے تھے ۔۔۔۔
بیوی کسی اور کی بننا تھا اور وہ بن کسی اور کی گئی تھی۔۔۔۔

"کہیں نہیں تھی بس پول کے پاس بیٹھی تھی ہوٹل کی بیک سائد پہ ہی تھی ۔۔

وہ پھر بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں اب تم آرام کرو۔۔۔۔ہم بھی آرام کرینگے۔۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔"
فون بند کرکے اسنے گاڑی پارک کی تھی۔۔۔ایک بار پھر وہ ہوٹل پہنچ چکے تھے۔۔

گاڑی پارک کرنے کے بعد ایک نظر اسنے برابر والی سیٹ پہ ڈالی تھی۔۔۔۔

"چلو۔۔۔۔۔"

وہ ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھاتا اور کی نکالتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔لیکن وہ اٹھی نا تھی۔۔۔۔۔۔اسکے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"اب کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔

کتنا بڑا عزاب ہو یار تم۔۔۔۔

اب کیا ہوگیا ہے۔۔۔۔"۔۔

وہ۔غصے سے ڈھاڑا تھا لیکن اب بھی کوئی اثر نا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسنے اسے کندھے سے پکڑ کے زور سے ہلایا تھا تب جا کے وہ غنودگی سے باہر آئی تھی۔۔۔

"کیا یہیں سونا ہے۔۔۔۔خود کو تو پریشان ہوتی ہو ساتھ میں مجھے بھی پریشان رکھتی ہو۔۔اب چلو روم میں"

وہ کہتا گاڑی سے اتر گیا تھا۔۔۔حیام نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ دروازہ بامشکل کھولتی اتری تھی۔۔۔لیکن اسے اپنے پیروں پہ چلنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔جب وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔۔۔۔۔۔

"آ۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔ سنیں۔۔۔۔۔

وہ اسکی آہستہ آواز سن نہیں پایا تھا۔۔۔۔

"پروٹیکٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پروٹیکٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا تیز آواز نکال کے بند ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب ضام نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔حیام کے منہ سے اسے سوچ کے صرف یہ ہی لفظ نکلا تھا۔۔۔۔۔

"کی۔۔کیا ہوا "

وہ بھاگ کر پیچھے آیا تھا اور اسکا زمیں پہ بوس ہوتا وجود تھاما تھا۔۔۔

"کیا ہوا ۔۔۔۔۔۔۔یار کیا ہوا ۔۔۔۔۔"

اسکا چہرہ تھپتھپاتا وہ پریشان سا بولا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا بیوی۔۔۔۔۔۔؟ وہ زور سے بولا تھا۔۔۔

"چ۔۔چکر آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ کانپتے لبوں سے بولی تھی۔۔۔۔۔ٹھنڈے پسینے نے اسکے چہرے کو بھگو ڈالا تھا۔۔۔

بنا کوئی لمحہ ضایع کیے اسے گود میں لیا تھا اور اندرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"حیام کی اب شادی ہوچکی ہے۔۔۔۔تمہیں میں نے کہا بھی تھا کہ ہاتھ کے ہاتھ کرنا ہے سب۔۔۔۔"

ٹیرس پہ کھڑی وہ چلانے کے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"ی۔۔یہ تم نے بہت ہوشیاری کی ہے۔۔۔اپنا راستہ صاف کرلیا۔۔۔۔اگر حیام کی شادی سچ میں ہوئی ہے تو خدا قسم تجھے میں اپنے ہاتھوں سے ختم کرونگا اور اسکے خاوند کو بھی"۔

مونچھو کو صحیح کرتا ایش ٹرے میں سگریٹ جھاڑتا وہ غصے سے پھنکارا تھا۔۔۔

"میں نے ہوشیاری نہیں کی۔۔۔کل سب ٹھیک ہوگیا تھا۔۔ لیکن وہ لڑکا ناجانے کہاں سے آگیا تھا۔۔۔۔اور پھر وہ سب ہوگیا۔۔۔۔۔۔میں اپنا کام کرچکی تھی ۔۔"

وہ کونسا کم تھی۔۔اپنے اوپر ایک الزام برداشت کرنا اسکے لیے ناممکن تھا۔۔۔

"کہاں ہیں وہ اب دونوں۔۔۔۔"

اسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا تھا کہ حیام کی شادی ہوچکی ہے۔۔۔

"پتہ نہیں--------پتہ نہیں--ایوی سا لڑکا تھا ورنہ کون ایسی لڑکی سے شادی کرے گا جو پہلے سے یوز ہوچکی ہو----"

وہ طنزیہ ہنسی تھی---

"منہ مانگی رقم دے دونگا---کسی طرح طلاق دلواو --------اور حیام کو اسکے شوہر کا ایک ہاتھ کا لمس بھی محسوس نہیں ہونا چاہیے--اسے صرف میں استعمال کرسکتا ہوں----"۔

وہ شدتِ غصے کو کم کرتا ہوا لفظ چبا چبا کے بولا تھا---

"میں کہاں سے کروں یہ سب---میری ماں نے اسکی شادی کرائی ہے---اپنا راستہ ناپو اب-----گھٹیا انسان"۔

وہ بدتمیزی کی ہر حد پار کرتے ہوئے بولی تھی اور فون کاٹ چکی تھی.. جبکہ مقابل ایک مکہ دیوار میں مار کے رہ گیا تھا----

---

کمرے میں لا کے اسے بیڈ پہ لٹایا تھا اور کمبل کھول کے اس پہ ڈالا تھا---آہستہ آہستہ وہ اسے کانپتی ہوئی محسوس ہوئی تھی----وجود بھی جھٹکے کھا رہا تھا---اس کے سرہانے بیٹھ کر وہ کال لگا رہا تھا----

کال سے فارغ ہو کر اسنے حیام کی طرف نگاہیں کی تھیں---

سردی کے اوائل دن تھے---دسمبر کے مہینے میں لاہور میں اچھی خاصی سردی تھی----

سرخ لٹھے کی مانند سفید پڑتا چہرہ------چھوٹی سی ناک جو بے حد سردی سے سرخ ہورہی تھی جبکہ اسکے گلابی ہونٹ بلکل سفید سے ہورہے تھے---- جھیل سی سیاہ آنکھیں بند تھیں---

"دیکھو---- مجھ سے باتیں کرو----پلیز---آنکھیں بند نہیں کرنی اوکے----"

وہ اسکے ماتھے پہ سے بال ہٹاتا دوسرے ہاتھ سے اسکا گال تھپتھپاتا بولا تھا-----

"یہاں رہنا اچھا نہیں لگ رہا تو کل گھر چلینگے---لیکن پلیز دیکھو میں بہت تھکا ہوا ہوں ---مجھے مزید پریشان نہیں کرو---آنکھیں کھول کے رکھو-----بس دس منٹ----"

وہ اسکے ہاتھ سہلاتا نرمی سے بولا تھا لیکن وہ نیم بے ہوشی میں جاچکی تھی----

کچھ دیر بعد ڈاکٹر انکے بیڈروم میں آیا تھا----

کچھ دیر چیک اپ کرنے کے بعد وہ اٹھ گیا تھا--

"جی ڈاکٹر---"۔وہ کرسی سے اٹھتا ڈاکٹر کے پاس آیا تھا---

"کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔۔۔۔بس انہیں کسی چیز کا گہرہ ڈپریشن ہے جس کی وجہ سے انکا بی پی شوٹ کرگیا تھا۔۔۔زہنی کمزوری کے ساتھ ساتھ جسمانی کمزوری بھی ہے۔۔آپ خوراک کا دھیان رکھیں اور خوش رکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر کو سی آف کرکے وہ واپس روم میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دودھ کا گلاس اور کچھ کھانا اسنے آرڈر کیا تھا۔۔۔بیڈ پہ اسکے پاس بیٹھتا اسنے اسے اٹھا کے بیٹھایا تھا۔۔۔۔اور زبردستی کھانا کھلایا تھا کھانے کے بعد دوائی کے ساتھ دودھ پلایا تھا اور واپس اسے لٹا کے کمبل اڑا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب مکمل وہ نیند میں جاچکی تھی۔۔۔۔اسکو پرسکون سوتا دیکھ کے وہ الماری سے اپنا سیکریٹ لیپ ٹاپ نکالتا بیڈ کی دوسری جانب آگیا تھا۔۔۔۔

ای میلز چیک کرنے کے بعد اسے معلوم ہوا تھا کہ اسے کل سے ہی جاب جوائن کرنی ہے۔۔۔۔۔۔"شٹ" ایک لفظ اسکے منہ سے نکلا تھا۔۔۔

ریڈ مارکنگ والی تصویریں اسنے ایک بار پھر کھولی تھیں اور ان لوگوں کے چہروں کے نقش غور سے توجہ فرمائے تھے۔۔۔۔چہروں پہ غور کرنے کے بعد اسنے ایک بار حیام کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔جیسے اسکے نین نقش حفظ کررہا ہو۔۔۔۔۔

بہرحال کچھ ڈیٹا سیو کرکے وہ لیپ ٹاپ بند کرچکا تھا۔۔۔اور خود بھی نیند کی آمد سے لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

"یہ لڑکی میرے ساتھ گھومتی تھی۔۔۔۔

جانِ من بتاو نا۔۔۔کیوں تم اتنی سی بات پہ اس سے شادی کررہی ہو۔۔۔۔۔۔دیکھو میں سب کے سامنے تم سے معافی مانگ رہا ہوں۔۔۔۔مت کرو اس سے شادی ۔۔۔۔۔ جان ہوں نا میں تمہاری۔۔۔۔سارا دن ہم مل کے اپنا مستقبل پلان کرتے تھے۔۔۔۔۔کالج کے بعد تم میرے پاس آتی تھیں۔۔۔"

"برہان نہیں۔۔۔۔۔ نہیں برہان۔۔۔

یہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

مجھے تو اسکا نام بھی نہیں پتہ۔۔۔۔

ماریہ تم بتاو نا برہان کو۔۔۔۔۔چاچی مجھے سچ میں نہیں پتہ۔۔۔۔پھوپو آپ کو تو یقین ہے نا۔۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے سب سے اپنی سچائی کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔

"جو کچھ دیکھ لیا ہے نا اسکے بعد کوئی تمہیں اپنے گھر بھی نا رکھے۔۔کیوں عزت اچھالنے نکلی تھیں۔۔۔۔" یہ اسکی چاچی کی کاٹ دار آواز تھی ۔۔

"دفعہ ہوجاو اسکے ساتھ۔۔۔" وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کے کھینچتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"چلو جان۔۔۔ہم بہت خوش رہینگے۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے ہال سے باہر لے گیا تھا۔۔۔سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

اسے ہائی روف میں پھینکنے کے انداز میں بٹھاتا اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا جب کہ ڈرائیور گاڑی ڈرائو کررہا تھا ۔۔۔

آنکھ بچا کے وہ اسکا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ تھامتے اس کے گال پہ جھکا تھا۔۔۔وہ حیام کو نشے میں لگا تھا۔۔۔۔

"کمینے انسان۔۔۔۔۔۔"

چھوڑو ۔۔۔۔

وہ نیند میں ہاتھ ادھر ادھر مارتی لیٹے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اتنی زور سے ہوش و حواس سے بیگانہ چلائی تھی کہ ضامن ہڑبڑا کے اٹھا تھا۔۔۔
لائٹ آن کرتا وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔زرا دیر پہلے تو اسکی آنکھ لگی تھی۔۔۔۔
اپنے برابر میں بیٹھے وجود کو اسنے دیکھا تھا جو رونے میں مصروف تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔بیوی کیا ہوا اب۔۔۔"

ضامن کو۔واقعی اسکی زہنی حالت پہ شک ہوا تھا۔۔۔شاید کوئی خواب دیکھ لیا ہوا۔۔۔

"میں کسی کو نہیں جانتی تھی۔۔
وہ خود آیا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ ہی آیا تھا۔۔

میرے پاس تھا وہ۔۔۔
مجھے اپنی گاڑی میں ڈالا تھا۔۔۔۔"

وہ ضامن کی آواز پہ مسکین نظروں سے اسکی طرف دیکھتی ہچکیوں سے روتی وقفے وقفے سے بول رہی تھی ۔۔۔ہچکیوں کی زد میں اسکا پورا وجود جھٹکے کھا رہا تھا۔۔کالی سیاہ آنکھیں آنسوؤں سے لبالب تھیں۔۔۔۔

"کوئی نہیں تھا---

بیوی کوئی نہیں تھا---صرف میں ہوں اور تم ہو، تیسرا کوئی نہیں ہوگا

اب-------شش-------چپ ہوجاو "

وہ اسکے گداز گلابی لبوں پہ اپنا انگوٹھا رکھتا ہوا بولا تھا کسی طرح اسے چپ کرانا تھا---اسکی حالت دیکھ کے ضامن فکر مند ہوا تھا --ناجانے اسکے لہجے میں پیار کہاں سے امڈ آیا تھا--

"وہ تھا مجھے لے گیا تھا---

وہ پھر روہانسی بولی تھی---

"دیکھو تم میرے پاس ہو --کوئی تمہیں نہیں لے کے گیا----"

ضامن نے پہلے فرصت میں اسکے گرد بازو حائل کرکے اسے احساس دلایا تھا کہ وہ اسکے پاس ہے---

"وہ ---وہ میرے---یہاں --یہاں----

وہ انگلی اپنے گال پہ رکھتے ہوئے اٹک اٹک کے بولی تھی---

"کیا---"ضامن کو۔ سمجھ نا آیا تھا---

"وہ یہاں جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔"

وہ اور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔یہ۔احساس ہی اسکے لیے بہت گھناونا تھا۔۔۔۔۔

ضامن جو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"آر یو کریزی۔۔۔۔" اسے شدید غصے نے آگھیرا تھا۔۔۔

وہ اسکے گال پہ ہاتھ رکھتا بولا تھا جہاں ابھی حیام نے اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

"ک۔۔کیا مجھ پہ۔۔۔۔ مجھ پہ یقین ہے آپ کو۔۔۔۔۔میری کوئی غل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یقین ہے۔۔۔لیے نا یقین۔۔۔۔"۔

وہ اسکا ہاتھ چہرے پہ سے ہٹاتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی تمنا آرزو سے بولی تھی۔۔۔

"لیے یقین۔۔" اسکو خاموش دیکھ کے وہ دوبارہ بولی تھی۔۔۔

"تھوڑا ۔۔۔زرا سا۔۔۔۔۔" ضامن بڑی مشکل سے بول پایا تھا۔۔ سمجھ نا آیا تھا کہ کیا بولے۔۔۔حیام نے بنا کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر اسکے بازو کے حلقے کو توڑا تھا اور کمبل ہٹا کے بیڈ سے ہی اتر گئی تھی۔۔۔۔

"کیوں کی تھی مجھ سے شادی----

میں تو ہوں ہی بدکردار----

کریکٹر لیس ہوں----"

وہ اس پہ چلائی تھی جیسے اس کی غلطی ہو-----ضامن بھی بیڈ سے اتر کر اسکے سامنے آیا تھا اسے اب واقعی ااکی حالت پہ شک سا ہوا تھا---کیا۔وہ پاگل ہے----

سب سے ریلیشن تھا میرا---

ہر رات کسی نئے لڑکے کے ساتھ ---------

ابھی وہ کچھ بولتی ضامن کا۔ہاتھ اٹھا تھا اور ہوا میں ہی۔رہ گیا تھا--------

"خاموش----------"

وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا شیر کی طرح اس پہ ڈھاڑا تھا----

"اگر تمہارا ایک لفظ بھی میرے کانوں تک پہنچا تو بائے گاڈ اپنے ہاتھوں سے میں-------

وہ کمال ضبط سے کہتے کہتے رکا تھا---

"سوتی نظر آو وٹ ان ٹو منٹس-------within 2 minutes"

بازو سے پکڑکر بیڈ پہ ڈھکیلتا ہوا وہ درشت لہجے میں بولا تھا-----حیام کو اسکے ہاتھ کی انگلیاں اپنے بازو میں گڑھتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں---------کمبل میں گھس کے وہ دو منٹ کے اندر اندر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی---

---

وہ کالج کے گیٹ سے نکلتے ہوئے اردگرد نظریں دوڑاتی برہان کو ڈھونڈنے میں مگن تھی----جب اسے اپنی پشت پہ کسی کے لمس کا احساس سا ہوا تھا اسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ کسی نے اسکو چھوا ہو----

برہان------

اسکے زہن میں یہ ہی نام آیا تھا---کیونکہ بعض دفعہ برہان ہی اسے پک کرلیتا تھا--------لیکن وہ اسکو نظر نہیں آیا تھا----

"جا-----جان من-----"

پیچھے سے آواز آئی تھی-----

حیام نے گھبرا کر ایکدم پیچھے دیکھا تھا۔۔۔دوپہر کا وقت تھا لوگ بہت کم ہی تھے۔۔۔برہان کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ کافی دور آگئی تھی۔۔۔اسے اب احساس ہوا تھا۔۔کہ وہ کالج سے کافی دور آگئی ہے۔۔۔

"ک۔۔۔کون۔۔۔ہو۔۔کون۔ہو"

وہ چہرے کے تاثرات ٹھیک کرتی دل کی ڈھڑکنوں کو سنبھالتی اٹک اٹک کے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"کیسی ہو تم۔۔۔
تمہیں معلوم ہے حیام جان رات کو میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ۔۔۔۔۔

وہ استہزایہ انداز میں کہتا ہوا رکا تھا۔۔رک کے حیام کے چہرے کے تاثرات بھی تو دیکھنے تھے۔ ۔

"کہ تم اور میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ، ہوٹل کے روم میں بیٹھے لنچ کررہے ہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ آخر میں زور سے ہنسا تھا جیسے اسکا مزاق بنا رہا ہو۔۔۔

حیام کے پاس سننے کے علاوہ کوئی آپشن نا تھا۔۔۔

وہ ویسے ہی ڈرپوک نیچر کی لڑکی تھی۔۔زرا سی ڈانٹ پہ بھی سہم کے رہ جاتی تھی۔۔اور اب اکیلے اس طرح اسکی جان ہوا ہورہی تھی۔۔۔

"آو جان من۔۔۔چلو نا۔۔۔خواب بھی تو پورا کرنا ہے۔۔۔۔۔"

وہ زبردستی اسکا مخملی نازک کلائی پکڑتا بولا تھا۔۔۔حیام اسکے گندے لمس سے کانپ کے رہ گئی تھی۔۔۔اسکے منہ سے دبی ہوئی چیخ نکلی تھی۔۔۔آنسو بہنا شروع ہوگئے تھے۔ ۔

"چ۔۔چھوڑ۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔امی ۔۔۔۔

اس درد میں اسکے منہ۔سے یہ ہی لفظ ادا ہوئے تھے لیکن سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔اسکے ماں باپ تو بہت پہلے ہی مٹی میں جا سوئے تھے۔۔۔

"چھوڑو۔۔۔" اب وہ بھر پور آواز میں چلائی تھی اور اسکے ہاتھ کی کلائی میں اپنے بڑے ناخن جو ہمیشہ سے بہت نوکیلے اور بڑے ہوا کرتے تھے وہ گاڑ دیے تھے۔۔ایکدم اسکی کلائی آزاد ہوئی تھی۔۔۔مقابل نے درد سے حیام کو گھوری سے نوازا تھا۔۔۔کلائی آزاد ہونے کی دیر تھی کہ وہ الٹے قدم بھاگی تھی۔۔اور اس قدر تیز بھاگی تھی اور بامشکل کالج دوبارہ پہنچی تھی اور وہاں ویٹنگ لائن میں جا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اسکی ہارٹ بیٹ معمول سے زیادہ چل رہی تھی------

انسو متواتر تیزی سے بہہ رہے تھے---

چھوٹی سی ستوا ناک اور بڑی بڑی جھیل سی آنکھیں سرخی سے گھائل ہوگئی تھیں------

اس طرح کا وہ کچھ سوچ بھی نا سکتی تھی-----

"کیا کرتی پھرتی ہو تم وہاں-----کتنا لیٹ آئی ہو-ن--وقت دیکھا ہے تین بجے تو ماریہ یونیورسٹی سے واپس آجاتی ہے-----تمہارا کالج دو بجے بند ہوجاتا ہے--کہا گئیں تھیں تم-----"

جیسے ہی وہ گھر آئی تھی ویلے ہی انیلہ بیگم اس پہ آ برسی تھیں---

"چ--چاچی کوئی ٹرانسپورٹ نہیں تھی-----ت--تبھی دیر ہوگئی"

وہ آنسوؤں کا گلا گھوٹتے ہوئے نارمل لہجے میں بولی تھی---

"جاو کپڑے بدل کے رات کے کھانے کی خبر رکھو---تمہاری ساس آئینگی رات کو-----"

بددلی سے وہ کہتیں کمرے میں گھس گئی تھیں----حیام اپنے آپ کو گھسیٹی ہوئی اپنے کمرے تک لے کے گئی تھی ---برہان اسے آج بہت برا لگا تھا--

شام کے سات بجے وہ کچن میں کھڑی بریانی کو دم دے رہی تھی۔۔۔ساری تیاری کھانے کی اس نے ہی کی تھی۔۔۔۔بوا سے وہ انکی عمر کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی تھکاوٹ کا کام نہیں کرواتی تھی۔۔۔بریانی ، فش، چائنیز رائس ، چکن تکہ اور ساتھ میں کیک اسنے بیک کیا تھا۔۔۔۔جبکہ سلاد رائتہ ، فروٹ سلیڈ اسنے بوا سے بنوائی تھی۔۔۔

"یار کیا ہے یی حیام ناجانے کیوں کچن میں گھسی رہتی ہے۔۔۔۔
اب دیکھو تم آئے ہو اسے چاہیے اپنے منگیتر کو ٹائم دے۔۔اسکے ساتھ بیٹھے ، باتیں کرے ، اسکا حال احوال پوچھے بس ماسی بننے کا شوق ہے۔۔جب سے تم اور پھوپو آئے ہو سلام کرکے کچن میں گھسی ہوئی ہے جبکہ بوا ہیں سارے کام کرنے کے لیے"

ماریہ ٹانگیں ٹیبل پہ رکھے صوفے پہ بیٹھی اچھی خاصی ایکٹنگ کرتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی۔۔۔۔بلیو جینس اور وائٹ ٹی شرٹ میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔جتنی پیاری وہ تھی کاش اسکا دل بھی اتنا پیارا ہوتا۔۔۔

"جسٹ۔۔۔شٹ اپ کزن۔۔۔۔
وہ میرے لیے کھانا بنارہی ہے۔۔اسے معلوم ہے کہ میں اسکے ہاتھ کا کھانا کھاتا ہوں۔۔۔۔۔شاید کوکنگ بھی اسنے میرے لیے ہی سیکھی ہے"۔

برہان کو اسکی باتوں پہ غصہ آیا تھا---

"میرا مطلب یہ ہے کہ برہان کہ دیکھو تم یہاں----

"تمہارا مطلب جو بھی ہو-----مجھے سننے میں کوئی انٹرسٹ نہیں----کافی لے کر آو میرے لیے------"

وہ موبائل کا سکرین لاک کھولتا برہم ہوا تھا---ماریہ اسکے لہجے کی کڑواہٹ دیکھ کے غصے میں آئی تھی---جلن کی ایک لہر اسکے جسم میں دوڑی تھی--------پیر پٹکتی وہ وہاں سے اٹھی تھی اور کچن کی طرف بڑھی تھی --

---

"کیوں ناراض ہیں آپ----

یو نو نا تمہارا نظرانداز کرنا مجھے کتنا تکلیف دیتا ہے-----تم شام سے مجھے نظر انداز کررہی ہو یار"

اسکے بیڈروم کے گیٹ پہ کھڑا وہ پشیمان سا بولا تھا اسکے لہجے میں پریشانی تھی ----بلیک جینز پہ ریڈ شرٹ پہنے وہ ہینڈسم لگ رہا تھا--ریڈ شرٹ میں اسکی سفید رنگت مزید نکھری ہوئی لگ

رہی تھی۔۔۔خوبصورت نقوش پہ ہلکی بئرڈ۔۔۔بلاشبہ وہ بہت حسین تھا بلکل پرنس چارمنگ۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی کالی سیاہ آنکھوں میں ہر وقت حیام کی جھلک نظر آتی تھی۔۔۔۔

جواباً وہ چپ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔بیڈ پہ بیٹھی وہ کتاب پہ نظر جمائے ہوئی تھی ایک نظر بھی اسنے اوپر نہیں اٹھائی تھی۔۔۔معلوم تھا کہ اسکی لوح دیتی نگاہوں کا وہ مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔۔

"حیا۔۔۔کیا۔ہوا یار۔۔۔۔تمہیں میں پریشان نظر نہیں آرہا کیا۔۔۔۔"

وہ آہستین فولڈ کرتا ہوا آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے پاس آیا تھا۔۔۔اور اسکے مقابل بیٹھ گیا تھا۔۔۔

حیام کی نظریں اسکے سفید بھرے ہوئے ہاتھوں سے اسکی کلائی پہ گئی تھیں جہاں برانڈڈ واچ تھی۔۔۔۔کلائی سے ہوتی ہوئی بازو اور بازو سے گردن پھر چہرے پہ گئیں تھیں۔۔۔جہاں اسکے چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔حیام نے ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈال کر نیچے نظر جھکا لی تھیں۔۔۔

"دوپہر میں ایک میٹنگ میں پھنس گیا تھا۔۔۔قسم سے میں ایکدم بھول گیا تھا۔۔۔تب ہی میں لینے نہیں آسکا۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر فکرمندی سے بولا تھا---

"مجھے فرق نہیں پڑتا تم آو کے نا آو-----"

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی بولی تھی---ایک اس پہ ہی اسے مان تھا وہ بھی اسے بھول گیا تھا---

"اس طرح----اس طرح نہیں نا---

نظریں اٹھا کے کہو تو مجھے بھی معلوم ہو کہ تمہیں فرق پڑتا ہے کہ نہیں----"

اسے بہت برا لگا تھا جس طرح حیام نے ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑایا تھا لیکن وہ نرم طبیعت کا مالک تھا--چپ کرگیا تھا--پتہ تھا غلطی اسکی اپنی ہے---

"ہاں تو تمہیں معلوم بھی ہے کہ کیا ہوا تھا میرے ساتھ---تمہاری وجہ سے آج-----اگر آج----وہ----"

اسکی آنکھوں سے آنسو اچانک بہہ نکلے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی----اس واقعے کو دوبارہ. .

"کیا بولو---حیام کیا-----"

برہان چونکا تھا---اسکے آنسو ہمیشہ کی طرح برہان کو تکلیف دیے تھے----

"اگر تم نہیں آتے تو میں کیسے آتی۔۔۔سامیہ کو بھی میں نے تمہاری وجہ سے بھیج دیا تھا کہ برہان نے آنا ہے لیکن جب تم نہیں آئے تو مجھے اکیلے آنا پڑا۔۔۔تمہیں پتہ ہے نا اکیلے میں نہیں آسکتی۔۔۔"

وہ مہارت سے بات کو بدل گئی تھی۔۔۔۔

"اب کبھی ایسا نہیں ہوگا۔۔۔اور میں خود تمہارے لیے ڈرائور رکھتا ہوں۔۔وہ ہی تمہیں پک اینڈ ڈراپ کردے گا۔۔۔تم اکیلی باہر نہیں جاوگی"

وہ اپنی غلطی پہ بھرپور شرمندہ تھا۔۔۔۔حیام کو دکھ دینے کا وہ سوچ بھی نا سکتا تھا۔۔۔ایک سوری سے ہی حیام مان گئی تھی۔۔۔۔۔۔

صبح کے وقت اس نے پھر سے ایک بار اسے ناشتے کی آفر کی تھی۔۔۔اس بار حیام منع کرنے کے بجائے خاموشی سے ااکے ساتھ آکے بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ دونوں اس وقت بیڈ پہ ایکدوسرے کے مقابل بیٹھے ناشتہ کرنے لگ گئے تھے۔۔۔۔۔

ضامن نے بریڈ کے پیس اور ہاف فرائے ایگ اسکو دیا تھا اور خود پراٹھا آمیلیٹ سے کھانے لگا تھا۔۔۔حیام چھوٹے چھوٹے لقمے توڑتی آرام سے کھارہی تھی۔۔۔

"کیا کوالیفیکشن ہے تمہاری ---؟

ایک نظر اٹھا کے اس سے پوچھا تھا ----لائٹ پنک سادہ سے جوڑے میں وہ کھلا ہوا گلاب لگ رہی تھی--جبکہ سرخ ڈوپٹہ سر پہ جمائے وہ اپنی پوری خوبصورتی سے اسکے دل میں اترنے کے لیے کافی تھی---ضامن کا ہاتھ اگلا لقمہ بناتے بناتے رکا تھا--اتنا بھر پور سراپا، اتنا حسین روپ، سب پرفیکشنز---وہ چونکا سا تھا--

"انٹر----"

وہ ناشتے میں مصروف بنا اسکی طرف دیکھے بولی تھی--اگر اسکی طرف دیکھ لیتی تو یقیناً اسٹیچیو بن جاتی---ضامن جن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ان نظروں کی چمک حیام کے لیے برداشت کرنا نا ممکن تھا---

"واٹ---یہ زرا سی---انٹر----انٹر----"

اسے حیرت کے شدید جھٹکے گے تھے--اسکا ہاتھ واقعی اب ناشتے سے اٹھ چکا تھا---

حیام صحیح طرح نظر انداز کرتی کھانا کھا رہی تھی----کوئی جواب نہیں دیا تھا اب---

"کس فیکیلٹی میں انٹر کیا تھا---اور کب کیا ؟"

"مجھے ناشتہ کرنے دیں پلیز۔۔۔۔"

اسے غصہ آیا تھا دو دن بعد اب وہ کھانا کھا رہی تھی۔۔۔ بریڈ کے پیس چھوڑ کے اسنے ضامن کا بچا ہوا پراٹھا اٹھا لیا تھا اور اس پہ مکھن لگا کے چائے سے کھانے میں مصروف ہوگئی تھی۔۔۔

ضامن اسکی اس حرکت پہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا۔اسکے سپاٹ چہرے پہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"تمہیں معلوم بھی ہے میں نے سی ایس ایس کیا ہوا ہے۔۔میرے بیوی اتنی کم لکھی پڑھی نہیں ہوسکتی"

اسکا آئیڈیل ایک حسین نا سہی لیکن ویل ایجوکیٹڈ لڑکی کا ضرور تھا اسے اپنے سپنے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"مجھے ڈسٹرب نا کریں آپ۔۔۔۔"

وہ خونخوار نظروں سے گھورنے لگی تھی اسے۔۔۔۔۔سامیہ کی کچھ سکھائی ہوئی باتیں رات کو ضامن کی اچھی طرح ڈانٹ سننے کے بعد اسے یاد آئی تھیں تب ہی ابھی وہ مزے سے بول رہی تھی بنا اس سے ڈرے۔۔۔

"واٹ یو مین۔۔۔۔۔۔تمہارا نام کیا ہے۔۔۔۔؟

کتنا آکورڈ فیل ہوتا ہے مجھے جب تمہارا نام میرے زہن میں نہیں آتا۔۔۔ناجانے کیا نام تھا۔۔۔ح۔۔حیا؟ رائٹ۔۔۔۔

وہ اس طرح بولا تھا جیسے ان کے بیچ بہت بے تکلفی ہو۔۔۔۔

"حیام عابد ۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتی بولی تھی۔۔۔۔۔

"نو۔۔اب سے تمہارا نام حیام ضامن عدیل ہمدانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔۔

جب ضامن نے تصحیح کی تو حیام کے منہ سے جوس کا گلاس ہٹا تھا۔۔۔۔ایک دم۔اسے پھندا سا لگا تھا۔۔۔

"رات کو کیوں باہر گئی تھیں۔۔۔۔۔اگر کچھ ہوجاتا تو تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ بری طرح بدگمان ہوا تھا۔۔۔رات کو حیام کی اس حرکت سے اسے تکلیف پہنچی تھی۔۔

"اگر کچھ ہو بھی جاتا تو آپ کو کسی کے سامنے کونسا جوابدہ ہونا پڑتا، میری کونسی فیملی ماں باپ ہیں جو اپنی بیٹی کے بارے میں پوچھتے۔۔۔۔"

دکھ بھرے لہجے سے وہ بولی تھی۔۔۔۔

"لسٹن حیام۔۔۔۔تمہاری فیملی ہو یا نا ہو۔۔۔تمہارے پیرنٹس نہیں ہیں اٹس اوکے بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے نہیں ہیں لیکن۔الحمداللہ میرے پیرنٹس ہیں اور وہ اب تمہارے بھی ہیں اور رہی جوابدہ ہونے کی بات تو میں اللہ کو کیا جواب دیتا کہ تمہاری حفاظت نا کرسکا۔۔۔۔"

وہ اسکا احساس کرتا ہوا لہجے میں مٹھاس بھر کے اسے سمجھاتا ہوا بولا تھا۔۔۔حیام نے اپنے ہمسفر کو دیکھا تھا جو اتنی آسانی سے اس سے بول گیا تھا۔۔۔۔کیا وہ سچ میں اسکا محافظ تھا۔۔۔جو اسکی حفاظت کرتا۔ ۔۔۔کیا وہ سچ میں اسکا اپنا تھا۔۔۔۔۔۔اسکی فیملی تھا۔۔۔۔۔

"ج۔۔۔جی" وہ مختصرہی بول سکی تھی۔۔۔۔

"اور میں اس وقت نا پہنچتا تو جانتی بھی نہیں ہو کہ کیا غلط ہوجاتا۔۔۔۔کئرفل اوکے"

اسکا لہجہ کل کے برعکس دھیما تھا۔۔۔۔محبت لٹاتا تھا۔۔

"میں جانتی ہوں کیا ہوتا میرے ساتھ۔۔۔پہلے بھی بہت دفعہ ہوچکا ہے۔۔۔۔۔اچھا ہے آپ بھی آزاد ہوجاتے۔۔۔۔۔دو دن پہلے جو آپ نے کیا وہ آپکو نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔"

وہ ناشتہ ختم کرچکی تھی۔۔۔بیڈ سے اٹھتی ہوئی وہ بے رخی سے بولی تھی۔۔۔۔اسکے اٹھنے سے پہلے ضامن نے اسکی کلائی پکڑی تھی اور اسے کھینچا تھا۔۔۔اپنا بیلنس وہ برقرار نا رکھ سکی تھی۔۔ایکدم اچانک افتاد سے وہ اسکے بلکل سینے سے آ کے ٹکرائی تھی۔۔۔۔اسکے بازو ایکدم ضامن کی گردن کے گرد جم گئے تھے۔۔۔

"میں نے کل رات کیا کہا تھا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ اسکو کمر سے پکڑتا سخت لہجے میں بولا تھا اسکا موڈ یکدم بگڑ گیا تھا۔۔۔اسکی گرفت خاصی مضبوط تھی۔۔۔۔

حیام اسکی سخت گرفت سے گھبرائی تھی اسکے ایکدم اتنے قریب جا کے وہ پزل ہوئی تھی اسکی آنکھیں شرم سے جھک گِ ی تھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے جسم میں گردش کرتا ہوا سارا خون نچوڑ کر اسکے چہرے پہ آسمٹا تھا۔۔۔اسکی آوارہ لٹیں ضامن کے چہرے کو مس کررہی تھیں۔۔۔۔۔۔اسکا وجود کپکپانے لگا تھا۔۔۔۔۔اسکی گرفت میں مچلتی ہوئی وہ حصار توڑنے کو تھی لیکن ایسا صرف وہ سوچ سکی تھی۔۔۔

"کیا کہا تھا کل رات تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ درشت لہجے میں ڈھاڑا تھا۔۔۔۔۔اسکی ڈھاڑ سن کے اسکی میچی ہوئی آنکھیں مزید زور سے بند ہوگئی تھیں۔۔اسکے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں آچمکی تھیں۔۔۔ڈر سہم کے وہ کچھ نا بول

سکی تھی۔۔۔لفظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔۔اپنی پوزیشن کا سوچ کرہی وہ اندر ہی اندر ختم ہورہی تھی۔۔دل کی ڈھرکنیں منتشر ہوگئی تھیں۔۔۔

"۔۔۔ک۔۔کچھ۔۔۔نہیں کہنا تھا۔۔۔۔۔۔یہ۔۔سب"

وہ ہکلائی تھی۔۔۔

"پوری بات بتاو۔۔۔۔۔ کیا کہا تھا تمہیں"

وہ اسکے ہکلانے پہ مزید تپا تھا۔۔۔۔

"اگر برہان ہوتا تو کبھی میرے ساتھ ایسا نا کرتا۔۔۔۔اللہ کرے برہان تم مرجاو۔۔۔تمہیں میری بددعا ضرور گے گی۔۔۔مجھے دوزخ میں چھوڑ کے دفعہ ہوگئے ہو تم"

وہ سوچتے ساتھ ہی زور زور سے آواز سے رونا شروع ہوگئ تھی ضامن کی سختی اس سے برداشت نا ہوئی تھی۔۔ویلے ہی وہ اسکی موجودگی سے سہم جاتی تھی اس سے ڈر جاتی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں خدانخواستہ تم پہ ہاتھ نہیں اٹھایا ہے کہ جو اس طرح طوفان لے آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکو بیڈ پہ اپنے پاس بٹھاتا نرمی سے بولا تھا لیکن اسکے لفظ۔۔۔توبہ۔۔۔

"دیکھو جو دو دن پہلے میں نے کیا وہ میں نے اپنی مرضی سے بلکل اپنے انٹرسٹ سے کیا۔۔۔اب میں تمہارا شوہر اور تم میری بیوی ہو۔۔۔کلئر۔۔۔"

وہ اسکا کپکپاتا گلابی گداز ہاتھ تھامتا اور سہلاتا ہوا بولا تھا ضامن کی نظر اسکے مخملی ہاتھوں پہ تھی جو چھوٹے چھوٹے کافی خوبصورت تھے۔۔۔جبکہ کلائیاں بلکل خالی تھیں۔۔نا ہی انگلیوں میں کچھ تھا۔۔ضامن کا دل کیا تھا کہ وہ ان ہاتھوں میں بہت سی چوڑیاں اور رنگز دیکھے

۔۔۔۔

میرے بی ہیو کو ہمیشہ سریس لینا۔۔۔میں بلکل مزاق کرنے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔اگر کوئی مسئلہ ہے تو سیدھا مجھ سے بات کرو۔۔۔۔۔اپنے آپ کو صحیح غلط ثابت کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔"

وہ اسکا تھاما ہوا ہاتھ اپنے دہکتے لبوں سے لگاتا بولا تھا۔۔حیام کی قربت اسے مدہوش کررہی تھی۔۔۔اسکا چمکتا دمکتا روپ دیکھ کے وہ پاگل سا ہورہا تھا۔۔اتنی سادگی میں بھی وہ اتنی کشش رکھتی تھی کہ سخت سے سخت چیز کو پگھلا سکے۔۔یہاں بھی یہ ہی ہورہا تھا۔۔۔۔۔حیام اسکا لمس پا کر پیچھے کو ہوئی تھی اسکے جسم میں ایک کرنٹ کی لہر دوڑی تھی۔۔۔ضامن جو آنکھیں بند کیے اسکے ہاتھ کو چوم رہا تھا اسے محسوس کررہا تھا اسکا یوں دور جانا، خود کو چھڑوانا بہت ناگوار سا گزرا تھا۔۔۔

"یہ سب---یہ سب نہیں کریں"

وہ ناجانے کیوں اپنے ہاتھ کی پشت کو جہان ضامن نے اپنے ہونٹ رکھے تھے اس جگہ کو صاف کرتے ہوئے بولی تھی-----

ضامن کو اسکا دماغ اپنی جگہ پہ نہیں لگا تھا----

"مگر کیوں------ہماری شادی ہوئی ہے---تم میری بیوی ہو"

وہ مزید قریب ہو کے سارا فاصلہ ختم کرکے اسکا ڈوپٹہ جو حیام کے پہ تھا اسکو ہٹا کے بولا تھا اور اسکے بالوں کو چھو کر اپنے چہرے کے قریب لایا تھا------

"میں نے کہا نا-------دور رہیں مجھ سے"

وہ اسکو مزید قریب دیکھ کے جھنجلا گئی تھی-------اسکا جسم جلنے لگا تھا----

"کتنی عمر ہے تمہاری حیام"

وہ ایکدم پیچھے ہوکر بیٹھ گیا تھا-------بہرحال اسکا کہا وہ مان چکا تھا----

"انیس----" وہ اسکو پیچھے دیکھ کے سکون کا سانس لینے لگی تھی---

"تمہاری شادی ہورہی تھی تو تمہیں اس کم عمر میں بھی شادی کا مطلب معلوم ہوگا اور یہ بھی پتہ ہوگا کہ اسکے کیا فرائض اور تقاضے ہیں"

وہ ناشتے کو دور کرتا بیڈ پہ لیٹ گیا تھا اور اسکی حالت کو مدنظر رکھتا بولا تھا ۔۔۔اسکی کم عمری تو وہ پہلے ہی جان چکا تھا اسکا سراپا اور اسکی چہرے کی معصومیت اسکی کم عمری کا بہترین ثبوت تھیں لیکن جب اسکی شادی ہورہی تھی تو اسے سب معلوم ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

اتنا بے باک انداز دیکھ کے حیام کا دل چاہا تھا وہاں سے بھاگ جائے لیکن ایسا کرنا بھی اسکے لیے نا ممکن تھا۔۔۔۔چپ رہنے میں بھی اسنے عافیت جانی تھی۔۔۔

"مجھے آئندہ تو نہیں روکو گی نا"
وہ اسکو کھینچتا اپنے پاس لٹا چکا تھا۔۔اتنی اچانک وہ وار کرتا تھا کہ حیام کو سوچنے سمجھنے کا موقع بھی نا مل پاتا تھا۔۔۔

"جس سے شادی ہورہی تھی اس میں اور آپ پہ بہت فرق ہے۔۔۔۔
آپ کو میں شوہر نہیں مانتی۔۔۔
آپ نے اپنی مرضی سے کیا تھا یہ سب۔۔۔میری مرضی کسی نے نہیں جانی تھی۔۔۔
مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی تھی۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کیونکہ

ضامن دم سادھے اسکی دیدہ دلیری دیکھ رہا تھا اتنے قریب ہو کر بھی وہ کیسے اسکو جلانے والے جملے استعمال کررہی تھی جو ضامن کے دل کو چیر رہے تھے۔۔۔۔

"کیونکہ میرا دل میرے سارے احساس اس ایک کے لیے ہی تھے۔۔۔لیکن اب وہ بھی مردہ ہوچکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیے مجھ سے فاصلے پہ رہیے گا۔۔۔۔۔۔"

حیام نے ناجانے کس طرح یہ الفاظ ادا کیے تھے اسے خود بھی نا معلوم تھا۔۔۔۔۔

""""لسٹن محترمہ میری برابری کرنے کی کوشش کبھی مت کرنا۔۔۔۔۔تم نے ہی تین مرتبہ مجھے قبول کیا تھا۔۔۔۔اگر اتنا اپنے پہلے منگیتر سے محبت عشق تھا تو وہ کیوں گیا تمہیں چھوڑ کے۔۔۔۔۔بلکل ٹھیک کہا اس گھٹیا بندے میں اور مجھ میں بہت فرق ہے"""" وہ اسکے گرد دونوں ہاتھ جماتا تمتماتا بولا تھا۔۔۔

اسے حیام کے جواب پہ غصے نے آگھیرا تھا۔۔۔اتنا ضبط اس میں کبھی نا تھا کہ وہ کسی اور کو اپنے اور اسکے بیچ کے رشتے میں برداشت کرتا۔۔۔اور اب ایسے بندے کے بارے میں وہ کیسے سن سکتا تھا۔۔۔

"میں آپ کی برابری نہیں کرونگی لیکن۔۔۔مجھے اس سے بہت عشق تھا۔۔۔جنون تھا اس کے ساتھ رہنے کا۔۔۔۔لیکن آپ کبھی اس معاملے میں بولنے کی کوشش بھی مت کریے گا۔۔۔۔۔بس مجھ سے زرا فاصلہ اختیار کرکے رکھیں۔۔۔زہر لگتے ہیں مجھے مرد۔۔۔۔زہر"

وہ اسکے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھ جماتی اسے دھکا دے چکی تھی۔۔۔۔اور خود اپنا سانس سنبھالتی اٹھ بیٹھی تھی ۔۔۔اسکا دل تیزی سے ڈھڑک رہا تھا۔۔۔ہر ایک بات وہ دل سے بول

چکی تھی جو ضامن کو جلا کے راکھ کرگئے تھے۔۔۔۔اتنا غیرت مند تھا وہ کہ کسی غیر مرد کی خوبیاں اپنی بیوی کے منہ سے سن سکتا۔۔۔

"تم میں جتنی مٹھاس تھی وہ تم پرائے مردوں پہ لٹا چکی ہو۔۔۔اپنا بندہ تو تمہیں زہر ہی گے گا۔۔۔۔"

ضامن کو احساس بھی نا ہوا تھا کہ وہ کتنا غلط بول چکا ہے لیکن حیام کے "زہر" لفظ پہ اسکا دماغ ماوف ہوچکا تھا۔۔۔ناجانے کیوں کس احساس کے تحت بار بار اپنے اور اسکے بیچ کے بنے رشتے کا یقین دلاتا تھا کبھی بیوی کہہ کے کبھی کچھ۔۔۔لیکن حیام ۔۔۔حیام تو کچھ سوچ سمجھ کے قابل ہی نا بچی تھی۔۔۔۔

"اللہ کرے تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ کرے کہ تم۔۔۔۔
وہ۔دوسری بار خود پہ ضبط کرگئی تھی اور بہت بری طرح روئی تھی۔۔۔۔آخر اسنے بھی اسے اس چکی میں پیس ڈالا تھا۔۔۔بہت مردو پہ وہ اپنی خوبصورتی نچھاور کرچکی تھی۔۔یہ سوچ کرہی حیام کا دماغ بند ہوگیا تھا۔۔۔اسے اپنی قسمت پہ رونے ماتم کے سوا کچھ نا کرنا تھا۔۔۔ناشتے کی ٹرے میں رکھی فروٹس کے ساتھ چھڑی اٹھا کے اسے کچھ راہ سکون نظر آئی تھی۔۔۔۔اس سے پہلے وہ چھڑی کی طرف جھپٹ لی تھی ضامن نے وہ اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔۔۔

"اللہ کرے کہ میں مرجاوں ----ہے نا---آئندہ اپنی زبان کو سنبھال کے رکھنا--تمہیں بیوہ ہونے میں دلچسپی ہوگی لیکن میں اپنے ماں باپ کا ایک ہی ہوں ۔ مجھ میں ان کی سانسیں چلتی ہیں------اور میری سانسیں اب تمہارے جینے کے مراحل سے چلینگی---تو اپنی زندگی کو کوئی عام چیز مت سمجھنا--------"

وہ چھری کو دور پھینکتا تیز آواز میں ڈھارا تھا-------اور کمرے میں سے واک آوٹ کرگیا تھا جتنی دیر وہاں رہتا اتنا انکے بیچ کچھ سنورنے کے بجائے بگڑ جاتی---

---

ضامن کے کمرے سے جانے کے بعد اسنے کمرے کی حالت ہی بگاڑ دی تھی اور خود سر گھٹنوں میں دے کر زمیں پہ بیٹھ کے رونے لگی تھی----

"مردوں----"

مردوں کے نام پہ اسکے دماغ کی نسیں پھٹنیں کو ہورہی تھیں----

"میرا کوئی قصور نہیں تھا اللہ میاں----
میں نے تو برہان کے ساتھ بھی کبھی کچھ نہیں کیا----
ایسے کیسے سب----------

سامیہ اللہ کرے تمہاری شادی کسی ایسے ہی بندے سے ہو۔۔۔تم کتنی سکون میں ہوگی نا مجھ سے جان چھڑا کے ۔۔۔۔۔تم نے ہی میری شادی اس انسان سے کرائی ہے۔۔۔۔۔اور اب میں بھی تمہیں۔یاد نہیں رہی ہوں۔۔۔۔۔۔تمہارے لیے بھی میں مرگئی ہوں۔۔۔۔۔تم نے بھی مجھے بھلا دیا ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ شدت غم سے روتی ہلکی آواز میں اب سامیہ کو۔کوس رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کوئی بھی اسکے پاس ایسا نا تھا جو اسکا غم ہلکا کر سکتا۔۔۔۔

رات کی ٹھنڈ، گہری خاموشی، پرسکون فضا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکون سے گھاس پہ بیٹھا اور سگریٹ ایک ہاتھ میں پکڑے وہ فون کان سے لگائے باتوں میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک ایک پوائنٹ وقت کی مناسبت سے اسے خود کو کور اپ کرنا تھا۔۔۔۔

ہر موقعے کے لیے وہ ہر طرح سے تیار تھا۔۔۔۔

"Yes sir i have done all my duties at the time!!and i am ready to perform what next to begin"

کڑک دار آواز لہجے پہ پناہ کا غرور ، اپنی بھوری آنکھوں میں زہانت لیے وہ فون پہ بولا تھا۔۔۔اسکا لہجہ ایسا ہوتا تھا کہ نا چاہتے ہوئے بھی مقابل شخص اس سے انسپائر ہوجاتا تھا۔۔۔۔۔

اپنی چاہ کی بات کرکے وہ کال کاٹ چکا تھا اور فون گھاس پہ گرا چکا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔جس طرح فضا میں خاموشی تھی اس طرح ہی اسکے اندر ایک خاموشی سی بس گئی تھی۔۔۔اپنا کام انجام دے کر وہ زرا پرسکون سا ہوا تھا۔۔۔

صبح کے بعد سے وہ اب تک اپنے بیڈ روم میں نا گیا تھا۔۔۔حیام کا۔چہرہ دیکھنے کا بھی اسکا دل نا کیا تھا۔۔۔ایک ساتھ بہت سی چوٹیں اس کے دل پہ لگی تھیں۔۔جتنا مضبوط وہ دکھتا تھا اتنا ہی نرم اسکا دل تھا۔۔۔اسے معلوم ہوا تھا کہ اسنے بھی غلط کیا ہے لیکن حیام کا رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔۔۔۔وہ کوشش کررہا تھا کہ اس سے نرم لہجہ اپنا کررہے لیکن حیام ۔۔۔حیام ۔۔۔۔وہ کچھ سوچنا سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

اب رات بیت چکی تھی۔۔۔۔ہوٹل کے پارک میں بیٹھا اس ٹھٹرنے والی سردی میں ٹھنڈ میں خود کو سزا دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"یار جو رشتے جلدی میں بنتے ہیں انہیں بہتر ہونے میں اتنا ہی وقت لگتا ہے۔۔۔۔۔"

"اب تیری شادی کا فیصلہ ہم نے دس منٹ کے اندر اندر کیا تھا اب اسکو سنورنے میں دن ہفتوں کے ساتھ ساتھ دس مہینے بھی لگ سکتے ہیں"

دارم اسکے لیے اسکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔ضامن نے ساری باتیں اس سے شئیر کی تھیں۔۔بہت سوچ سمجھنے کے بعد دارم اس سے بولا تھا۔۔۔

"تمہیں معافی مانگنی چاہیے ۔۔۔تم اتنے جاہل نہیں ہو کہ تم اپنی دودن کی بیاہی ہوئی بیوی پہ اس قدر گھٹیا چیپ الزام لگاو۔۔۔مجھے بہت برے لگے ہو آج تم"

دارم مٹھیاں ایکدوسرے میں بھینچتا کمال صبر سے بولا تھا۔۔۔۔

"یار ۔۔۔دارم میں سچ میں الجھ گیا ہوں۔۔۔۔وہ مجھے زچ کرتی ہے۔۔۔میں اتنا کمزور طبیعت کا مالک نہیں ہوں کہ اس طرح کا جنگلیوں والا برتاو کروں۔۔۔۔بس وہ مجھے آزماتی ہے۔۔۔۔وہ اتنی بڑی ہے نہیں جتنی بڑی باتیں کرتی ہے۔"

اسنے اپنی صفائی میں کچھ بولا تھا۔۔۔

"تو اس بات کا دھیان رکھ لو میرے بھائی کہ وہ تم سے آٹھ نو سال چھوٹی ہے۔۔تمہاری سوچ اور اسکی سوچ میں بہت فرق ہے۔۔تم میچیور مرد ہو۔۔۔۔تم نے پوری دنیا دیکھی ہے۔۔اچھا برا روپ دیکھا ہے اس دنیا کے لوگوں کا۔۔۔جبکہ۔اس نے صرف دنیا کا برا روپ دیکھا ہے۔۔۔دیکھا تھا نا اس دن کس قدر گھٹیا لوگ تھے۔۔۔اسکے اپنے لوگ سب کتنے برے تھے۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔کوئی بھی تو نہیں تھا صحیح سب درندے تھے۔۔۔۔۔تو وہ کس طرح نارمل

بی ہیو کرے گی تمہارے ساتھ۔۔۔تم کچھ فاصلہ قائم رکھو۔۔۔۔وقت دو خود کو اور اسکو بھی۔۔۔۔"

"اگر وقت نہیں دے سکتے۔۔۔مجھے پتہ ہے زیادہ دن زیادہ دور نہیں رہا جاسکتا لیکن تم محسوس تو کراو کہ تم ان جیسے نہیں ہو۔۔۔۔ان سب جیسے نہیں ہو، تم ان سب سے مختلف ہو"

وہ اسکی عقل میں ناجانے کیا کیا گھسا رہا تھا۔۔لیکن ضامن کا کیا معلوم کے وہ سمجھے گا کہ نہیں۔۔۔

"مجھے خود پہ کنٹرول نہیں ہے دارم۔۔۔۔"

یہ ہی جملہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔

"تو کچھ نہیں ہوسکتا آپ کا۔۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔ویسے بھی صبح مجھے اہم کام کے لیے نکلنا ہے۔۔۔تم دونوں کی ٹکٹس کل دوپہر بارہ بجے کی ہیں۔۔۔۔اللہ حافظ"۔

دارم وہاں سے اٹھتا ناراضگی سے بولا تھا۔۔۔اور چلا گیا تھا۔۔۔۔

دارم کے جانے کے بعد آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے بیڈروم میں آیا تھا۔۔۔ابھی ڈھیر سارے کام اسنے کرنے تھے لیکن اس سے پہلے اسے خود کو ہلکا پھلکا کرنا تھا۔۔۔۔اچھی طرح سوچ لینے کے بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

ویٹر کو کہہ کر وہ روم میں کھانا بھجوا چکا تھا تاکہ حیام تناول فرمالے۔۔۔لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ بلکل بھی کھانے کے قریب نہیں گئی ہوگی۔۔۔

کمرے کا دروازہ لاکڈ کرنے کے بعد اسنے کمرے میں دیکھا تھا جو پوری طرح بکھرا ہوا تھا۔۔۔۔کوئی بھی چیز جگہ پہ نہیں تھی۔۔۔۔۔لیکن بیڈ بلکل صحیح تھا اور وہ مزے سے بیڈ پہ کمبل میں گھس کے سوئی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔کمرے کی ایک ایک چیز جس طرح جگہ پہ نا تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ کس بری طرح غصہ اتارا گیا ہے۔۔۔۔

سب سے پہلے اسنے الماری کھولی تھی ۔۔حیام اور اپنی ساری پیکنگ کی تھی۔۔۔اپنے لیپ ٹاپ دیوائسس سوٹ کیس میں رکھنے کے بعد اسنے سوٹ کیس کو لاکڈ کیا تھا۔۔۔یہ کام نبٹانے کے بعد وہ باتھ روم نہانے کی غرض سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

بیس منٹ بعد وہ اچھی طرح تھکان اتارتا ٹاول گردن میں ڈالتا کمرے میں آیا تھا۔۔۔بلیک ٹراوزر میں بنا شرٹ کے وہ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنارہا تھا۔۔۔۔

لال شرٹ پہنتا ، دونوں ہاتھوں سے بٹن بند کرتا وہ بیڈ کے قریب آیا تھا اور جھک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔وہ اسے گہری نیند میں لگی تھی ۔۔۔ان دو دنوں میں اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ نیند کی بہت پکی ہے۔۔۔اسکے چہرے کو بغور وہ دیکھنے لگا تھا جہاں گالوں پہ آنسوؤں کے نشان تھے۔۔۔اس کے گلابی لب اب سرخ سے ہورہے تھے۔۔آنکھیں بھی سوجی ہوئی تھیں۔۔وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔ایک ہاتھ اپنا اسنے حیام کے گالوں سے مس کیا تھا۔۔چیک کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ گہری نیند میں ہے بھی یا نہیں۔۔لیکن وہ جاگی نہیں تھی۔۔یہاں تک کے کسمسائی بھی نا تھی۔۔۔۔اسکے ماتھے کو چھونے کے بعد ضامن کو معلوم ہوا تھا کہ اسے بخار بھی ہے۔۔۔اپنی غلطی پہ وہ بری طرح پشیمان ہوا تھا۔۔۔۔بہر حال وہ جس لیے یہاں آیا تھا وہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کے اسنے ایک ریڈ مارکر نکالا تھا جو پرمننٹ تھا۔۔وہ یہ مارکر کسی بھی چیز کو ہائی لائٹ کرنے کے لیے استعمال کرتا تھا۔۔۔مارکر نکالنے کے بعد وہ کھول کر اسکی نپ حیام کے گال کے پاس لے کر گیا تھا اور اسکے بھرے بھرے گال پہ "sorry" لکھا تھا۔۔۔ایک گال پہ لکھنے کے بعد اسنے دوسرے گال پہ بھی یہ کام کیا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ اسکی کلائی پکڑ چکا تھا جو بلکل خالی تھی۔۔۔کلائی پہ بھی اسنے سوری لکھا تھا۔۔۔وہاں لکھنے میں اسے خاصی آسانی ہوئی تھی۔۔۔اب اسکی نظر اسکی صراحی دار گردن پہ پڑی تھی۔۔جہاں دوپٹے نے جگہ لی ہوئی تھی۔۔۔ڈوپٹہ ہٹا کے اسنے سائڈ پہ رکھا تھا۔۔۔اب

اسنے واپس دیکھا تھا--اب گردن کسی بھی شے سے خالی شفاف تھی-------اسکے گلے پہ اسنے نرمی سے ہاتھ پھیرا تھا------اور پھر جھک کر پہلی دفعہ اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے-------ایک دفعہ---دو دفعہ-- ❁ تین دفعہ----اسے احساس بھی نا ہوا تھا کہ وہ یہ کام کتنی دفعہ کر چکا ہے---مارکر سے اسنے ایک بار سوری اسکی گردن پہ بھی لکھا تھا--------اور پیچھے ہوا تھا --اب وہ کوئی اقر جگہ تلاش کررہا تھا کہ کہاں لکھا جائے--

کمبل ہٹا کے اسنے اسکے گداز پیر دیکھے تھے-----نازک سے پاوں-----اسکی توجہ لے گئے تھے--وہ اٹھا تھا اور پیروں کی جانب بڑھا تھا ----اسکے برف کی طرح ٹھنڈے پڑتے پاووں کو اسنے باری باری چھوا تھا----اور دونوں پیروں پہ بھی سوری لکھ کے پیچھے ہوا تھا----

مارکر واپس ٹیبل پہ رکھنے کے بعد وہ اپنے بستر پہ آگیا تھا--اسکی جانب کڑوٹ لے کر وہ اسکو غور سے دیکھنے میں مگن ہوگیا تھا-------اسکا ہاتھ تھام کے اسنے اپنے دوسرے ہاتھ میں لیا تھا اور سونے کی کوشش کرنے لگا تھا------

---

صبح آٹھ بجے سے وہ یونیورسٹی پہنچی ہوئی تھی--اب نو بج چکے تھے----------جب سے حیام کی شادی ہوئی تھی تب سے اسکا نا یونی میں دل لگتا تھا نا گھر میں----نو بجتے دیکھ کر وہ کلا س کی جانب بڑھ گئ تھی----بلیو جینز اور بلیو ہی کرتی میں وائٹ اسٹولر بے فکری

سے گلے میں ڈالے بیگ کندھے پہ ڈال کے وہ اٹھ گئ تھی اور کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی---

ابھی کلاس شروع ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے جب کچھ لوگ انکی کلاس میں داخل ہوئے تھے-----وہ نوٹ پیڈ پہ لیکچر لکھنے میں مصروف تھی اسے محسوس بھی نا ہوا تھا کہ کلاس میں ہوتا لیکچر کلاز بھی ہوچکا تھا----

ایک نظر اٹھا کے نوٹ پیڈ پہ سے سامیہ نے سامنے بورڈ کی طرف دیکھا تھا جہاں سامنے سر کے ساتھ کچھ نو عمر لڑکے کھڑے تھے---

"یس یو----yes you"

دارم کی ڈھاڑ جیسی آواز پوری کلاس روم میں گونجی تھی کہ پوری کلاس خاموش پڑگئ تھی اور اسے ہی دیکھنے میں مگن ہوگئی تھی-------

بلیو جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ پہ بلیک لیڈر کی جیکٹ پہنے بال اچھی طرح سیٹ کیے گلاسسز ہاتھ میں لیے وہ خاصہ ڈیشنگ لگ رہا تھا---لیکن اسکے چہرے پہ پھیلے تاثرات بہت خطرناک تھے---کہ سب اسٹوڈنٹس ڈر سہم کے بیٹھے ہوئے تھے-----

"یہ------یہ-----" سامیہ کو سمجھنے میں۔صرف ایک سیکنڈ لگا تھا----

"کون ہیں آپ۔۔۔۔"

سر اور ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ دارم کی طرف بڑھے تھے کیونکہ اس کلاس میں مزے سے پڑھتے ہوئے دو اسٹوڈنٹس کو دارم نے نوٹ آوٹ کیا تھا اور اپنے گھیرے میں لیا تھا۔۔۔

دارم ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کی طرف بڑھا تھا اور اپنی جینز کی جیب میں سے کارڈ نکال کے ان کے سامنے کیا تھا۔۔اسکی چال میں ایک اکڑ تھی جو ہونی بھی چاہیے تھی۔۔۔ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ کارڈ اچھی طرح پڑھنے کے بعد خود پیچھے ہوگیا تھا۔۔۔۔۔

دارم کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کے سامیہ چونکی تھی۔۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔۔؟"۔

"اور اس طرح کیوں انہیں پکڑا ہے۔۔۔"

وہ الجھن کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"سوری فار ڈسٹربینس۔۔۔۔۔"

دارم سر سے اور باقی اسٹوڈنٹس سے معاضرت کرتا کلاس روم سے باہر نکل۔گیا تھا۔۔۔۔جبکہ۔وہ دو لڑکے جنہیں اسنے ٹیک آور کیا تھا وہ اسکے ساتھیوں کے گھیرے میں تھے۔۔۔وہ گاسسز آنکھوں پہ لگاتا آگے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

سامیہ نوٹ پیڈ پکڑتی اور بیگ اٹھاتی بنا سر کی اجازت لیے کلاس روم سے بھاگی تھی۔۔۔۔

۔۔۔_____

"سنیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے یونیورسٹی کی گیٹ کی طرف بڑھی تھی لیکن وہ اسے بیچ راستے میں ڈیپارٹمنٹ کے ایک کارنر پہ مل گئے تھے جو بلکل سنسان تھا۔۔اسٹوڈنٹس وہاں کوئی نا تھا

۔۔

"ارے پھر لکھ کر کچھ کر کے ملک کی خدمت کرو۔۔۔
تم لوگوں کو شرم نہیں آتی. ۔"

دارم کے ایک زور تھپڑ اسے لڑکے کے منہ پہ مارا تھا۔۔۔۔۔تھپڑ کی شدت اتنی تیز تھی کہ وہ لڑکا گھوم گیا تھا۔۔۔

سامیہ یہ منظر دیکھ کہ دہل گئی تھی۔۔۔۔
وہ اس کے کلاس فیلوز کو لے کر یہاں کیوں آیا تھا اور کیوں ان کو مار رہا تھا اسے سمجھ نا آیا تھا۔۔۔

"ایکسکیوز می---"

بہرحال وہ تھوڑا سا آگے مزید بڑھتی اسکے پیچھے کھڑی اعتماد سے بولی تھی----

نسوانی آواز پہ وہ پیچھے مڑا تھا------

بھوری بھنویں چڑھا کر آنکھوں پہ سے سیاہ چشمہ ہٹا کے اسنے سامیہ کو دیکھا تھا---گوری رنگت پہ بھورے بال بہت جچتے تھے--- بھرپور پرسنیلیٹی لیے وہ اسکے سامنے تھے ---پسٹل اسنے واپس جیکٹ میں ڈالی تھی---

"یا----"

وہ آرھی نگاہیں کرتا پیچھے کھڑے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے اشارہ کرکے وہاں سے جانے کا بول چکا تھا----

"وہ ---وہ میں------

جب سب لوگ وہاں سے گئے تو سامیہ اٹک سی گئی تھی--اسکی پرسنیلیٹی اور گہری نگاہوں سے وہ کنفیوز ہوگئی تھی---

"کون میں----"

وہ الٹا اسکو مزید پھنسا رہا تھا---

"میں حیام کی دوست ہوں۔۔۔۔"

وہ ہاتھ اسکے سامنے بڑھاتی شیک ہینڈ کرنے کے لیے ہلکی سی مسکراہٹ سجا کے بولی تھی۔۔۔۔

"کون حیام"

وہ اسکا سامنے ہاتھ دیکھ کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔شیک ہینڈ کرنا اسنے گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔سامیہ کو ناجانے کیوں انسلٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"حیام وہ۔۔۔آپکے دوست۔۔۔ضامن ۔۔انکی بیوی۔۔۔حیام۔۔۔جن سے انہوں نے شادی کی تھی۔۔۔"

"انکی دوست ۔۔"

وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتی اچھی طرح سمجھا چکی تھی۔۔۔"کتنا کوئی ڈیش انسان ہے یہ دو دن میں مجھے بھول گیا، کیا میری شکل اتنی بری ہے کہ اسے یاد نا رہا، میری بیوٹی تو لوگوں کو ہمیشہ یاد رہتی ہے۔۔۔۔"

دو چار غلط لفظوں سے نوازتی وہ اسکو دل میں دس سنا چکی تھی۔۔۔۔

"سوری ۔۔۔۔مجھے نام نہیں پتہ آپکی دوست کا۔۔۔لیکن میں پہچان گیا ہوں آپ کو"

وہ چہرے پہ سنجیدگی طاری کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

"صد شکر اپنے دوست کا نام یاد ہے۔۔۔۔"
وہ جیسے احسان کرتی اس سے بولی تھی۔۔۔

"الحمداللہ۔۔جگر ہے میرا ، بیٹ ہے میری۔۔۔۔یاد تو ہوگا نا۔۔۔"

وہ طنزیہ مسکراہٹ لائے بولا تھا۔۔۔

"ہاں تو حیام بھی میری الحمدللہ، جگر، دل ، بیٹ، لنگز، فیس کی فریشنیس ، نائٹ کریم، راتوں کی نیند ، صبح کا ناشتہ، میری دائٹ ، میرہ فریش جوس ، سب کچھ وہی ہے۔۔۔کہاں چھپا کے رکھا ہے اسے آپ دونوں نے"

اب اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تھا۔۔۔

"ہم نے کب چھپایا ہے۔۔۔۔آپ نے خود ہمارے حوالے کیا تھا۔۔۔"
وہ تنگ آ کے بولا تھا۔۔۔

"تو حوالے کیا تھا اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ بیچ دیا ہے آپ کو۔۔۔۔میں نے کتنی کالز کی ہیں آپکے دوست کو لیکن مجال ہے کہ کوئی میرا فون اٹھا لے۔۔۔دیکھیں مجھے میری دوست سے ملوا دیں۔۔۔ورنہ میں۔۔۔ورنہ میں کورٹ چلی جاوگی ہاں۔۔۔"

وہ جزبات و غصہ کے عالم میں بولی تھی---

''مطلب آپ قانون کو ہاتھ میں لینگی----''

وہ اسکی باتوں میں دلچسپی اختیار کرتا مزے سے بولا تھا---

''ہاں ایسا ہی کرونگی میں---''

وہ اثبات میں سر ہلا کے اعتماد سے بولی تھی --

''اچھا وہاں جا کے کیا کہوگی---''

وہ بے اختیار بولا تھا---

''میں جو بھی بولوں----اس سے آپ کو مطلب نہیں ہونا چاہیے----اس سے پہلے آپ قانون کے ہاتھوں لگیں تب تک مجھے حیام سے ملوادیں--جانتے ہیں نا قانون کے ہاتھ کتنے لمبے ہوتے ہیں''--

وہ ایک نئی بات اسکے علم میں اضافہ کرکے بولی تھی --دارم تو حیرت کی زیادتی سے گنگ رہ گیا تھا --

''ہاں، قانون کے ہاتھ تو بہت لمبے ہوتے ہیں ---بلکل کریکٹ----میرے ہاتھ بھی بہت لمبے ہیں----''

وہ ہاتھ سینے پہ باندھتا اسکی آنکھوں میں دیکھ کے بولا تھا۔۔۔

"ہاں تو میں جارہی ہوں پھر۔۔۔آپ حیام کا پتہ دیں مجھے بس۔۔۔۔میرے پاس وقت نہیں ہے آپ سے بحث کرنے کا۔۔میری کلاس۔لیٹ ہورہی ہے"

وہ لیے دیے انداز میں بولی تھی۔۔

"آپ کی حیام اب کراچی میں ہے۔۔۔۔یہاں ہوتی تو میں ضرور ملوا دیتا۔۔۔۔۔۔"

"واٹ۔۔۔میری دوست کو کراچی بھیج دیا"
وہ وہیں زمین پہ بیٹھتی سر ہاتھوں میں تھامتی بولی تھی۔۔جیسے نا جانے کیا ہوگیا۔۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔۔آپکی دوست کو مطلب انہیں یہاں خطرہ تھا تب ہی ضامن اسے کراچی اپنے گھر لے گیا ہے ویسے بھی ہم یہاں نہیں رہتے ہم کراچی میں ہی رہائش پزیر ہیں ۔۔۔۔"

وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتا اسے تسلی دیتا بولا تھا۔۔۔

"ل۔۔لیکن کیا خطرہ۔۔کیسا خطرہ ۔۔۔"

"کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔ہماری ڈیوٹیز وہیں ہیں۔۔رہائش وہیں ہے۔۔۔تو ہم لاہور میں کیا کرتے۔۔۔۔ہم تو یہاں آوٹنگ پہ آئے تھے ۔۔۔"

وہ مزید بولا تھا۔۔۔

''میں کب ملونگی اس سے''۔وہ اپنے آنسو پونچھتی بولی تھی۔۔

''نشاءاللہ بہت جلد۔۔اب اٹھو اور کلاس اٹینڈ کرو ۔۔۔''وہ خود اٹھتا بولا تھا۔۔۔

''اوکے۔۔'' وہ اٹھ کر کپڑے جھاڑتی مڑ گئی تھی۔۔۔

''سنو۔۔۔۔۔''

وہ اسکی پشت کو دیکھتا بے اختیار بولا تھا۔۔

''ہمم''

وہ بیگ کندھے پہ سیٹ کرتی نا سمجھی میں بولی تھی۔۔۔

''تمہارا نام۔۔۔۔۔''

وہ تاسف سے بولا تھا۔۔۔

''ذیادہ ڈیپ نا جاو۔۔۔اپنے دوست کو بول دینا کہ میری کالز اب رد نا کریں۔۔۔گڈ بائے''

وہ بالوں کو ایک سائڈ پہ کرتی ، اپنے آئز گلاسسز لگاتے بولی تھی۔۔۔اور واپس مڑ گئی تھی۔۔۔جبکہ دارم ہاتھ ملتا رہ گیا تھا۔۔۔۔''ذیادہ ڈیپ نا جاو۔۔۔'' یہ بات اسکے دماغ سے چپک کے رہ گئی تھی۔۔۔''کتنی تیز لڑکی ہے یہ خدارا'' وہ کان پکڑتا توبہ کرتا رہ گیا تھا۔۔۔

...

کروٹ بدلتی انگڑائی لیتی وہ دوبارہ آنکھیں موند گئی تھی------
زرا سی آنکھیں کھول کے اس نے اپنے برابر میں دیکھا تھا جہاں کوئی نہیں تھا بستر شکن آلود تھا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ کے جا بھی چکا ہے--وہ پرسکون ہوگئی تھی ورنہ اسکا دل بھی نا کیا تھا اسکی شکل دیکھنے کو--- بھرپور انگڑائی لیتی وہ اٹھ گئی تھی----

کمبل کو زور سے پکڑتی وہ آنکھیں کھول گئی تھی---اسکی نظر بلکل سامنے گئی تھی جہاں وہ قاتل ، دشمن ، جاہل ، سامنے بیٹھا ناشتے میں مگن تھا لیکن حیام کے اٹھتے ہی اسکی نظر اسٹل اس پہ ہی تھی---بہت مشکل سے اس نے اپنی ہنسی کو روکا تھا----چپ چاپ نظریں نیچے کیے وہ دوبارہ ناشتے میں مصروف ہوگیا تھا---

اسکے نظر ہٹتے ہی حیام نے ڈوپٹہ اٹھا کے گلے میں ڈالا تھا اور چپل پہننے کے لیے پیر بیڈ کے نیچے اتارے تھے---اور چپل پہننے لگی تھی لیکن اپنے پیروں پہ لکھے لفظ پہ اسکے پاوں چپل پہننے سے انکار کرگئے تھے --

"یہ کیا ہے"
کس نے لکھا یہ---"

وہ پاووں کو غور سے دیکھتی سوچ رہی تھی۔۔تب ہی اسکی نظر پھر ضامن پہ گئی تھی۔۔۔لیکن وہ سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔۔۔۔

حیام کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔بہر حال وہ چپل پہنتی اور اچھی طرح نظرانداز کرتی باتھ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔۔اسکے باتھ روم جانے کے بعد ضامن ہنسا تھا۔۔۔۔

لیکن ایک منٹ بعد ہی وہ دروازہ کھولتی باہر آئی تھی ۔۔

باتھ روم کے شیشے میں سے خود کو دیکھ کر وہ اچھی خاصی جھنجلا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"یہ کس نے لکھا ہے۔۔۔۔"
وہ اس کے قدرے فاصلے پہ کھڑی چلائی تھی۔۔۔

"ک۔۔کیا۔۔۔" ضامن ناشتہ چھوڑتا بولا تھا۔۔۔

"میری اسکن پہ یہ کس نے لکھا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔"
میرے فیس پہ یہ کیا کیا ہے اور میرے پاوں۔۔۔"

وہ اپنے گلابی چہرے پہ مارے افسوس سے ہاتھ رکھتی اس سے بولی تھی۔۔پیر اسکے سامنے کیے تھے۔۔

"آف کورس میں نے لکھا ہے۔۔۔کیا کسی اور کی اتنی ہمت ہے کہ میری بیوی کے ساتھ کچھ ایسا کر سکے۔۔۔یہ حق صرف میرا ہے بیوی"

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اسکے لفظ بیوی پہ وہ دل و جان سے کانپ گئی تھی اور جیسے جیسے وہ قدم بڑھاتا اسکے قریب آرہاتھا حیام کی سٹی گم ہونے لگی تھی۔۔۔

اسکا ہاتھ تھام کے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا کرتا ہوا بولا تھا

"سوری ۔۔"
خود اسکے بلکل پیچھے کھڑا تھا کہ حیام زرا سا بھی ہلتی تو اسکے سینے سے ٹکرا جاتی۔۔۔۔ضامن کے ہاتھ اسکے نازک کندھوں پہ تھے وہ اسکے مضبوط ہاتھوں کا وزن تک نا برداشت کرپارہی تھی۔۔۔

"کل کے لفظ گہرے تھے مگر دل سے نہیں تھے۔۔۔
اگر تمہارا دل ٹوٹا ہے تو دل کا ایسا ہے کہ دل جتنا بھی ٹوٹے اس دل کے جتنے بھی ٹکڑے ہو لیکن وہ جڑے گا نہیں۔۔۔۔تم جتنا بھی سمیٹ لو وہ بکھرے گا۔۔۔
مشکل ہے لیکن یہ کرنا ہوگا۔۔۔اس دل کے ہر ٹوٹے ٹکڑے کو جوڑنا ہوگا۔۔۔دل ٹکڑوں میں تو ہوگا لیکن پورا ہوگا۔۔۔۔۔"

ضامن کی بھاری آواز اسے بہت قریب سے سنائی دی تھی۔۔۔آنکھیں بند کرکے وہ اسکے ایک ایک لفظ کو سن رہی تھی۔۔۔اسکی بیٹ مدھم ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔یہ الفاظ اسکی خشک آنکھوں کو بھیگانا شروع ہوگئے تھے۔۔۔۔۔

"اسکے کندھوں کو زور سے دباتا اپنی موجودگی کا احساس کراتا وہ زرا سا پیچھا ہوا تھا۔۔اسی لمحے حیام نے آہستہ سے پلکے وا کی تھیں اور شیشے میں سے اسکا اور اپنا عکس دیکھا تھا۔۔۔ضامن کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی، شرمندگی دیکھ کے وہ ایک لمحے کو سب بھلا گئی تھی۔۔۔

"پل پل رونے سے اچھا ہے ایک بار ہی رو لیا جائے"

"یہ کیسے ہٹے گا۔۔۔۔۔"
وہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر پریشانی سے بولی تھی کیونکہ اسکے گال پورے لال ہورہے تھے۔۔۔

"میں نے کیا ہے تو میں ہی ریموو کرونگا۔۔۔" وہ اسکا رخ اپنی طرف کرکے ڈریسنگ ٹیبل پہ بٹھاتا بولا تھا اور ٹیبل پہ سے اپنا اسپرے اٹھایا تھا۔۔۔ساتھ اسے ٹشو کے باکس میں سے ڈھیڑوں ٹشو نکال کے حیام کے ہاتھ میں دے تھے۔۔

"آنکھیں بند رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
وہ اسکو آنکھیں بند کرنے کا حکم دیتا پرفیوم کا کیپ ہٹاتا کچھ اسپرے اسکے گال پہ کررہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس اسپرے سے حیام کا گال پورا گیلا ہوگیا تھا۔۔اسکے ہاتھ سے ٹشوز لے کر پھیلے ہوئے پرفیوم سے اسکے گال کو صاف کیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے اتنے قریب کھڑا یہ سب کررہا تھا کہ حیام کی ڈھڑکنیں عام رفتار سے تیز چل رہی تھیں۔۔۔بہرحال اسکی قربت حیام کو برداشت کرنی تھی۔۔۔۔اسی طرح اسکا دوسرا گال بھی صاف کیا گیا تھا۔۔۔۔

اسکے گال صاف کرنے کے بعد وہ پیچھے ہوا تھا حیام نے آنکھیں کھول کر اپنے دونوں گال دیکھے تھے جو سرخی مائل تھے۔۔۔۔۔لیکن وہ سارے نشان کافی حد تک صاف ہوچکے تھے۔۔۔۔

پرفیوم اور ٹشو لے کر وہ نیچے اسکے پاوں کے قریب بیٹھا تھا اور اسکا پاوں چھوا تھا۔۔اسکے پاوں چھونے کی دیر تھی وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی.

"نہیں۔۔۔۔میں کرلونگی۔۔۔میں خود۔۔۔۔۔کرونگی"

اسے بہت برا لگا تھا کہ وہ اسکے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔۔۔لیکن ضامن کی آنکھیں دکھانے کی دیر تھی کہ وہ بلکل چپ ہوگئی تھی۔۔۔اور پاوں اسکے حوالے کردیے تھے۔۔۔۔

اسکے پاوں اپنے گھٹنے پہ رکھ کر اسنے صاف کیے تھے ۔۔۔اور واپس اٹھ گیا تھا۔۔۔

"شکریہ"

وہ جلدی سے سائڈ سے نکل کر باتھ روم بھاگنے کو تھی کہ حیام کی کلائی ضامن کے سرعت سے پکڑی تھی اور واپس وہیں کھڑا کیا تھا جہاں پہ پہلے وہ تھی --

"ایک منٹ ---"

وہ اپنا ہاتھ اسکی گردن پہ بڑھاتا اسکا ریشم کا ڈوپٹہ چھو کر ہٹانے کو تھا جب حیام نے خونخوار نظروں سے ضامن کو دیکھا تھا۔اور اسکا ہاتھ پکڑا تھا اب وہ ڈوپٹہ حیام اور ضامن دونوں کے ہاتھ میں تھا----

"ک--کیا کر--کررہے ہیں"

وہ گھبرائی تھی--وحشت اور گھبراہٹ اسکے چہرے پہ عیاں تھی لیکن ضامن کا موڈ یکدم بدلا تھا جس طرح پہلے وہ محبت سے کررہا تھا وہ محبت سوگئی تھی بس رکاوٹ یا دخل اندازی اسے زہر لگتی تھی اب بھی یہ ہوا تھا---حیام کا ہاتھ پکڑ کر اسنے ہٹایا تھا اور ساتھ اسکا ڈوپٹہ بھی اتار کے اسٹینڈ سے لٹکا دیا تھا---حیام اتنی زبردستی دیکھ کے دہل گئی تھی----

حیام کی آنکھوں سے آنسو پھسلے تھے-----

"یہاں بھی لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔بیوی یار۔۔۔۔۔۔۔"

جب اسنے اسے روتا دیکھا تو غصہ بھلا کے نرم لہجے میں بولا تھا اور اسکا رخ واپس شیشے کی طرف کیا تھا۔۔۔۔

تب حیام نے اپنی گردن پہ نشان دیکھے تھے۔۔۔ایک تو اسکے سامنے ڈوپٹے کے بغیر کھڑا ہونا اسکی سانسیں اٹکا رہا تھا۔۔۔اسکا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔۔اس کے آنسو اس حالت میں اور پھسلے تھے۔۔۔

ضامن کے گرم ہاتھ اسکی گردن تک پہنچے تھے۔۔۔۔۔اور لکھے گئے سوری کو چھوا تھا۔۔۔۔۔۔۔یہ احساس ہی دہلا دینے والا تھا کہ رات گئے اسکی نیند کی حالت میں ضامن اس کے اس قدر قریب تھا۔۔۔وہ بے ہوش ہونے کو تھی۔۔۔۔

"آپ کو کس نے اتنی اجازت دی کہ میرے اتنے پاس آ کر یہ سب کریں۔۔۔۔۔
اسکا دماغ اب گھوم گیا تھا۔۔۔اسکی قربت اسکی ہوائیاں اڑا رہی تھیں۔۔۔۔۔

"رات کو آپ نے کیا کیا کرا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔نیند کو تو ویلے بھی موت کا دوسرا نام دیا گیا ہے میری نیند کی حالت میں آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی"

وہ اسکو پیچھے دھکہ دیتی ہاتھوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی. ---
ضامن کو اسکے دھکے کا کچھ فرق نہیں پڑا تھا----

"یہ اجازت حق سب میرے پاس ہے---اور اب آپ پر پورا پورا حق میرا ہے------ مجھ سے بحث نہیں کیا کرو-----"

وہ اسکا رنگ فق ہوتا دیکھ کے بولا تھا---

"میں آپ سے کبھی بات نہیں کرونگی---- کبھی بھی نہں کرونگی"

وہ بچوں کی طرح منہ بسورتی پرفیوم کو اٹھاتی آنسو صاف کرتی وہاں سے بھاگ کے باتھ روم میں گھسی تھی----جبکہ ضامن ہکا بکا رہ گیا تھا کہ اب کیا غلط کردیا ہے---

---

آدھے گھنٹے بعد وہ باتھ روم سے باہر آئی تھی----
دھلے ہوئے چہرے سمیت، سرخ آنکھوں کے ساتھ وہ اچھا خاصا روئی ہوئی لگ رہی تھی جیسے اسکی زندگی میں کام ہی رونا رہ گیا ہو----

ڈوپٹہ پہنتی وہ بیڈ پہ بیٹھ گئ تھی----

"تیار ہوجاو اور ناشتہ کرو۔۔۔ہمیں آدھے گھنٹے میں ایر پورٹ تک پہنچنا ہے۔۔۔ہم آج کی فلائٹ سے کراچی جارہے ہیں"

وہ برہم لہجے میں بولتا روم سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔حیام کو اسکی آواز کا بھاری پن محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اس طرح رخ موڑ کے گیا تھا جیسے وہ اس سے ناراض ہو لیکن ایر پورٹ کے نام پہ اسکی سوئی وہیں اٹک گی تھی۔۔۔۔

"ائیر پورٹ۔۔۔جہاز۔۔۔"
ہاتھ اپنے منہ پہ رکھے تھے۔۔۔لیکن۔وہ کیا کرتی وہ تو اسکی حکم کی غلام تھی۔۔

"وہ اس وقت جہاز میں بیٹھے تھے کچھ دیر بعد وہ لوگ کراچی کے لیے فلائے کرنے گے تھے۔۔۔۔

ضامن ہیڈ فون کان میں لگانے کی تیاری کررہا تھا ساتھ میں اناونسمینٹ بھی جاری تھی۔۔۔حیام کھڑی کے ساتھ بیٹھی تھی جبکہ ضامن اسکے ساتھ بیٹھا تھا۔۔ضامن کے ہاتھ میں ایک میگزن تھا جس پہ وہ گاہے بگاہے نظر ڈال لیتا تھا۔۔۔۔

اناونسیمنٹ کی آواز پہ حیام کا دل بیٹھا جارہا تھا زرا دیر میں جہاز فلائے کرنے ہی لگا تھا۔۔۔اسے کسی کی سپورٹ چاہیے تھی لیکن وہ کس طرح اسے چھوتی اسے کہتی کہ اسے اسکی اشد ضرورت ہے لیکن صبح اسکی انسلٹ بھی تو کرچکی تھی۔۔۔

آہستہ سے اسنے اپنا ہاتھ ضامن کے بھاری ہاتھ پہ رکھا تھا۔۔ضامن اسکے ہاتھ کا لمس محسوس کرچکا تھا لیکن کچھ بولا نا تھا۔۔۔اب اسنے ضامن کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ضامن اب بھی کچھ نا بولا تھا بس اسکی حرکتوں کا نوٹس لے رہا تھا۔۔۔

"دور ہو کر بیٹھو مجھ سے پلیز۔۔۔۔۔۔"

"کیپ ڈسٹینس۔۔۔۔keep Distance"

جب حیام نے اسکا بازو پکڑا اور اسکے کندھے سے سرٹکایا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی بول پڑا۔۔۔۔

"ن۔۔۔نہیں۔۔نا۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

وہ بے چارگی سے سر اٹھا کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی۔۔۔۔۔

"کتنی مین (Mean) ہو تم ۔۔۔میری بیوی اتنی مین نہیں ہوسکتی۔۔۔۔تمہیں ڈر کا احساس ہوا تو تمہیں یاد آگیا کہ تمہارے ساتھ کوئی بندہ بھی ہے۔۔ورنہ میں جاوں بھاڑ میں۔۔جہنم میں۔۔۔جنت میں۔۔۔۔"

وہ اسکا بازو اور سر اپنے کندھے سے ہٹاتا اپنے سے قدرے فاصلے کرتا ہوا اسکے انداز میں بولا تھا۔۔۔اسکا دل اور لہجہ سخت سا ہوگیا تھا۔۔۔

"آ۔۔۔آپ۔۔اچھا۔۔۔نہیں کررہے"
وہ آنسووں سمیت آنکھوں سے بولی تھی۔۔۔اسکا خوف حاوی آچکا تھا۔۔۔دل زور سے ڈھڑک رہا تھا۔۔ابھی ضامن کو نا تھامتی تو وہ یقیناً بے ہوش ہوجاتی۔۔لیکن وہ اسکو قریب تو آنے دے۔۔حیام کا تو گلا خشک ہوگیا تھا۔۔۔

گھر جا کہ تم بلکل مجھے پرایا کردوگی۔۔۔ایک ساتھ بھی بیٹھنے نہیں دوگی میں جانتا ہوں۔۔اس لیے مجھے بھی پریشان نا کرو۔۔۔" وہ اسکی آنسووں سے لبالب آنکھوں سے نظریں چراتا ادھر ادھر دیکھتا بولا تھا۔۔۔ترس بھی آرہا تھا لیکن ظاہر کرنے میں انا بیچ میں آرہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔گھر میں بھی ایسے ہی رہونگی۔۔۔پکا۔۔۔ہاں ایسے ہی ساتھ بلکل۔۔۔۔"
وہ سرعت سے اسکے مضبوط کندھے پہ سر ٹکا کے اسکے بازو کو مضبوطی سے تھام کے جلدی سے بولی تھی کہ کہیں وہ یہاں سے کہیں اور ہی نا بیٹھ جائے ۔۔۔ضامن کے چہرے پہ ایک جاندار مسکراہٹ پھیلی تھی ۔۔۔۔بامشکل وہ اپنا قہقہ روک پایا تھا۔۔۔

"وعدہ ۔۔" وہ اسکے گرد بازووں کا حصار تنگ کرتا بولا تھا۔۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔"

وہ ہلکے سے اسکے بازووں کا حلقہ توڑتی ہوئی الگ ہوگئی تھی اور کھڑکی سے چپک کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔ضامن نے چونک کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔کتنا صاف گو تھی وہ۔۔۔

"اچھا۔۔۔سنو۔۔۔۔"

وہ اسکے کان قریب جھک کے سر گوشی کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔"

" She hold you like this it means she's so Comfortable with you"

" Is it right"

وہ سنجیدگی سے بھر پور اسکا رخ اپنی طرف کر کے بولا تھا۔۔۔

حیام اسکا نیا جملہ سن کے چپ سی ہوگئی تھی سمجھ سے باہر تھا کیا جواب دے ۔۔۔

"او۔۔۔معاف کرنا۔۔۔تمہیں شاید انگلش نہیں آتی۔۔۔میں ٹرانسلیٹ کرتا ہوں"

حیام کو۔خاموش دیکھ کے وہ جان کر بولا تھا ۔۔۔مقصد اسکا جواب اگلوانا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

وہ زبردستی سر اثبات میں ہلا کے بولی تھی -------

ضامن نے مسکرانے پہ اکتفا کیا تھا---اور اسکو پھر اپنے ساتھ لگا کے سیٹ سے ٹیک لگا کے بیٹھ گیا تھا---

---

"سلام صاحب"

انکی گاڑی جیسے ہی پارکنگ ایریا میں آ کے رکی تھی ویلے ہی چوکی دار گیٹ کھولنے کے لیے آگے بڑھا تھا---

"وعلیکم السلام-----"

"سامان نکال لیں--بیڈروم تک پہنچا دیجیے گا----"

وہ گاڑی سے اترتا سلام کا جواب تحمل سے دیتا بولا تھا اور دوسری سائڈ کا دروازہ کھول کے حیام کو اتارنے کے لیے اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلایا تھا---

وہ اسکا ہاتھ تھام کے باہر آئی تھی---اسکا دل تیزی سے ڈھرک رہا تھا---ضامن نے اسے کچھ نا بتایا تھا کہ وہ اسے کہا لے کر جارہا ہے--بس یہ ہی معلوم تھا کہ کراچی جانا ہے----

"صاحب یہ کون ہیں"

وہ ڈگی سے سوٹ کیس نکالتا ضامن کے ساتھ نسوانی وجود دیکھ کے حیرت کی زیادتی سے بولا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔۔۔۔"

ضامن بولتے بولتے رکا تھا۔۔۔اسکی نظریں حیام کے چہرے کا طواف کرنے لگی تھیں۔۔جو اسے ہی دیکھ رہی تھی جیسے اسکے جواب کی منتظر ہو...

"یہ میری بیوی ہیں یار"

تم لوگوں کی مالکن۔۔۔مطلب بھابھی۔۔۔"

وہ حیام کے ہاتھ پہ اپنے ہاتھ کا دباو ڈالتا بولا تھا۔۔اسکا جواب سن کے حیام کے اندر تک سکون اترا تھا۔۔۔۔اسکا دل سکڑ کے پھیلا تھا۔۔۔

"سلام بی بی جی۔۔۔۔"

وہ ادب سے حیام کے سامنے جھکا تھا۔۔۔حیام نے اثبات میں سر ہلا کے بنا بولے جواب دیا تھا

"لیکن صاحب آپ نے ہمارے بغیر شادی کرلی۔۔۔۔۔" وہ ناراض سا ہوا تھا۔۔۔

"یار ابھی ہم بہت تھکے ہوئے ہیں۔۔۔اگر کھانا مل جائے گا تو بہت آرام لے گا۔۔۔اب جو پوچھنا ہو کل پوچھنا۔۔۔اور ہاں اندر اب کوئی نا پوچھے کہ یہ میرے ساتھ کون ہے ۔۔ تم جانو وہ سب ملازم جانیں۔۔ سمجھ گئے نا۔۔۔"

اسے بار بار سب کو آگاہ کرنا کہ وہ شادی کرچکا ہے ۔۔اس چیز سے خود کو آزاد کرتا ساری زمہ داری اس پہ ڈالتا حیام کو ہاتھ پکڑتا گھر کے اندر داخل ہوگیا تھا۔۔۔

وہ اسے لے کر بیڈروم میں آگیا تھا۔۔۔یہ وہ بیڈروم تھا جس میں وہ رہتا تھا ۔۔حیام کو گھر بہت سنسان اور خالی لگا تھا۔۔ایک دو ملازم کے بعد اور کوئی یہاں نا تھا ۔۔

"یہ کہاں لے کر آگئے ہیں مجھے۔۔۔"
اسکے دل میں پہلا سوال یہ ہی آیا تھا۔۔۔

بیڈروم میں پہنچ کر اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔
یہ ایک ویل فرنشڈ روم تھا۔۔۔۔جو بلکل بہت ہی سادہ سا تھا۔۔۔حیام کے غور سے دیکھنے کے بعد اسے معلوم ہوا تھا کہ وائٹ کلر ہی اسے شاید پسند ہو کیونکہ پورا کمرہ سفید تھا۔۔۔سفید دیواریں ، سفید بڑے بڑے مخملی پردے جو ایک کے بعد ایک کھڑکیوں پہ گے

تھے۔۔وائٹ ہی پورا فرنیچر۔۔وائٹ کبرڈ، وائٹ ڈریسنگ، وائٹ بیڈسیٹ۔۔۔سب کچھ اسے سفید ہی نظر آیا تھا جبکہ کارپیٹ براون تھا۔۔۔۔۔

وہ مستقل کھڑے ہو کر کمرے پہ غورو فکر کرنے میں مصروف تھی ۔

"اگر کمرے کی کلاس لے لی ہو تو بیٹھ کے لیٹ کے آرام کرلو ، ویلے بھی ایرو پلین میں بہت تنگ کر کے رکھا تھا مجھے۔۔۔۔"

وہ شرٹ کے بٹن کھولتا اسکے اتنے غوروفکر کرنے پہ چوٹ کر کے بولا تھا۔۔

حیام آہستہ سے چلتی ہوئی سفید بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی جس پہ چادر سفید جبکہ کمبل گرے کلر کا تھا۔۔۔وہ کافی سکون سے بیٹھی تھی۔۔گھر پہنچ اسکو واقعی سکون سا ملا تھا۔۔۔

"میں نہا کر آتا ہوں، پھر تم باتھ لے کر تیار ہوجانا۔۔۔۔"

وہ شرٹ اتار کر صوفے پہ پھیلاتا کبرڈ سے کپڑے نکال کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

حیام سے اگر وہ دس سوال کرتا تو وہ تین سے چار کے جواب مشکل سے دیتی تھی۔۔اب بھی اسکے جانے کے بعد وہ آرام کے لیے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دن بھر سفر کی تھکان کی وجہ سے وہ کافی تھک چکی تھی۔۔

وہ باتھ کے کر کمرے میں آیا تو اسے سکون کا احساس ہوا تھا۔۔اپنے گھر اور اپنے زاتی بیڈروم میں آکر اسے راحت ملی تھی۔۔۔۔۔

"کسی طرح یہ لڑکی قابو میں آجائے تو سکون ہوجائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس طرح کی ہے مجھے نہیں لگتا کچھ بھی بولے گی۔۔۔۔ناجانے کتنے وعدے اور یقین دلانے پڑینگے ضامن صاحب آپکو۔۔۔"

سفید شلوار قمیض میں سرمئی تولیہ اسٹینڈ پہ رکھتا مرر کے سامنے کمب سے بال سنوارتا مرر سے ہی سوتی ہوئی حیام کو دیکھتا وہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

کمب ڈریسنگ پہ رکھ کے وہ مڑا تھا اور بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔بیڈ کے قریب جا کے اسکے اوپر زرا سا جھکا تھا۔۔۔۔

"سنو۔۔۔۔"

وہ اسکا بازو پکڑتا اسے اٹھانے لگا تھا۔۔۔۔ جھکنے سے ضامن کے گیلے بالوں میں سے پانی کے قطرے حیام کے چہرے پہ گرے تھے ۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

"اٹھ کے نہا لو۔۔۔پھر کھانا کھا کے سوجانا"

ایک مسکراہٹ اچھالتا وہ اس سے بولا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں کھانا۔۔۔میں سوونگی"

وہ تکیہ سیٹ کرتی بولی تھی۔۔۔مکمل اسکے بارعب وجود کو نظرانداز کیا تھا۔۔۔۔ضامن کو یہ بات بہت بری لگی تھی وہ ہر وقت اسے نظرانداز کرنے کے ساتھ ساتھ اسکی زات کی نفی کرتی تھی۔۔۔

"سوجانا۔۔۔نا یہ بیڈ بھاگا جارہا ہے نا ہی رات۔۔۔اٹھو اور نہا کر آو۔۔۔۔۔۔۔"وہ اب زرا آنکھیں نکال کے غصے سے بولا تھا۔۔۔

حیام نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی تھی جو اسکا چین چھیننے میں لگا رہتا تھا۔۔۔۔۔لاچار سی وہ اٹھی تھی اور جھومتے جھومتے باتھ روم کی طرف بڑھ گئ تھی۔۔۔۔جبکہ وہ موبائل کھول کے کام کرنے لگا تھا۔۔۔

"بی بی جی نہیں آئیں صاحب۔۔۔"

جب وہ ٹیبل پہ آیا پہلا سوال یہ ہی سنا۔۔۔

"نہیں۔۔۔وہ آرام کرینگی۔۔۔۔۔آپ وہیں بھجوا دیں انکا کھانا۔۔۔"

وہ نیپکن گود میں رکھتا آرام سے بولا تھا۔۔۔

"جی صاحب۔۔۔"

"صبح ڈیڈ کو کال کرونگا۔۔۔۔مام بھی انتظار میں ہونگی ۔۔۔"

وہ سالن پلیٹ میں نکال کے سوچ رہا تھا تب اسکا موبائل بج اٹھا تھا۔۔

"ہاں بول"

یس کا بٹن دبا کے فون اسپیکر پہ کر کے کھانا کھاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"پہنچ گیا تو۔۔۔"

دوسری طرف دادم تھا.

"ہاں یار۔۔۔"

کھانا کھا رہا ہوں۔۔۔۔"

"اچھا سن۔۔۔یونیورسٹی کا کام ہوگیا ہے۔۔۔اب باقی دیکھ کس طرح کیا۔کرنا۔ہے۔۔۔۔۔"

"ہاں یار ابھی صبح دیکھونگا تو پلاسٹک انجیریز کے بارے میں سرچ کرلینا آج رات۔۔۔"

وہ نوالہ منہ میں ڈالتا بولا تھا۔۔

"چل ڈن لے۔۔۔اچھا یار۔۔۔وہ بھابھی کی۔دوست کا فون اٹھالینا اب۔۔۔وہ بہت پریشان ہے"

دارم کا دل تو نا کیا تھا کہ بولے لیکن پھر انسانی ہمدردی نے جگہ لے لی تھی۔۔۔

"چل بے میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔گڈ نائٹ"

"یار اٹھا لینا ضام۔۔۔۔۔تیرا کیا جاتا ہے کونسا تو نے سننا ہے۔۔۔سننا تو تیری بیوی نے ہے فون۔۔۔۔۔۔۔" دارم نے بارہا اسے سمجھایا تھا۔۔

"تجھے کیوں اتنی فکر ہورہی ہے۔۔۔۔کرنے دے تھوڑا انتظار بیوی کی دوست کو۔۔۔ہم بھی تو انتظار کررہے ہیں نا۔۔۔۔"

وہ۔تھوڑا شوخ ہوا تھا۔۔

"تمہارا انتظار اور اسکے انتظار میں بہت فرق ہے۔۔۔۔۔ بہرحال آپ دیکھ لیں۔۔۔۔اب۔۔۔"

وہ آخری بات کہتا فون بند کرچکا تھا۔۔جبکہ ضامن کو یاد بھی نا تھا کہ اسکی دوست کا نمبر کیا ہے۔۔۔

کھانے کے بعد وہ کمرے میں آیا تو اسکی نظر سیدھی بیڈ پہ گئی تھی جہاں وہ بیٹھی کوئی میگزن پڑھنے میں مگن تھی۔۔۔۔ضامن کے زہن میں نا جانے کی آیا تھا کہ وہ مسکرایا تھا۔۔۔

بیڈ پہ آکر وہ اپنی سائیڈ پہ بیٹھا تھا۔۔۔حیام اسکی۔موجودگی دیکھ کے مزید میگزین پہ جھک گئی تھی۔۔

"کیا میرے بیڈروم میں رکھی گئی چیزوں کو استعمال کرنے کی آپ نے مجھ سے اجازت لی تھی"

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگاتا اسکو نظروں میں لیا بول رہا تھا۔۔۔سماعت سے آتی آواز پہ حیام کے ہاتھوں سے وہ میگزین چھٹا تھا اور اسکی گود میں آ کے گر گیا تھا۔۔۔

"س۔۔سوری۔۔۔۔"

ایکدم اسنے اپنی گود سے میگزین اٹھانا چاہا تھا لیکن ضامن نے اس سے زیادہ جلدی کی تھی اور اسکی گود میں ہاتھ رکھا تھا اسکا مقصد صرف حیام سے پہلے میگزین اٹھالینا تھا لیکن اس حرکت سے تو حیام ساکت ہوگئی تھی۔۔۔سانس اسنے کھینچ لی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں پڑھ لو---ویسے بھی اب میرا سارا سامان تمہارا ہی ہے--یہاں تک کے اب تو میں بھی صرف و صرف تمہارا ہوں----"

وہ زرا اسکی طرف کھسکتا لہجے میں بے پناہ محبت لیے بولا تھا---جبکہ حیام کو ان لفظوں کی سننے کی سکت نا تھی--آنکھیں گھما کے اسنے ضامن کو دیکھا تھا--حیام کی آنکھوں میں بے پناہ حیرت تھی---اسے ضام کے لہجے سے الجھن سی ہوئی تھی---

اب پوزیشن یہ تھی کہ وہ اسکے بلکل برابر بیٹھ گیا تھا------اور میگزین کھول کے اسکی طرف بڑھائی تھی---

"ن---نا--نہیں--بس پڑھ لی---اب نہیں---"
وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولی تھی--اسکے پل-پل-بدلتے لہجے رویے کو جھیلنے کی برداشت کرنے کی ہمت حیام میں نا تھی وہ تو ویسے ہی زہنی ٹینشن ڈیپریشن کا شکار تھی--اس سے زرا سی دور ہوتی بولی تھی---

"اوو----چلو خیر ہے---پھر زرا میری خدمت ہی کردو-----"
وہ میگزین کو بند کرتا اسکی طرف زرا سا جھک کر اسکی طرف کی سائڈ ٹیبل پہ میگزین رکھی تھی جبکہ حیام اسکی مزید اس پیش قدمی سے دہل گئی تھی---اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیوں

اس قدر بار بار مہربان ہورہا تھا لیکن اس قدر قریب آنا حیام کو مشکل میں ڈالتا تھا۔۔۔وہ پوری جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔سنو۔۔۔دوپہر تم نے وعدہ کیا تھانا مجھ سے"۔

وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتا سنجیدگی سے بولا تھا ضامن کی نظریں اسکے حسین سراپے پہ جمی تھیں۔۔لائٹ پنک شرٹ اور پجامے میں وائٹ ڈوپٹہ سر پہ اوڑھے وہ پوری طرح اسکی توجہ اپنی طرف مبزول کرنے کی سکت رکھتی تھی ۔۔

"کیسا وعدہ۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں گھبراہٹ قابو پانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

"ساتھ بٹھاونگی۔۔۔

بلکل پاس بیٹھونگی۔۔۔

دور نہیں بھیجونگی۔۔۔۔ایسا سب کچھ۔۔۔"

وہ رک رک کے بولتا اسکو مشکل میں ڈال رہا تھا۔۔۔

"نہیں میں نے ایسا وعدہ نہیں کیا تھا۔۔آپ جھوٹ بول ر۔۔۔۔۔۔"

اسکی بات آدھی ہی رہ گئی تھی جب ضامن نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں اور وہ پہلے کی طرح اب بھی اسکی آنکھوں کی سختی سے ڈر کے چپ ہوگئ تھی۔۔۔

"اٹس اوکے---شوہر-----کی خدمت کرنے سے جنت لے گی"

وہ شوہر پہ زور دیتا بولا تھا لیکن حیام کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کونسی خدمت وہ چاہتا ہے----وہ شدید کنفیوز کرتا تھا---

"دیکھیں------

میں نے آپ سے کوئی ---کوئی بھی وعدہ نہیں کیا تھا-------"

تنگ آ کر وہ جھنجلا کے بولی تھی---

"جس طرح تمہیں اس وقت میری ضرورت تھی اس طرح ہی مجھے ابھی اپنی بیوی کی ضرورت ہے---"

وہ تکیہ اٹھا کے اسکے آگے سیٹ کرتا ہوا زرا قریب ہوا تھا-----

"کیا مطلب---- "

وہ اچھی طرح زچ ہوگئی تھی----

"مجھے تھوڑا سا سکون دے دو---اپنے ان مہندی سے سجے ہاتھوں کو اگر میرے سر کے نرم سلکی بھورے بالوں میں چلا دوگی تو انشاء اللہ جنت میں تمہاری سیٹ پکی ہے----"

وہ اسکے سیدھے مہندی سے بھرے ہاتھ کو تھامتا اپنے سامنے کرتا بولا تھا----

"لیکن۔۔۔۔۔۔یہ سب۔۔۔

دور ہو کے بھی ہوسکتا ہے۔۔۔۔"

وہ تکیے کو اپنے سامنے سے ہٹاتی پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

"تم اپنے کام سے مطلب رکھو بس۔۔۔۔۔۔ادھر دھیان مت دو"

وہ تکیہ اٹھاکے اسکی گود میں ڈالتا شاطر لہجے میں بولا تھا۔ ۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔وہ درد برداشت کرتی خدا کو ہی پکار سکی تھی جبکہ ضامن اسکی گود میں رکھے تکیے پہ سر رکھ کے بھی لیٹ چکا تھا۔۔۔حیام کو محسوس ہوا تھا کہ کوئی بھاری چیز اسکی گود میں آگئی ہے۔۔اسی لمحے حیام نے ایک لمحہ صرف اس پہ غور کیا تھا۔۔۔وہ ایک صحت مند جسامت کا مالک تھا۔۔۔۔۔۔

"شروع بھی کرو۔۔۔اور ہاں لیمپ بند کردو۔۔۔۔نیند بہت آرہی ہے مجھے"

جب حیام کے ہاتھوں کو اسنے سر کے بالوں میں محسوس نا کیا تو وہ بولا تھا۔۔۔تب حیام نے نا چاہتے ہوِے بھی اپنے ہاتھ اسکے بالوں میں ڈالے تھے۔۔اس کے بال واقعی ریشم جیسے نرم ملائم سلکی تھے۔۔۔۔۔ٹھنڈے بال حیام کو بھی پرسکون کررہے تھے جبکہ ضامن اسکے

ہاتھوں کا لمس محسوس کرکے خوش سا ہوا تھا۔۔۔اس نے بے ساختہ آنکھیں بند کرلی تھیں جیسے لمبی نیند سونا چاہتا ہو۔۔۔ہاتھ سینے پہ رکھ کے وہ سونے لگا تھا۔۔۔

جبکہ حیام بیڈ کراون سے ٹیک لگاتی اپنے کام میں مصروف کب نیند کی وادیوں میں گئی اسے بھی معلوم نا ہوا تھا۔۔

آج کافی دن بعد وہ آفس آیا تھا۔۔۔۔۔

آفس میں بیٹھا فائل پہ جھکا تھا۔۔۔نظریں اسکی فائل پہ جبکہ زہن کہیں اور تھا۔۔۔رائل بلیو ٹوپیس میں ملبوس ، بال ہمیشہ کی طرف جمائے ہوئے، مہنگی واچ کلائی میں باندھے، وہ ڈیسینٹ اور گریس فل لگ رہا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح اسکی چہرے پہ بکھرے شوخی کے رنگوں کی جگہ آج سنجیدگی بھرپا تھی جبکہ اتنا سنورنے کے باوجود بھی وہ بکھرا بکھرا سا تھا۔۔۔۔

ایک دو تین چار۔۔۔۔۔

انگلیوں پہ دن گنتا وہ گن رہا تھا۔۔۔

آج کے دن مجھے یہاں ہرگز نا ہونا تھا۔۔۔

ٹیبل کی دراز سے اسنے ایک لفافہ نکالا تھا۔۔۔

لفافے کو کھول کے اسنے کچھ کاغزات نکالے تھے۔۔۔ان کاغزات کو غور سے دیکھنے کے بعد وہ دونوں کاغز اسنے ایک ہی بار میں بیچ میں سے پھاڑ دیے تھے۔۔۔۔

"ہم سنگاپور جائینگے حیام۔۔۔۔۔باقی کنٹریز تو میں نے کافی حد تک دیکھے ہیں"

"نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں جانا وہاں۔۔۔۔پہلے میں اپنے پاکستان کے ناردن ایریاز دیکھنا چاہتی ہوں۔۔ تم نے وہاں کے ٹکٹس کروانے ہیں"
وہ قطع راضی نا تھی۔۔

"ارے ہاں تم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔۔۔پہلے ہم سارے ناردن ایریاز دیکھنگے پھر سنگاپور اور پھر جرمنی جائینگے۔۔۔اسکے بعد انگلینڈ۔۔۔۔۔"
وہ اسکو اپنا پلان بتاتا بولنے میں مگن تھا۔۔

"کیا سارہ مہینہ ہم گھومتے رہینگے برہان" وہ اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ برہان دھیرے سے ہنس دیا تھا۔۔

"ہم۔ساری زندگی گھومتے رہینگے میں اور تم بس۔۔۔۔۔تیسرا کوئی بھی نہیں"
وہ اسکا ہاتھ تھامتا نرمی سے بولا تھا اسکی آنکھوں میں ڈولتے محبت کے رنگ دیکھ کے حیام کو اپنی قسمت پہ رشک سا ہوتا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

ایک خواب سے باہر وہ آیا تھا اور اپنی طرح بکھرے کاغزات کو دیکھا تھا ایک آنسو کا قطرہ اسکی آنکھ سے گرا تھا۔۔۔۔۔۔۔لیپ ٹاپ کی سکرین بند کرنے کے بعد اسنے سرعت سے موبائل نکالا تھا اور کانٹیکٹ لسٹ میں سے حیام کا نمبر نکالا تھا۔۔۔

کال کے آپشن پہ کلک کرتے کرتے اسکی انگلیاں رکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"کیا وہ میری کال کے لائق ہے۔۔۔

کیاوہ میری اتنی پرواہ کے لائق ہے۔۔۔

کیا وہ میرے نیک جزبات کے لائق ہے۔۔۔

اچانک سوالوں کے ڈھیڑ اسکے دماغ میں گردش کرنے لگے تھے۔۔۔

".....You are a cheater .....you are cheater hayam"

"کیسے کرلیا تم نے مجھے چیٹ۔۔۔۔۔۔۔کتنا پیار کرتا ہوں میں تم سے۔۔۔۔۔"

اسکی سرخ آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔موبائل کو اسنے ٹیبل پہ پٹک دیا تھا

صبح اسکی آنکھ فون کی وابریشن سے کھلی تھی۔۔۔اسکا فون اسکے ہی سینے پہ رکھا تھا۔۔۔سائلنٹ پہ ہونے کی وجہ سے وہ وائبریٹ ہوا تھا۔۔۔۔۔موبائل سینے پہ سے اٹھا کے موندی ہوئی آنکھوں سے اسنے کال دیکھی تھی۔۔۔۔

بند آنکھوں سے ہی ضامن نے کال ریسیو کی تھی اب بھی وہ نیندوں میں ہی تھا۔۔

"ہیلو۔۔۔ضامن اسپیکنگ۔۔۔"

کان پہ فون لگا کے جمائی روکتا وہ نیند میں ہی بولا تھا۔۔۔۔۔

"کون بول رہا ہے۔۔۔۔بولو بھی اب"

جب اسکے سوال کا جواب نا ملا تو وہ نیند میں ہی چلایا تھا۔۔۔۔

"تمہارا باپ بول رہا ہوں میں۔۔۔۔"

دوسری طرف سے آواز ابھری تھی۔۔۔یہ سننے کی دیر تھی کہ ضامن کی آنکھیں پوری کھلی تھیں۔۔۔۔

"اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔۔ہاو آر یو ڈیڈ ۔۔۔"

ادب و احترام کے سارے ریکارڈ توڑتا ہوا وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں۔۔کیا کررہے تھے کتنی دیر سے کالز کررہا ہوں۔۔۔۔"

"ڈیڈ سورہا تھا۔۔بس ابھی ہی آنکھ کھلی۔۔۔۔" وہ ہاتھ آنکھوں پہ پھیرتا دوبارہ آنکھیں بند کرگیا تھا۔۔

"ایسی کیا ایکٹیوٹیز ہیں کہ رات کو دیر سے سونا پڑ رہا ہے اور صبح اتنی لیٹ اٹھنا پڑ رہا ہے۔۔۔ٹائم دیکھا ہے گیارہ بج رہے ہیں۔۔ایک میٹنگ میں اٹینڈ بھی کرچکا ہوں اور اب کافی سے لطف اندوز ہورہا ہوں۔۔۔جب کہ تم اب تک سو رہے ہو"

انہیں تشویش ہوئی تھی کیونکہ انکا بیٹا ہمیشہ جلدی اٹھنے کا عادی تھا۔۔۔زیادہ سے زیادہ نو بجتے تھے ورنہ وہ نماز کے وقت ہی اٹھ جاتا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔کل رات بس لیٹ ہوگیا۔۔۔شکریہ آپ نے اٹھا دیا ورنہ میں سوتا ہی رہتا۔۔۔"

اسنے کروٹ لی تھی اور نظریں گھما کے حیام کو دیکھا تھا جو بیٹھے بیٹھے ہی سوگئی تھی جب کہ وہ اب تک اسکی گود میں سر رکھے ہوئے سورہا تھا۔۔۔اوو گاڈ۔۔۔۔کتنا بے آرام ہوئی تم میری وجہ سے۔۔۔یہ کیسے سوگیا میں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایکدم سے اٹھنا چاہتا تھا تب حیام جاگی تھی اور اسکو اپنے پاس دیکھ کے زور سے چیخی تھی شاید اسکے حواس اب تک سورہے تھے جو وہ بھول گئی تھی کہ رات کو وہ اسی ہی پوزیشن میں سوگئی تھی ۔۔

"یار۔۔۔۔بیوی۔۔۔۔۔۔"

اسکے اس قدر پوری طرح چیخنے پہ ضامن کے منہ سے الفاظ پھسلے تھے۔۔۔اور فون چھوٹ کے دوبارہ اسکے پہلو میں آ گرا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔سوری۔۔۔میں۔۔میں ڈر۔۔۔

اا سے پہلے وہ مزید لفظ بولتی ضامن نے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔"افف یہ میں نے کیا کردیا۔۔" اسنے فون اپنے پہلو سے اٹھایا تھا جہاں کال اب بھی جاری تھی۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔او مائے گاڈ۔۔۔وہ فوراً فون اٹھاتا تیزی سے اٹھا تھا اور بالکونی میں بھاگا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔؟"

اسنے فون دوبارہ کان سے لگایا تھا۔۔۔لیکن اب ضامن کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔۔۔

"کون تھی ضامن۔۔۔کون چیخی تھی۔۔۔۔"

انہیں تشویش ہوئی تھی۔۔۔اسکے بیڈروم میں بیڈ پہ آخر کون ہوسکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔معاملہ گھمبیر تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔میڈ تھی۔۔وہ ایکدم سے آگئ تھی"

اس پہ شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی تھی۔۔بہرحال اسے باپ سے جھوٹ بولنا پڑرہا تھا۔۔۔اسکی آواز بھاری ہوئی تھی۔۔۔۔

"ضامن تم جھوٹ کہہ رہے ہو مجھ سے۔۔تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تم اپنے باپ سے جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔تم نے جو لفظ کہا یقیناً تم ایک میڈ کو نہیں کہہ سکتے۔۔۔اور اگر ایسا نہیں ہے تو میں آج شام ہی کراچی پہنچ رہا ہوں تمہاری مام کو لے کر۔۔۔۔"

انکا لہجہ ایک لمحے میں ہی بدلا تھا۔۔۔محبت سے وہ روڈنیس پہ اتر آئے تھے آخر بات ہی اتنی بڑی تھی۔۔۔۔ضامن کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔"مام"// مام کا سوچتے ہی اسکی مدھم سی چلتی ہوئی ڈھرکن کی رفتار بڑھی تھی۔۔

"ڈیڈ میں رونے لگا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکا دل چاہا تھا ایک لگائے حیام کو۔۔۔اور خود کو بھی۔۔اتنی معصومیت سے اور رونے کے انداز میں وہ بولا تھا کہ وہ ہنس پڑے تھے۔۔

"ارے میرا بیٹا رونے لگا ہے۔۔۔۔" انہوں نے اسکی حالت سے مزہ لیا تھا۔۔

"آر یو لافنگ ڈیڈ۔۔۔سریسلی آر یو کریزی۔۔۔"

"میرا دل دڑ رہا ہے اتنا۔۔۔۔اپس ڈاون لائک"

وہ پل میں بدلتا ہوا مزاج دیکھ کے چیخا تھا۔۔

"بیوی دکھاو اپنی۔۔۔۔"

وہ بات بدلتے بولے تھے۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک منٹ کی خاموشی کے بعد وہ بولا تھا۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔"

"میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔۔یہ سب بس اچانک ہوا۔۔۔۔۔وہ میری صرف نام کی بیوی ہے قسم سے آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔۔۔۔"

وہ شرمندگی سے ہلکی آواز میں بولا تھا۔۔

"نام کی ہے واٹ یو مین۔۔۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تم مجھ سے جھوٹ بول رہے تھے"

"ڈیڈ میں آپ سے جھوٹ نہیں بول سکتا بس ڈر گیا تھا۔۔۔لیکن آپ پلیز مام کو نہیں بتائینگے وہ سچ میں بہت ٹارچر کرینگی میری بیوی کو۔۔۔۔اور ساتھ میں خود کو بھی ٹارچر جرتی رہینگی۔۔۔۔مجھے بہت افسوس ہے"

"تمہیں اپنی ماں کی فکر ہے کیا؟ تمہیں بیوی کے ٹارچر کی فکر ہے یہ مام کی۔۔۔۔"

مشکل میں ڈالا گیا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔دونوں کی۔۔۔۔دونوں کی فکر ہے مجھے"

ایک طرف وہ ایک طرف ماں۔۔۔"

وہ باآسانی بولا تھا۔۔۔

"تو پھر تمہاری بیوی صرف نام کی کیوں ہوئی بیٹا۔۔۔تم نے اس سے نکاح کیوں کیا تھا جب نام ہی دینا تھا صرف۔۔۔"
انہیں فکرمندی ہوئی تھی۔۔۔

"ڈیڈ بس۔۔۔آپ کو سب تفصیل بتاونگا لیکن ابھی مجھے آفس جانا ہے۔۔میں نہانے جاتا ہوں ۔۔۔آپ کو میں رات میں کال کرونگا۔۔۔اینڈ بہت شکریہ میری دل کی دھرکن لائن پہ لانے کے لیے ورنی جس طرح آپ نے دھمکی دی تھی میں ڈر گیا تھا"

"بچے ماں باپ سے ڈرتے ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔"
وہ مسکرا کے بولے تھے۔۔

"اچھا اب میں فون رکھتا ہوں ڈیڈ۔۔۔لیٹ ہوگیا ہوں"

"یار تم نے تصویر نہیں دکھائی اپنی بیوی کی۔۔۔زرا دیکھ ہی لیں کہ وہ تمہاری ماں کی پسند کے لائق ہے بھی کہ نہیں۔۔"

"ڈیڈ وہ سخت پردہ کرتی ہے۔۔۔پکچرز نہیں ہے۔۔۔۔"
وہ ہنسی روکتا بولا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟ مطلب میں اب اپنی بہو کو بھی نہیں دیکھ سکتا"
انہیں حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"ڈیڈ سب رات میں"
وہ فون پہ آخری بات کرتا فون بند کرچکا تھا۔۔۔

بالکونی سے واپس وہ کمرے میں آیا تھا موبائل چارجنگ پہ لگایا تھا۔۔۔اور حیام کو ڈھونڈا تھا لیکن وہ شاید نہانے گئی تھی کیونکہ باتھروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔

"تمہیں تو آج میں نے بخشنا نہیں ہے حیام بیگم۔۔۔میری جان نکل گئی تھی۔۔۔"
وہ غصے سے سوچتا کبرڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔اور اپنے لیے کپڑے نکالے تھے۔۔۔

اسی ملحے حیام باتھ روم کا دروازہ کھول کے باہر آئی تھی۔۔۔یہ ہی وقت تھا جب ضامن نے کبرد بند کیا تھا اور اسکی طرف دیکھا تھا آج پھر اسنے ضامن کا لایا ہوا ڈریس پہنا ہوا تھا۔۔۔وائٹ قمیض شلوار پہ اورنج ڈوپٹہ سر پہ ڈالے وہ باہر آئی تھی۔۔۔ایک سیکنڈ کو حیام نے اسے دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں مگن تھا۔۔اگلے ہی ملحے حیام نے نظروں کا زاویہ بدلا تھا اور ہاتھ اک دوسرے میں پھنسا کہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

اسکے اٹھتے قدم ضامن نے دیکھے تھے اب حیام کی پشت اسکے سامنے تھے جہاں گیلے بال پوری طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔کالے سیاہ دراز بال اسکی پوری پشت پہ پھیلے ہوئے تھے ڈوپٹے کی اوٹ سے وہ زرا سے ہی نظر آئے تھے۔۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔جیسے خود کو کمپوز کرنا چاہ رہا تھا۔۔

"کیا ضرورت تھی چیخنے کی ۔۔۔کیا میں تمہیں کھارہا تھا۔۔۔"

"کتنی بری طرح چیختی ہو تم۔۔۔۔کہاں سے آتی ہے یہ آواز لڑکیوں کے پاس۔۔۔۔"

وہ اسکے رخ اپنی طرف کرتا ہوا بولا تھا۔۔

"میں ڈر گئی تھی اس وقت۔۔۔۔"

وہ اپنا بازو پہ سے اسکا بھاری ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"تو کیوں ڈرتی ہو۔۔۔میں نے کیا کیا ہے اب تک تمہارے ساتھ جو اتنا بھاگتی ہو۔۔۔۔ابھی تو میں نے واقعی کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

وہ معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔

"معافی چاہتی ہوں "

وہ اسکا رویہ اور لہجہ نظرانداز کرتی بولی تھی۔۔۔جیسے اسے کوئی فرق ہی نا پڑتا ہو۔۔۔

"لیکن میں۔معاف نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔ڈئر حیام!!!"

وہ اسکے دونوں بازو پکڑ کر بلکل اپنے سامنے کرتا بولا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنا چہرہ اسکے بالوں کے قریب لے کر گیا تھا، بالوں سے پھوٹتی شیمپو کی خوشبو بلکل نظرانداز کرنے والی نا تھی۔۔۔۔۔۔

"پھر"

وہ بے ساختہ یہ ہی بولی تھی۔۔۔

"پھر سزا لے گی۔۔۔۔"

وہ بالوں سے دور ہوتا اسکی حیرت سے پھیلتی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔۔وہ اب تک اسکی گرفت میں تھی۔۔

"کیسی سزا"

حیام کا چہرہ اسکی اتنی قربت کی آنچ سے سرخی سے تپ کر تمتما رہا تھا۔۔

"پیار والی سزا"

وہ ہاتھ بازو سے ہٹاتا کمر تک لے جاتا بولا تھا اور کمر پہ لے جا کر دونوں ہاتھ سے اسکو گرفت میں لے کر اپنے بلکل قریب کیا تھا۔۔۔

جب کہ حیام کا دل تیزی سے ڈھڑکنے لگا تھا۔۔۔اسکا دل آنے والے لمحات کا سوچ کر ہی تیزی سے بیٹ کررہا تھا۔۔۔اپنے ہاتھ اسکے مضبوط سینے پی رکھتی وہ دور ہونے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔۔لیکن۔کوشش ناکام تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔۔ہٹیں۔۔۔"

وہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔اسنے بے ساختہ بول کر نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا اور پھر ضامن کو دیکھا تھا نظریں ملنے پر ضامن کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

"سزا نہیں چاہیے کیا۔۔۔۔"

ایک ہاتھ اسکی کمر ہٹا کر اسکے چہرے پہ لے کر گیا تھا اور انگوٹھے سے اسکے اسی ہونٹ کو چھوا تھا جو ملے پہلے وہ شرمندگی سے کاٹ رہی تھی۔۔۔سرخ گداز لبوں کو چھو کر ضامن کو ایکدم مان اور استحقاق محسوس ہوا تھا۔۔۔اسکا تباہ کن سراپا ، ہوش رہا حسن کسی بھی صورت نظرانداز کرنے والا۔ہرگز نا تھا۔۔۔اور اسی وقت اسکا خود پہ ضبط، قابو چھلکا تھا۔۔۔اور وہ اسکے لبوں پہ جھکنے ہی لگا تھا جب تیزی سے حیام نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پہ رکھے تھے۔۔۔اور اس کے سینے پہ۔سر رکھ گئی تھی شاید پناہ چاہتی تھی اس طرح۔۔۔

اسکی اس حرکت پہ وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔اسکے سینے سے لگ کر وہ تیزی سے سانسیں لے رہی تھی ، اسکا لرزتا وجود پاس دیکھ کر وہ اچھی طرح اندازہ لگا چکا تھا کہ اسکی قربت حیام کو کتنا مشکل میں ڈالتی ہے۔۔۔۔

اسکے گرد بازووں کا حصار کرتا وہ اپنے لب اسکے نم بالوں پہ رکھ کے آنکھیں بند کرگیا تھا۔۔۔

"فلحال یہیں سے گزارہ کرنا ہوگا"

وہ اسکی کان میں سرگوشی کرتا بولا تھا جبکہ اسکے معنی خیز انداز پہ حیام مزید شرم سے گھر کے رہ گئی تھی۔۔۔

بہرحال وہ اسکے سحر سے خود کو بچاتا دور ہوا تھا اور اپنے ساتھ لگا کر ہی اسے بیڈ پہ بٹھایا تھا۔۔۔اور کمب ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھا کے اسے دیا تھا۔۔۔

"یہ بال یہیں سلجھاو۔۔۔کھڑی ہوگی تو آئے ایم شیور گر جاوگی۔۔۔۔۔"

وہ اسکے کانپتے وجود کو چوٹ کرتا بولا تھا۔۔اب تک اسکی نظریں حیام کے بہکا دینے والے روپ پہ تھیں۔۔۔۔

"میں نہا کر آتا ہوں۔۔۔"

وہ کپڑے اٹھاتا باتھ روم کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

جبکی حیام ڈھرکتے دل پہ ہاتھ رکھ کے سانسوں کو قابو پانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

"سر آپ یہ والی فائل ریڈ کریں۔۔۔۔لاہور میں گھومنے نہیں گیا تھا۔۔۔پلان سے گیا تھا۔۔۔۔مجھے مزید آف چاہیے میں نے اپنا سارا آف لاہور میں ضائع کیا ہے صرف اس کیس پہ۔۔۔۔آپ نے بھی الزام لگا دیا مجھ پہ کہ کتنے دن چھٹیاں گزار کر آیا ہوں۔۔یار میں بھی تو انسان ہوں اگر کی فورس جوائن کرلی اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میرا دل ہی مرگیا ہے"

وہ کیس کی فائل ان کے سامنے پھیلاتا بولا تھا۔۔

"ضامن اگر یہ کیس تم ہینڈل کرلو تو اس کے بعد تمہاری چھٹیاں ہی چھٹیاں۔۔۔۔بس اس پہ دھیان دو۔۔۔۔"

وہ فائل پہ ایک نظر دوڑاتے بولے تھے۔۔

"مجھے اتنی بھی چھٹیاں نہیں چاہیے سر۔۔۔"
وہ مسکرایا تھا

"بہرحال۔۔۔۔لاہور میں مقیم ہے شاید وہ۔۔۔ نہیں میرے خیال میں وہ اپنے ٹھکانے چینج کرتا ہے۔۔۔۔کراچی میں بھی پایا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے ملک کے شہر شہر کی انوکھی

جگہوں سے واقف ہے۔۔۔بٹ مین تھنگ یہ کہ اسکے چہرے بھی بدلتے ہیں۔۔۔آئی مین روپ۔۔۔۔"

ضامن ایک ایک بات انکو بتارہا تھا جو اسنے نوٹ کی تھی۔۔

"لیکن یار معاملہ گھمبیر ہے۔۔۔کتنا کام کرچکا ہے وہ۔۔۔"
وہ فکرمند ہوئے تھے۔۔

"زیادہ نہیں کیا۔۔۔۔مطلب ابھی وہ عشق معشوقی کے چکر میں پھنس چکا ہے۔۔اور بہت بری طرح پھنسا ہوا ہے۔۔کچھ دن لگینگے اسے سنبھلنے میں ۔۔۔آپ جانتے ہیں نا محبت پھر کہیں کا نہیں چھوڑتی۔۔۔"

وہ مسکراہٹ چہرے پہ لائے بول تھا۔۔۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہے۔۔۔کیا تم شیور ہو ضامن"

"یس سر۔۔۔۔وہ بہت بری طرح پھنسے گا اب۔۔۔میں نے وہ چال چلی ہے کہ وہ خود میرے پاس آئے گا۔۔۔"

"لیکن کس طرح وہ تمہارے پاس آئے گا"
آنہیں ضامن کی بات بلکل سمجھ نا آئی تھی۔۔

"کوئی ایسے ہی تو چھ سال سے اس پوسٹ پہ کام نہیں کررہا نا۔۔۔اب آپ خود دیکھیں بس وہ کس طرح میرے پاس آتا ہے اپنی قیمتی چیز لینے کے لیے"

آخری کچھ لفظ وہ دل میں کہہ گیا تھا۔۔۔۔

"بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔"

وہ ہاتھ ملا کر بس اتنا ہی کہہ سکے تھے۔۔

لان میں بیٹھی وہ ان چاہے انداز میں اسکے انتظار میں تھی۔۔۔

شام کے سائے ہوچکے تھے چاروں طرف رات کا اندھیرہ پھیل چکا تھا۔۔۔

لان میں رکھی گئی ایک کرسی پہ بیٹھی پاوں زمین پہ رکھے ٹیک کرسی کی پشت سے لگائے وہ سوچنے میں مگن تھی۔۔۔کتنک دیر ہوگئ تھی اسے گئے ہوئے۔۔۔لیکن وہ اب تک نا آیا تھا۔۔ صبح اسے ناشتہ کرانے کے بعد وہ آفس کا کہہ کے نکل گیا تھا اور اب نو بج رہے تھے۔۔

"بیگم صاحبہ کھانا کھالیں آپ۔۔۔"

وہ سوچوں میں ہی مگن رہتی اگر ملازمہ اسے آواز ما دیتی۔۔

"کیوں--"

وہ-الجھ کے بولی تھی--

"کھانا کیوں کھاتے ہیں بیگم صاحبہ---"

ملازمہ کھانا کا کہنے آئی تھی---جبکہ فون اسکے کان پہ لگا تھا---

"مجھے بھوک نہیں ہے---

آپ کے صاحب کب آئینگے"

وہ ملازمہ کے فون کو نظرانداز کرتی بس ناجانے کیوں پوچھ گئی تھی---اسے بھی سمجھ نا آیا تھا--

"صاحب کہہ رہے آپ کھانا کھائیں----" وہ فون کان سے ہٹاتی اسکی طرف بڑھاتی بولی تھی---دوسری طرف فون پہ موجود شخص سب سن رہا تھا---حیام کی ایک ایک بات اسنے سنی تھی---

"یہ کیوں--" جب ملازمہ نے فون اسکی جانب بڑھایا تو حیام نے بھنویں اچکائی تھیں----

"صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"

وہ فون اسکو پکڑاتی چلی گئ تھی--جبکہ فون کی اسکرین پہ موجود نمبر دیکھ کے وہ فون کو ہی گھورنے لگی تھی--ملحے کی دیر کے بعد اسنے فون کان سے لگایا تھا--

"اسلام و علیکم"

وہ دھیرے سے بولی تھی--

"کیسی ہو---" سلام کا جواب دینے کے بعد وہ بولا تھا--

"جیسی صبح تھی---"

بے اختیار وہ بولی تھی--

"صبح تو بہت حسین لگ رہی تھیں--کیا اب بھی اتنی ہی حسین لگ رہی ہو---اگر اتنی ہی لگ رہی ہو تو میں بتا رہا ہوں میں خود کو کنٹرول نہیں کرسکتا اب--- صبح بہت مشکل سے میں نے تمہیں آسانی دے دی تھی "

وہ مزے سے بول رہا تھا جبکہ حیام اسکی بات پہ سن پڑگئی تھی--

"اچھا پہلے تو اندر جاو--لان میں بہت سردی ہے----"

وہ جب کچھ نا بولی تو وہ اسکی طبیعت محسوس کرکے خود ہی بات بدل گیا تھا--

"مجھے یہاں----اچھا لگ رہا ہے----"

مجھے یہاں کھلا کھلا محسوس ہورہا ہے--اندر گھٹن ہوتی ہے"

شاید پہلی دفعہ وہ اتنی بات کررہی تھی وہ بھی اس وجہ سے کہ وہ فون پہ تھا اگر سامنے ہوتا تو اسکی زبان کو تالے لگ جاتے تھے۔۔

" اچھا لیکن اکیلے نہیں بیٹھو باہر۔۔۔ملازمہ کو ساتھ بٹھا لو۔۔۔ورنہ جب میں آجاوں تو تب ساتھ میرے بیٹھ جانا۔۔۔اور بیمار بھی ہوجاوگی"

اسکے لہجے میں خود ہی فکر چھلکی تھی۔۔

"میں اندر جارہی ہوں"
وہ اتنا لمبا لیکچر سننے کے بعد اٹھ ہی گئی تھی۔۔

"گڈ ۔۔۔لنچ کیوں نہیں کیا تھا اور اب بھی انکار کیوں کررہی"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔"

"اچھا مطلب تم یہ چاہتی ہو کہ تمہیں میں اپنے ساتھ بٹھا کے ہی کھلاوں۔۔۔ورنہ تو تم کھاتی نہیں"

ضامن بھڑکا تھا۔۔۔اسکا موڈ بدلا تھا۔۔انکار پہ وہ بدک جاتا تھا۔۔

"مجھے نہیں ضرورت ۔۔"
مختصر بولی تھی۔۔

"تمہارے صاحب رات لیٹ آئینگے۔۔۔سونا مت میرا انتظار کرنا۔۔۔"

کچھ دیر پہلے جب حیام نے ملازمہ۔سے پوچھا تھا اس بات پہ وہ بولا تھا۔۔

"نہیں میں سوونگی۔۔"

ناجانے کس احساس میں اسنے اسے انتظار کا کہا تھا۔۔۔

"میں اٹھا دونگا"

"کیوں۔۔۔" ایکدم وہ پوچھ بیٹھی تھی۔۔

"صبح والا سین کنٹینیو کرنا ہے سو۔۔۔۔"

وہ بے باکی سے بولا تھا اور حیام سن کے ہی سرخ پڑ گئ تھی۔۔

"میں۔کھانا کھا کے آتی ہوں۔۔۔۔۔بائے"

وہ۔زچ ہوتی فون بند کرنے لگی تھی۔۔

"کوشش۔کیا کرو کہ خود سے اچھے کام کرلیا کرو۔۔پھر مجھے اتنی محنت نہیں کرنی پڑے گی"

وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور کال بند کردی تھی۔۔۔

"میں کیا کروں---کیوں کمزور میں اتنی ہوگئی ہوں------برہان تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے---"

وہ بیڈ پہ لیٹی روتی ہوئی بولی تھی---

"تب اسکا فون اٹھا تھا---

نمبر دیکھ کے وہ اور پریشان ہوئی تھی--

"مر کیوں نہیں جاتے تم----
اب مرگئی وہ ہمارے لیے--
جان چھوڑو میری---
جس طرح تم پریشان ہو میں بھی عشق کی آگ میں جل رہی ہوں اب سے نہیں پچھلے چھ سالوں سے----تمہیں تو اب محسوس ہوا ہے---"

وہ فون کان سے لگاتی ہزیانی انداز میں۔چلائی تھی--

"میں تمہیں برباد کردونگا---تم نہیں جانتیں تم نے مجھے کتنا بڑا دھوکہ دیا ہے--
مجھے حیام لا کر دو-------اگر تم بیچ میں نا آتیں تو میں خود اسے اٹھا کر اس ملک سے باہر

لے جاتا۔۔۔۔لیکن تم اپنے برہان کی نظروں میں اسے گرانا چاہتی تھیں۔۔۔تمہاری وجہ سے وہ گئی میرے ہاتھوں سے۔۔۔"

وہ اس پہ اس سے بھی تیز آواز میں ڈھاڑا تھا۔۔

"میں آل ریڈی برباد ہورہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔
جو کرنا ہے کرو تم۔۔۔مجھے نہیں پتہ کہ اب وہ کہاں ہے۔۔"

وہ آخری جملے کہہ کر فون کاٹ گئی تھی اور تکیے میں منہ چھپائے رونے لگی تھی۔۔۔

"حیام۔۔۔۔۔۔
حیام۔۔۔۔۔۔۔"

وہ گاڑی پارک کرتا گیٹ کے باہر سے ہی تیز آواز میں اسے پکار رہا تھا۔۔۔۔۔گھر میں آنے تک تاک آوازیں بڑھ گئی تھیں۔۔

"باہر آو۔۔۔کہاں ہو تم۔۔۔۔"

وہ غصے سے چلاتا لاونج میں آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔بیٹا۔۔۔۔"

انیلہ بیگم جو کمرے میں تھیں اسکی آواز سن کے باہر آئی تھیں۔۔۔۔

"مامی۔۔۔۔۔۔۔حیام کہاں۔۔۔ہے۔۔۔۔حیام کو بلائیں۔۔۔"

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا غِیض و غضب کے عالم میں تھا۔۔۔۔

"حیام کدھر ہو تم۔۔۔۔۔"
وہ اسکے کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔۔انیلہ بیگم اس کے پیچھے پیچھے تھیں۔۔

"برہان کیا ہوا ہے۔۔یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے۔۔۔"

اسکی حالت پہ نظر ڈال کے وہ بولی تھیں۔۔وہ انہیں عجیب سا لگا تھا۔۔۔بکھری ہوئی حالت میں وہ روتا ہوا انہیں محسوس ہوا تھا۔۔۔

"مامی حیام کہاں ہے"۔
باتھ روم بالکونکی سب چیک کرنے کے بعد وہ ان کے پاس بڑی آس سے آیا تھا۔

"حیام شادی کر چکی ہے اس رات ہی جس رات تم چھوڑ کے گئے تھے برہان۔۔۔کس کے پیچھے تم رو رہے ہو جو تمہیں گھاس دکھا کے چھوڑ کے بھی جا چکی ہے۔۔۔"

اچانک ماریہ نائٹ سوٹ میں کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی---

"ماریہ----------وہ چلایا تھا---

"مامی یہ کی کیا-کہہ رہی ہے-----"

وہ الجھ گیا تھا--

"ماریہ ٹھیک کہہ رہی ہے برہان--اب تم بھی ہوش میں آجاو----اس دن ہی اسکی-شادی ہوگئی تھی جب تم اپنی جگہ کسی اور کہ لیے خالی کرگئے تھے تب ہی---"

وہ اٹل انداز میں بولتی برہان کی-دنیا ہلا گئی تھیں---

انکی بات سن کے وہ ایک لمحے اور نہیں رکا تھا---وہ واقعی اپنی جگہ چھوڑ کے جا چکا تھا----تو اب رونا کیسے --

"ماریہ جاو اپنے کمرے میں تم بھی"

انیلہ بیگم حیام-کا روم لاکڈ کرکے اسکو تحکم بھرے انداز میں بولی تھیں---

"دارم تو کتنا پہنچا ہوا ہے کتے۔۔۔ڈیڈ کو تو نے سب بتادیا۔۔لیکن کب۔۔۔۔۔۔"
وہ فون کان سے لگاتا گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ڈیڈ سے کافی دیر بات کرنے کے بعد وہ دارم سے بات کررہا تھا۔۔ان سے بات کرنے کے بعد اسے پتہ چلا تھا کہ باقاعدہ انہیں پہلے سے سب معلوم تھا اور اس سب کے پیچھے دارم کا ہاتھ تھا۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔وہ اپنے دوست ہیں یار۔۔۔آنٹی کو تھوڑی کچھ کہا ہے۔۔۔"
دارم اسکی بات پہ ہنسا تھا۔۔

"ارے یار مسئلہ کچھ نہیں ہے لیکن ڈیڈ کسی بھی وقت مام کے سامنے اگل نا دیں کچھ اور پھر میں گیا۔۔۔"
وہ لاونج کراس کرتا سیڑھیوں پہ تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوگا۔۔بس اب چھٹیاں ہو تو سیدھا گھر چلے جانا۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔"

"مام کو تو نہیں جانتا ابھی یار۔۔۔۔*
وہ اب کمرے میں داخل ہوا تھا پہلی نظر اسکی بیڈ کی طرف گئی تھی جہاں وہ اپنی بات کے مطابق سوتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔ٹائم بھی ایک بج چکا تھا۔۔۔ایک دم اسکے زہن میں خیال ابھر تھا کہ کاش وہ اسکا انتظار کرتی اسکے آنے کے بعد سکون سے سوتی۔۔۔میری خیریت

معلوم کیے بغیر اسے نیند کیسے آگئی۔۔۔بہرحال وہ کونسا مجھے شوہر مانتی ہے۔۔۔۔خیال زہن سے جھٹکا تھا۔۔۔

"مام کیا کرینگی اب۔۔۔"

دارم جھنجلایا تھا۔۔۔وہ اتنا بڑا ہوا کر بھی ان کی تیز آواز سے ڈرتا تھا۔۔۔

"مام سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ انکی پسند کی شادی کرونگا۔۔۔بٹ۔۔۔۔اب۔۔۔۔۔۔بٹ اب۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ کے قریب گیا تھا۔۔۔اور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"بٹ اب ناجانے کیا ہوگا۔۔۔۔"

وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا اور بیڈ کراون سے ٹیک لگایا تھا۔۔۔۔۔شوز اتار کے رکھے تھے اور بیڈ کے کارنر پہ اسکے بلکل برابر میں دراز ہوگیا تھا۔۔

"اب تو دوسری شادی کرے گا بس یہ ہی ہوگا۔۔۔یہاں تو میں بھی کچھ مدد نہیں کرسکتا تیری۔۔۔نا ہی انکل۔۔۔۔"۔

دارم بلکل صاف انداز میں بولا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔۔شاید۔۔۔۔۔"

شرٹ کے بٹن ایک ہاتھ سے کھولتا ہوا وہ کچھ پر سوچ انداز میں بولا تھا شرٹ اتار کے اسنے بیڈ کی دوسری سائڈ پہ رکھی تھی اب وہ براون ٹی شرٹ میں موجود تھا۔۔۔۔

"اللہ بھلا کرے گا۔۔پھر بھابھی کو چھوڑنا ہوگا"

دارم نارملی بولا تھا۔۔

"مام جو کہینگی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ہی ہوگا"

تکیہ سیٹ کرتا وہ لیٹ گیا تھا آواز اسکی اتنی آہستہ تھی کہ حیام نا اٹھ سکے۔۔۔۔ویسے بھی نیند کی پکی تھی مشکل تھا کہ اسکی آواز یا کسی حرکت پہ اٹھتی۔۔

"عجیب ہے یار تو۔۔۔۔۔ڈوب کے مرجاو۔۔۔ مجھ سے بول دیتا میں کرلیتا شادی۔۔۔ہیرو بننے کی کیا ضرورت تھی آپکو۔۔کیا آپکی بھابھی سے پہلی نظر میں عشق ہوگیا تھا"

دارم کو اس پہ غصہ آیا تھا کس طرح وہ ایک لڑکی کی زندگی برباد کرسکتا ہے۔۔

"عشق نہیں ہوا تھا۔۔۔۔لیکن ادھر ہیرو مجھے ہی بننا تھا۔۔۔۔تم ان سب دور ہی رہنا۔۔۔۔"

ضامن کو برا محسوس ہوا تھا جب دارم نے شادی کرنے کا کہا۔۔۔حیام کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ شاید اسکو جگانے کی کوشش میں تھا۔۔۔

"اب تو نے شادی کی ہے تو میرا بھی فرض ہے کہ ایک ڈیڑھ مہینے میں شادی کرلوں۔۔۔"
وہ مسکراہٹ ضبط کیے بولا تھا۔۔

"یار میری شادی ایک فارمیلیٹی تھی۔۔۔"
ضامن بولا تھا۔۔

"لیکن میری فارمیلیٹی نہیں ہوگی۔۔۔"
اچھا اب فون رکھو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"

"اوکے تم۔سوجاو۔۔۔۔۔۔میں بھی۔سوتا ہوں۔۔۔"
ضامن اسکو مزید بنا روکے بولا تھا اسے بھی نیند ہی۔آرہی تھی۔۔۔

فون سائڈ ٹیبل پہ رکھ کے ہاتھ سینے پہ رکھ کے وہ سوچوں کی دنیا میں چلا گیا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ دو مشکلوں میں وہ پھنس چکا تھا۔۔۔جلد بازی اسے مشکل پہ ضرور ڈالنے والی تھی۔۔

اسکی نیند کمرے کی کھڑکی سے آتی سورج کی کرنوں کی وجہ سے کھلی تھی۔۔۔۔روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔
وہ بامشکل آنکھیں کھولتی اٹھی تھی ۔۔نیند کے خمار سے اسکی آنکھیں اب بھی بند ہورہی

تھیں۔۔اپنے اوپر وزنی ہاتھ دیکھ کے وہ ہڑبڑا کے اٹھنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن وہ پوری طرح اسکے شکنجے میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔۔

برابر میں لیٹے وجود پہ نظر ڈال کے اسکے جسم میں غصے کی شدید لہر دوڑی تھی۔۔۔اسکا بازو اپنے اوپر سے ہٹاتی وہ۔اٹھی تھی۔۔۔۔

"بہت ہی گھٹیا شخص ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔"

ضامن کو غلط لفظوں سے نوازتی وہ بیڈ سے اتری تھی۔۔۔

"کہاں جارہی ہو۔۔۔"

وہ باتھ روم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی جب اچانک اسکی آواز پہ وہ رکی تھی۔۔

"کہیں نہیں۔۔۔۔"

اسکا دل اچھل کے ایکدم حلق میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"جاو ۔۔۔۔"

وہ لیٹے لیٹے آنکھیں موندے بولا تھا۔۔۔تب حیام باتھ روم میں جاکے بند ہوگئی تھی۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ روم میں واپس آگئی تھی۔۔۔۔۔۔ابھی کچھ دیر ہی بیٹھی تھی جب وہ بھی روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"یہ اب تک یہاں کیوں ہے۔۔۔"

اسنے نگاہ گھڑی پہ ڈالی تھی جہاں گیارہ سے زیادہ وقت ہورہا تھا۔۔۔

"گھٹیا شخص کبھی دیکھے ہیں تم نے"

وہ ڈریسنگ پہ کھڑا ہوا کر پرفیوم چھڑکتا شیشے میں سے ہی اس پہ نظر رکھتا بولا تھا۔۔

"کتنا فیصد گھٹیا پن میں نے اب تک تمہیں دکھایا ہے۔۔۔"

جب وہ کچھ نا بولی تھی۔۔۔تو وہ پھر بولا تھا اب ڈریسنگ سے لگا وہ اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

"کب دکھایا ہے ۔۔۔۔۔۔ گھٹیا پن۔۔۔"

اب وہ ڈھارا تھا کہ حیام اسکی ڈھاڑ پہ ایک دم اچھل کے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔اتنی کوئی تیز آواز پہ۔اسکی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔۔خوف سا چھا گیا تھا۔۔

"کب۔۔۔ بھی نہیں۔۔۔۔۔"

وہ نظریں چراتی آنکھیں جھکا کے کھڑی ہوکر بولی تھی۔۔۔۔ سکھ چین حیام کو اس وقت اڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"تمہارے ساتھ کب زبردستی کی کہ میں گھٹیا ہوگیا۔۔۔کتنا تمہیں مارا کہ میں گھٹیا بن گیا۔۔۔تمہیں کس کے سامنے بدنام کیا کہ میں گھٹیا ہوگیا۔۔۔تمہیں کس کے سامنے چھوڑا کہ میں گھٹیا ہوگیا۔۔۔تمہیں اب تک اکیلا نا ہونے دیا کہ تمہیں محسوس نا ہو کہ تمہاری بیک پہ ہے کوئی جو تمہیں اینی ٹائم سپورٹ ، پروٹیکٹ کرنا چاہتا ہے۔۔لیکن میں بہت گھٹیا شخص ہوں۔۔۔"

وہ قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا اور اس اسکے سامنے کھڑا اس پہ غصے والی نظر ڈال کے گویا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔حیام کو اس وقت وہ کوئی موت کا فرشتہ لگا تھا۔۔اسکی جان پہ بن گئی تھی۔۔۔۔

"سوری۔۔۔۔۔"

وہ روہانسی انداز میں زمین پہ بیٹھتی ہاتھ جوڑتی بولی تھی۔۔۔۔

"کیوں سوری۔۔۔۔۔۔"

میں نے کب کہا کہ سوری بولو۔۔۔"

وہ بھی بیڈ کے پاس زمین پہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔"

وہ سر نفی میں ہلاتی بولی تھی۔۔۔اسکا دل ڈر رہا تھا۔۔۔

"واپس لو سوری اپنی---"

اسکے چہرے کو بغور تکتا وہ بولا تھا جہاں خوف نمایاں تھا--

"ک-کیسے----"

وہ الجھی تھی--

"جیسے دل چاہے----اٹس اپ ٹو یو---"

وہ اسے بولنے پہ اکسا رہا تھا--

"آئندہ نہیں بولونگی-----"

وہ مسکین نظروں سے اسے دیکھتی بلکل الٹ جواب دے گئی تھی---اسکی باتوں پہ رد عمل پہ ضامن جیسا بندہ مسکرانے پہ مجبور ہوجاتا تھا اور اب وہ مسکرائے بنا نا رہ سکا تھا--

"میں تمہارا کون ہوں---"

وہ اپنا ہاتھ اسکے سامنے کرتا بولا تھا---

"کیا---" وہ اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی--

"کف بند کرو----" اسکا آہستین کے بٹن کی طرف اشارہ تھا--

"ہمارا نکاح ہوا تھا شاید ، "

شاید پہ زور دیا گیا تھا۔۔۔ کف ٹھیک کرتے حیام کے ہاتھ "شاید" کے لفظ پہ رکے تھے۔۔۔

"ہم نکاح میں ہیں۔۔۔۔"

اور وہ کف روک کر اسکی آنکھوں میں دیکھتی لفظوں پہ زور دیتی بولی تھی جیسے یقین دہانی کرارہی ہو۔۔۔۔۔

"میں بہت پریکٹیکل رہتا ہوں۔۔۔۔مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارا نکاح ہوا تھا اور ہم نکاح میں ہیں"

اب وہ سیدھا ہو کر بیڈ سے ٹیک لگا کے بیٹھا تھا جیسے لمبی بات کرنا چاہتا ہو۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کون ہیں۔۔۔۔

آپکا نام کیا ہے۔۔۔۔"

حیام مٹھے کے وقفے کے بعد بولی تھی۔۔

"عجیب بات ہے ایک بیوی کو اسکے شوہر کا نام نہیں معلوم۔۔۔۔"

وہ جیسے استہزایہ ہنسا تھا۔۔۔

''لیکن میں جاننا چاہتی ہوں آپکا نام--------اور------

وہ رکی تھی---

''اور-----؟؟؟؟؟؟؟''

ضامن نے اسکے پرسوچ چہرے کو دیکھا تھا----

''اور سب کچھ جو بتانا چاہیں-----''

وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی جیسے تھک چکی ہو---اب مزید سفر کی اس میں ہمت نا بچی تھی---

''اور کچھ نا بتاوں تو------''

ضامن کا من ہوا تھا بات بڑھانے کا---

''تو----

تو کچھ نہیں بس----''

وہ بات ختم کرتی اٹھنے لگی تھی ---

''اس بندے کا نام کیا تھا جس نے تمہاری شادی کو ختم کروایا ----وہ۔آدمی کون تھا حیام''

اسکا لہجہ بہت نرم تھا لیکن بہت تشویشناک تھا۔۔۔حیام کے آگے بڑھتے قدم تھمے تھے۔۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔۔"

اسکا جواب عام سا تھا۔۔۔

"لیکن مجھے پتہ کہ تم اسے بہت اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔۔اور تمہیں مجھے سب بتانا ہوگا بیوی۔۔۔۔"

"میں اس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔نا مجھے پتہ تھا کہ وہ شخص کون تھے۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔ایک درد ناک منظر اسکے چہرے کے سامنے گھما تھا۔۔۔

"اوکے ٹیک یور ٹائم۔۔۔۔۔۔"

وہ بھی اب زمین سے اٹھا تھا۔۔۔

"رات میں جب آونگا تو اس ٹاپک پہ مجھے بات کرنی ہے۔۔۔۔مجھے امید ہے کہ تم خود کو کمپوز کرکے تیار رکھو گی۔۔۔۔ٹیک کئر۔۔۔۔۔"

''سوونگی تو نہیں؟ ''

نرمی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔اور حیام کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔۔

''نہیں ۔''

''انتظار کروگی میرا''

ان چاہی خواہش منہ پہ آئی تھی۔۔چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر جزبات بھرے لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔

''ہوں''

بھیگی پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ اسکے مقابل کھڑا ہوتا اسکا بھیگا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اپنے پیار کی پہلی ثبت اسکے ماتھے پہ رکھتا بولا تھا اور اپنا لمس اسکے ماتھے پہ چھوڑ کے جاچکا تھا۔۔۔

وہ ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے اسکا لمس ناجانے کتنی دیر تک محسوس کرتی رہی تھی۔۔۔

گھپ اندھیرے میں بلے کمرے میں وہ دو دن سے بند تھا۔۔۔۔۔۔

تمام کھڑکیاں بند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"باس۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ آرھا ترچھا بیڈ پہ گرا سلگار پھونک رہا تھا جب ایک بندہ اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔۔۔" دھواں چھوڑتا وہ بولا تھا سیدھا ہونے کی اسنے کوشش بھی نا کی تھی۔۔۔

"باس۔۔۔مال کا کیا کریں۔۔۔۔۔۔"

وہ ادب سے بولا تھا۔۔۔

"دفنا دو۔۔۔۔"

وہ دھتکارنے کے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"باس ۔۔۔لاکھوں کڑوڑوں کا مال ہے ۔۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔"

وہ گھبرایا تھا۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے اس وقت مجھے سب سے زیادہ کیا زہر لگ رہا ہے"۔

وہ ایکدم سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا تھا ۔۔۔اسکی سرخ آنکھوں سے مقابل کو۔خوف آیا تھا۔۔

"نہیں باس۔۔۔"

وہ ایکقدم پیچھے ہوا تھا۔۔

"تمہاری یہ منحوس آواز۔۔۔۔"

وہ اس پہ ڈھاڑا تھا۔۔۔

"معافی باس۔۔۔۔"

وہ دو قدم مزید پیچھے ہوا تھا۔۔

"دفعہ ہوجاو یہاں سے۔۔۔"

گلاس سائڈ ٹیبل سے اٹھا کے اسنے سامنے دیوار پہ پوری زور و طاقت سے مارا تھا کہ چھناک سے ٹوٹنے کی۔آواز آئی تھی۔۔

"دوسرے ہی مٹے وہ یہاں سے غائب تھا۔۔۔۔

رات کے کھانے پر وہ اسکا انتظار کرتی رہی تھی لیکن وہ نہیں آیا تھا۔۔۔ملازمہ ناجانے کتنی دفعہ اسے کھانے کا کہہ چکی تھی لیکن اسکا اکیلے کھانے کو بلکل دل ناچاہا تھا۔۔

"سوگی تو نہیں۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"انتظار کروگی۔۔۔۔"

ہاں"

صبح کے آخری کے کچھ لمحے یاد کرتے ہوئے اسکا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔کیا اسکی پہلی محبت اتنی سستی تھی کہ وہ اس نئے رشتے کی وجہ سے بھول جاتی۔۔۔۔۔اسکے دماغ، دل دونوں نے نفی کیا تھا۔۔۔

انہی سوچوں میں کب کسی نے اسے مخاطب کیا تھا اسے معلوم بھی نا ہوا تھا۔۔۔

"کس کو سوچ رہی ہو اتنی محو ہو کر۔۔۔۔۔"
وہ اسکے سامنے چٹکی بجاتا ہوا شکوے سے بولا تھا۔۔۔کیونکہ اسکی موجودگی کو وہ فراموش کر سکی تھی۔۔۔

"ک۔۔کسی کو نہیں" وہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی صوفے سے اٹھی تھی۔۔۔

"ویل۔۔۔کیا تم نے کھانا کھالیا ہے۔۔۔۔اگر کھالیا ہے تو بالکونی میں آجاو۔۔۔۔۔"
وہ کلائی پہ بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔جہاں بارہ بج رہے تھے۔۔۔اسے اچھا محسوس ہوا تھا کہ وہ اسکا انتظار کرتی رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں بالکونی میں موجود تھے۔۔۔۔
رات کی خاموشی ہرطرف پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسی ہو تم۔۔۔۔۔" وہ جب کرسی پہ آکے بیٹھی تو ضامن نے پہلا سوال کیا تھا۔۔

"جیسی تھی۔۔۔" الٹا جواب دینا اسکی شاید عادت تھی یا اس وقت وہ اس طرح کررہی تھی۔۔

"ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہنکارہ بھرتا چپ ہوگیا تھا۔۔اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس طرح اس سے بات کرنا شروع کرسکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا اتنی جلدی ٹھیک ہوگا اس سے معلومات فراہم کرنے کے لیے یہ سب کرنا۔۔۔۔""
ضامن سوچنے میں مگن ہوگیا تھا جبکہ حیام لاپرواہ سی کرسی پہ بیٹھی زمین کو گھورنے میں مگن تھی۔۔۔

"مجھے پتہ ہے تمہارے پاوں بہت حسین ہیں"
وہ اسکے اسٹل بیٹھنے اور زمین کو مستقل گھورنے پہ چوٹ کرتا بولا تھا۔

"فنی۔۔۔۔"
وہ اتنا ہی کہہ سکی تھی اور پھر چپ ہوگئی تھی۔۔۔
"تمہاری جس سے شادی ہورہی تھی حیام وہ کون تھا۔۔۔آئے مین تمہارے جاننے والا تھا۔۔۔۔۔یا باہر سے تھا"

بالآخر وہ بولنے کے قابل ہوا تھا۔۔۔

حیام نے اسکا سوال سن کے اسے خونخوار نظروں سے دیکھاتھا۔۔۔آنکھوں میں سرخ دوڑے زیادہ دیر جاگنے کی خبر دے رہے تھے۔۔ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی وہ تپ کے بولی تھی۔۔

"برائے مہربانی مجھ تک ہی رہیں آپ"
قہر آلور نظر ضامن کے وجود پہ ڈال کے وہ رخ پھیر گئی تھی جیسے اسکی زات حیام کے لیے کوئی معنی نا رکھتی ہو۔۔۔۔۔۔

"میرا پیشہ ایسا نہیں ہے کہ جس چیز کو تلاش کرنا ہو اور صرف اس تک ہی محدود رہوں، اردگرد ، چاروں طرف ، ہر طرف سے مقابل کو ہاتھوں میں لینا میری عادت ہے۔۔۔۔"

اپنے ہاتھوں کو بغور دیکھتا وہ بولا تھا جب حیام۔کو کچھ غلط ہونے کا محسوس سا ہوا تھا۔۔وہ ایکدم گھبرائی تھی۔۔

"ک۔۔کک۔۔۔کیا مطلب ہے آپکا"
اسکے چہرے کی رنگت پھیکی پڑنے لگی تھی۔۔۔

"ارے میرا مطلب جاننا تمہارے بس کا کام کہاں ہے۔۔میرا مطلب سنوگی تو یقیناً بے ہوش ہوجاوگی۔۔۔۔"

مکرو مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا وہ بولا تھا۔۔

"آپ مجھے کنفیوز کررہے ہیں"
وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔ٹھنڈی ہوا سے اسکے بال بار بار چہرے پہ آرہے تھے انکو کان کے پیچھے اڑستی وہ کنفیوز سی بولی تھی۔۔۔

"تم کنفیوز ہونے کے لیے ہی بنی ہو"
مقابل کا جواب لاجواب تھا کے حیام چپ ہوگئی تھی۔۔۔مطلب اس سے کچھ پوچھنا بے کار اور بے معنی تھا۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں کون تھا وہ"

اب ضامن زرا سخت آواز میں بولا تھا اور اسکا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔اسکا ٹھنڈا پسینے سے شرابور ہاتھ کو تھام کر اسکی پشت سہلاتا وہ بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حیام مزید کنفیوز ہوگئی تھی۔۔اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالنے کی بھرپور کوشش میں وہ بولی تھی۔۔۔

"ک---کزن---"

اسکی قربت دیکھ کے خود بخود اسکے منہ سے نکلا تھا----

"اووو----مائے---گڈ نیس-----"

ضامن کا ایک جاندار قہقہ پرسکون فضا میں گونجا تھا----حیام نے مسکین نظروں سے اسے دیکھا تھا--کیا-وہ-اسکا-مزاق اڑا رہا تھا---

"موصوف کزن تھے----نام کیا تھا-تمہارے سو کالڈ کزن کا----"

اسکے ہاتھ کو کھینچ کر اپنے منہ کے قریب لے جاتے ہوئے وہ بولا تھا--------حیام اگلی حرکت پہ آنکھیں میچ گئی تھی--آنے والے لمحات کے لیے وہ خوفزدہ سی ہوئی تھی--

"ب--برہان---برہان ہے"

وہ سہم کربولی تھی---

"اچھا اب ریلیکس-------"

وہ اسکے چہرے کے تاثرات بغور دیکھتا بولا تھا اور اسکاہاتھ بھی چھوڑ دیا تھاتاکہ وہ پرسکون ہوسکے---اتنا کافی تھا اسکو اگلوانے کے لیے----

وہ زرا سی پرسکون ہی ہوئی تھی جب ضامن نے دوسرا سوال کیا تھا---

"تم لوگ پھر بچپن سے ایکدوسرے کوجانتے ہوگے ---"

ناجانے کیسا تشویش ناک اسکا لہجہ تھا--

"ہا--ہاں---"

وہ فوراً بولی تھی--

"پھر شادی تک کیسے بات پہنچی"

اسکے اس سوال پہ حیام نے آنکھیں وا کے کرکے اسے دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں مگن تھا-------اک اک جواب پہ اک اک ملحے پہ ضامن کی نظر ااکے وجود اسکے چہرے پہ اٹکی ہوئی تھی---

"کیسے بات پہنچی شادی تک بیوی"

جب اسنے کوئی جواب نا دیا تو وہ اسکا حوصلہ بڑھاتا نرم لہجے سے گویا ہوا تھا--

"وہ مجھ سے محبت کرتا تھا-----"

ایک تھکا ہوا شاید زلت بھرا جواب اسنے دیا تھا--اگر محبت ہوتی تو ابھی وہ اس سے دور تو نا ہوتی---

"اور تم-----"

ضامن کے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی---

"ہم دونوں"

وہ نظریں نیچے کیے آنسوؤں کو پینے کی کوشش میں دھیرے سے بولی تھی---

"ہمم---معلوم ہے مجھے کہ تمہیں اس سوکالڈ سے کتنی محبت ہے--------"

زرا سی چپ کے بعد وہ بولاتھا--اچھی طرح اسے پہلے دن سے ہی معلوم تھا کہ کس قدر وہ اسکی محبت میں ڈوبی ہوئی لڑکی ہے--لیکن خیر اسے کیا فکر تھی----وہ اپنا کام کررہا تھا---کام۔سے مطلب اسکا مقصد تھا---

"وہ سوکالڈ نہیں ہے"

دوسری بار برہان کے بارے میں یہ لفظ سن کے وہ دکھ بھرے لہجے میں بولی تھی--وہ چاہ کر بھی۔اس سے نفرت نہیں کرپارہی تھی---

"سوکالڈ ہی ہے جو تمہیں بیچ راستے میں چھوڑ گیا----"

ضامن کو اسکا۔اس طرح بولنا اچھ نہیں لگا تھا---

"یہ میری قسمت تھی----"

وہ چلائی تھی----

"قسمت کا نام دے دیا---واو----بہت شاطر ہو یار تم بیوی----
بلکل کوئی چھوٹی سی کم سن---بے عقل معلوم نہیں ہوتیں----------"

وہ سگریٹ کا پیکٹ کھولتا خود کو غصہ کرنے سے روکتا آرام سے بولا تھا--

"اچھا-----چلو دوستی ہی کرلو---میں کچھ نہیں کہہ رہا-----تمہارے برہان کو"

کس قدر فراخدلی سے وہ "تمہارے برہان" کہہ گیا تھا یہ صرف وہ ہی جانتا تھا------ناجانے ابھی اسے کیا کیا کرنا پڑتا---

"وہ اسکی بات پہ رخ پھیر گئی تھی----

"مجھے نہیں کرنی---"
وہ منہ بنا کے بولی تھی--

"پلیز----"
ضامن نے سگریٹ کا پیکٹ واپس رکھا تھا اور اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا--

"اوکے " وہ مختصر سا بول کے چپ ہوگئی تھی---

"تمہیں کس طرح اس سے محبت ہوئی تھی---"
ضامن کے اگلے سوال پہ وہ چونکی تھی---

"یہ کیسا سوال ہے---"

اسکی سمجھ سے باہر تھا کہ آخر کیا پوچھنا چاہتا وہ شخص---

"مجھے نہیں پتہ نا محبت کے بارے میں--- تم بتادوگی تو مجھے زرا سا معلوم ہوجائے گا----اگر مجھے کسی سے محبت ہوگی تو----"

وہ اچھی طرح بات بناتا محبت پاش لہجے میں بولا تھا---

"عجیب---!!!!

وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا شاید اس لیے---"

وہ اپنے ہی لاپرواہ سے انداز میں بول گئی تھی--

اگر میں تمہارا خیال رکھونگا تو کیا تمہیں مجھ سے بھی محبت ہوجائے گی------؟"

ضامن نے اچانک سوال کیا تھا----

حیام سٹپٹائی تھی--کیونکہ ابھی جو محبت کے بارے میں جاننا چاہ رہا تھا---اب وہ ہی یہ کہہ رہا تھا----

"میں ---میں نے ایسا تو نہیں کہا ہے----"

وہ بارہا اعتماد سے بولی تھی--

"پھر تمہارا مطلب بھی تو یہ ہی ہے نا بیوی۔۔۔!!"

وہ کرسی کی پشت پہ سر ڈال کر آرام سے بولا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ایسا ہرگز نہیں ہے مطلب ۔۔۔"

آپکی ڈکشنری میں لفظ محبت کے معانی الگ ہیں جبکہ میری رائے اور معانی بلکل الگ ہیں جو آپ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔"

وہ زرا دیر میں ہی بدگمان ہوتی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ضامن کی بات نے اسکو غصہ دلایا تھا۔۔۔

"یس۔۔۔میری محبت میں تم کپڑے میری مرضی کے پہنوگی. ۔

کھانا میری مرضی کا کھاوگی۔۔۔

پیار بھی میری مرضی سے ہوگا۔۔

اٹھوگی بھی میری مرضی سے۔۔۔

سووگی میری مرضی سے۔۔۔

جاگوگی میری مرضی سے۔۔

یہاں تک کہ۔۔۔۔۔۔جب بولوگی تو وہ بھی میری مرضی سے۔۔۔میری ڈکشنری میں محبت یہ ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ۔اسکی کلائی پکڑتا دوبارہ کرسی پہ بٹھاتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا رعب دار لہجے میں بولا تھا۔۔

"وجود میرا ہوگا ، راج آپ کرینگے۔۔۔۔"

حیام تپ گئی تھی۔۔کتنا مین شخص تھا یہ۔۔۔۔۔۔اب وہ اسکی مرضی سے چلے گی کیا۔۔۔۔!!!

""""کافی سمجھدرا ہو۔ ۔۔۔۔"

ایک طنزیہ مسکراہٹ ضامن کے چہرے پہ آئی تھی۔۔

"مجھے نہیں کرنی آپ سے مزید بات۔۔۔۔"

وہ دوبارہ کرسی سے اٹھتی ناراضگی بھرے لہجے میں بولی تھی جیسے اسے ضامن کی یہ بات بہت بری لگی ہو۔۔۔

"بار بار بھاگتی کیوں۔۔۔۔کیوں مجھ سے بھاگنا چاہتی ہو۔۔۔مجھے کیوں اکیلا چھوڑ تی ہو بار بار"

وہ اسکی کلائی ایک بار پھر پکڑ کے زرا سا جھٹکا دے کر دوبارہ بٹھا چکا تھا لین اب اسنے اسکی کلائی بلکل نا چھوڑی تھی۔۔۔

"کیونکہ مجھے بھی سب بار بار ادھورے راستے میں چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔یوں بار بار ایک ساتھ ، یہ سب مجھے راز نہیں آرہا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

وہ درد بھرے انداز میں کہتی ضامن کو چونکا گئی تھی۔۔۔ایک کرب حیام کے چہرے پہ تھا۔۔۔اسکی داستان۔۔۔

''اور کیا۔۔۔۔''

ضامن پوری توجہ سے اس سن رہا تھا۔۔۔

''اور مجھے اچھی طرح یقین ہے کہ آپ بھی مجھے ایک دن چھوڑ دینگے۔ ۔۔''

وہ اپنی کلائی اسکے ہاتھ کی گرفت سے چھڑواتی بولی تھی۔۔۔

''تم کیسے یہ کہہ سکتی ہو۔۔۔۔''

اسکی عقل پہ ضامن کا ماتم کرنے کا دل چاہا تھا۔۔۔۔

''کیونکہ سب ہی چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔''

عام۔سے انداز سے حیام نے کہا تھا۔۔

''یہ تو بہت عام سا جملہ ہوا۔۔۔کچھ ایسی بات کہو جس پہ میں اکتفا کرسکوں۔۔۔۔''

وہ ایک گہرا سانس لیتا پرسکون سا بولا تھا۔۔۔

"اب میں کیا کہوں۔۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔۔۔"
وہ جھنجلا گئی تھی۔۔۔۔۔

"جو کہنا چاہتی ہو وہ کہو"
وہ جیسے اسے بولنے کا موقع دے رہا تھا۔۔

"میرے خیال میں ایسے بنائے گئے رشتے زیادہ پائیدار نہیں ہوتے۔۔۔۔" بالآخر وہ بولی تھی۔۔

""""تھینک گاڈ آپکو معلوم تو ہوا کہ ہمارے بیچ کوئی رشتہ بنا ہوا ہے" ضامن استہزایہ ہنسا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"آپ " میں ایک الگ نما کا طنز تھا۔۔۔

"اچھا تم سوجاو جا کر۔۔۔رات زیادہ ہوگئی ہے۔۔۔۔"
جب وہ مزید کچھ کہنا نہیں چاہ رہی تھی تب ضامن نے اسے کھلے دل سے اجازت دی تھی۔۔۔۔اس کے کہنے کی دیر تھی کہ۔وہ ایکدم اٹھ کے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔جبکی ضامن وہیں کرسی کی پشت پہ سر ڈال کے پاوں ٹیبل پہ رکھ کے موبائل کے استعمال میں مصروف ہوگیا تھا۔۔۔

"کیا ضرورت تھی بھابھی آپ کو سب برہان کو بتانے کی۔۔۔آپ کو پتہ ہے نا وہ کتنا ٹینس ہے آج کل۔۔۔۔"

آرزو بیگم انہیں چائے کا مگ تھماتی ناراضگی بھرے لہجے میں بولی۔تھیں۔۔۔
شام کی چائے پہ انیلہ بیگم اور ماریہ دونوں یہاں آئے ہوئے تھے۔۔۔

"ایک دن تو پتہ چلنا تھا نا پھر ابھی کیوں نہیں۔۔۔۔جتنی جلدی سچائی کا علم۔ہوجائے اتنا ہی فائدہ مند ہوتا ہے"

انیلہ بیگم مگ تھماتی بولیں تھیں۔۔

"لیکن برہان۔۔۔رات کو۔۔۔رات کو اسنے پورے گھر کا سکون برباد کردیا تھا۔۔۔۔۔"
"آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ویسے ہی وہ لڑکی میرے بیٹے کو جہنم میں جھونک کر نکل چکی ہے"

وہ چہرے پہ سخت تاثرات لائے غصے سے بولی تھیں۔۔

"آرزو۔۔۔۔دفعہ کرو اسے۔۔۔
اب عقلمندانہ مشورہ یہ ہی ہے۔۔۔کہ"
وہ چائے کا سپ لیتیں زرا ٹھہری تھیں۔۔

"جی-- بھابھی کہیں آپ"

"برہان کی جلد از جلد شادی کروادو---کوئی ساتھ ہوگا تو اسکا دکھ درد سب بانٹ لے گا-----حیام پھر کیا چیز ہے"

وہ اپنے مطلب کا مشورہ انہیں دے سکی تھیں--

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابھی لیکن وہ کہاں مانے گا------میں نے اسے کتنا سمجھایا تھا کہ حیام کو چھوڑ کر ماریہ پہ غور کرے لیکن اس لڑکی نے میرے بیٹے کو جینے لائق نہیں چھوڑا--- مجھ سے ٹھیک سے بات تک نہیں کرتا----"

وہ تکلیف دہ انداز میں بولی تھیں---

"تم دیکھ لو آرزو----ماریہ کے کافی رشتے آئے ہوئے ہیں--اگر تمہیں برہان کے لیے وہ بہترین چوائس لگتی ہے تو تم میری نند ہو پہلے میری بیٹی پہ حق تمہارا ہے ورنہ اب اسکی پڑھائی بھی مکمل ہوچکی ہے جلد از جلد میں اسکی شادی کرنا چاہتی ہوں"

"بھابھی میں بات کرونگی برہان سے--میں تو شروع سے ہی یہ ہی چاہتی تھی لیکن برہان حیام کی طرف مائل تھا----"

وہ مسکرا کے بولی تھیں--

"یہ دیکھیں پھوپو کتنا اچھا بیک ہوا ہے یہ"
ماریہ ایکدم لاونج میں داخل ہوتی خوشی سے بولی تھی۔۔۔وہ جب سے یہاں آئی تھی کچن میں گھس گئی تھی۔۔خاص برہان کے لیے خود کیک بیک کرنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

"بہت اچھا ہے یہ ، ویری گڈ"
آرزو بیگم اسکی حوصلہ افزائی کرنا نا بھولی تھیں۔۔۔

تب ہی برہان اندرونی گیٹ سے گھر میں داخل ہوتا نظر آیا تھا۔۔

"اسلام و علیکم ماما"
وہ روکھے انداز میں سلام جھاڑ چکا تھا۔۔۔مامی پہ ایک نظر ڈال کے وہ مسکرا بھی نا سکا تھا۔۔

"آگئے تم۔۔۔بیٹھو ! میں چائے منگواتی ہوں"
آرزو بیگم صوفے سے اٹھتی بولیں تھیں۔۔۔

"نہیں مام۔۔۔میں آرام کرونگا۔۔۔۔" وہ آفس سے آیا تھا شدید تھکن کا شکار تھا۔۔کسی طرح ان سب سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔۔

"برہان یہ کیک تو ٹرائے کرلو۔۔۔تمہارا فیورٹ ہے"
وہ منت بھرے انداز سے اسکے سامنے آکے بولی تھی۔۔

"ماریہ--فور گاڈ سیک----کس طرح کی لڑکی ہو تم---تمہیں سنائی نہیں دیا کہ میں۔آرام کرنا چاہتا ہوں---تمہارا کیک کیا میری تھکاوٹ اتار دے گا-----سائیڈ پہ رہا کرو، بیچ راستے نا آیا کرو---"

وہ سخت تیوروں اسے گھورتا کچھ لمحوں میں ہی اسکی عقل ٹھکانے لگا چکا تھا-----اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔تھا---

"ماریہ صوفے پی ڈھے کہ رونے لگی تھی --"

"ممی----" یہ----
وہ بے تحاشہ رونے لگی تھی--اتنی زلت تو اسنے کبھی نا سہی تھی.

"ماریہ--بیٹا وہ تھوڑا سا پریشان تھا-----ایسا نہیں ہے کچھ بھی---
آرزو بیگم اسے سمجھانے لگی تھیں---برہان کے اس رویے نے ماریہ کے ساتھ ساتھ انہیں بھی تکلیف دی تھی--

---

دوپہر تک وہ سارے کام نبٹا کر پیکنگ کرچکا تھا--آج کی فلائٹ سے وہ بھی کراچی پہنچنا چاہتا تھا---لیکن اس سے پہلے ایک جگہ کی ویزٹ کرنا نا بھولا تھا---

آج پھر وہ اسی یونیورسٹی میں۔موجود تھا جبکہ ڈیپارٹمنٹ بھی وہی تھا۔۔۔۔۔انجانے پن میں وہ اسکا انتظار کررہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کتنی لڑکیاں اسکو اس طرح خاموش دیکھ کے اسکے پاس سے گزرتی ہوئی اسکی۔پر سنیلیٹی سے مرعوب ہوکر اس پہ۔لائنز مار چکی تھیں۔۔لیکن وہ صبر کرتا ہوا اسکے انتظار میں تھا۔۔۔جب وہ اسے کلاس سے عجلت میں نکلتی ہوئی دکھائی دی

۔۔۔۔۔۔

بلیو جینز پہ بلیک شرٹ اور بلیو لیڈر کا بیگ کندھے پہ ڈالے آئے گلاسسز بالوں میں لگائے وہ باہر آئی تھی۔۔۔اسکا اپنا ہی اسٹائک تھا۔۔۔آئے گلاسسز آنکھوں کے بجائے بالوں میں لگاتی تھی۔۔۔

دارم اسکو۔دیکھ چکا تھا اور اسکی طرف ہی منہ کرکے بیٹھ گیا تھا کہ شاید وہ اسے دیکھ سکے۔۔۔۔۔اور یہ ہی ہوا تھا سامیہ کہ نظر ایک بار پھر اس پہ پڑی تھی اور وہ بنا کوئی لمحہ ضائع کیے اسکے سر پہ پہنچی تھی۔۔

"تم پھر آگئے یہاں۔۔۔۔"
وہ اسے بغور دیکھتی بولی تھی۔۔۔براون پینٹ پہ وائٹ شرٹ کے اوپر براون ہی لیڈر کی جیکٹ پہنے وہ اسکے سامنے تھا۔۔۔

"اوو۔۔۔سوری۔۔۔۔کون۔۔۔"

وہ انجان بنا تھا۔۔۔

"تم جیسے بندوں کی یاداشت اتنی کمزور ہوگی معلوم نہیں تھا۔۔۔ہمارے ملک میں۔اس طرح کے ایجنٹس ہونگے تو ملک کو بچائے گا کون۔۔۔۔"

وہ سینے پہ دونوں ہاتھ باندھتی تنک کے بولی تھی۔۔۔

"اوو۔۔تمہیں میرا پروفیشن بھی معلوم ہوگیا اسٹرینج۔۔۔"

دارم تعریف کیے بنا نا رہ سکا تھا.

"اور دیکھو تمہیں میرا نام تک نہیں معلوم"

وہ استہزایہ ہنسی تھی۔۔۔۔اسکے گلابی گداز ہونٹوں پہ ہنسی کافی بھلی لگی تھی۔۔

"نام میں کیا رکھا ہے۔۔۔چلو میں چلتا ہوں۔۔۔"

وہ اپنا موڈ کو بہتر رکھتا یہ بولا تھا کہ۔وہ اسکو روکے گی اور وہ رک جائے گا۔۔۔

"ابھی کہاں سے چلتے ہو۔۔۔۔تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔تمہارے دوست نے میری کال تک نا کی اٹینڈ۔۔۔۔۔کیا میں تمہیں۔اتنی آسانی سے جانے دونگی یہاں سے۔۔۔یہ۔سوچ بھی کیسے لیا آخر"

وہ غصے سے بلبلاتی بولی تھی۔۔۔۔۔دارم اسکی حالت دیکھ کے محظوظ ہوا تھا۔۔

"وہ آپکا اور انکا ہیڈ ایک ہے میرا نہیں"
دارم نے صاف ہری مرچ دکھائی تھی۔۔۔

"یہ اچھا نہیں کررہے آپ" وہ فوراً آپ پہ اتر آئی تھی۔۔

"تو اس سے اچھا کیا کروں میں آپ کے لیے۔۔۔۔"
دارم کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آیا تھا۔

"میرا نمبر لے لیں اور جلدی سے اپنے دوست کے گھر جائیں اور اپنے نمبر سے حیام سے میری بات کروائیں۔۔۔۔۔۔بلکہ مجھے بھی اپنا نمبر دیں"

وہ جلدی سے بولی تھی۔۔حیام کے لیے کچھ بھی۔۔۔۔یہ سین تھا۔۔۔

"انجان لوگوں کو میں نمبر بلکل نہیں دیتا سوری۔۔۔"
وہ انکار کرگیا تھا۔۔

"ہماری تین ملاقات ہوگئی ہیں۔اب ہم کہاں انجان ہیں۔۔۔
میرا نام سامیہ ہے۔۔۔میں۔بزنس پڑھ رہی ہوں۔۔۔یہیں پاس۔سوسائٹی میں رہتی ہوں۔۔۔حیام کی بیسٹ فرینڈ ہوں۔۔اب تو نہیں رہے نا انجان۔۔۔"

اسکے منہ میں جو آیا تھا بول گئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ دارم اپنی ہنسی ضبط نا کرسکا تھا اور ہنس۔دیا تھا۔۔

"میرا نمبر آوٹ تو نہیں کروگی"

ایک معصومانہ سوال دارم کی طرف سے آیا تھا۔ ۔

"پکا وعدہ نہیں"

وہ توبہ کرتی سر نفی میں ہلا کے رہ گئی تھی۔۔

"جلد ہی بات کروادونگا۔۔۔شاید کل ہی۔۔۔کیونکہ میں آج ہی کراچی جارہا ہوں"

وہ دونوں ایکدوسرے کو نمبر ایکسینج کرانے گے تھے۔۔۔ ۔

جبکہ دارم اپنی اس دن کی بے عزتی کا بدلہ آرام سے لے چکا تھا۔۔وہ خود ہی آج سب اپنے بارے میں بتاچکی تھی۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے تم پہ ریڈ کلر کتنا کھلتا ہے ، ایسا لگتا ہے کہ بلکل ریڈ روز ہو تم۔۔۔کھلا ہوا خوبصورت!!!"

حیام قدآور شیشے کے سامنے کھڑی اپنے نازک سراپے پہ نظر ڈال کر رہ گئی تھی۔۔
لال کلر کی سادی سی قمیض اور لال ہی چوڑی دار پجامے میں وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔جبکی ڈوپٹہ جو شانے پہ پڑا تھا وہ بھی لال ہی رنگ کا تھا۔۔

ہمیشہ کی طرح برہان کے کہے گئے کچھ جملے اسکی سماعتوں سے گزرے تھے۔۔۔۔۔

ان جملوں کی یاد پہ ایکدم اسے لال رنگ اپنے جسم پہ برا سا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آنسووں کی لڑی گالوں پہ پھسلنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم کتنی کیریکٹر لیس لڑکی ہو حیام۔۔۔۔۔۔۔۔تم نے مجھے چیٹ کیا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں کتنا چاہا ہے میں نے تمہیں معلوم بھی ہے۔۔۔"

لگائے گئے اپنے اوپر گھٹیا الزامات اسکے کانوں میں گونجے تھے۔۔

"شادی کا جوڑا لال ہی ہوگا تمہارا تاکہ جب میں تمہیں اپنے کمرے میں دیکھوں تو مبہوت رہ جاوں۔۔۔۔۔"

ایک اور یاد نے اسے آ گھیرا تھا۔۔۔

"مر کیوں نہیں گئی تھی یہ لڑکی اپنی ماں کے ساتھ۔۔۔۔ناجانے کیسے کیسے لڑکوں کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔۔۔۔برہان چلو یہاں سے۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔میں نے کسی کے ساتھ کچھ نہیں کیا تھا"
وہ کانوں پہ دونوں ہاتھ رکھتی زور سے چلائی تھی۔۔۔۔۔۔

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے --
میرے پیار میں کیا کمی رہ گئی تھی حیام۔۔۔۔۔جو تم ڈیٹس رچاتی رہیں۔۔۔کیا میں کافی نہیں تھا تمہارے لیے"

"مرجاو حیام تم۔۔۔ہمارے گھر کو بدنام کرکے رکھ دیا۔۔۔۔۔"

باری باری سب کی آوازیں اسکے اردگرد سنائی دے رہیں تھیں۔۔۔۔

روتی ہوئی خود سے چلاتی ہوئی وہ کمرے میں نظریں دوڑانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔لال ڈوپٹہ اسنے اپنے بدن پہ سے اتار کے پھینکا تھا۔۔۔۔۔۔اسے اس رنگ سے ہی گھن آئی تھی۔۔۔۔۔

ٹیبل پہ رکھی فروٹ باکس میں چھڑی پہ اسکی نظر گئی تھی۔۔۔لپک کے وہ اسکی طرف گئی تھی۔۔۔۔

"چھڑی کو پکڑ لینے کے بعد اسنے اپنی مخملی کلائی پہ نظر ڈالی تھی اور نبض پہ رکھی تھی
"۔۔۔۔

"لیکن اس سے وہ تیز دھار چھڑی چل بھی نا سکی تھی۔۔۔کیسے برداشت کرتی وہ یہ درد ۔۔۔۔غصے اور وحشت کے عالم میں اسنے چھڑی دور پھینکی تھی۔۔۔۔

ابھی ایسا لگا تھا کہ اس پہ کچھ سوار ہوگیا ہے۔۔۔۔

کبرد کھنگالنے کے بعد اسے پھر بھی کچھ اپنے سکون کے لیے نا ملا تھا۔۔۔۔۔لیکن پھر آخری خانے کی دراز میں اسکی نظر گئی تھی جہاں پسٹل رکھی تھی۔۔

پسٹل کو اسنے اٹھانا چاہا تھا لیکن اسکے کپکپاتے ہاتھ رک گئے تھے۔۔ ۔۔۔

چیختی ہوئی وہ رونے لگی تھی۔۔۔اس سے یہ بھی نا ہورہا تھا۔ ۔۔۔کچھ بھی تو اس سے نا ہورہا تھا۔۔۔

تھک ہار کے وہ بیڈ کی طرف گئی تھی۔۔۔۔اور کونے پہ بیٹھی تھی ۔۔۔

"ضامن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون اسکے پاس نا تھا اگر ہوتا تو شاید وہ اسکو کال کرلیتی۔۔۔۔۔

سائڈ ٹیبل کی دراز کھولنے کے بعد اسے دوائیوں کا باکس ملا تھا۔۔۔۔

سیکنڈ کے ہزاروے حصے میں اس نے وہ باکس تھاما تھا۔ ۔

اور دوائیاں تلاش کرنے لگی تھی۔۔۔اسکا دماغ پھٹنے کو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔زرا دیر میں ہی اسکی حالت بری ہوگئی تھی۔۔۔۔اسکا جسم کپکپارہا تھا۔۔۔۔۔

اپنی مطلوبہ دوائی نکالنے کے بعد اسنے گہری سانس لی تھی۔۔۔۔۔۔

"Mery paas aao"

"Mery paas aao

"Mery paas aao

Zaam

باکس واپس رکھ کے اسنے سرعت سے ایک چٹ لکھی تھی۔اور سائد ٹیبل پہ رکھ دی تھی اور اسکے اوپر اسٹون رکھ دیا تھا.....

ٹیبلیٹ کی برنی کھول کے پتہ نہیں کتنی گولیاں وہ پانی کی مدد سے نگل چکی تھی۔۔۔۔اور بیڈ کے کراون سے ٹیک لگا کے اپنی قسمت پہ رونے لگی تھی۔۔۔

اپنی عام روٹین کے مطابق وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔بیڈروم کو لاکڈ کرنے کے بعد پہلی نظر اسکی ہمیشہ اب بیڈ پہ جاتی تھی جہاں وہ مزے سے سونے کا فعل انجام دے رہی ہوتی تھیں۔۔۔۔۔۔

"کتنا اچھا ہوتا کہ آج بھی میں آتا اور تم میرا انتظار کررہی ہوتیں۔۔۔۔"

دروازے سے ٹیک لگائے وہ مجو نیند حیام پہ نظر ڈالتا سوچ رہا تھا۔۔۔سوچ کو جھٹک کر وہ آگے بڑھا تھا۔۔براون لیڈر کی جیکٹ جو وہ ہمیشہ پہن کے رکھتا تھا اسے اتار کے ہینگ کر کے الماری میں رکھی تھی۔۔۔۔۔بلیک ٹی شرٹ کو اتار کر صوفے پہ ڈالا تھا۔۔۔گھڑی موبائل لے کر اپنی جانب کی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ رکھا تھا۔۔۔۔

"ماننا پڑے گا بہت سوتی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح ، دن ، اور رات بھی"

انجانے میں وہ بار بار اسے ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

باتھ روم سے بیس منٹ بعد وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ٹراوزر اور وائٹ ٹی شرٹ میں وہ اس وقت بھی فل فریش لگ رہا تھا۔۔زرا سی بھی دن بھر کی تھکن اسکے چہرے پہ نا تھی۔۔۔۔

بیڈ پہ لیٹتے اسے یاد آیا تھا کہ وہ کل رات کتنا لیٹ سوئے تھے اور اب تو صرف بارہ ہی بجے تھے۔۔۔۔حیام ااکی طرف پشت کیے سوئے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سیدھا لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔جب چھت کو گھورتے ہوئے وہ تھک گیا تو اسنے حیام کی طرف کروٹ لینا

چاہی تھی لیکن جیسے ہی اسنے کروٹ لینے کے لیے رخ بدلا تھا تب ہی اسے اپنی کمر کے نیچے کچھ چبھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔وہ فوراً اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔اٹھنے پہ اسنے اپنے نیچے کچھ ڈھونڈا تھا تو اسے سیلپنگ پلز کی شیشی ملی تھی۔۔

"یہ" یہ یہاں کیسے آئی۔۔۔۔" وہ کھلی شیشی کو دیکھ کے حیرت سے پاگل ہوا تھا ۔۔۔۔۔لیکن پھر زرا سا اسنے اریب قریب بیڈ پہ دیکھا تھا تو ادھر ادھر کچھ گولیاں بکھری پڑی تھیں۔۔کچھ حیام کے وجود کے نیچے تھیں۔۔

"حیا۔۔۔۔۔۔۔اسکی زبان اٹکی تھی ۔

"حیام۔۔۔" جھٹکے سے اسنے اسکا کندھا پکڑ کے رخ اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے نظر حیام کے چہرے پہ۔ڈالی تھی جو بلکل زرد پڑا تھا ۔۔۔

"حیام۔۔۔۔" اسنے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نا بھی نا ہوئی تھی بلکل بے سود پڑی تھی۔۔۔۔

جلدی سے اسکی کلائی تھامی تھی اور نبض چیک کی تھی جو بلکل ہی مدھم تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابے---یہ کیا کیا---" وہ جلدی سے الٹے پیروں بیڈ سے اترا تھا اور تیزی سے قیمتی چیزیں اٹھائی تھیں-----چیزیں رکھنے کے بعد اسنے حیام کو گود میں لیا تھا اور بھاگنے کی شکل میں حیام کو لے کرگیا تھا-----

---

آدھے گھنٹے کا راستہ اسنے سترہ منٹ پہ پُر کیا تھا--

سرعت سے وہ اسے لے کر ہاسپٹل کے اندر آیا تھا---ایمرجنسی کی صورت میں اسے پرائیوٹ روم لے کر گیا تھا---اپنے کارڈ کی بنا پہ اسنے یہ کام لمحوں میں کرایا تھا-----

روم کی ونڈو سے وہ اسے دیکھ رہا تھا----بے جان سی وہ بیڈ پہ پڑی تھی جبکہ چہرے پہ اکسیجن ماکس تھا------سانس نا آنے کی صورت میں یہ سب کیا گیا تھا-----زرا سی دیر میں ہی وہ فکرمندی سے آدھا ہوگیا تھا---ایک منٹ بھی وہ بیٹھا نا تھا----کتنی دیر سے وہ یہیں اسٹل کھڑا اسکے وجودکو دیکھ رہا تھا---اسکے پاس-دارم بھی نا تھا جو ہروقت ہر پوزیشن میں اسکو تسلی دیتا تھا-----لیکن ابھی وہ اسے بہت مس کررہا تھا---------

تب ہی ڈاکٹر روم سے باہر آیا تھا------

"شی از فائن-----"

وہ اسکے قریب آ کر بولے تھے---

"ٹھیک بٹ کوئی سائد افیکٹ ڈاکٹر۔۔۔۔۔"

وہ بروقت بولا تھا۔۔۔

"یا۔۔۔سائڈ افیکٹ لائک۔۔۔۔ڈائرھیا، کانسٹیپیشن، ہرٹ برن، اینمیہ ایکسرا۔۔۔۔یہ سب ہوتا اگر شی زیادہ مقدار لیتی۔۔۔بٹ ایک دو سے زیادہ سے زیادہ ویک نیس ہوگی ۔۔بٹ یو شود ٹو ٹیک کئر آف ہر پراپرلی۔۔۔۔۔ But you should to take care of her properly"

بیسٹ آف لک۔۔۔۔"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔

اور وہ روم میں گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ اب تک سو رہی تھی۔۔انہیں یہاں آئے گھنٹہ ہوگیا تھا۔۔۔جبکہ ڈاکٹر نے صبح تک ہوش میں۔آنے کا کہا تھا۔۔مطلب وہ صبح تک سوتی رہے گی۔۔۔

ڈاکٹر کی اجازت سے وہ اسے اس ہی حالت میں گھر لے آیا تھا۔۔۔۔

اپنے بیڈروم کے بیڈ پہ ڈالنے پہ کے بعد وہ دوبارہ نہانے کے لیے چلا گیا تھا۔۔۔ہاسپٹل سے آکے وہ ہمیشہ شاور لیتا تھا۔۔۔۔زرا ہی دیر میں وہ باہر آیا تھا۔۔۔

بیڈ پہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔دل تو کیا تھا اسے بھی چینج کروادے لیکن اسکی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ اسکی مرضی بغیر جانے کچھ کرے۔۔۔۔۔

"یار تم کیوں مجھے مشکل میں ڈالتی ہو"
وہ اسکے بال سنوارتا تکیے پہ کرتا ہوا لاچارگی سے بولا تھا۔۔

"اچھا لگتا ہے تمہیں گھر چھوڑ کے بھاگنا۔۔۔۔۔۔اٹلے سیدھے کام کرنا۔۔۔۔۔اچھا لگتا ہے تمہیں مجھے پریشان کرنا۔۔۔۔*

اسکا ہاتھ تھامتا وہ مدھم آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکا حلق سا خشک ہونے لگا تھا کتنی دیر سے وہ پریشان تکلیف میں تھا اسنے کچھ کھایا پیا تک نا تھا۔۔پانی کی تلاش میں نظر حیام کی۔ساءد کی سائیڈ ٹیبل پہ ڈالی تھی تاکہ پانی سے بھرا جگ اور گلاس لے سکے۔۔۔۔

پانی تو وہ البتہ نا لے سکا تھا لیکن سفید کاغذ اسے ضرور ملا تھا۔۔۔

کاغز اٹھا کے اسے پڑھنا چاہا تھا۔۔۔۔اور لفظ پڑھ کے وہ گنگ رہ گیا تھا۔۔۔۔

"کیا یہ تم نے لکھے ہیں۔۔۔۔۔"

حیرت کے شدید جھٹکوں نے ضامن کو آگھیرا تھا۔۔۔

وہ کاغذ پہ لکھے لفظوں کو اپنے لبوں سے لگاتا پرسکون ہوا تھا اور اسکے پاس کی لیٹ گیا تھا۔۔۔اب وہ دونوں بے حد قریب تھے کہ ضامن حیام کے بدن سے اٹھتی خوشبو کو اپنے چہرے پہ محسوس کررہا تھا۔۔۔۔اسکا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھ کے وہ آرام دہ ہوا تھا۔۔۔۔۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔

۔۔_____

صبح کے دس بجے ضامن کی آنکھ ہی پہلے کھلی تھی۔۔۔۔۔۔۔اپنے اطراف نظر دوڑا کے وہ محظوظ ہوا تھا۔۔۔۔۔جس طرح ضامن اسکا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھ کے سویا تھا اسی طرح وہ ااکا ہی ہاتھ بچوں کی طرح اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے ااکے کندھے پہ سر رکھے سورہی تھی۔۔۔۔

ایک عجیب سا احساس ضامن کے اندر بیدار ہوا تھا۔۔۔۔اور یہ شاید پہلی دفعہ تھا۔۔۔۔۔اپنا ہاتھ اسکے چھوٹے چھوٹے ملائم نرم ہاتھوں میں دیکھ کے ااے اچھا لگا تھا۔۔۔اپنا ہاتھ کا رنگ اسکے ہاتھوں کے رنگ کے سامنے دیکھ کے وہ ماننے کا اقرار کرچکا تھا کہ وہ دودھ جیسی رنگت کی مالک ہے۔۔جبکہ وہ خود بہت سفید سرخ تھا لیکن حیام کے رنگ کے آگے ااکی رنگت

پھیکی تھی۔۔۔جس طرح کشش حیام کے رنگ میں تھی وہ اسکے رنگ میں بکل۔نا تھی۔۔۔۔۔۔تھوڑا سا قریب ہوکر اانے اسکے بال چھوئے تھے۔۔۔براون بال ۔۔۔۔۔۔بالوں کو چھونے سے اسے محسوس ہوا تھا کہ واقعی بہت نرم و سلکی تھے کہ ہاتھ سے ہی پھسل جائیں۔۔۔اسکی پلکوں کی جھالر اب تک بچھی ہوئی تھی۔۔۔گال سرخ ہورہے تھے شاید وہ نیند میں بھی اسکی قربت کو محسوس کررہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"Pretty"

لفظ اسکی منہ سے نکلا تھا۔۔۔اسکے ماتھے پہ سے بال ہٹا کر اسنے اپنے دہکتے لب ماتھے پہ رکھے تھے اور نرمی سے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالتا اٹھ گیا تھا۔۔کمبل اس پہ ٹھیک کرتا وہ فریش ہونے چل دیا تھا۔۔۔

فریش ہونے کے بعد وہ آیا تو وہ ویلے ہی سورہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے یہ ہی کہا تھا کہ وہ صبح تک ہوش میں آجاے گی ۔۔لیکن۔وہ اب تم ویلے کی ویلے ہی تھی۔۔۔۔

وہ تیار ہو کر اسکے پاس۔واپس آیا تھا۔۔

"حیام-----

اٹھ جاو---"

وہ نرمی سے پکارتا اسکا گال سہلاتا آہستگی سے بولا تھا---

دو تین بار ایسا کرنے پہ وہ ہلکا سا کسمائی تھی----چہرہ اسکے چہرے کے قریب لے کرگیا تھا اور اسکے کان میں ناجانے کیا بولا تھا کہ حیام نے آنکھیں کھول دی تھیں--

"اٹھ جاو بیوی-----میں انتظار میں ہوں"

وہ-اس سے دور ہوتا مسکرا کے بولا تھا----------اور اسے کندھوں سے تھام کے اٹھایا تھا اسکے گرد ایک بازو ڈال کے اسے خود سے لگایا تھا اور وہ لڑکھ کے اسکے کندھے سے آلگی تھی-----ہلکے سے بخار میں وہ تپ رہی تھی--------جسم ہولے سے کانپ رہا تھا---

"کیسی فیلنگ آرہی ہے اب" وہ اسکا چہرہ اوپر کرتے بولا تھا لیکن وہ نیند میں ہی تھی----بظاہر وہ جاگ رہی تھی لیکن آنکھیں بند تھیں---

"حیام----اٹھ جاو اب بس---" وہ اسکا گال تھپتھپاتا زرا تیز لہجے میں بولا تھا---

میں لے کر چلتا ہوں باتھ روم----"

وہ اس سے الگ ہوتی آنکھیں مسلنے لگی تھی اور پھر سب کچھ سمجھنے لگی تھی کہ کہاں

ہے۔۔۔کیوں ہے۔۔کیسے ہے۔۔۔۔جب ضامن نے ااکا ہاتھ پکڑ کے اسے بیڈ سے اٹھایا تھا۔۔۔اور اسے تھام کے باتھ روم کی طرف لے گیا تھا۔۔۔

وہاں جاکر اسکا منہ دھلایا تھا برش اپنے سامنے کروایا تھا۔۔۔اور واپس اسی طرح تھام کے بیڈ پہ لایا تھا۔۔۔

"کپڑے چینج کرواوں۔۔۔۔۔۔"

وہ اس پر واپس کمبل ڈال شوخیت سے بولاتھا لیکن چہرے پہ سنجیدگی طاری تھی۔۔۔لال خوبصورت کلر میں اسے دیکھ کے وہ رات سے ہی دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس قدر کسی پہ کوئی کلر جچ سکتا ہے اسے اب معلوم ہوا تھا۔۔وہ سرخ گلاب لگ رہی تھی لیکن چہرہ مرجھایا ہوا تھا، ضامن کے ادا کیے گئے اس جملے پہ حیام ہوش میں آئی تھی اور گھبرائی تھی۔۔چہرہ جو رات سے سفید زرد تھا اب وہ سرخ انار کی طرح ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ضامن اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا اسکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔

"میں کپڑے لے کر آتا ہوں تمہارے پھر چینج کروادونگا۔۔۔۔"

وہ اٹھنا چاہتا تھا لیکن بامشکل حیام نے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔کہ۔وہ منع کررہی ہے۔۔۔

"اچھا پہلے ناشتہ کرلو۔۔پھر چینج ہوجائینگے۔۔۔"

اس نے کہاں باز آنا تھا۔۔جس طرح رات سے اب تک حیام نے اسے تنگ کیا تھا اسکا بھی تو حق بنتا تھا حیام کو ستانے کا تنگ کرنے کا۔۔۔۔۔۔

"نہ۔۔۔نہیں"

وہ اب بھی سانس کو بہال کرتی مشکل سے بولی تھی۔۔۔۔تب بیڈروم کا لاک دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا تھا۔۔وہ اسکی بات پہ غور نا کرتا اٹھا تھا اور وہان گیا تھا۔۔۔چند منٹے بعد وہ ناشتے کی ٹرے لیے مڑا تھا اور وہیں چلا آیا تھا۔۔۔

"ناشتہ۔۔۔" ناشتہ اسے کرانے میں وہ مشغول ہوگیا تھا۔۔۔انڈہ اس نے بوائل ہی اسے کھلایا تھا۔۔۔۔ پراٹھے کو چائے کے ساتھ نوالے بناتا وہ اسے کھلاتا جارہا تھا اور وہ بنا چوں چراں کیے کھاتی رہی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ وہ خود بھی کھاتا رہا تھا۔۔۔۔

ناشتے کے بعد اسٹرابیری سے بنے جوس کے گلاس کو اسے تھمایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"یہ نہیں پیونگی"

کھانے کے بعد اسکے سوئے ہوئے اوسان ٹھیک ہوئے تھے۔۔۔ کتنا زیادہ ضامن نے اسے کھلایا تھا اور وہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی کھاتی رہی تھی لیکن جوس کا بھرا گلاس۔دیکھ کے وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی زبان کو کھول چکی تھی۔۔

"کس لیے---"

اسکے ناشتہ سمیٹتے ہاتھ رکے تھے----چہرہ موڑ کے اسے دیکھا تھا. -

"ایلے ہی"

کوئی معقول بہانہ بھی اس سے نا بنا تھا--اسکی نظروں سے تیز لہجے سے غصے سے وہ سہم جاتی تھی--

"جان------!! جانو-----!! ہنی-----!! جانم----!! شیریں-----!! ایلے کچھ بھی القابات میں استعمال کرنے کے حق میں نہیں ہوں میں کہ یہ کہہ کر تمہیں مناوں---"

"بس اتنا کہونگا---بیوی اگلے دومنٹ میں یہ گلاس خالی چاہیے مجھے---میں تم پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا نا حکم چلارہا ہوں بس میری ریکوئسٹ ہے بلکہ ڈائٹ کا ایک حصہ ہے---"

ڈاکٹر نے خاص اسے ہدایت دی تھی کہ ڈائٹ کا خاص خیال رکھے---خلوص دل سے کہتا وہ پیار سے بولا تھا---

"اب شاباش پی لو"

وہ اسکا گال چھوتا نرمی سے بولا تھا---

حیام نے برا منہ بنا کر گلاس ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔۔۔۔اور ایک ہی سانس میں سارا پی لیا تھا۔۔۔۔۔

پانچ منٹ بعد ملازمہ کمرے میں داخل۔ہوئی تھی اور ناشتے کا سارا سامان اٹھانے لگی تھی۔۔۔

"کل کہاں تھے آپ لوگ"
وہ اب کی بار تیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ملازمہ نے الجھن آمیز نگاہوں سے ضامن کو دیکھا تھا اور پھر اسکے کندھے سے لگی حیام کو۔۔۔۔۔

"آئدہ بی بی کی کو اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔ان کی طبیعت خراب رہتی ہے "
وہ تحکم بھرے انداز میں بولا تھا اور وہ سر ہلاتی روم سے چلی گئی تھی۔۔۔

"تم نے پھر کل بھاگنے کی کوشش کی ہے حیام"
ملازمہ کے جانے کے بعد وہ۔اتنی ہی سنجیدگی سے گویا تھا۔۔۔

"میں گھر میں ہی تھی۔۔"
وہ اب کافی سنبھل چکی تھی۔۔۔۔آہستگی سے بولی۔تھی۔۔۔۔۔

"تم تمھیں گھر میں ہی لیکن سلیپنگ پلز کھا کے تم نے مجھ سے بھاگنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔"

"تمہیں مجھے ستا کے سکون ملتا ہے ۔۔۔رائٹ۔۔۔سکون تو لے گا ہی میں۔کونسا تمہارا اپنا ہوں۔۔۔۔تمہارا ہوتا تو ایسا نا کرتیں کچھ بھی بار بار۔۔۔لیکن میری زات، میرے وجود کی تمہارے سامنے کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔میں ہی پاگل ہوں جو تمہیں بار بار "بیوی" کہہ کہ اس لیے مخاطب کرتا ہوں تاکہ تمہیں یہ سن کے محسوس ہو احساس ہو کہ تم کسی کی بیوی ہو۔۔۔۔۔کسی کی عزت ہو۔۔کسی کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہو۔۔۔ورنہ مجھے شوق نہیں ہے بیوی کہنے کا۔۔میں بھی تمہارا نام لے سکتا ہوں۔۔بٹ مجھے لگتا تھا اگر میں یہ کہتا ہوں تو اس لیے کیونکہ سب میں۔اور مجھ میں تو فرق ہے نا۔۔۔سب کے لیے تم حیام ہو۔لیکن میرے لیے تو میری۔بیوی۔ہو۔۔۔۔۔۔"

وہ ناراضگی سے کہتا جارہا تھا جبکہ حیام دم۔سادھے اسے سن رہی تھی۔۔۔غور تو اسنے کیا تھا کہ وہ بلکل سب سے الگ شاید کوئی پہلا ہی ہوگا جو اپنی ہی بیوی کو بیوی کہہ کے مخاطب کرتا ہوگا یا وہ یہ سمجھتی تھی کہ ضامن کو یقین ہی نا تھا کہ وہ اسکی بیوی ہے تب ہی بیوی کہہ کے یقین کرنا چاہتا ہو۔۔لیکن۔وہ۔اس قدر گہرائی سے سوچتا ہوگا اسے کہاں معلوم تھا کچھ۔۔۔۔۔۔اتنے التفات پہ اسکے رخسار پر آنسو پھسلے تھے۔۔۔۔۔

"مجھ--- مجھ سے غلطی ہوئی تھی---"

وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی صرف اتنا ہی بول پائی تھی---

"اب میں نے رونے کا تو نہیں کہا------"
وہ اسکو روتا دیکھ کر پریشان ہوا تھا--ڈاکٹر نے اسے بلکل ٹینس فری رکھنے نا مشورہ دیا تھا---

"مجھے آتا ہے رونا"
وہ اب بیٹھے سے لیٹ گئی تھی یا اس سے زیادہ سکت نا تھی اس میں بیٹھنے کی---

"اوکے---لیکن اگر اب تم کچھ ایسا کروگی تو اپنی پسٹل سے تمہیں شوٹ کردونگا بیوی"
وہ اسکے گرد دونوں ہاتھ رکھتا اس پہ جھکتا بولا تھا-----حیام-محلے کے اندر سٹپٹائی تھی----

"م---میں---نے---"
اسکی زبان سے نکلتے لفظ اسکی قربت سے اندر ہی کہیں گھم ہوگئے تھے..

"بولو نا---"

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسکا معصوم دل دہلا گیا تھا-- چہرہ اسکے اتنے قریب ہونے سے حیا کی سرخی سے تمتما اٹھا تھا..

"میں نے بلایا تھا آپ کو۔۔۔۔۔"

وہ رخ موڑ گئی تھی تب ضامن نے ہاتھ ہٹا لیے تھے اور سیدھا ہوگیا تھا۔۔

"ایلے کوئی بلاتا ہے کیا۔۔۔"

اس کا اشارہ چٹ کی طرف تھا اور وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔

"فون نہیں تھا میرے پاس۔۔۔"

وہ بولی تھی۔۔۔

"لو دو نگا آج ہی۔۔۔۔"

وہ دوبارہ اسکی طرف دیکھتا محبت پاش لہجے میں بولا تھا۔۔

"مجھے چھوڑ کے گئے تھے.....تم بھی۔۔۔۔۔"

ضامن نے اسکے قریب ہونا چاہا تھا لیکن تکیہ کی دیوار اس حالت میں بھی حیام نے جھٹ سے بنائی تھی۔۔۔۔

"میں نہیں گیا تھا تمہیں چھوڑ کے۔۔۔۔۔۔کیا اب آفس بھی نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔"

اسنے تکیوں کو ہی اٹھا کے بیڈ سے دور پھینکا تھا اور اسکی کلائی پکڑ کے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

"گئے تھے"

میں نے بلایا بھی تھا۔۔۔"

وہ بچوں کی معصومیت لیے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے آنسو تکیے میں جزب ہورہے تھے۔۔۔زرا دیر میں ہی اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔۔جیسے ناجانے کتنے مہینوں سے بیمار ہو۔۔چہرے کی شادابی مانند پڑچکی تھی۔۔۔

"نہیں آئیں یہاں۔۔۔۔۔ اس کمرے سے ہی جائیں۔۔۔مجھے بلکل اچھے نہیں لگ رہے آپ اس وقت ۔۔۔۔"

وہ اسکو لیٹتے دیکھ کر خفا خفا انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ضامن مسکرا کہ۔رہ گیا تھا۔۔۔

" بیوی اس سے پہلے کیا تمہیں میں اچھا لگتا ہوں جو اس وقت اچھا نہیں لگ رہا ۔۔۔؟" وہ مسکراہٹ ضبط کرتا اسکی بات پکڑ چکا تھا۔۔۔حیام اب اپنے لفظوں پہ بامشکل غور کرتی جلدی سے رخ موڑنے کی کوشش میں تھی کہ ضامن نے اسکا رخ مزید۔اپنی طرف کرکے اپنے قریب کیا تھا۔۔

"پہلے اچھا لگتا تھا کیا---یا----بیماری میں زہن کی یاداشت چلی گئی ہے----"

وہ اسکے چہرے کو بغور تکتا سنجیدگی سے گویا ہوا تھا جبکہ حیام نظریں نیچے کیے بے دردی ہونٹ کاٹنے میں مصروف ہوگئی تھی جیسے اسکے پاس کوئی جواب نا ہو---

"بولو نا---"

اسکے پاس کچھ جواب ہی نا تھا کہ بولتی---

"اچھا میں مزید تنگ نہیں کرونگا--پہلے تم ٹھیک ہوجاو-----"

وہ دور ہوتا بولا تھا---

حیام نے سکون کا سانس لیا تھا------

"اچھا میں ملازمہ کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں----تب تک میں کچھ کام نبٹا کر آتا ہوں-----آفس جانا ہے---"

وہ کپڑے صحیح کرتا اٹھا تھا---

"اچھا----"

اسکا موڈ زرا بحال ہوا تھا لیکن ضامن کے جانے کا۔سن کر اسکا دل ڈوب گیا تھا۔۔جیسی کنڈیشن میں وہ تھی اسکا دل کرتا تھا کوئی اسکا دل بہلائے بہت سی باتیں کرے----لیکن

روزانہ ہی وہ اکیلے کمرے میں بند ہوتی تھی۔۔لیکن ضامن کو۔روک بھی نا۔سکتی تھی۔۔کہیں نا کہیں اسکی موجودگی سے وہ ڈرتی تھی۔۔۔ سہمتی تھی۔۔۔گھبراتی تھی۔۔۔

''جلدی آجاونگا''
جھک کے اسکے ماتھے کو چوما تھا۔۔۔تو حیام نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔

''اپنا موبائل۔دے کر جائیں'' حیام کے منہ سے پھسلا تھا۔۔

''کیوں '' وہ چونکا تھا۔۔

''کیا تم میرے موبائل کی چیکنگ کروگی'' وہ سوال کرگیا تھا کیونکہ وہ حیران تھا۔۔۔

''گیم کھیلونگی''
وہ کمبل منہ پہ ڈالتی بولی تھی۔۔شاید مسکرائی تھی۔۔۔

''واٹ۔۔۔۔۔۔''
اسے پھر حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔

''آر یو سریس۔۔۔۔اتنی بڑی ہو کر گیم کھیلنا ہی تمہارا کام رہ گیا ہے''
ضامن نے آگے بڑھ کر اس کے منہ سے کمبل ہٹایا تھا لیکن اسکا منہ فوراً بن چکا تھا۔۔

"اچھا لے لو۔۔۔۔۔کسی کی کال اٹینڈ نہیں کرنا بٹ۔۔نا کسی ایپ میں گھسنا۔۔۔۔۔"
وہ موبائل جیب سے نکالتا اسے ہدایت دیتا بولا تھا۔۔۔پہلی دفعہ فرمائش کی تھی پوری تو کرنی تھی ۔۔۔وہ سر اثبات میں ہلا کے رہ گئی تھی۔۔

"ملازمہ کے ساتھ جانا باتھ روم اوکے۔۔۔اور کپڑے بھی چینج کرلینا اسکی مدد سے"
وہ اپنی جیکٹ پہنتا شیشے کے سامنے کھڑا بولا تھا۔۔۔وہ پھر سر اثبات میں۔ہلا کے رہ گئی تھی۔۔

آفس کے بعد وہ شاپنگ مال آیا تھا۔۔۔۔
اسکے لیے لیٹیسٹ ایپل کا آئی فون اسنے لیا تھا اس کے پاس. خود تو زیادہ ایکسپینسیو موبائل نا تھا لیکن اسکے موبائل پہ ضامن نے بھاری بھرکم رقم سیلز مین کو دی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کی ہدایت اسکے زہن میں۔آئی تھی۔۔۔
خوش کرنے کے لیے مزید کیا کروں۔۔۔وہ شاپ سے باہر آکے سوچنے لگا تھا۔۔۔

"شاپنگ۔۔۔کرلیتا ہوں"
"شاپنگ دیکھ کے ہرلڑکی خوش ہوجاتی ہے۔۔۔لیکن وقت بہت ہوجائے گا۔۔۔"
اسنے گھڑی میں نظر ڈالی تھی۔۔۔۔جس میں آٹھ بج چکے تھے۔۔۔

بہرحال ٹائم کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اپنی مطلب کی چیز لے کر نکل گیا تھا۔۔۔

.....

رات کے وقت وہ اسے لان میں لے آیا تھا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر۔اسے چہل قدمی کروائی تھی۔۔۔

پھر واپس کمرے میں آگئے تھے۔۔

"کسی کی کال آئی تھی موبائل پہ میرے" وہ نائٹ ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں موجود بیڈ کی طرف آیا تھا۔۔وہ پہلے سے ہی بیڈ پہ بیٹھی تھی اپنا موبائل چیک کررہی تھی۔۔۔اپنا موبائل دیکھ کے وہ بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں آئی تھیں۔۔۔" وہ موبائل پہ جھکی ہی بولی تھی ۔۔

"اوکے یہ دیکھو////"

وہ کچھ اس کے سامنے بڑھاتا بولا تھا۔

"یہ کیا ہے ۔۔"

موبائل پہ سے نظر اٹھا کے ضامن کے ہاتھ میں پکڑے گفٹ ریپر کی طرف اچنبھے سے دیکھتے ہوے اس نے پوچھا۔۔۔

" خود دیکھ لو --- " ضامن گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوے وہ گفٹ اس کی جانب بڑھایا---سادہ سی سفید قمیض شلوار میں وہ بیمار لگ رہی تھی---لیکن وہ است خوش رکھنے کی ٹینس فری رکھنے کی بھرپور کوشش کررہا تھا--

حیام کو اس کی نظروں سے الجھن ہو رہی تھی -- اس نے کچھ سوچتے ہوے گفٹ اس کے ہاتھ سے پکڑنے ک یلے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ اسی وقت ضامن نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی اور جھٹکے سے اسے خود سے قریب کر لیا---

حیام اس سب کے یلے تیار نہیں تھی اس یلے وہ سیدھے اس کے سینے سے ٹکرائی -- اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی ضامن نے اس کے اردگرد اپنے بازوں کا مضبوط حصارباھند چکا تھا --بار بار اسے دیکھ کے ضامن کے اچانک سے احساسات جزبات بدل رہے تھے---دوسرا مضبوط پاک بندھن میں بندھے وہ کب تک اس سے دور رہتا---سچائی تو یہ تھی کہ وہ اسکی بیوی ہے---اس پہ وہ پورا استحقاق مان رکھتا ہے--

" کیا --- تم تو ایسے ڈر رہی ہو -- جیسے اس میں کوئی بمب ہے -- "

اسے کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہوتے اس نے اسے چھیڑا جو اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی ---

" چھوڑیں پلیز--- " حیام کی التجاء کو نظر انداز کرتے ہوے ضامن نے اسے چھوڑا تھا --اسکی التجاء معصومیت پہ وہ اسے چھوڑ ہی دیتا تھا--

اس کے دور ہونے پہ ہی حیام نے گہری سانسیں لیں ---اور اسے کھسک کے دور ہونا چاہا تو ضامن نے اسے گھورا---

"یہاں سے ہلنے کا یار دور ہونے کا میں نے بلکل نہیں کہا"
ضامن مصنوعی غصہ ظاہر کرتا بولا تھا---اور اسکا بلکل صحیح اثر ہوا تھا وہ فوراً ویسی ہی اسکے قریب بیٹھ گئی تھی --ضامن نے دوبارہ گفٹ اس کی جانب کیا -- لیکن اس بار حیام نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے --
اس کو ایسا کرتا دیکھ کر ایک جاندار مسکراہٹ نے ضامن کے ہونٹوں پر جگہ بنائی ---
اس نے وہ گفٹ اس کی گود میں ڈال کر ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے دیکھنے لگا جو بڑے غصے سے اس گفٹ کو دیکھ رہی تھی ---

" ارے کھول بھی لو--- نہیں تو میں اپنے طریقے سے کھلواونگا --- -- پھر کوئی شکوہ نہ کرنا --"

ضامن اس کے گلابی ہونٹوں کو فوکس میں لیے بڑے معنی خیز انداز میں بولا----

حیام نے جب اس کی نظریں اپنے ہونٹوں پر دیکھیں تو بے اختیار اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے ہونٹوں پر رکھ لی ۔

" ہاہاہاہاہا--- " ضامن کے یوں قہقہ لگانے سے حیام کے گال گلابی ہوگے
---شرم-و-حیا سے اسکا چہرہ جھک گیا------پلکیں رخسار پہ سایہ فگن ہوگئیں----

---

" ہاہاہاہاہا--- "
ضامن کے یوں قہقہ لگانے سے حیام کے گال گلابی ہوگے ---

" ہمم یعنی تم چاہتی ہو کہ میں اپنے طریقے سے کھلواوں ---- "
یہ بولنے کے بعد ضامن اس کی طرف ابھی تھوڑا جھکا ہی تھا کہ حیام نے جلدی سے اپنی گود میں پڑے گفٹ کو کھولنا شروع کیا--اسکے ہاتھ ناجانے کیوں کپکپارہے تھے شاید وہ اس طرح اتنا سب کچھ ایکسیپٹ نہیں کرپارہی تھی---اسکے ہاتھوں کی لرزاہٹ ضامن نی نظروں سے چھپی نا رہ سکی تھی--

گفٹ ریپر کھولتے ہی اس کے ہاتھ میں ایک چکور سا ڈبا آیا جو بند تھا--

ضامن کی نظریں اس کی طرف ہی تھی ---

حیام نے وہ ڈبا کھولا تو وہ خالی تھا --- اس نے اچھنبے سے ضامن کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اس کی طرف متوجہ تھا ---

" یہ تو خالی ہے --اس میں تو کچھ ہے ہی نہیں--- " حیام ڈبی اس کی جانب کرتے ہوے بولی --- اسکے لہجے سے تپکتی معصومیت سے وہ محضوظ ہوا تھا---

" اچھا --- " ضامن چہرے پر مصنوعی حیرت سجاتے ہوے اچھا کو لمبا کھینچتا ہوا ڈبا اس کے ہاتھ سے پکڑنے کے بہانے دوبارہ اس کی کلائی کو گرفت میں لے کر پھر سے اپنے قریب کر چکا تھا --- حیام کی پشت ضامن کے سینے سے لگی ---

"یہ کیا کررہے ہیں" وہ اس افتاد کے لیے بلکل بھی تیار نا تھی---غصہ اسکے چہرے پہ چھلکا تھا کب سے وہ اسے تنگ کررہا تھا---اسے کے تنگ کرنے میں ہی حیام کو سانسیں لینا دشوار ہوگیا تھا--

" کیا یار بیوی --- اتنی آہستہ کیوں بولتی ہو --- " ضامن اس کے کان کے پاس ہونٹ کرتے ہوے سرگوشی میں بولا-- اس کے ہونٹ حیام کے کان سے مس ہوے تھے جسے حیام کے جسم میں ایک کرنٹ سا دوڑا تھا -- اس کے گال ضامن کی اس حرکت کی وجہ سے سرخ انار ہوگے تھے -- لمبی گھنی پلکیں لرز اٹھی تھی ---

" کیا ہوا--- بیوی --چپ کیوں ہو -- " حیام کی کلائی اب بھی ضامن کے گرفت میں تھی ---

ضامن نے جب اس کی حالت غیر ہوتی دیکھی تو اس کی کلائی چھوڑ دی --لیکن حیام ابھی بھی اس کی گرفت میں تھی --

ضامن کے ہاتھ ہٹاتے ہی حیام کی نظر اپنی کلائی کی طرف گئی جہاں ایک بہت خوبصورت سلور کلر کا ہتھکڑی کی طرز سا کڑا تھا -- جس کی چابی پر سایڈ پر دل بنا ہوا تھا -- اور آگے اور پیچھے دو چھوٹے نگ گے ہوے تھے --- بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھا ---

" یہ کڑا تمہیں یاد دلاتا رہے گا کہ تو ضامن کی قید میں ہو --- " ضامن اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکاتے ہوے دوبارہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کے انداز میں بولا---

وہ جو پوری طرح اس کڑے کی طرف متوجہ تھی ضامن کے اس طرح کرنے سے پھر سے کنفیوز ہوگی --- اور اس کی گرفت سے نکلنے کی جدوجہد کرنے لگی ---

" ضامن کی قید سے نکلنا ممکن نہیں --- اس لیے کوشش کر کے خود کو نہ تھکاؤ ---"
ضامن اس کی گردن کی طرف جھکا اور اپنے لب آہستگی سے اس کی گردن پر رکھ دیے --- حیام کا دل ایک پل کے لیے رکا تھا--- ---

"پل---لیز-- " حیام نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھانپتے ہوے التجا کی ---اسکی۔آواز میں جھلکتی لرزاہٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ فوراً دور ہوگیا تھا--

"آج چھوڑ رہا ہوں-- لیکن --- " ضامن نے اس پر سے اپنی گرفت ختم کی ---
اس کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی حیام دوڑ کر بیڈ سے اتری اور ہموار سانسوں کو ٹھیک کرنے لگی---

وہ ضامن کی اندر کہی ادھوری بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گی تھی ---
وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی اس سے دور توہوگئی تھی لیکن اس کی نظریں اب تک حیام کے وجود پہ اسکی ایک ایک حرکت پہ مرکوز تھیں ۔ضامن کے لب ہی نہیں بلکہ آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں---

---

صبح حیام کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ آفس کے لیے نکل گیا تھا---کل جلدی گھر جانے کی صورت میں اسے آج سویرے ہی نکلنا پڑا تھا--کام پر کوئی کمپرومائز نہیں تھا---آفس میں پہنچتے ہی اسے دارم ضامن کے آفس میں ہی بیٹھا نظر آیا---

"اوئے تو کب آیا"
ضامن اسے اچانک اپنے آفس میں دیکھ کر ایک دم سرپرائز ہوگیاتھا---

"کل رات، کیسا ہے تو"

وہ ضامن کے گلے لگتے ہوئے بولا تھا۔۔

"آئے ایم فائن۔۔۔۔تو سنا۔۔۔ابھی تو پروگرام تھا نا رکنے کا تیرا مزید وہاں"

وہ کوٹ اتارتا کرسی کی پشت پہ لٹکاتا بولا تھا.

"اب سارے کام ہوچکے تھے تو رکنے کا کیا سوال ، پھر میں آگیا۔۔۔ویسے بھی یہاں کام بہت ہیں " دارم خاص لہجے میں بولا تھا اسکا صاف اشارہ دھیان سامیہ کی طرف گیا تھا۔۔کس طرح وہ اسکے سامنے بچھی چلی گئی تھی۔۔ایک مسکراہٹ اسکے مونچھوں کے نیچے خوبصورت عنابی لب پھیلے تھے ۔۔

"اچھا کیا۔۔۔۔" ضامن اسکی مسکراہٹ کو نوٹ نا کرسکا تھا کیونکہ وہ ساتھ میں موبائل بھی آن کرچکا تھا۔۔

"تمہاری بیوی کیسی ہے۔۔۔ہماری بھابھی۔۔۔"

اب وہ سیدھا ہو کے بولا تھا۔۔

"صرف تیری بھابھی ۔۔۔ہماری نہیں۔۔۔۔"

ضامن نے نظر اٹھا کے اسے گھورا تھا جو اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔

"سمجھ آرہا ہے مجھے سب۔۔۔۔"

دارم ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔

"یار میرا مطلب ہے کہ تُو رشتہ تو نا بگاڑ نا۔۔وہ صرف تیری بھابھی ہے" وہ سنبھل کے آرام سے بولا تھا دارم کی مسکراہٹ اسے زہر سی لگی تھی آخر وہ کیسے اس پہ ہنس سکتا ہے۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے آرہا ہے سمجھ ڈونٹ وری۔۔بچہ تو نہیں ہوں نا میں"

دارم اب اسکو تنگ کرنے میں لگ گیا تھا۔۔۔ضامن کی دکتی رگ کو وہ اچھے سے جان جاتا تھا۔۔۔

"واٹ یو مین۔۔۔۔۔"

ضامن نے الجھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔اسکا ہنسا مسکرانا ضامن کو۔واقعی ہی اب زہر لگا تھا۔۔۔

"آئے مین اب گڈ نیوز کب سنارہے ہیں آپ"

دارم اتنی آسانی سے بولا تھا کہ ضامن کی حیرت سے آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔

"ک۔۔کیسی گڈ نیوز۔"

وہ بلکل نہیں سمجھا تھا ایسی کیا گڈ نیوز اسے سنانی تھی ۔۔

"بچے نا بنو تم۔۔۔مرد بنو۔۔"۔۔دارم جھنجلایا بلکل بھی نا تھا لیکن اسکا نا سمجھنا اسے کھلا ضرور تھا۔۔

"تو میں تجھے کیا لگ رہا ہوں ابھی"

اسنے موبائل بند کر کے ٹیبل پہ رکھا تھا۔۔۔

"ابے ڈیش۔۔۔۔مجھے چاچو کب بنارہا ہے تو اب۔۔۔گڈنیوز "
دارم نے ٹیبل پہ پڑی ایک فائل اٹھا کے ضامن کے سر پہ ماری تھی۔۔

"اوقات میں رہو "
وہ تیز آواز میں چلایا تھا اور کرسی سے بھی جھٹکے سے اٹھا تھا۔۔۔

دارم کھلکھلا کے ہنسا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"میں تیرا یہ دانٹ توڑ دونگا ، اندر رکھ انہیں"ضامن۔ بھپڑا تھا۔۔۔

"اوکے اوکے۔۔۔۔۔بڈی۔۔۔رکھ لیے اندر" دارم مسکراہٹ روک چکا تھا۔۔۔ضامن اسکے سنجیدہ ہونے پہ دوبارہ کرسی پہ بیٹھا تھا۔.

"تو زیادہ اوقات سے باہر آگیا ہے۔۔۔پتہ بھی ہے تو نے کیا کہا ہے۔۔بے غیرت۔۔۔۔۔"
وہ غصے سے لال ہوتا دو چار گالیاں اسے دل میں دیتا بولا تھا. ۔

"میں نے کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کہا۔۔۔تیرے بچوں کا میں چاچا ہی لگونگا ، خالو لگنے سے تو نا رہا اب۔۔۔یہ زرا سی میری خواہش تو کیا پوری نہیں کرسکتا" دارم اب بھی باز نا آیا تھا۔۔

"تو یہ ہی خواہش تو پوری کردے نا میری بھی یہ ہی خواہش ہے کہ تیرے بچوں کا چاچا میں کہلاوں"

وہ الٹا اس پہ بات کرگیا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔دوست پہ تو جان قربان ہے یہاں تو زرا سی تیری یہ خواہش ہے۔۔۔اگلے سال تک تو یقیناً چاچا بن جائے گا۔۔۔"

دارم کھلے دل سے بولا۔تھا۔۔

"ابے کیا بک رہا ہے تو۔۔۔کہیں وہاں سے پاگل تو نہیں ہوکر آیا نا"

ضامن پوری طرح جھنجلا کے رہ گیا تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔میں آتا ہوں کچھ دیر میں"

دارم کرسی سے اٹھتا جان چھڑاتا بولا تھا۔۔

"بات پوری کرکے جا۔۔۔۔" ضامن نے اسکی کلائی کو تھاما تھا۔

"زیادہ ڈیپ میں نا جائیں ضامن صاحب"وہ اس سے کلائی چھڑواتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"سردی زیادہ لگ گئی ہے منحوس کو" ضامن منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔۔

"بیٹا کب تک ایسے رہوگے۔۔۔میں تو ترس گئی ہوں تمہاری ہنسی دیکھنے کو۔۔۔۔"
آرزو بیگم برہان کے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی لاچار سی بولی تھیں۔۔۔۔وہ ابھی آفس سے آیا تھا۔۔۔تب ہی وہ اسکے کمرے میں تھیں۔۔۔

"ممی فیک اسمائل میں اپنے چہرے پہ نہیں لا سکتا۔۔۔" وہ تولیہ گردن سے ہٹاتا صوفے پہ ڈالتا ٹی شرٹ پہنتا عام سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔باتھ لے کر وہ ابھی ہی آیا تھا۔۔۔

"میں کونسا کہہ رہی ہوں فیک ہنسو۔۔۔میرا بچہ میرے لیے ہی سہی لیکن ہنسو ، بولو، لڑو۔۔۔۔لیکن۔اس طرح مت کرو۔"

وہ۔تولیہ اٹھاتی جگہ پہ رکھ کے بولی تھیں۔۔

"کیا ہنسنے کی اب کوئی وجہ ہے" وہ استہزایہ ہنسا تھا۔۔دراز ششے کے سامنے کھڑا اپنے نم بال سیٹ کرنے لگا تھا۔۔۔

"کیا میری کوئی اہمیت نہیں تمہارے سامنے" وہ دکھ سے بولی تھیں۔۔۔

"ممی ہے آپکی اہمیت تب ہی تو یہاں ہوں ورنہ یہ شہر ہی برا لگ رہا ہے۔۔میں سوچ رہا ہوں جگہ تبدیل کرلوں۔۔۔۔خود تو تبدیل ہو ہی چکا ہوں"

اب وہ بیڈ پہ۔واپس آتا چائے کا کپ لیتا بولا تھا۔۔

"نہیں بیٹا۔۔سارا بزنس خراب ہوجائے گا ایلے تو۔۔۔تم سنبھل جاو۔۔۔خود کو۔خوش رکھو۔۔کیوں خودکو۔اسکے غم میں ضائع کررہے ہو۔۔۔۔۔۔تم میرے ایک ہی بیٹے ہو جان۔۔۔ایسا نہیں کرسکتے"

وہ التجائی لہجے میں اسکا چہرہ تھامتی بولی تھیں۔۔

"لیکن ممی۔۔۔مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ دکھ سمیت بولا تھا۔۔

"جس کے لیے تم یہ سب کررہے ہو وہ تو شادی شدہ زندگی گزاررہی ہے۔۔۔تم خود کو کیوں جوگی بنارہے ہو۔۔۔۔۔جب کہ تم سب جانتے ہو"

انہیں غصہ آیا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے ممی۔۔۔میرا دل کرتا ہے میں زیادتی کرچکا ہوں۔۔۔۔۔۔۔میں کہیں نا کہیں غلطی پر ہوں جو مجھے اب جینے نہیں دے رہی۔۔۔۔"

وہ کپ ٹرے میں پٹکتا بولا تھا۔۔

"تم غلطی پہ نہیں ہو۔۔۔غلطی پہ ہمیشہ سے ہی حیام تھی۔۔تم نے اسے پہچاننے میں دیر کردی۔۔اب بھی تو وہ میرڈ ہے۔۔۔۔ہمیں تو پتہ بھی نہیں کون تھا وہ جس سے اس نے شادی کی"

وہ بات بناتے زہر۔اگل چکی تھیں۔۔

"نہیں ممی۔۔۔۔۔۔بس۔۔۔اب نہیں"
انہیں بلکل اچھا نہیں لگا۔۔اسکا دل ترپ اٹھا تھا۔۔کہیں شدید درد ہوا تھا۔۔

"برہان میں چاہتی ہوں تم شادی کرلو بس۔۔۔۔اس بات کو ہفتہ گزر چکا ہے۔۔۔۔تمہیں شادی کرلینی چاہیے سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔۔۔"

وہ جیسے تیسے اصل بات پہ آئی تھیں۔۔

"ممی۔۔۔کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔
کیا۔میں۔شادی کے لائق لگتا ہوں۔۔۔
یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔۔خواب میں بھی تصور نہیں کرسکتا میں کسی اور کو"

وہ طیش میں آیا تھا۔۔۔غیض و غضب کے عالم میں بولا تھا۔۔

"کیوں نہیں کرسکتے۔۔۔اگر تم انکار کروگے تو میں تمہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کے چلی جاوگی۔۔۔شکل بھی نہیں دکھاونگی ۔۔"

وہ اس سے زیادہ غصے میں بولی تھیں۔۔

"آپ بلیک میل نہیں کرسکتیں ممی۔۔۔" وہ خود سر ہوا تھا۔

"تمہاری شادی میں ماریہ سے کرانا چاہتی تھی۔۔لیکن تم حیام میں انٹرسٹڈ تھے میں خاموش ہوگئی کہ بیٹے کی خوشی ہے لیکن اب حیام کا تم خود دیکھ چکے ہو کہ وہ کیا کرگئی ہے تمہارے ساتھ۔۔۔اب پھر ماریہ کا آپشن ہے وہ بہترین۔۔ایجوکیٹڈ۔۔خوبصورت لڑکی ہے اور سب سے بڑی بات تم میں بھی انٹرسٹڈ ہے لیکن خاموش تھی کہ تم حیام کے ساتھ خوش ہو۔۔بٹ تم آئے روز اسکی انسلٹ کرتے ہو۔۔اب ایسا نہیں ہوگا۔۔۔ماریہ سے تمہاری شادی اب میں کراونگی اور تم انکار نہیں کرسکتے"

وہ انگلی اٹھا کے اسے وارن کرچکی تھیں۔۔

"تو آپ یہ نہیں جانتیں کہ اسکی مزید شادی ہونے پہ کتنی انسلٹ کرونگا"

وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔۔

"یہ مسئلہ تم دونوں کا آپس کا ہوگا۔۔۔مزید کوئی بحث نہیں ہوگی" وہ کہہ کر غصے سے روم سے چلی گئی تھیں جبکہ برہان کو سمجھ نا آیا تھا کہ وہ کس طرح یہ سب کرے گا۔۔

"انکل آخر کیا بات ہے آپ ینگ پہ ینگ ہوتے جارہے ہیں۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔"
وہ عدیل ہمدانی کے آفس میں بڑی شان سے بیٹھی مسکراہٹ سرخ لبوں پہ سجائے بولی تھی۔۔۔

"شاید میں ینگ ہی رہنے کے لیے آیا ہوں۔۔۔۔۔"
وہ فائل پہ جھکے بولے تھے لہجے میں انکے شرارت تھی۔۔

"ناٹ فئر انکل۔۔آپ ضامن کے بڑے بھائی ہی لگنے لگینگے اس طرح تو۔۔۔۔"
وہ انکی اس عمر میں بھی مینٹیننس دیکھ کے حیران رہ جاتی تھی۔۔کس قدر وہ خود کو بنا سنوار کے رکھتے تھے۔۔ہروقت سوٹڈ کوٹ پینٹ میں بال جیل سے جمائے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی سجائے رہتے تھے اسی طرح انکی بیگم تھیں۔۔۔

"ہاہا۔۔کیا خوب کہا ہے۔۔ضامن صاحب تو ضامن صاحب ہیں۔۔۔ہم کہاں انکا مقابلہ کرسکتے ہیں۔۔۔وہ شیر جوان۔۔ہم گیدڑ۔۔۔"
وہ اب فائل بند کرتے اپنے سامنے بیٹھی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتے بولے تھے جو چھوٹی تو

تھی لیکن اپنی عمر سے زیادہ مضبوط، بڑی اور پراعتماد تھی۔۔اسکی ایک ایک چال سے پراعتمادی بلا کا کانفیڈینس جھلکتا تھا۔۔۔

"نہیں انکل۔۔۔یو آر ہس فادر۔۔۔۔بائے دا وے ویئر ہی از؟ No uncle, you are his father, by the way where he iS؟

بلیک جینز پہ بلیو شرٹ پہنے جس پہ بٹن سرخ تھے۔۔۔اعتماد سے کرسی پہ بیٹھی، اپنے میرون بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائے ہاتھ ایک دوسرے میں پھینسائے بولی تھی۔۔

"ضامن۔۔۔۔
ضامن کے نام پہ۔انکی زبان کھلتے کھلتے رکی تھی کہیں اسے برا نا لگ جائے ۔

"بیٹا ضامن تو کراچی میں ہی ہے۔۔۔اسکی پوسٹنگ وہیں ہے اب تک۔۔۔۔"
وہ سنبھل گئے تھے۔۔

"ہاں میری پوسٹنگ بھی کراچی میں ہونے لگی تھی اس مشن کے بعد لیکن الحمداللہ اب یہاں ہی ہوں۔۔۔لیکن ضامن دارم سے دور یہاں دل نہیں لگتا۔۔مجھے لگتا ہے کراچی اچھی جگہ ہے"

وجیہہ کا جب سے مشن کامیاب ہوا تھا اسکی پروموشن کراچی میں ہونے لگی تھی لیکن وہ انکار کرچکی تھی ---

"میرا بیٹا سنبھل کے رہا کرو تم--اور خیال بھی کیا کرو--یہاں بہتر ہو--اور تم بھی وہاں چلی جاوگی تو میرا اور تمہاری آنٹی کا دل کیسے گے گا یہاں اکیلے---دارم اور ضامن تو ہیں ہی وہاں"

وہ اسکو بارہا سمجھانا چاہتے تھے باقی فیصلہ تو اسکا اپنا ہی ہونا تھا---

"جہاں بلاوا وہاں وجیہہ-----
وہ کندھے جھٹکتی مسکرائی تھی---

"بہرحال جب تک آج کل میں فارغ ہوں--میں آپکے ساتھ آفس سنبھالونگی----"
وہ پیار سے انہیں آفر کرگئی تھی---

"شیور میرا بیٹا----سب کچھ تمہارا ہے"
وہ اسے ہمیشہ بیٹا کہتے تھے کیونکہ-وہ نا ہی ضامن سے کم تھی اور نا ہی دارم سے----بلکہ ہمیشہ ان دونوں سے ایک قدم آگے رہی تھی---

رات کے کھانے کے بعد وہ کمرے میں آیا تھا۔۔۔ملازم نے اسے کھانا پیش کیا تھا۔۔۔جبکہ حیام بیڈروم میں ہی تھی۔۔۔چلتا ہوا ایک نظر حیام پہ ڈال کے جو موبائل ہاتھ میں لیے نا جانے کیا دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ سائیڈ ٹیبل پہ آیا تھا۔۔۔کانچ کا گلاس پانی سے بھر کے بیڈ پہ بیٹھا تھا۔۔۔۔

"حیام۔۔۔۔"

وہ آہستہ آوازمیں بولا تھا کہ وہ سن بھی نا سکی تھی ۔

"حیام۔۔۔"

اب وہ زرا تیز آواز میں بولا تھا کہ حیام کے ہاتھ سے موبائل نیچے گدے پہ گرا تھا۔۔۔

"ہانجی۔۔۔ "

وہ بنا موبائل کی طرف دیکھے سہم کے بولی تھی۔۔

"کیا موبائل پہ لگی رہتی ہو۔۔میں نے تمہیں آواز دی تھی۔۔۔بہرحال یہ پکڑو۔۔۔"

وہ پانی کا بھرا گلاس اسکی طرف بڑھاتا بولا تھا۔۔چہرہ ہر کسی تاثر سے پاک تھا۔۔۔

حیام نے گلاس اس سے لیا تھا۔۔۔۔۔۔اور ضامن کی بڑھائی ہوئی ٹیلیٹ تھامی تھی اور کھائی تھیں۔۔۔وہ اسکی اچھی طرح کیئر کررہا تھا۔۔۔۔

"اب سوجاو۔۔۔۔" وہ گلاس واپس لیتا تحکم بھرے انداز میں بولا تھا۔۔اور خود لیپ ٹاپ اٹھا کے کھول کے بیٹھ گیا تھا۔۔حیام اس کے کہنے کے فوراً بعد ہی موبائل واپس رکھتی تکیہ سیٹ کرکے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔اسکا ایک حکم حیام کے لیے کافی ہوتا تھا۔۔

زرا دیر میں ہی ضامن کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔

موبائل اٹھا کے اا نے سکرین پہ جگمگاتا نمبر دیکھا تھا۔۔اور پھر دوسری نظر حیام پہ ڈالی تھی جو ااکی طرف کروٹ لے کر لیٹی ہوئی تھی۔۔

"حیام" وہ اسکی طرف کھسکتا ااکے برابر ہوکر اسکے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھتا بولا تھا۔۔حیام۔ایک دم۔اسکے ہاتھ کا زور کندھے پہ محسوس کرکے جلدی سے اٹھ کے بیٹھی تھی۔۔

"ج۔۔جی۔۔۔"

وہ۔زرا سا دور ہوئی تھی لیکن وہ پہلے سے ہی بیڈ کے کنارے پی لیٹتی تھی مزید۔دور ہوتی تو زمین پہ چلی جاتی۔۔

"یہ تمہاری دوست کی کال ہے۔۔اسکو ریسیو کرکے سوجانا"

وہ موبائل اسکے ہاتھ میں تھاما چکا تھا اور ایک ہاتھ سے اسے کے گرد کندھے پہ رکھا تھا وہ اسکے بازو کے حلقے میں آگئی تھی۔۔۔حیام اسکی گرفت میں گھبرائی تھی۔۔۔

"کون سی دوست" اسکا دماغ اسکی قربت سے ماوف ہوا تھا اتنے دن بعد اسے یاد بھی نا آیا تھا کہ کون۔۔لیکن پھر زہن میں۔آیاتھا۔۔

"کیا یہ سامیہ ہے۔۔۔"
اسنے نمبر دیکھا تھا اور یس کیا تھا۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"
وہ آہستگی سے بولی تھی۔۔۔ضامن کے ساتھ لگ کے بیٹھنے میں شاید اسکی آواز اتنی ہی۔آہستہ نکلنی تھی۔۔

"حیام۔۔۔۔حیام۔۔یار"
نسوانی آواز سن کر سامیہ جلدی سے بولی تھی آواز ہچانے میں اسے سیکنڈ لگا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ۔قسمت اس طرح مہربان ہوسکتی ہے۔۔۔سوتے ہوئے اس نے ایلے ہی ضامن کا نمبر ڈائل کیا تھا لیکن امید نا تھی کہ۔وہ کال۔اٹھائے گا لیکن حیام کی۔آواز پہ اسکی۔آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔آواز میں نمی گھل گئی تھی۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔کہاں ہو۔۔۔آئے لو یو۔۔۔۔آئے مس یو" وہ ایک ساتھ ہی روتی آواز سے شروع ہوگئ تھی۔۔

"ٹھیک ہوں"

سامیہ کے برعکس اسکا لہجہ عام تھا۔۔۔۔خوشی کی لہر اسکے وجود میں نہیں دوڑی تھی۔۔یا اسے لگا ہی نہیں تھا کہ۔وہ کسی اپنے سے بات کررہی ہے۔۔

"تم ٹھیک نہیں ہو حیام۔۔۔" سامیہ پریشان ہوگئی تھی۔۔

"تم۔کیسی۔ہو۔۔۔میں کراچی میں ہوں" وہ۔اسکی بات کا الٹ جواب دے چکی تھی۔۔

"آئے ایم فائن۔۔۔تمہیں معلوم بھی ہے تمہارے منحوس شوہر کو میں نے کتنی کالز کی۔ہیں وہ کالز۔ہی نہیں اٹھاتا تھا۔۔۔کتنا پریشان تھی کہ ناجانے تمہیں کہاں لے کر مرگیا ہے۔۔۔لیکن شکر کہ تمہاری آواز نے میری زندگی کتنی پرکشش بنا دی ہے"

سامیہ سارا غصہ نکالتی بولی تھی۔۔۔

" وقت نہیں ملا ہوگا سامیہ۔۔۔" وہ ضامن پہ چور نظر ڈال کے بولی تھی جس کا دھیان تو لیپ ٹاپ پہ تھا لیکن وہ بخوبی سب سن رہا تھا وہ ااکے قریب ہی بیٹھی تھی تو اسے باآسانی سب سنائی دے رہا تھا۔۔

"کسے وقت نہیں ملا" سامیہ کو سمجھ میں نا آیا تھا۔۔

"انہی۔۔۔۔انہیں" وہ بہت ہی کم آواز میں بولی تھی کہ ضامن کا سن سکے۔۔اس سے بات کرنا دشوار ہورہا تھا۔۔۔۔

"اتنی آہستہ بولوگی تو تمہاری دوست بہری ہوجائے گی۔۔۔آواز نکالو" ضامن آنکھیں دکھاتا بولا تھا اور پھر سے اسکے کندھے پہ زور دیاتھا کہ حیام کا سر ضامن کے بازو سے لگ گیا تھا۔۔

"کیا۔۔۔۔۔۔اسکا رویہ ٹھیک ہے تمہارے ساتھ۔۔کیا کررہی تھیں۔۔۔میں آونگی کراچی اس ہی ہفتے۔۔۔تم ایڈریس دے دینا مجھے ابھی۔۔۔"

وہ ایک ساتھ بہت سوال کرچکی تھی۔۔

"برائے کرم میڈم۔۔۔آپ یہاں تشریف اتنی جلدی مت لائیے گا۔۔۔نیو۔میرڈ کپل ہیں ہم ۔۔ہمیں پرائویسی کی ضرورت ہے۔۔۔دو تین مہینے بعد چکر لگالینگی تو بہتر ہے۔۔۔آپکی۔دوست اس وقت مصروف ہوتی ہے بلکہ رات کے وقت ہم۔دونوں بہت مصروف ہوتے ہیں۔۔یو نو نا۔۔۔اس لیے رات کو آئیندہ آپ کال نہیں کرینگی۔۔۔۔شکریہ۔۔۔گڈنائٹ۔۔۔۔"

ضامن نے کب حیام کے ہاتھ سے فون لیا اور سامیہ سے کہا اسے حیرت ہوئی تھی۔۔اسکی معنی خیز جملے سے وہ تپ اٹھی تھی لیکن کہہ کچھ بھی نا سکی تھی یہاں تک کے وہ کال بند کر چکا تھا۔۔۔

"اپنی دوست کا بولنا آئندہ اپنے کلام اپنے پاس رکھے۔۔۔۔ورنہ اسکے گھر پہ ریڈ کروادونگا کہ وہ دوسروں کے شوہروں کو اس طرح گالیوں سے نوازتی ہے"

ضامن فون سائڈ پہ رکھتا حیام سے بولا تھا۔۔۔

حیام کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔آخر کیا تھا وہ شخص۔۔۔۔

"میں سوتی ہوں" وہ جان بچاتی اسکے بازو کے حلقے سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

"جی نہیں ۔۔میں کام کررہا ہوں۔۔میرے ساتھ جاگو جب تک میں نہیں سوتا*
وہ اسکا صاف منع کرچکا تھا اور وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔
اسکے بازو سے گے وہ ااکی لیپ ٹاپ پہ چلتی انگلیاں اور لیپ ٹاپ کی سکرین پہ نظریں مرکوز کرچکی تھی۔۔۔۔ااکی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا۔۔

"ہا۔۔۔۔۔۔"۔ایکدم کھٹاک سے فون بند دیکھ کے سامیہ چونکی تھی۔۔۔ضامن نے اسے کتنی سنائی تھی۔۔۔

"حیام۔۔۔تم۔۔۔۔اسے شدید غصہ حیام پہ بھی آیا تھا۔۔۔۔۔شرم ہی نہیں آتی۔۔۔۔۔کتنا بے شرم ہے۔۔۔۔"
وہ غصہ پیتی کچکچاکے بولی تھی۔۔۔تب ہی اسے یاد آیا تھا کہ دارم نے بھی اسے نمبر دیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔موبائل کو دوبارہ کھول کے اسنے کانٹیکٹ لسٹ میں سے نمبر سرچ کیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔

" Mujy nahi maloom tha k Tum jesay log bhi apny promises sy peechay hat jaatay hain....ek din nahi tum ....nay do din mujhay intizar krwaya hai"

جلدی سے جو سمجھ آیا تھا اسنے ٹائپ کرکے واٹس ایپ کیا تھا۔۔۔۔ٹائم دیکھ کے وہ موبائل رکھ چکی تھی ویسے بھی رات کافی ہوگئی تھی۔۔۔تب ہی اسکا موبائل فوراً سے رِنگ کیا تھا۔۔

"!!!Lazzat-e-Yaar، uskay intizaar Mai Boht Maza hai"

مطلے کے ہزاروے حصے میں سامیہ کو جواب موصول ہوا تھا۔۔۔اسے حیرت ہوئی تھی ۔۔اتنی فاسٹ سروس۔۔۔۔۔۔۔" سامیہ موبائل کی سکرین دیکھ کے میسج پڑھ رہی تھی جبکہ دارم تو شاید اسکی طرف سے پہل کے انتظار میں تھا۔۔

" Mr....Lazzat-e- Yaar ki Kabhi Zrurat nahi pari Kiun k UsnY kabhi Intizar nahi krwaya....Jb Kay Lazzat-e- Zindgi, Usky Intizar Mai bilkul maza nh"

اسکی مخروطی سفید انگلیاں موبائل میں ٹائپنگ کررہی تھیں۔۔۔

دارم کو اسکا میسج بلکل سمجھ نا آیا تھا۔۔۔

"Tumhara Yaar or Zindagi alag alag hai"

دارم لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

Zyada deep na jao.....Tum Nay Mj say Jhoot kaha "

"tha K call krwaonga

منہ بنا کے وہ لکھنے میں مگن تھی۔۔۔اسکی ایٹیٹیوڈک طبیعت عروج پہ تھی۔۔

Kiya *Zyada Deep na jao* tumhara Takiya-e-Kalaam "

hai" وہ چڑا تھا۔۔۔

"Mri bat ka jawab Do, Fuzul Nh latko 👎"

سامیہ ضامن کا غصہ شاید اس پہ نکالنا چاہتی تھی۔۔

Kya Tum Pagal ho, Tum koi Latknay wali cheez ho "

kay tum pay latka Jayega"دارم نے جسے مزاق سا اڑآیا تھا۔۔۔

"How dare you?"

سامیہ کا چہرہ زلت سے سرخ ہوا تھا۔۔۔پہلے ضامن اب یہ۔۔۔۔۔۔!!

Tumhy Sakht neend ki zarurat hai!! Sojayen ap , "

"Shab Bakhair

آخری جملہ لکھ کے دارم نے فون بند کیا تھا۔۔وہ کیوں پیچھے رہتا۔۔۔جبکہ۔سامیہ کا دل کیا تھا کہ موبائل ہی اٹھا کے پھینک دے۔۔۔دارم کا مسیج پڑھنے کے بعد اسنے فوراً سے بلاک کے آپشن میں جا کے اسے پہلی فرصت میں بلاک کیا تھا۔۔۔جبکہ ضامن کا نمبر بھی اسنے بلیک لسٹ میں ڈال دیا تھا۔۔

"نہیں مر رہی میں۔۔۔" بالوں کو سمیٹ کے بن بنا کے وہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

کھٹ پٹ کی آواز سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔۔آنکھیں کھولنے کے بعد اسنے اپنے گرد دیکھا تھا۔۔جہاں ضامن اسی حالت میں گود میں لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا کام کررہا تھا جبکہ وہ اسکے برابر میں ہی اسکے پاس پڑے تکیے پہ سوئی ہوئی تھی۔۔۔اسکے ساتھ جاگنے جاگنے کب وہ۔سوئی اسے معلوم نا ہوا تھا۔۔۔

گھڑی میں نگاہ ڈالنے کے بعد دیکھا تو سات بج رہے تھے۔۔۔

"کیا یہ اب تک جاگ رہے ہیں"

اسنے آہستہ سے کڑوٹ لے کر سوچا تھا۔۔اور دوبارہ آنکھیں بند کی تھیں۔۔

"کام اتنا تھا سوہی نہیں سکا" اسے اپنے قریب سے آواز سنائی دی تھی۔۔۔ضامن نے اسکا بیدار ہونا دیکھ لیا تھا۔۔تب ہی وہ نظرین سکرین پہ جمائے بولا تھا۔۔۔

وہ کچھ بول ہی نا سکی تھی۔۔۔بعض اوقات اسے یہ ہی مسئلہ ہوتا تھا کہ بولے تو بولے کیا۔۔۔ضامن کی ہر بات کو جواب دینا اسے سخت محال لگتا تھا۔۔

"اب نیند پوری ہوگئی ہے تو میرے لیے ناشتہ تیار کروادو" جب وہ کچھ نا بولی تھی تو وہ دوبارہ بولا ۔۔

اسکے کہنے کی دیر تھی وہ کمبل ہٹا کے اٹھی تھی اور بیڈ سے اتر کا سلیپر پہنے تھے۔۔۔

پانچ منٹ بعد وہ فریش ہوکر آئی تھی۔۔۔اور پہلی دفعہ خود سے کمرے سے باہر نکلی تھی ورنہ ضامن ہی اسے باہر لے جاتا تھا یا زیادہ۔وقت وہ کمرے میں ہی گزارتی تھی۔۔

نک سک سے تیار وہ نیچے آیا تھا۔۔۔ہاتھ میں تھاما ہوا بیگ دوسری کرسی پہ رکھا تھا۔۔۔اور خود فرنٹ کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔۔

"حیام۔۔۔۔" گھڑی میں ٹائم دیکھ کر وہ بولا تھا جو آٹھ بجا رہی تھی۔۔۔۔

"دوسرے ہی مٹے وہ ناشتے کی ٹرے لیے کچن سے باہر آئی تھی۔۔۔۔"
اور اسکے سامنے رکھی تھی۔۔۔تیز چلتی سانسوں سے وہ وہیں کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔زرا دیر میں کس مشکل سے اسنے اکیلے یہ پہلی دفعہ ناشتہ تیار کیا تھا یہ۔صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔۔نا ہی اسے کوئی چیز مل۔رہی تھی نا ہی کوئی سامان۔۔۔

"یہ کیا ہے"
وہ ناشتے کی ٹرے میں رکھا سامان دیکھ کے بولا تھا۔۔۔ایک دکھ بھری نظر اسنے حیام پہ۔ڈالی تھی جو آنکھیں جھکائے اسکے پاس ہی کھڑی تھی۔۔

"یہ کیا بنایا ہے" وہ اسکا ہاتھ تھام کے بولا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ کی نمی ضامن محسوس کرسکا تھا کہ وہ کتنی نروس ہے۔۔

انڈے کا آملیٹ اور بریڈ دیکھ کے اسے اچھا نا لگا تھا چونکہ وہ بھاری غذا سے بھرپور ناشتہ کرنے کا عادی تھا۔۔۔

"کیا" حیام با مشکل بولی تھی۔۔

"میں نے کہا تھا ناشتہ تیار کرواو۔۔۔تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم بناو۔۔۔تم کیوں۔میرے لیے اتنا خوار ہوئیں۔۔تمہیں ڈاکٹر نے منع بھی کیا ہے۔۔۔او سوری شاید یہ میری ہی غلطی ہے کہ جلدی میں ، تمہیں ناشتہ کا بول دیا۔۔۔۔اور تم نے اتنی محنت کی"

وہ کرسی سے کھڑا ہوا کر اسکے مقابل آگیا تھا اور ایک ہاتھ سے اسکی تھوڑی پکڑ کے اسکا گلاب کے مانند چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔۔

"سوری" چہرہ اسکے چہرے کے قریب کرکے وہ مدھم آواز میں بولا تھا۔۔کہ صرف زرا سا ہی فاصلہ ان کے درمیان میں رہ گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہوں میں"
وہ زرا سا پیچھے ہوئی تھی۔اور رخ موڑ کے بولی تھی۔۔۔

"مجھے تو ٹھیک نہیں لگتیں۔۔۔۔۔۔۔۔"ایک قدم مزید اسکی طرف بڑھا کہ پیچھے سے اسکے گرد حصار باندھ کے چہرہ اسکے دائیں کندھے ٹکا کے وہ بولاتھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسنے حیام کے بال پکڑے ہوئے تھے۔۔

وہ اسکی پیش قدمی دیکھ کے بوکھلائی تھی۔۔۔
اسکے حصار میں وہ ہمیشہ کی طرح خود کو قید ہوا محسوس کررہی تھی۔۔۔

"آپ کیوں کرتے ہیں ایسا" وہ ضبط کرتی سرخ چہرہ لیے بولی تھی۔۔غصے سے اسکے چہرے کے خوبصورت نقوش بگڑ گئے تھے۔۔

"کیسا" وہ انجان بنا تھا۔۔نا جانے کیوں اسے بلکل خیال بھی نہں آیا تھا کہ وہ روم میں نہیں بلکہ ڈائننگ روم میں ہیں۔۔۔

"آپ کیوں یہ سب کررہے ہیں" اتنے دنوں سے دل میں پالا ہوا سوال وہ منہ پہ لا پائی تھی۔۔ضامن نے اب تک اسے آزاد نا کیا تھا بلکہ دوسرا ہاتھ بھی اسکے بالوں سے ہٹا کے اسکے پیٹ پہ رکھ دیا تھا۔۔۔ سختی کے بجائے اسکی گرفت میں نرمی تھی تب ہی وہ صبر کرتی کھڑی تھی۔۔

"کیا سب کررہا ہوں"

"میں تو کچھ نہیں کررہا"

وہ ایک بار پھر انجان سا بن گیا تھا۔۔

"آپ کیوں نا سمجھ بن رہے ہیں" اب وہ اسکے ہاتھ ہٹانے کی بھرپور کوشش کرکے اس سے الگ ہوئی تھی۔۔

"تمہیں اچھا نہیں لگ رہا یہ سب"

وہ اب سینے پہ دونوں ہاتھ باندھتا اسکے چہرے کو فوکس کرتا بولا تھا۔۔

"نہیں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا"
وہ ڈائننگ ٹیبل میں سے رکھی ایک کرسی کو گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"کیا تم خود کو اچھی لگ رہی ہو" جب وہ بیٹھی تو وہ خود بھی کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا تھا۔۔

"نہیں" صاف جواب اسنے دیا تھا۔۔

"اچھا رات میں بات کرینگے اس ٹاپک پہ"
"انتظار کرنا میرا" وہ ناشتہ شروع کرچکا تھا اور مزید بات بھی ختم کرچکا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے تجھے لاہور واپس جانا چاہیے۔۔وہاں جا کر ہی کچھ کلیو مل سکتا ہے"
وہ دونوں اس وقت آفس میں موجود تھے۔۔۔کیس کو ڈسکس کرنے دارم کو اسنے اپنے آفس بلایا تھا۔۔

"جو چاہتا ہوں وہ ہو نہیں رہا۔۔۔
جس کے لیے سب کچھ کیا تھا اتنا بڑا قدم اٹھایا تھا اسکا کچھ فائدہ نہیں ہورہا"

فائل کو بند کرکے ضامن سوچتے ہوئے عام سے انداز میں بولا تھا۔۔اسکے چہرے پہ رات بھر جاگنے کی تھکان بے حد تھی۔۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم" دارم کو اچھنبا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں نے حیام سے شادی یوں ہی نہیں کی تھی یار۔۔۔اسکے پیچھے بھی وجہ تھی۔۔۔" وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا آنکھیں موند کے بولا تھا۔۔

"کیا کہہ رہے ہو تم ضام۔۔۔۔کیا وجہ تھی۔۔"
دارم کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تھا یا وہ کچھ اس قدر غلط ہونے کا پہلے سے ہی تصور کررہا تھا۔۔

"میں چاہتا تھا حیام کے زریعے اس تک پہنچ جاوں۔۔۔۔لیکن اب یہ بہت مشکل لگ رہا ہے ۔۔۔اس سے کچھ جاننا بھی چاہوں تو وہ مجھے کھانے کو دوڑتی ہے۔۔۔۔"
وہ اپنی ہی ٹون میں آنکھیں بند کیے حیام کے رد عمل کو سوچتا ہوا بولا تھا۔۔ایک زخمی مسکراہٹ اسکے چہرے پہ بکھری تھی۔۔

"کیا بک رہے ہو تم"
مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا"
دارم کے سر سے گزری تھی اسکی اتنی وضاحت بھی۔۔

"یہ بندہ یاد ہے"
آئے مین تم نے یہ حیام کی۔بارات میں اس کو تو دیکھا ہوگا صحیح طرح"

محلے کے اندر ضامن نے اپنے لیپ ٹاپ کا رخ اپنی طرف کرکے سیکریٹ فولڈر کھول کے کوئی فائل اوپن کرکے دوبارہ لیپ ٹاپ کا رخ اسکی طرف کیا تھا۔۔۔یہ کام اسنے سیکنڈز میں کیا تھا۔۔

"یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو۔۔۔۔یار۔۔

یہ تو شاید وہ ہی ہے۔۔۔۔"

دارم نے لیپ ٹاپ کی۔سکرین پہ کھلی تصویر کو بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔اسے لگا تھا کہ یہ شخص اسنے کہیں دیکھا ہے۔۔

"یہ وہ ہی یار۔۔۔حیام کی بارات میں جو تھا۔۔۔یہ تو وہ ہی ہے نا"

زوم کرکے اسنے اچھی طرح چیک کیا تھا۔۔

"لیکن اسکا کیا کام۔یہاں"

لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اس نے اب ضامن کو دیکھا تھا جو فائل کھول رہا تھا۔۔

"اوکے یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔اسکو پہچانو"

دوسری فائل اسنے دارم کو دکھائی تھی۔۔۔جس میں بھی تصویر تھی۔

"کمپیئر کرنا۔۔۔۔۔۔۔اچھی طرح"

ضامن کہنا نہیں بھولا تھا۔۔

جبکہ دارم دونوں فائلز میں کھلی تصویروں کو اچھی طرح کمپیئر کرنے لگا تھا۔۔۔اور جیسے جیسے اسنے ایک ایک چیز کو اچھی طرح فوکس کر کے دیکھا تھا تو اسکی آنکھیں کھلی رہ گئیں تھیں۔۔

''او مائے گاڈ''

وہ سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا لمبی سانس لیتا بولا تھا۔۔۔۔۔

''اتنی شبہی۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ حیران تھا۔۔

''ابے یار۔۔۔۔یہ شبہی نہیں ہے یہ سیم ٹو سیم وہ ہی ہے۔۔کوئی دوسرا پیس تھوڑی ہے۔۔۔۔ایک ہی شخص ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ ہر موقعے کے لحاظ سے سب چینجنگ ہیں۔۔۔اب ظاہر سی بات ہے لڑکی کو ایمپریس کرنے کے لیے ایک گنڈا بھی تو تہزیب تمیزدار بزنس مین یہاں تک کہ داکٹر بھی بن سکتا ہے''

ضامن استہزایہ ہنسا تھا۔۔۔

''اوو۔۔۔۔اب میں سمجھ رہا ہوں تیری بات۔۔۔

ضامن تم ابھی اس کو سائڈ کردو۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہیں نہیں لگتا تم اس لڑکی کو یوز کررہے ہو جس کو تم بیوی بنا کے لائے ہو''

دارم کو سچ میں دکھ ہوا تھا۔۔وہ ایک ہمدرد مددکرنے والا انسان تھا۔۔

"کیوں اس کو سائڈ کردو ۔۔۔تمہیں نہیں معلوم یہ کس قدر گھٹیا کام کررہا ہے ۔ناجانے کتنی سپلائی کرچکا ہے یہ لڑکیوں کی ، اور نا جانے کس کس چیز کی"

ضامن کو صرف اپنے کام سے مطلب تھا۔۔

"تم کس قدر مطلب پرست ہو۔۔۔۔انکل کو میں ابھی بتاونگا یہ۔۔۔۔رکو زرا" وہ اپنا موبائل کا لاک کھول کے غصے سے بولا تھا۔۔

"یہ کیا کررہے ہو تم" باپ کا نام سن کے ضامن ایک سیکنڈ میں کرسی سے اٹھا تھا اور اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔تاکہ فون جھپٹ سکے۔۔

"اس لڑکی سے اس لڑکے سے کیا تعلق ہے تم کیا پوچھوگے حیام سے۔۔۔اور کیا بتائے گی وہ تمہیں۔۔۔"

وہ موبائل واپس رکھ کے بولا تھا۔۔ محض وہ اسے دھمکی دے رہا تھا۔۔

"تم ڈیڈ کو کال نہیں کروگے۔۔اگر تم میرے پارٹنر ہو اور تمہیں سب بتاتا ہوں تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ تم مجھے مام ڈیڈ کی دھمکی دو۔" اب غصے میں آنے کی زمہ داری ضامن کی تھی۔۔وہ دارم کی حرکت پہ چڑ گیا تھا۔۔

"تمہیں زرا سا بھی۔احساس نہیں ہے کہ تم کتنے غلط ہو"

دارم افسوس سے بولا تھا۔۔

"میں غلط نہیں ہوں۔۔اسے تحفظ کی ضرورت تھی۔۔۔۔اور میں نے بس اسے تحفظ دیا۔۔۔۔۔۔اسکے علاوہ کیا دونگا"

وہ عام سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"خود کے عمل کو اتنا سوچوگے تو یقیناً تم غلط بھی کروگے تو تم خود کو صحیح لگوگے۔۔۔تم نے اسے تحفظ نہیں دیا بس اپنا مطلب پورا کر کے نکال باہر پھینکنا ہے۔۔۔شرم سے ڈوب کے مرجانا چاہیے"

وہ چلایا تھا۔۔

"میں اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹتا ہوں دارم۔۔۔میں کیوں نکالونگا۔۔۔۔۔"
اسے الجھن ہوئی تھی۔۔

"ابھی بس تم آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔۔تمہارے انتظار میں کافی لوگ بیٹھے ہیں۔۔بس تم اسلاآباد تو جاو ایک دفعہ۔۔۔۔۔۔۔۔تم خود اسے چھوڑ دوگے۔۔۔کافی جزباتی ہو نا اپنے عزیز لوگوں کے لیے"

ایک طنزیہ مسکراہٹ اسنے ضامن کی طرف اچھالی تھی۔۔اور کرسی سے اٹھ گیا تھا۔۔کرسی کی پشت سے اسنے اپنی جیکٹ لی تھی۔۔

"دارم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم غلط سمجھ رہے ہو مجھے"۔

وہ اسکو اٹھتا دیکھ کے خود بھی اٹھا تھا۔۔

"حیام کو بھی اپنا یہ راز بتادینا تاکہ وہ بیچاری پہلے سے ہی اس situation کے لیے ریڈی ہوجائے ۔۔۔گڈ لک فار یور بیوٹی فل اب کمنگ مشن۔۔۔"

وہ اسکی بات کو نظرانداز کرتا وہاں سے نکل۔گیا تھا۔۔۔جبکہ ضامن اسے روک بھی نا سکا تھا۔۔۔

"یہ کتنا غلط سمجھ رہا ہے مجھے"

وہ دوبارہ بیٹھ کے اسکے اور اپنے درمیاں کی گئی ساری باتوں کو سوچنے لگا تھا۔۔

"تم کیوں بھاگ رہے ہو مجھ سے۔۔۔۔برہان۔۔۔۔۔۔۔تم اس طرح بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بڑی آزادی اور ہمت سے اسکے بیڈروم کا دروازہ کھول کے اندر گئی تھی ۔۔

"ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا-----ماریہ-----
ماریہ-----کیوں پیچھے پڑگئی ہو میرے------
کس کی اجازت سے تم میرے بیڈروم میں قدم رکھتی ہو"

وہ آفس سے آ کر بیڈ پہ لیٹنے کے انداز سے بیٹھا چائے پینے میں مگن تھا جب وہ دھڑام سے دروازہ کھول کے اندر آئی تھی--وہ دائریکٹ یونی سے ادھر آگئی تھی--

"اب تو یہ بیڈروم میرا ہی ہونے والا ہے-----"
پھر میں تمہیں کبھی یہاں سے بھاگنے نہیں دونگی--------"
یہاں تک کہ اس بیڈروم سے باہر جانے کے لیے بھی تمہیں میری اجازت درکار ہوگی----"
وہ مزے سے بے باک گفتگو کررہی تھی--برہان زچ ہوتا تو وہ مزید کرتی تھی--

"مائی فٹ----"
اسکی اتنی بے باک باتیں سن کے وہ تپ گیا تھا---اسکا چہرہ۔غصے کی شدت سے سرخ ہوا تھا---چائے کا مگ اسنے پوری قوت سے زمین پہ پھینکا تھا---کہ ماریہ کہ مسکراہٹ سمٹی تھی--

"اتنے حسین خواب کیوں دیکھتی ہو تم"
وہ اسکا بازو سختی سے پکڑ کے بولا تھا۔۔۔اتنی سختی اسکی گرفت تھی کہ ماریہ کو اپنے بازو میں برہان کی سخت انگلیاں گھپتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

"میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا کیوں کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا"
وہ لفظ چبا چبا کے بولا تھا۔۔۔۔اتنی سختی شاید پہلی دفعہ ماریہ نے اسکے رویے میں دیکھی تھی۔۔

"م۔۔۔میں ۔۔۔تو کرتی ہوں نا۔۔۔محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔"
پہلی دفعہ اسکا لہجہ، اسکی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔

"کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے" وہ طنزیہ ہنستا بولا تھا۔۔۔سرخ شرٹ میں بلیک جینز میں بنا کسی ڈوپٹے یا مفلر کے بغیر اپنے بھورے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ اسکے سامنے تھی۔۔اسکے خوبصورت نقوش بنا کسی میکاپ سے پاک تھے بس گداز لبوں پہ سرخ ہی میٹ لپ اسٹک موجود تھی۔۔وہ کسی کو بھی زیر کرنے کے لیے کافی تھی۔۔خوبصورتی کے سارے ہتھیاروں سے لیس تھی۔۔اگر کوئی بھی برہان۔کہ جگہ ہوتا تو ضرور اپنی قسمت پہ خوش ہوتا۔۔

"بے حد، بے انتہا، بے پناہ"
وہ نظریں جھکا کے اظہار کررہی تھی۔۔پہلی دفعہ وہ اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ پارہی تھی۔۔

"واو۔۔۔۔" ایک جھٹکے سے اسنے اسکا بازو چھوڑا تھا اور اسکی کمر میں بازو ڈالا تھا۔۔اور بلکل۔اپنے سامنے کیا تھا۔۔ڈریسنگ ٹیبل پہ وہ اسکو ساتھ لگا کے لے کرگیا تھا جبکہ مقابل ماریہ اسکی اتنی قربت پہ پگھل رہی تھی۔۔۔۔

"ڈریسنگ ٹیبل پہ پہنچ کر اسنے اپنا رئر پرفیوم کی باتل اٹھا کے ڈریسنگ پہ ہی پٹھکی تھی کہ وہ ٹوٹ گئی تھی اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہوچکے تھے جبکہ لیکوئڈ سارا پھیل چکا تھا۔۔۔ماریہ یہ دیکھ کے حیرت سے اسکے رد عمل دیکھنے لگی تھی۔۔برہان کا اس طرح کا روپ تو وہ پہلی بار ہی دیکھ رہی تھی۔۔ورنہ وہ تو بہت سوفٹ نیچر کا تھا۔۔کسی کو اتنا سختی سے پکڑنا بھی اس نے نا دیکھا تھا۔۔۔حیام۔کو تو وہ چھوئی موئی کسی پھول کی طرح چھوتا تھا اگر سختی کرے تو مرجھا جائے لیکن یہاں تو وہ اس برہان کے برعکس تھا۔۔

پرفیوم کی باتل کا چھوٹا سا لمبا سا نوکیلا ٹکڑا برہان نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور ماریہ کے چہرے کے قریب لے کرگیا تھا۔۔

"شادی کروگی نا مجھ سے" وہ دانت کچکچاکے بولا تھا۔

"ہ۔۔ہا۔۔ہان" وہ سر اثبات میں ہلا رہی تھی ۔۔۔اسکی گرفت میں اب وہ مچل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ناجانے آگے کیا کرنے والا تھا وہ۔۔

کانچ کے ٹکڑے کو وہ اسکے حسین چہرے پہ تو نا سہی لیکن اسکی گردن کے قریب بیوٹی بون پہ ضرور رکھ چکا تھا۔۔

"ی۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ کیا کرر۔۔کرہے ہو۔۔۔" اسکے آنسو پہلی دفعہ اسکے سامنے آنکھوں سے لرز کے گالوں پہ پھسلے تھے۔۔

"کچھ نہیں محبت چیک کررہا ہوں" وہ ہی کانچ کا ٹکڑا اسکی نیک بون پہ اسنے آہستگی سے پھیراتھا وہ اس قرد نوکیلا تھا کہ پہلی ہی دھار میں وہاں سے خون کی لائن نمایاں ہوئی تھی۔۔۔۔

ماریہ درد سے تکلیف و ضبط سے آنکھیں بند کرکے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔اب اسکی بن آواز آنسو سسکیوں میں بدلے تھے جب برہاں وہ ہی کانچ کا ٹکڑا اسکی شرٹ کی آہستین اوپر کرکے اسکے گداز سفید بازو پہ پھیر چکا تھا اور اس وقت وہ کافی زور سے روئی تھی۔۔۔۔

"میری محبت میں ایسی تکلیفیں ، درد تو تم۔سہہ سکتی ہو نا" وہ اسکی کمر سے ہاتھ ہٹاتا اسکو بیڈ پہ پھینکتا طنز سے بولا تھا ایک زخمی مسکراہٹ برہان کے لبوں پہ تھی جب کہ ماریہ گھٹ گھٹ کے رو رہی تھی۔۔۔گردن اور بازو پہ کٹ کی تکلیف سے وہ ترپ گئی تھی۔۔۔۔۔جبکہ برہان ایک نگاہ اسکو روتے لرزتے وجود پہ ڈال کے بیڈروم جا دروازہ لاکڈ کرکے تاکہ مام نا آسکیں ۔۔۔باتھ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

باتھ روم سے فریش ہونے کے بعد وہ دوبارہ بیڈروم میں آیا تھا۔۔ماریہ اب تک اسی حالت میں پڑی تھی جس طرح وہ پھینک کے گیا تھا۔۔

"اٹھو میرے بیڈ سے" وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ماریہ پہلی دفعہ اسکے رویے سے سہمی اور ڈری تھی ۔۔۔۔فوراً سے وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

"یہ آئندہ اس طرح کے کپڑے زیب تن کے میرے پاس مت آنا۔۔۔خبردار جو تم ڈوپٹے کے بغیر واہیات ڈریسنگ میں نظر آئیں۔۔۔۔وہ اسکی ٹائٹ کپڑوں پہ چوٹ کرتا بولا تھا۔۔۔۔

وہ بیڈ کے کارنر پہ بیٹھی چپ کرکے سن رہی تھی۔۔۔۔گردن پہ پھیلے خون پہ وہ اپناہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔۔۔اسکی ہتھیلی پہ خون کے قطرے لگے تھے۔۔اسکو شدید درد محسوس ہورہا تھا۔۔۔۔

برہان الماری سے ناجانے کیا ڈھونڈتا واپس آیا تھااور اسکے منہ پہ کچھ مارا تھا۔۔۔۔۔۔۔منہ پہ کچھ کپڑا محسوس کرکے وہ حیرت کی زیادتی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

" یہ دھک کے جاو یہاں سے فوراً" پرنٹڈ اسٹولر کی طرف اشارہ کرتے وہ بولا تھا۔۔

"اترن نہیں ہے۔۔۔گفٹ لیا تھا اپنی بیوی کے لیے لیکن اب تم ہی رکھ لو۔۔تمہیں اس طرح کی چیزوں کی سخت ضرورت ہے"

وہ غصے سے کہتا فرسٹ ایڈ باکس لیتا اسکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔

"دو منٹ میں۔اپنا۔حولیہ درست کرو اور یہ چائے کے کپ کے ٹکڑے اور پرفیوم کی باتل کی ٹکڑے ان سب کو صاف کرتی جانا۔۔۔تمہاری وجہ سے میرا بیڈروم خراب ہوگیا ہے۔۔۔بیڈ کی بیڈ شیٹ بھی چینج کرنی پرے گی۔۔۔"۔۔

وہ اسکو تکلیف دینے کے لیے ایک سے ایک جملہ بول رہاتھا۔۔ماریہ کو اس وقت شدید سبکی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔جبکہ وہ اسٹڈی روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

"وہ کچھ کہہ بھی نا سکی تھی۔۔۔محبوب تھا وہ اسکا۔۔۔۔۔۔اتنا تو سہہ ہی سکتی تھی۔۔۔"

"میں مانتا ہوں کہ یہ شادی کرنے کا میں نے سیکنڈز میں فیصلہ کیا تھا، لیکن اس سب میں یہ بھی تو نا تھا نا کہ میں اسے بیچ راستے میں چھوڑ دونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے فیانس نے وہ سب نا دیکھا تھا جو میں نے دیکھا تھا۔۔۔وہ آخر کیوں دھوکہ کھاگیا تھا۔۔۔میں واقعی اسے پروٹیکٹ کرنا چاہتا تھا حفاظت کرنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ آگے بہت خطرناک سلوک ہونے والا تھا اسکے ساتھ اگر میں یہ قدم نا اٹھاتا۔۔۔لیکن کس طرح دارم کو کنوینس کروں۔۔۔۔۔"

وہ بیڈ پہ نیم دراز مستقل سوچے پہ سوچا جارہا تھا۔۔۔اسکا دماغ ماوف ہوگیا تھا۔۔۔۔نیند کی تھکان اسکے چہرے پہ تھی۔۔۔کل بھی۔ساری رات وہ جاگتا رہا تھا۔۔اور آج بھء شاید وہ سونے کی پازیشن میں نا تھا۔۔

جب ہی حیام کمرے میں آئی تھی اور اس پہ ایک نظر ڈال کے اپنی سائڈ آ کے لیٹ گئی تھی۔۔آج آفس سے آکر اسنے حیام سے کوئی بات تک نا کی تھی۔۔۔

"مجھے اس رشتے کو نام دینا ہوگا۔۔۔کب تک ہم ایلے ایلے ہی رہینگے ، آج دارم نے کہا ہے کل مجھے میرے ڈیڈ بھی کہینگے۔۔۔میں تو سب کی نظروں سے گرجاونگا۔۔۔۔۔۔۔میں اپنا کردار کس طرح مشکوک کرسکتا ہوں۔۔حیام پہ سب چھوڑا تو واقعی سب غلط ہوجائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہینہ ہوچکا ہے ہمارے نکاح کو۔۔۔لیکن ۔ابھی تک۔۔"

اس سے زیادہ وہ سوچ نہیں سکتا تھا اسکی کنپٹیاں دکھنے لگی تھیں۔۔۔وہ کھسک کے حیام کے بلکل برابر ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔اور اسکے اوپر اپنا حصار باندھا تھا۔۔۔حیام جو سکون سے لیٹی تھی اپنی پشت پہ کسی کی موجودگی کا احساس کرکے گڑبڑانے کے ساتھ ساتھ سٹپٹا بھی گئی تھی۔۔۔

وہ اسکو مکمل طور پر اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔

"ضا---من-----

ضا--------

وہ بہت ہی کم اسکا نام لے پائی تھی-----شاید یہ تیسری یا چوتھی بار تھا---
سہم کے وہ ہکلائی تھی----

"جی------"

وہ بڑا تابعداری سے بولا تھا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا اور اسکے چہرے پہ جھکا تھا--

"آپ----آپ--کیا کررہے ہیں"
مجھے---------

وہ اٹک اٹک کے بولی تھی---

جبکی ضامن نے اسکے گلاب کی پنکھڑی کے مانند لبوں پہ اپنی انگشت شہادت رکھی تھی---

"پلیز چپ----!!"
وہ خود بے بس تھا---جبکہ حیام اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی------
کیا وہ آج اسکی نہیں سننے والا تھا--اسکی آنکھیں نم سی ہوئی تھیں--------

"مجھے وقت دیں------"

وہ روہانسی انداز میں آنسووں سمیت بولی تھی----اسکا سرخ چہرہ اور بھی سرخ ہوا تھا---

"وقت کی پابندی کرنی چاہیے----------"

اسکے چہرے پہ تیزی سے پھیلتے آنسووں کو وہ اپنے پوروں سے صاف کرتا وہ بہکے ہوئے انداز میں بولا تھا--

"نہیں"

وہ چہرہ دوسری طرف کرکے شاید اس سے چھپانے کی کوشش کررہی تھی--حیام کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی--------

"ہاں-----"

اسکے کان کے قریب ہوکر وہ بولا تھا---

"آئے ایم ناٹ ریڈی---مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا"

وہ اب تیز آواز میں چیخنے کے انداز میں بولی تھی--وہ اچھی طرح زچ ہورہی تھی--اسکی بھی کوئی مرضی تھی سب کچھ اسکی مرضی کے خلاف ہورہا تھا---کیا اسکی زات کی اہمیت کچھ نا تھی----کوئی بے جان چیز تو نا تھی کہ جب جس کا دل چاہا یوز کرلیا---

"تم کبھی بھی ریڈی نہیں ہوگی۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ اپنی طرف کر کے خاص لہجے میں بولا تھا اور اسکی ایک بھی سنے بغیر اپنے لب اسکے نم گال پہ رکھے تھے۔۔۔۔۔

"میں بات نہیں کرونگی آپ سے کبھی بھی پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنے تیَے سے ناجانے کیا اول فول بک رہی تھی۔۔۔۔

"خیر ہے۔۔ویسے بھی تم کونسا بات کرتی ہو۔۔میں ہی کرتا ہوں تب بھی میں ہی کرلونگا۔۔۔"

اب وہ اسکے دوسرے گال پہ ہونٹ رکھتا بولا تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے کیوں سمجھ نہیں آرہا۔۔کیوں میری زندگی مزید برباد کرنا چاہتے ہیں۔۔۔کیا اس زندگی پہ میری کوئی مرضی شامل نہیں ہے۔۔کیوں سب کی طرح میں آزاد نہیں ہوں اپنا فیصلہ لینے کے لیے۔۔کیا میں کوئی کھلونا ہوں کہ جس جس کا دل کرے گا کھیل لے گا۔۔۔آپ بھی تو مجھ سے کھیلنا ہی چاہتے ہیں۔۔۔۔۔کیوں کررہے ہیں یہ سب۔۔۔"

وہ بڑی مشکل سے ہی سہی لیکن اسکو پیچھے دھکا دیتی ترپ کے بولی تھی۔۔۔اور اس سے دور ہو کر وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

"تم سے کھیلنا ہوتا تو میں کب کا ناجانے کتنی دفعہ کھیل چکا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکی باتوں کو غور کرتا غصے سے بولا تھا۔۔حیام کی باتوں نے اسکا میٹر ملے میں گھما دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں وہ ایسا سوچ رہی ہے۔۔

"تو کیوں کی آپ نے مجھ سے شادی۔۔۔۔کیسے آپ کسی کے ساتھ اس طرح اچانک شادی کرسکتے ہیں۔۔اور پھر یہ سب التفات۔۔۔۔مجھے یہ سب نہیں لگتا صحیح۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ جب قریب آتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔اور جب مجھ سے باتیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں تب بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔"

وہ دل میں پلتا شک زبان پہ لے آئی تھی۔۔۔

جبکہ ضامن ہکا بکا رہ گیا تھا۔۔اسکی بھلائی ، اسکی دی ہوئی سپورٹ کیا حیام کے لیے محض کچھ نا تھی۔۔۔

"حیام۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔"

وہ بیڈ سے اٹھتا اس پہ ڈھارا تھا۔۔اسکا موڈ یکدم بگڑا تھا۔۔۔

"مجھ سے آپ نے شادی کی ، میں بہت شکرگزار ہوں لیکن نا ہی آپ سے محبت کرسکتی ہوں۔۔۔۔۔۔"

وہ گالوں پہ پھسلتے آنسو صاف کرتی بولی تھی۔۔

"مجھے تمہاری محبت بھیک میں نہیں چاہیے محترمہ"
ضامن دنگ رہ گیا تھا۔۔۔وہ کس قدر اسکا خیال کررہا تھا اوروہ اس قدر دردناک جملوں سے اسے زخمی کرے گی۔۔۔۔۔

"آپ نے مجھے اپنا نام دیا ہے کافی ہے"
وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔جیسے اس طرح وہ اسکے ساتھ ایک مضبوط رشتے میں رہ سکتی تھی۔۔

"آہاہاہا۔۔۔۔" ضامن استہزایہ ہنسا تھا اسکی ہنسی میں بھی ایک تکلیف تھی۔۔۔

حیام نے چونک کراسے دیکھا تھا۔۔۔کہ اسنے کب ہنسنے والی بات کی ہے جو وہ ہنسا ہے۔۔

"میری مام تمہیں اس طرح ڈائریکٹ دائی وارس دلوادینگی۔۔۔تم رہتی رہنا میرے نام کے ساتھ۔۔۔۔پہلے میں اس رشتے کو وقت اور عزت دینا چاہتا تھا لیکن تم نے تو مجھے میری نظروں میں ہی گرا دیا ہے۔۔۔۔میں اس تعلق کو مضبوط کرنا چاہتاتھا تاکہ کوئی انگلی نا اٹھا

سکے۔۔۔بٹ آپ اپنے خول میں رہیں۔۔کیونکہ مجھے تمہاری بلکل کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔اگر مجھے کھیلنا ہی ہوتا تو اس شہر میں ایسی بہت سی جگہیِں ہیں جہاں پیسے پھینک کر ایک سے نہیں بہت سی کے ساتھ کھیلا جاسکتاتھا لیکن حرام حلال کا فرق مجھے معلوم ہے۔۔۔"

وہ ایک ایک لفظ کو چبا کے غصے کی زیادتی سے بولا تھا۔۔۔کس قدر حیام کے رویے نے اسے تکلیف دی تھی وہ برداشت کرگیا تھا۔۔۔۔

موبائل, جیکٹ اور کیز لے کر وہ کمرے سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا تھا۔۔جب کہ حیام کی سوئی "ڈائی وارس پہ اٹک گئی تھی۔۔۔

۔۔_____

اسے ہوش ایک دم تب آیا تھا جب دروازہ بند ہونے کی آواز کھٹاک سے آئی تھی۔۔۔۔

"دائی وارس " کے لفظ پہ اسکی آنکھیں مزید بھیگنے لگی تھیں۔۔۔

وہ کس طرح آگے کا فیز کرے گی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

اور پھر ضامن کی باتیں۔۔۔۔۔۔اسکے زہن سے چمٹ گئی تھیں۔۔۔اسی اثنا میں۔اس کا فون بج اٹھا تھا۔۔۔ رنگ بار بار ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔

رنگ کی آواز پہ وہ اپنے خیالوں سے باہر آِی تھی۔۔۔

سائڈ ٹیبل سے اسنے فون اٹھایا تھا۔۔ مسینجر پہ کال دیکھ کے وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔کسی لڑکی کی آئی دی سے اسے کال آرہی تھی اسے نہیں معلوم تھا یہ کون ہے۔۔۔اسکی ہر طرح کی آئی دی اس سے کی زیادہ سامیہ استعمال کرتی تھی۔۔۔آنسو صاف کرتی وہ بامشکل یس کا آپشن کرچکی تھی۔۔۔۔۔اسے لگا تھا سامنے سامیہ ہے کیونکہ نام ہی "Miya Sa khan" تھا۔۔۔۔۔

"ہ۔۔ہیلو۔۔۔۔۔" وہ فون کان سے لگاتی بولی تھی۔۔

"ہیلو جان۔۔۔۔۔۔جان۔۔۔تم کہاں ہو۔۔۔۔۔تمہیں بہت مس کررہا ہوں میں۔۔۔کیسی ہو تم"

دوسری طرف سے بہت سے سوال کیے گئے تھے۔۔۔

"کون۔۔۔۔۔۔۔"وہ مردانہ آواز سن کے سرپرائز ہوئی تھی کیا یہ فیک آئی ڈی تھی۔۔اسکا ہاتھ کپکپائے تھے۔۔

"حیام میں بہت جلدی تمہیں تمہارے سو کالڈ شوہر سے چھین لونگا۔۔۔۔۔۔۔۔اس دن ہماری شادی تو نہیں ہوسکی لیکن آئندہ دنوں میں ہوجائے گی ۔۔"

"کون ہو تم" حیام کی آواز اور لہجہ کپکپا رہا تھا لیکن وہ پراعتمادی سے بولی تھی۔۔برہان اسے ہرگز نا لگا تھا۔۔

"تم تک پہنچنے کے لیے میں نے خود کو بہت بدلا ہے۔۔۔اتنی آسانی سے تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دونگا۔۔۔جب تک تم اسکی دسترس میں ہو۔اس سے دور رہنا۔۔۔تمہیں چھونے محسوس کرنے کا حق صرف مجھے ہے"

وہ سخت آواز میں بولا تھا۔۔۔اور یہ ہی لمحہ تھا جب حیام نے فون کاٹا تھا اور کپکپاتے ہاتھوں سے ساری ہسٹری میسینجر ڈیلیٹ کیا تھا۔۔۔

وہ پہچان گئی تھی کون ہے۔۔۔۔

جب وہ برہان سے اسکو اس قدر بے عزت کرکے پوری دنیا کے سامنے اسے بدنام کرکے دور کرسکتا ہے تو ضامن سے دور کرنا بھی اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔

اسکی باتیں زہن میں گھوم رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دماغ کی نسیں پھٹنے لگی تھیں۔۔۔۔

"ایسا کیسے کرسکتا ہے وہ۔۔۔۔اس کے کچھ کرنے سے پہلے میں خود کچھ کرلونگی اپنے ساتھ۔۔۔اور اس زیادہ سہنے کی سکت برداشت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔۔"

وہ چیخ چیخ کے رہ رہی تھی۔اسکا تنفس بگڑنے لگا تھا۔۔سانسیں آرھی ترچھی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔فون اسنے دیوار پہ پھینک کے مارا تھا اس کے ڈر سے کہ کہیں دوبارہ کال نا آجائے۔۔اسے یہ بھی احساس نا ہوا تھا کہ ضامن نے کتنے پیار سے اسے لا کے دیا تھا۔۔۔

کمرے کی حالت اسنے بگاڑ ڈالی تھی

پورچ میں آنے کے بعد اسنے اپنا پاکیٹ چیک کیا تھا۔۔۔جہاں اسے اپنا والٹ نہیں ملا تھا۔۔۔جلدی جلدی میں وہ اپنا والٹ بھول چکا تھا۔۔۔دوبارہ اگلے قدم مجبوری کے ب ساتھ وہ کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔اور عجلت میں وہ کمرے میں داخل ہوا تھا دروازہ اسنے آہستگی سے کھولا تھا۔۔۔۔لیکن سامنے کا منظر دیکھنے کے بعد اسکا میٹرمزید گھوم گیا تھا۔۔۔۔دن بھر کا تھکا وہ گھر میں آرام کرنے آتا تھا لیکن اب وہ تنگ آگیا تھا۔۔۔۔اور حیام کی زرا دیر پہلی والی باتوں نے اسکا دماغ الٹا کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔تیزی سے قدم اسنے سامنے بڑھائے تھے۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ اسے یہاں چھوڑ کے گیا تھا۔۔اور اب یہ سب۔۔۔

"یہ کیا۔۔یہ کیا کررہی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

کیوں میری زندگی کو عزاب بنایا ہوا ہے۔۔۔۔"

جب اسنے کمرے میں نظر دوڑائی تو کمرے کا نقشہ پوری طرح بگڑ چکا تھا کوئی چیز صحیح طرح اپنی جگہ پہ نہیں تھی۔۔۔اتنی جلدی اسنے یہ سب کیسے کیا تھا ضامن کو سمجھ نا آیا تھا۔۔۔

جلدی سے آگے بڑھ کے اسنے اسکے ہاتھ سے چھڑی لی تھی جو وہ اسے دیکھ کے اپنا ہاتھ کمر پہ لے جاچکی تھی۔۔۔۔۔۔۔ایک دم وہ ہڑبڑائی تھی۔۔۔۔وہ تو جاچکا تھا ایک دم موت کا فرشتہ بن کے کس طرح یہاں نازل ہوا تھا۔۔

چھوڑ دے گا کبھی زندگی کی طرح

زندگی کہہ کے جو بلاتا ہے۔۔۔

"اگر اتنا زندگی سے تنگ آگئی ہو۔۔یا مجھ سے تنگ آگئ ہو یا میرے ساتھ نہیں رہ سکتیں تو چلی کیوں نہیں جاتیں اپنے پہلے والے کے پاس۔۔۔۔۔میری زندگی کیوں عزاب بنا کے رکھی ہوئی ہے"

اسکی آواز کسی ڈھاڑ سے کم نا تھی۔۔۔کہ وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی تھی سفید سوٹ، بال بکھرے ہوئے ، چہرہ ہر چیز سے پاک۔۔۔وہ بہت ادھوری لگ رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں آگئیں ہوں زندگی سے تنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں پیچھے پڑے ہو میرے۔۔۔۔۔

وہ ہزیانی انداز میں چلائی تھی۔۔۔۔وہ اپنا تنفس کھو چکی تھی۔۔۔

"آ--آپ نے خود مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا---کیا ہے-----
میں نے عزاب نہیں بنائی آپکی زندگی،میرے راستے ----میں نا آیا کریں"

وہ زبردستی اس سے اپنی کلائی چھڑواتی تڑپ کے بولی تھی----ضامن کے ہاتھ کی گرفت میں اسکی نازک کلائی لال ہوچکی تھی--جسم کا سارا خون جیسے حیام کے چہرے پہ نچوڑ کر آگیا تھا----

"تم کیوں بھول جاتی ہو---تمہارا ہر راستہ ضامن عدیل ہمدانی تک آتا ہے--اگر تمہیں بار بار اپنی جان دینے کا اتنا شوق ہے تو یہ کام میں خود انجام دونگا ابھی اور اس وقت"

چھڑی لے کر اسنے ایک جھٹکے سے شیشے پہ دے ماری تھی قوت اتنی تھی کہ شیشہ چٹک کے گر چکا تھا---وہ گھبرا گئی تھی--اسکے غصے سے وہ اچھی طرح اب واقف ہوگئی تھی لیکن پھر بھی کبھی وہ سائیکو بننے میں دیر نہیں لگاتی تھی---
دوسرا اسنے حیام کی کلائی چھوڑ کے بیڈ پہ-اسے بے دردی سے پھینکا تھا-- جیسے کوئی چیز ہو----------

تیسرا اپنی جیکٹ میں سے پسٹل نکال کے اسے لوڈ کرنے میں اسنے ایک سیکنڈ لگایا تھا --کسی کو گولی سے زمین کے اندر پہنچانا اسکا روز کا کام تھا----

"لاسٹ گڈ بائے ڈئر وائف"

زرا بیڈ کی طرف گرسا گیا تھا اور اس پہ جھکا تھا اسکے ماتھے پہ حدت بھرے لب رکھتا دھیرے سے بولا تھا۔۔۔اب بھی وہ اس سے نظر نا بچاپایا تھا۔۔ اور پسٹل اسکے ماتھے پہ رکھی تھی جہاں کچھ دیر پہلے حیام نے اسکے ہونٹوں کا لمس محسوس کیا تھا۔۔۔

"ن۔۔۔۔نہہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہونٹوں پہ حیرت سے ہاتھ رکھتی زور سے چلاِئی تھی ااکی آنکھیں پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔آنسو آنکھوں سے نکل کے بہنے گے تھے ۔۔۔

"ن۔۔۔۔نہہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہونٹوں پہ حیرت سے ہاتھ رکھتی زور سے چلاِئی تھی ااکی آنکھیں پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔آنسو آنکھوں سے نکل کے بہنے گے تھے ۔۔۔

"اب مجھے بھی لگتا ہے کہ تمہیں مرجانا ہی چاہیے۔۔ویسے بھی میرے کسی کام نہیں آرہی ہو"

وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔۔۔چہرہ کسی بھی نرمی سے پاک تھا۔۔۔

"کوئی آخری خواہش ہے کیا؟"

اگر ہے تو بتادو"

ایک منٹ کا وقت ہے تمہارے پاس"

وہ اسکا بھیگے چہرے پہ بنا کوئی نظر ڈالے سامنے دیوار کے دیزائن کو غور کرتا بولا تھا جیسے دیوار کو دیکھنے سے زیادہ ضروری کوئی کام نا ہو--اصل معنی میں اس سے نظریں چرا رہا تھا--یا کچھ دیر پہلے والی عزت افزائی کے بعد اسے وہ اس قدر قریب بھی سکون دینے کے بجائے تکلیف دے رہی تھی---

"ہ---ہاں------یہ ہٹالیں-----"

وہ ہاتھ چہرے پہ رکھتی پسٹل کی طرف اشارہ کرتی جو اسکے ماتھے پہ رکھی تھی--بولی تھی---

ضامن کو اسکی بات سن کے لگا تھا کہ وہ کس قدر شاطر ہے--

"یہ آخری خواہش فلحال ویلڈ نہیں ہے----اب تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا"

وہ چہرے کے زاویے بگاڑتا ہوا سختی سے بولا تھا---

"ریکوئسٹ"

اپنی آخری کوشش کرتی وہ بولی تھی--

"اتنی معصوم ہو نہیں جتنی بنتی ہو۔۔۔۔۔کمرے کا حولیہ درست کرو۔۔۔۔نان سینس"

وہ اگلے ہی لمحے سیدھا ہوا تھا۔۔۔اور کھڑا ہوگیا تھا۔۔پھیلا ہوا کمرہ اسے سخت خار دلارہا تھا۔۔۔

حیام اسکی سرخ آنکھوں میں بنا جھانکے کپڑے ٹھیک کرتی اٹھی تھی۔۔۔۔

دس منٹ میں ضامن کی موجودگی میں اسنے کمرے کی حالت درست کی تھی۔۔۔جبکہ ضامن کے الماری کی طرف بڑھتے قدم رکے تھے۔۔

"میرے یہ حرام کے پیسے تھے جو تم نے اس قدر میرے دیے ہوئے تحفے کو اس طرح چکنا چور کیا۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی"

صوفے کی ٹیبل پہ ٹوٹا ہوا لیٹیسٹ آئی فون کا پیس رکھا دیکھ کے وہ تلملایا تھا جو حیام نے صفائی کرتے ہوئے صوفے کی ٹیبل پہ رکھ دیا تھا۔۔۔وہ اگلے قدم پیچھے مڑا تھا اور اسکا بازو سختی سے پکڑ کے ڈھارا تھا۔۔

"یہ میں نے ۔۔۔میں۔۔۔۔ نے نہیں کیا"

وہ شاید جھوٹ سے کام چلانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

"تو کس نے کیا۔۔۔۔۔میں تمہارا قتل کردونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دفعہ ہوجاو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے اسے دھکہ دیتا خودسر لہجے میں بولا تھا۔۔۔اور الماری کی طرف بڑھا تھا۔۔

"زندگی بھر تمہیں اب موبائل کی طرف بھٹکنے بھی نہیں دونگا"

وہ جیسے شیر کی طرح ڈھارا تھا۔۔۔

"تمہارے لیے تو کیہ گیارہ سو گیارہ بہتر تھا۔۔۔۔۔جاہل نا ہو تو"

وہ ٹوٹا ہوا موبائل الماری میں لاکڈ کرتا چیخنے کی انداز میں بولا تھا۔۔حیام سہم کے بیڈپہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ منہ میں نا جانے کیا کیا بکتا ڈریسنگ روم گیا تھا اور آرام دی سوٹ میں آیا تھا۔۔۔

قدآور آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں اسپرے کرتا، بال ٹھیک کرتا اسکے پاس آیا تھا کہ حیام جو بیڈ کے کراون سے ٹیک لگائے خاموشی سے بیٹھی تھی ایک دم صحیح ہوگئی تھی۔۔ضامن نے جھک کر بڑی بے دردی سے اسکی بیک کے پیچھے رکھے گئے تکیوں کو کھینچ کے نکالا تھا اور صوفے کی طرف پھینکا تھا۔۔۔الماری سے کمبل لینے کے بعد وہ صوفے پہ تکیے سیٹ کرتا لیٹا تھا اور کمبل اوڑھا تھا اور حیام کی طرف کروٹ لے کر سوگیا تھا۔۔۔جبکہ حیام بیڈ پل خالی خالی جگہ ، دیکھ کے اداس ہوئی تھی۔۔۔جو بھی تھا۔۔ایک مہینے سے ساتھ سونے کی عادت

بن گئی تھی۔اور اب یوں اتنا بڑا بیڈ خالی دیکھ کے اسے ہول اٹھا رہے تھے۔۔۔لیکن رات تو گزارنی ہی تھی۔۔

۔۔_____

"ہائے میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے"
انیلہ بیگم ناشتے میں مصروف تھیں جب اسی وقت ماریہ ٹیبل پہ آئی تھی اور رنگین کپڑوں کے پورے سوٹ میں دیکھ کر وہ خوش ہوئی تھیں۔۔اسکا سفید ملائی جیسا رنگ اورنج اور آتشی کپڑوں کے میں مزید دمک چمک رہا تھا جب کہ تھان جیسا پنک ڈوپٹہ اسنے کندھے پہ سلیقے سے ڈالا ہوا تھا۔۔

"تھینک یو ماما" وہ مسکراتی ہوئی پراعتمادی سے بولی تھی اور چئر کھسکا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"یونی جاوگی" وہ ٹوس اسے تھماتی بولی تھیں۔

"جی مام بس جارہی ہوں" چائے میں چمچ چلاتی وہ آہستگی سے بولی تھی ۔

"آج میں آرزو کو کال کرونگی ، ڈیٹ لونگی منگنی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر تیاری بھی تو کرنی ہے" وہ عام سے لہجے میں بولی تھیں۔۔

''من--- منگنی --ڈیٹ---

ماما-----کیا؟ کیا کہہ رہی ہیں آپ'' اسکے ہاتھ سے چمچ چھوٹ کے گرا تھا----اسے نہیں معلوم تھا کہ اسنے یہ لفظ کیسے سنا--

''ہاں----آج ہی سب فائنل کرنا ہے بیٹا---'' وہ اب بھی عام ہی لہجے میں بولی تھیں--

''ماما--کیا برہان مان گیا------ منگنی کیسے--مجھے سمجھ نہیں آرہا''
وہ کل کا دن یاد کرتی ہوئی رک رک کے بولی تھی--کل کی دی ہوئی تکلیف کیسے بھول سکتی تھی-------

''ہاں تب ہی تو منگنی کا کہہ رہی ہوں-------آرزو نے رات کو ہی کال کرکے یہ بتایا ہے---کہ وہ اسے کنوینس کرچکی ہے-----''
وہ اب مسکرا کے بولی تھیں---

''مما مجھے یقین نہیں آرہا'' وہ ناشتہ چھوڑ کے چہرے پہ ہاتھ رکھتی حیرانی سے بولی تھی--

''اب سب کچھ ٹھیک ہوگیا ہے--برہان کو کس طرح تم نے ٹریٹ کرنا ہے یہ اب تمہارا کام ہے---اس سے زیادہ اچھا کچھ نہیں ہوسکتا---- منگنی ہوجائے تو ہفتے بعد نکاح کردینگے--پڑھائی تم بعد میں کرتی رہنا''

وہ گلے ہاتھوں مشورے دیتی بولی تھیں--

"ماما۔نہیں--بس اب نہیں پڑھونگی--اب بس برہان کو ہی سنبھالونگی" وہ خوش ہوتی ہوئی آنکھوں میں حیرت لیے بولی تھی---

"اللہ تمہیں ایسے ہی خوش رکھے میری بیٹی" وہ اسکی خوشی دیکھ کے دائمی دعا دینے لگی تھیں--لیکن دوسروں کی بیٹیوں پہ ظلم کرتے ہوِے کس طرح اپنی بیٹی کے لیے خوشی کی دعا کرسکتی ہیں یہ انیلہ بیگم ہی جانتی ہیں-------

---

"مام میں آونگا----جلدی آونگا-----آپ ٹینشن نہیں لیں"

وہ آفس میں بیٹھا بے دلی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا---

"تمہیں پچھلے مہینے بھی آف ملا تھا لیکن تم نے یہاں آنے کی زحمت نہیں کی------تمہیں معلوم بھی ہے ایک ایک دن تمہارے انتظار میں گزارتی ہوں"

تانیہ بیگم اسکی کلاس لینے کے موڈ میں تھیں--

"مام----ایسی بات نہیں ہے--دارم کا پلان تھا بس---اب آونگا نیکسٹ آف پہ"

"جی نہیں تم اگلے ہفتے آرہے ہو۔۔۔خاص وجہ ہے"

وہ بس اپنی بات منوانا چاہتی تھیں۔۔

"کیوں مام۔۔۔ابھی آف کیسے مل سکتا ہے۔۔۔میں نہیں آسکتا۔۔"

وہ صاف انکار کرگیا تھا۔۔۔۔

"تمہیں نہیں پتہ وجیہہ کب سے یہاں آئی ہوئی ہے اور مجال ہے تم نے کال بھی کی ہو یا جھانک لیا ہو۔۔۔۔تم نیکسٹ ویک آرہے ہو۔۔۔"

"مام وجیہہ بھی تو کال کرسکتی تھی۔۔۔۔۔میں مصروف ہوتا ہوں بہت۔۔۔۔۔اور میں بلکل بھی نہیں آسکتا۔۔۔یہاں بہت کام ہے"

"اوکے تم نہیں آو۔۔۔۔ہم وہاں آجاتے ہیں۔۔۔۔ویسے بھی کب تک تم ایسے اکیلے رہوگے۔۔۔۔۔۔۔"

"مام آپ کیسے آسکتی ہیں۔۔آپ جانتی ہیں نا یہاں رہنا فیملی کے ساتھ کتنا خطرے کا حامل ہے۔۔۔مجھے بھی تو بار بار اپنا ٹھکانہ تبدیل کرنا پڑتا ہے۔۔یہاں مینیج نہیں ہوگا اور میں آپ کو یہاں رہنے بھی نہیں دونگا"

وہ صاف بولا تھا۔۔۔

"تو، پھر تو حیام کو کیسے رکھ رہا ہے اپنے ساتھ۔۔۔۔کمینے"

"اپنی فیملی کا تجھے کتنا خیال ہے کیا وہ تیری فیملی کا حصہ نہیں ہے"

دارم جو اس کے سامنے بیٹھا سب سن رہا تھا اسکی اس بات پہ تیزی سے بنا خود کو قابو کیے بول پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہاں موقع ہاتھ سے جانے دیتا تھا۔۔

"کتے اپنی زبان بند رکھ ۔۔۔پتہ نہیں مام ہیں" وہ موبائل کے اسپیکر پہ ہاتھ رکھتا فون دور کرتا دارم کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا بولا تھا۔۔

"جا کام کراپنا۔۔۔۔ڈرپوک نا ہو تو۔۔۔۔کب تک چھپائے گا"

دارم استہزایہ انداز میں ہنستا بولا تھا ۔۔ضامن کو لگا تھا کہ وہ اسکا مزاق اڑا رہا ہے۔۔۔ضامن کو یہ بات بلکل اچھی نا لگی تھی۔۔

"جی مام میں آجاونگا اگلے ہفتے ہی۔۔۔۔۔۔آپ انتظار کیجیے گا"

وہ دارم کو کاٹ دار نظروں سے دیکھتا بولا تھا وہ بول تو گیا تھا لیکن کیا مسئلے مسائل اسکے ساتھ ہونے تھے اس سے وہ نا واقف تھا۔۔جبکہ دارم کو سکون ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔جلتی پہ وہ تیل چھڑک رہا تھا۔۔

"دارم تو نا زرا اوقات میں رہ۔۔۔میری انسلٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

ضامن فون بند کرتا غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دارم کی باتیں دو دن سے اسے ناگوار گزر رہی تھیں۔۔

"واقعی میری کیا۔اوقات کے آپکی انسلٹ کروں۔۔۔۔۔۔"

وہ طنز سے بولا تھا۔۔

"یار دارم دیکھ پیارے بھائی تو ایک لڑکی کو بیچ میں مت لا۔۔۔اورہمارے اتنے پرانے ریلیشن کو مت برباد کر" وہ اٹھ کر اسکے سامنے آ بیٹھا تھا۔۔

"میں کسی لڑکی کو بیچ میں نہیں لارہا صرف تمہیں احساس دلارہا تھا اور کچھ نہیں۔۔۔۔باقی تمہاری زندگی ہے جو تم کرو۔۔۔۔مجھے کیا پرابلم ہوگی تم سے۔۔ہمارا جیسا ریلیشن تھا ویسا ہی ہے۔۔کوئی ردوبدل نہیں ہوا"

وہ زبردستی کی مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔۔

"تم یہ دل سے نہیں کہہ رہے ہو"

ضامن کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

"تم بلکل پریشان ہونے ک ء ضرورت نہیں ہے"دارم اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا تھا۔

دن بے کیف گزر رہے تھے۔۔

جس دن سے ان کے بیچ لڑائی ہوئی تھی تب سے ضامن نے حیام سے بات تک نا کی تھی۔۔۔ صبح اس سے اٹھنے سے پہلے گھر سے چلا جاتا تھا جبکہ رات لیٹ آتا تھا کہ وہ سو چکی ہوتی تھی۔۔۔۔جبکہ اسنے کھانا پینا سونا اٹھنا بیٹھنا سب الگ کیا ہوا تھا۔۔وہ حیام کی شکل بھی نا دیکھ رہا تھا۔۔۔

بہت کچھ سوچنے کے بعد وہ فیصلے پہ آسکا تھا۔۔۔

آج رات وہ گھر جلدی آگیا تھا۔۔۔جبکہ کھانا وہ باہر ہی کھا چکا تھا۔۔اسے کوئی غرض نہیں تھی کہ حیام کھائے یا نا کھائے لیکن ملازمہ کو کہہ کر وہ اسکا حال چال پوچھتا رہتا تھا۔۔کہنے کہ وہ انجان بنا ہوا تھا لاتعلقی ظاہر کیا ہوا تھا لیکن وہ اٹھنے سونے جاگنے کی سب معلومات رکھتا تھا۔۔

"سنو۔۔۔۔۔تم اپنی پیکنگ کرلینا صبح تک ۔۔"

وہ صوفے پہ تکیے سیٹ کرتا لیٹتا ہوا بولا تھا۔۔ ۔

"ہم۔کیا کہیں جارہے ہیں"

وہ بیڈ پہ بیٹھی میگزین پڑھ رہی تھی ۔۔میگزین رکھ کے اسنے اچھنبے سے پوچھا۔۔

"لاہور۔۔۔" وہ مختصر بول کر موبائل فون میں لگ گیا تھا۔۔۔

لاہور کا لفظ سن کے حیام کے اردگرد دھماکے ہوئے تھے۔۔

"ک۔۔کیوں۔۔۔۔" وہ الجھ کے رہ گئی تھی۔۔جیسا بھی تھا وہ یہاں سکون سے تھی۔۔۔یہاں اسے کوئی ٹریپ کرنے والا نا تھا۔۔ہر فکر سے آزاد تھی۔۔

"کیونکہ تمہیں میں تمہارے گھر چھوڑ کے آنا چاہتا ہوں۔۔اب مزید کوئی سوال نا کرنا ۔۔۔۔ورنہ اچھانہیں ہوگا۔۔۔۔مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش نا کی جائے"

وہ اسکی طرف کروٹ لے کر غصے سے کمبل منہ تک تان کر بولا تھا۔۔جبکہ حیام کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔

"لاہور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سوئی وہیں اٹک گئی تھی۔۔۔

وہ بنا کوئی لمحہ ضائع کیے بیڈ سے پاوں نیچے کرتی سلیپر پہن کر ڈوپٹہ سنبھالتی صوفے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ --کہہ رہے ہیں" وہ ہمت جمع کرتی صوفے کے پاس اسکے قریب کھڑی ہوکر بولی تھی لیکن ضامن اسے اچھی طرح نظر انداز کرگیا تھا--اسنے کروٹ لینے کی بھی کوشش نہیں کی تھی--

"ضامن--یہ آپ کیوں کہہ رہے ہیں"

جب وہ کچھ دیر تک بت بنا رہا تو وہ اسکا کندھا زور سے جھنجوڑتی ہوئی بولی--------کہ وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا--

"کیوں سر پہ سوار ہوگئی ہو میرے---کیا کہا تھا میں نے کہ ڈسٹرب نا کیا جائے مجھے----" وہ آنکھوں میں بے پناہ غصہ لیے بولا تھا---

وہ اتنی تیز ڈھاڑا تھا کہ حیام بامشکل اپنے قدم پیچھے کرپائی تھی اور اس سے قدرے فاصلے پہ کھڑی ہوگئی تھی---اسکی منہ سے نکلے گئے سخت جملوں س ء وہ خفا نہیں ہوئی تھی--جتنا اسکی انداز کو دیکھ کر وہ محتاط ہوئی تھی----پھر وہ وہاں رکی نہیں تھی--اگلے قدم اسنے بیڈ کی طرف بڑھائے تھے اور کمرے میں جلتی واحد روشنی بند کی تھی--------اور لیٹ گئی تھی--

ضامن کو لگا تھا کہ وہ کچھ مزید کہے گی لیکن وہ تو چلی ہی گئی تھی---

"کیا اتنی جلدی کوئی ہرٹ ہوتا ہے"

وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔دوبارہ صوفے پہ لیٹنے کے بعد وہ اسکی سسکیاں سن رہا تھا۔۔۔۔کمبل میں موجود وہ رو ہی رہی تھی۔۔۔اسکا رونا اسے پریشان کرتا لیکن وہ بھی اجنبی بن گیا تھا۔۔۔۔۔

آج بہت دنوں بعد وہ کلب کے لیے نکلا تھا۔۔۔۔

اپنے پیچھے تین چار بادی گارڈ کو لیے وہ صوفے پہ بیٹھا ڈرنک پہ ڈرنک چڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہر کے مختلف علاقوں میں نا جانے اسکے کتنے کلبز تھے جہاں وہ الگ الگ نئے طریقوں کے مختلف کیمیکلز سے بنے ڈرگز پرووائڈ کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کتنے دن بعد وہ ایک راونڈ لگانے آیا تھا۔۔۔

کلبز اسکی غیر موجودگی میں بھی بہت چلتے تھے۔۔وہ صرف مہینے میں ایک دو بار چکر لگا لیتا تھا۔۔۔جبکہ اسکی مستقل بھی کوئی رہائش نا تھی۔۔کبھی وہ کسی شہر تو پھر کبھی وہ کسی ملک میں پایا جاتا تھا۔۔۔

لیکن اب مستقل لاہور کے روپوش علاقے میں وہ رہائش پزیز تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے دن وہ کبھی کسی شہر میں نا رہا تھا لیکن اب رہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کلب کے ایک کونے میں بیٹھا وہ ڈرنک سے بھرے گلاس کو منہ پہ لگائے آہستگی آواز میں خود سے ہی باتیں کررہا تھا---

مجھے وہ پہلی بار لاہور کے مشہور بکوکنگ انسٹیوٹ کے باہر ملی تھی---
بلیک آبائے میں بھی وہ اسے چاند سی لگی تھی----
پھر اسکے بعد تو وہ مجھے ہر جگہ نظر آنے لگی------کالج کے باہر ، راستے میں، پارک میں ، ہاسپٹل میں، یہاں تک کے اب وہ میرے سامنے بیٹھی ہے----

"مجھ سے کیوں دور جاتی ہو تم حیام"
تمہارے لیے تو میں نے خود کو بھی داو پہ-لگادیا ہے----تمہاری وہ کمینی کزن نے میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیا ہے لیکن اسکو بھی سکون سے جینے نہیں دونگا---یا تو وہ مرے گی یا برہان"

اگلی صبح حیام نے فریش ہونے کے بعد سب سے پہلا کام الماری سے کپڑے نکالنے کا کیا تھا---غصے سے بھپری وہ سوٹ کیس میں سارے کپڑے الٹے سیدھے رکھ رہی تھی---ڈریسنگ سے کچھ چیزیں اٹھا کے اسنے پھینکنے کے انداز میں سوٹ کیس میں ڈالی تھیں-----

"مجھے معلوم تھا ایک نا ایک دن میرا ٹھکانہ وہ ہی گھر ہے۔۔۔۔۔۔۔سارے ہی بے وفا ہیں۔۔۔لیکن وہاں جا کے میں بھی کسی کی شکل دیکھے بنا کمرے میں بند ہو کر جان دے دونگی اپنی۔۔بہت ذلت سہہ لی سب سے۔۔اللہ کرے سب کے سب ہی مرجاو۔۔۔۔۔۔برہان تم سب سے پہلے مرو۔۔۔میری زندگی برباد کرنے والے ہو۔۔تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کرونگی"

وہ آنسووں سے روتی ہوئی پیکنگ کرتے ہوئے بڑبڑارہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو روا تھے۔۔۔اسکی نم بھیگی آواز کپکپا رہی تھی۔۔۔وہ وہاں نہیں جانا چاہتی تھی لیکن مزید ضامن سے بات کرنے یا بحث کرنے کے حق میں نا تھی۔۔۔۔۔

سوٹ کیس کو پیک کرکے اپنے کمر پہ دراز بالوں کو کیچر کرتی ہوئی وہ پیر پٹکتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

پیچھے ضامن جو سوتا بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سب سن رہا تھا اور غور بھی کررہا تھا۔۔۔۔۔۔" تو مزید ایک Attempt کرینگی خودکشی کا" وہ کمبل منہ سے ہٹاتا پر سوچ انداز میں خود سے ہی بولا تھا۔۔۔وہ آج حیام سے دیر میں اٹھا تھا۔۔لیکن برہان کا نام سن اور اسکے قصیدے میں سنے گئے الفاظ سن کے ضامن کے دل و روح میں سکون سا اترا تھا۔۔۔

کمبل ہٹاتا وہ اپنے پاووں میں چپل اڑستا شرٹ نیچے کرتا باتھ روم کی طرف بڑھا تھا۔۔جلدی سے آ کر اسنے اپنی بھی پیکنگ کی تھی۔۔۔اور نیچے ڈائننگ ایریا میں آگیا تھا۔۔۔

"بی بی جی نے ناشتہ کرلیا"

وہ ٹیبل پہ آکر کرسی پہ بیٹھتا ناشتہ لگاتی ملازمہ سے بولا تھا۔۔۔

"صاحب انہوں نے منع کردیا"ملازمہ کام چھوڑ کے اس سے بولی تھی۔۔۔

"بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک بار پھر نظرانداز کرکے ناشتے میں مصروف ہوگیا تھا۔۔۔

جبکہ حیام جو ڈائننگ ایریا میں قدم رکھنے ہی لگی تھی ضامن کے " بہتر ہے" سن کر آگ بگولہ ہوگئی تھی۔۔رات بھی اسنے کھانا نہیں کھایا تھا بلکہ رات کا کھانا وہ روزانہ اسکے ان چاہے انتظار میں اسکپ کرنے لگی تھی اور اب ناشتہ وہ کتنے سکون سے کررہا تھا۔۔۔جبکہ پہلے وہ اسے خود ناشتہ کروا کے پھر خود کرتا تھا۔۔۔اپنی اتنی جلدی بے قدری پہ اسے شدت سے رونا آیا تھا۔۔۔وہ۔ایک بار پھر پیر پٹکتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

ایک بار پھر وہ۔آج دوسری مرتبہ اسی شخص کے ساتھ جہاز میں محو سفر تھی۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح اسکا دل دھک دھک کررہا تھا۔۔۔۔

برابر میں بیٹھا شخص اس سے لاپرواہی برت رہا تھا۔۔۔

جب اناونسمینٹ ہوئی تو اسکا دل زورو سے ڈھرکنے لگا تھا۔۔۔فلائے کا ٹائم۔قریب تھا۔۔۔۔اور وہ خود کو اس مصیبت میں کس طرح سروائو کروا پاتی یہ ہی سوچ رہی تھی۔۔۔

ضامن نے نوٹ کیا تو وہ سارے راستے چپ بیٹھی رہی تھی۔۔۔رات سے لے کر اب تک اسنے اف تک نا کی تھی۔۔۔۔۔۔خفا ضامن کو ہونا چاہیے تھا جبکہ خفا وہ خود تھی۔۔۔اسے معلوم۔تھا کہ وہ ائروپلین کے سفر سے ڈرتی ہے لیکن اسے جلد لاہور پہنچنا تھا جس وجہ سے اسنے ناچاہتے ہوئے بھی ائروپلین کو چوز کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ورنہ وہ اسے لے کر بائے روڈ بھی آسکتا تھا لیکن اسکے پاس وقت کی کمی تھی۔۔۔۔

خود کے احساسات کو ضبط کرتا۔۔۔مضبوط لہجے سے وہ اپنا بازو اسکے گرد پھیلاکر اسے سپورٹ بخشی تھی۔۔۔۔۔

"بی ایزی۔۔۔be easy!!

وہ کہہ کر ٹیگ لگاکر آنکھیں موند گیا تھا جبکہ حیام اسکے سینے سے سر لگا کے آگے آنے والے لمحات کا سوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔رات کو وہ کس قدر کھانے کو آرہا تھا اور اب۔۔۔۔۔۔۔!!

"ماما کیا جلدی ہے آپ کو اتنی آخر ۔۔۔۔کیوں میرے پیچھے پڑگئیں ہیں آپ سب مل کر"
آرزو نے اسے کال کرکے آفس سے جلدی ہی بلالیا تھا۔۔۔
اور وہ اسی وجہ سے غصے میں بھپرابیٹھا تھا۔۔

"ہم آج تمہاری مامی کے گھر جارہے ہیں تو بس جارہے ہیں۔۔۔۔آج ڈیٹ لے کر آجائینگے۔۔۔جبکہ بھابھی نے ڈنر بھی رکھا ہے۔۔۔اب تم جاو اور تیار ہو کر آو"

وہ بنا اسکا رویہ خاطر میں لاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"آپ میرے ساتھ زبردستی کررہی ہیں۔۔اچھا نہیں ہوگا۔۔۔میں۔وارن کررہا ہوں"
وہ طیش میں آیا تھا۔۔

"بعد میں سب ٹھیک ہوجاتا ہے بیٹا جانی۔۔۔۔
دور سے سوچنے میں ایسا لگتا ہے۔۔قریب سے سوچوگے تو اچھا گے گا"

ناجانے کونسی لاجک اسے سکھارہی تھیں وہ۔۔۔

"او ماما۔۔۔۔کیا سمجھ رکھا ہے آپ نے۔۔۔۔میں جینا حرام کردونگا آپکی بھتیجی پر"

وہ اب بھی باز نہیں آرہا تھا۔۔

"فلحال میں تمہیں نہیں بخشونگی اگر تم دس منٹ میں تیار ہوکر نیچے نہیں آئے تو"

"ماما آپ ایزی لے رہی ہیں یہ سب" اسے غصہ آیا تھا وہ بھی تو اسکی دھمکیوں۔کو۔خاطر میں نہیں لے رہی تھیں---

---

"او مسکرانا بھی تجھی سے سکھا ہے---
دل لگانے کا تو ہی طریقہ ہے----"

شیشے کے سامنے کھڑی موبائل میں تصویر کھولے وہ خوشی سے گانے میں مصروف تھی۔

"کتنی خوش ہوں میں آج-----" وہ موبائل کی۔سکرین پہ جگمگاتی تصویر کو چومتی ہوئی زورسے بولی تھی اور موبائل سینے سے لگالیا تھا---

"دہلیز پہ میرے دل کی جو رکھے ہیں تو نے قدم ۔"
وہ ایک بار پھر شروع ہوئی تھی---

فائلی۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ بیڈ پہ پھیلے اپنے کپڑوں کو دیکھ کر بولی تھی۔۔اسپیشلی اسنے کلچرڈ ڈریس تیار کروایا تھا

۔۔۔۔۔

"ہائے کیک تو میں رکھ کے ہی بھول آئی"۔۔

ایک دم اسے یاد آیا تھا۔۔۔ورنہ۔وہ خوشی میں۔سب بھول گئی تھی۔۔موبایل بیڈ پہ پھینکتی وہ کمرے سے بھاگی تھی۔۔۔

کچن میں پہنچ کر اسنے کیک اوون میں سے نکالا تھا۔۔۔۔

شکر تھا کہ۔وہ جلا نہیں تھا۔۔۔ماریہ بروقت پہنچ گئی تھی۔۔

کیک نکال کے اسنے دس منٹ کے لیے اسے فریج میں رکھا تھا۔۔۔

اتنے دس منٹ میں اسنے پاسٹہ کو دیکھ کے ساتھ میں۔سیلڈ کے لیے سبزیاں کاٹنا شروع کردی تھیں۔۔۔

سلاد بنا کے اسنے فریج میں رکھی تھی اور کیک کی ٹرے باہر واپس نکالی تھی۔۔۔۔

اچھی طرح براون کریم سے کیک کو کور کرنے کے بعد اسنے بہت ہی خوبصورتی سے چاکلیٹ اور نٹ سے اسے گارنش کیا تھا۔۔۔بے شک وہ اچھی کک تھی۔۔۔جتنی اچھی وہ کک تھی اتنا ہی اسکے ہاتھ میں کمال کا زائقہ تھا۔۔

کیک کو تیار کرنے کے بعد اسنے واپس فریج کیا تھا۔۔۔برہان کو میٹھے میں کیک بہت پسند تھا۔۔۔جبکہ ماریہ کو دنیا جہاں کے کیک کی نیو نیو ریسیپیز آتی تھیں جو وہ اسکے لیے آئے دن تیار کرتی رہتی تھی۔۔

"ماریہ جاو تیار ہو کر آجاو اب۔۔۔۔۔کچن میں مت تھکایہ کرو خود کو کتنی بار منع کیا ہے" انیلہ بیگم کچن میں قدم رکھتیں بولی تھیں۔۔

"مام۔۔۔۔فش آپ دیکھ لیں۔۔۔۔میں بھی بس جا ہی رہی تھی"
وہ اپیرن ہٹاتی بولی تھی اور نکل گئی تھی ۔۔۔جبکہ انیلہ بیگم بوا کے ساتھ کھانا دیکھنے لگی تھیں۔۔

وہ بیڈ پہ بیٹھی مستقل رو۔رہی تھی۔۔۔۔۔
دل تو کررہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جائے لیکن بھاگ کے جائے گی کہاں۔۔۔یہ سوچ کے مزید اسے رونا آرہا تھا۔۔۔سچ تو یہ تھا کہ وہ وہاں جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اسکی طبیعت بھی۔سوچ سوچ کر عجیب سی ہورہی تھی۔۔۔

وہ ابھی اپنے خیالوں میں ہی تھی جب روم کا دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔
ضامن نا جانے لاہور پہنچ کر ہاٹل میں چھوڑ کے کہاں چلا گیا تھا۔۔

وہ۔ایک دم بیڈ سے اٹھی تھی کہ نجانے کون ہے۔۔کیوں۔کہ۔ضامن ہوتا تو وہ خود کی سے آجاتا۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی دروازے کی برف بڑھی تھی۔۔۔۔اور دروازہ کھولا۔تھا۔۔

سامنے ایک لڑکی۔اسے نظر آئی تھی۔۔۔کوٹ پینٹ میں۔وہ لڑکی اسکے سامنے کھڑی مسکرائی تھی۔۔

"ہائے میم۔۔۔آئے ایم پری۔۔۔۔۔!!"
وہ مسکرا کے حیام سے گویا ہوئی تھی۔۔۔اور اس سے شیک ہینڈ کرنا چاہا تھا.

"کیوں آئی ہیں آپ یہاں" وہ انجانا چہرہ دیکھ کے بولی تھی۔۔

"مجھے ضامن سر نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔آپ چلیں پلیز۔۔۔۔ہمارے پاس ٹائم کم ہے"
وہ اسکا ہاتھ تھامتی بیڈ تک لائی تھی۔۔۔

"کہاں چلیں" حیام جو رات سے ضبط کیے بیٹھی تھی زچ ہوکر بولی تھی۔۔

وہاں چئر پہ چلیں"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اسٹول پہ اسے بٹھا چکی تھی.---

اور اپنے ساتھ لائی باکس کو ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا تھا----

"یہ کیا کررہی ہیں آپ" حیام کو غصہ آیاتھا--

"سر کا آرڈر ہے میم"

وہ اسکے بالوں کا معائنہ کرتی مصروف سے انداز میں بولی تھی--

"کس کی اجازت سے آپ نے میرے بالوں کو چھوا-----"۔وہ غصے سے لال ہوتی اس پہ چلائی تھی کہ پری ایک قدم پیچھے ہوئی تھی--

"میری اجازت سے"

ضامن ناجانے کب وہاں آیا تھا کہ انہیں معلوم تک نا ہوا تھا--

"جیسا کہا ہے ویسا ہی کرنا----ایکسرا کچھ نہیں ہونا چاہیے"

پہلے وہ پری کو سمجھاتا پھر حیام کو آنکھیں دکھاتا بولا تھا---کہ حیام۔واپس۔بیٹھ گئی تھی---

حیام کے حلق میں آنسو پھنسے تھے-----

جبکہ پری نے زرا دیر میں ہی اسکے لمبے دراز بالوں کو چھوٹا کرکے سیٹ کیا تھا-----لئر

کٹنگ میں کٹے گئے بال اور خوبصورت ہوگئے تھے۔۔سلکی بالوں کی آبشار اسکی کمر پہ پھیلی ہوئی تھی۔۔حیام بہت ہی کمال کا برداشت کرتے ہوئے اپنے لمبے بالوں کو۔چھوٹا دیکھ رہی تھی۔۔

پھر وہ اسکے فیس پہ آئی تھی۔۔فیس پہ ناجانے اسنے کون کون سے ماسک لگائے تھے۔۔۔۔۔کہ اسکا مرجھایا ہوا چہرہ نکھر گیا تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ پاوں کا مینی پیڈی کرکے وہ فارغ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"ڈن ہے سر"

ضامن جو صوفے پہ بیٹھا موبائل استعمال کررہا تھا۔۔۔دھیان اسکا حیام پہ ہی تھا۔۔۔

"ویٹ"

وہ کچوے کی چال چلتا ان کے پاس آیا تھا اور حیام کو دیکھا تھا۔۔۔اسکے چہرے کو نوٹس لیتے ہوئے وہ مسکرایا تھا۔۔۔اسکا چہرہ پہلے سے کہی زیادہ چمک رہا تھا۔۔۔ورنہ جس طرح وہ مرجھائی سی رہتی تھی اس سے اسکا چہرہ ڈل لگنے لگا تھا۔۔۔اسکے بالوں کو اپنے مطابق دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ اسے لمبے بال پسند نہیں تھے لیکن وہ حیام کو بلکل تبدیل کردینا چاہتا تھا۔۔۔

"ٹھیکنس۔۔۔" وہ پری کو کیش تھماتا بولا تھا۔۔۔وہ اپنا کام۔کرکے جاچکی تھی۔۔۔

"یہ سب کیا ہے----"

ُپری کے جانے کے بعد وہ ضامن پہ سخت لہجے میں چلائی تھی--------اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ-اسے کچھ کردے---

"اپنی آواز آہستہ رکھو----

میں نے پہلے ہی وارن کردیا ہے کہ مجھے فضول میں ڈسٹرب نہیں کرنا-----

سو میری برابری نہیں کرینگی آپ"

وہ اس کو کِوئی اہمیت دیے بنا سختی اپنائے بولا تھا--

"یہ میرے بال تھے-----ان پہ میری مرضی ہونی چاہیے تھی---

ایلے کیسے آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے"

وہ روتے ہوئے چیختی چلاتی بولی تھی---

"اور جو تم میرے ساتھ زیادتی کررہی ہو اسکا کیا؟

اسکا کیا------

ایلے کیسے تم مجھے خود سے دور کرکے میرے ساتھ زیادتی کرسکتی ہو"

وہ آپے سے باہر ہوا تھا۔۔۔۔اتنے برہم لہجے میں وہ چلایا تھا کہ حیام نا سمجھی سے کچھ قدم اس سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"مج۔۔۔۔۔مجھے وہاں نہیں جانا۔۔۔۔۔۔"

مجھے وہاں نہیں جانا نا۔۔۔

آئے ایم سوری۔۔۔۔۔"

وہ بے دھیانی میں۔پھر اسکے پاس آکر کان پکڑ کے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

"میں وہاں نہیں جاونگی ۔۔۔"

اسکا ہاتھ تھامتی وہ پر امید لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اور ہم۔وہاں جائینگے، ضرور جائینگے"

وہ اپنا ہاتھ بے دردی سے اس سے کھینچتا بولا تھا۔۔اسکا لہجہ اب بھی برہم ہی تھا.

"یہ کپڑے سارے اپنے سوٹ کیس میں رکھو ۔۔۔۔۔۔۔۔اور ان میں سے جو پنک کلر کا ڈریس ہے وہ پہن کے آو"۔

وہ بیڈ پہ بکھرے ڈھیڑوں شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا۔۔لاہور آتے ساتھ ہی اسے ہاٹل میں چھوڑ کر خود وہ اسکے لیے شاپنگ کرنے چکا گیا تھا۔۔۔۔

"دس منٹ میں باتھ لے کر آو۔۔۔ہمیں دیر ہو جائے گی۔۔۔۔"

وہ گھڑی میں وقت دیکھتا بولا تھا جہاں سات بج رہے تھے۔۔۔

حیام بیڈ پہ بکھرے شاپنگ بیگز میں سے اسکا بتایا ہوا سوٹ دیکھنے لگی تھی۔۔۔اتنے نئے کپڑے دیکھ کے وہ چونک گئی تھی۔۔۔صرف کپڑے ہی نہیں بلکہ طرح طرح کی گرلز پراڈکٹ دیکھ کے وہ مزید چونکی تھی۔۔۔اسکی۔ایک ایک چیز کا ناچاہتے ہوئے بھی خیال کرتا تھا کہ کہیں کمی بیشی نا آئے۔۔۔

"اسکا بتایا ہوا پنک سوٹ لے کر وہ اٹھی تھی اور مرے قدموں کے ساتھ باتھ روم میں بند ہوگئی تھی جبکہ ضامن اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی اسکی دوری سے پریشان رہنے والا تھا۔۔۔اسے بھی دن رات صبح شام حیام کو دیکھنے کی۔عادت ہوگئی تھی۔۔اور ایکدم اس عادت کو ختم کرنا اسکے لیے بھی مشکل کا باعث تھا۔۔

پنک گھٹنوں سے کافی اونچی کرتی پہ سرخ ڈوپٹہ اوڑھے جبکہ بلیو جینز پہنے وہ۔ باتھ روم سے باہر آئی تھی۔۔۔

اسکے آنے کی دیر تھی ضامن اپنے کپڑے لے کر باتھ روم میں گھس گیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ بال سنوارنے لگی تھی جو اسکے کندھوں سے زرا سا نیچے تھے۔۔۔کمر سے نیچے آتے اپنے بالوں کا۔اس قدر برا حشر دیکھ کر۔وہ پھر رونے لگی تھی۔۔۔۔

اسکا سر درد سے پھٹا جارہا تھا۔۔۔ایک تو کل رات سے اسنے کچھ کھایا نہیں تھا ناجانے وہ کس طرح اپنے قدموں پہ کھڑی تھی۔۔۔

ضامن۔سے کہنا بھی اسے ایک مشکل۔کام۔لگ رہا۔تھا ویلے بھی اب ضامن کو۔اسکی فکر کہاں رہی تھی۔۔۔

بہرحال بال ڈرائے کرنے کے بعد وہ وہیں اسٹول پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔جب ضامن کی۔آواز اسے اپنی پشت سے سنائی دی تھی۔۔۔

"اچھا سا سوفٹ میک اپ کرو جلدی سے"

وہ۔اسکو نیا حکم۔دیتا بولا تھا۔۔۔جبکہ ایک نظر حیام۔اس۔پہ۔ڈال کے رہ گئی تھی۔۔۔براون کلف دار کرتے شلوار میں۔اسکا اونچا قد مزید اونچا لگ رہا تھا جبکہ اسکا جسم ،چورے شانے کرتے میں مزید نمایاں ہورہا تھا۔۔۔اسکو حکم دے کر وہ بالوں کو ڈرائے کرنے لگا تھا۔۔۔

"یہاں تو کچھ نہیں ہے"

اسکا۔اشارہ خالی ڈریسنگ پہ تھا۔۔۔۔وہاں کچھ سامان نا تھا۔۔

"شاپنگ میں چیک کرو سب کچھ ہے"

وہ اسکے کہنے پہ واپس۔وہاں گئی تھی۔اور شاپنگ بیگ اٹھا لائی تھی جس میں ساری پراڈکٹس تھیں۔۔۔ضامن اس میں سے جیل نکال کر اپنے بالوں پہ لگانے لگا تھا۔۔۔۔جبکہ حیام نے بڑی مشکل سے بی بی کریم کا انتخاب کیا تھا کیونکہ اسے کسی فاونڈیشن یا بیس کی ضرورت نا تھی۔۔۔کریم لگانے کے بعد اسنے بلش آن لگایا تھا۔۔۔۔ہائی لائٹر کی مدد سے اسنے فیچرز برائٹ کیے تھے۔۔۔۔اب لپ۔اسٹک کی طرف اسکا ہاتھ گیا تھا۔۔کرتی سے میچنگ کی لپ اسٹک اٹھانے وہ لگی ہی تھی کہ ضامن نے اسے ریڈ لپ اسٹک اٹھا کے دی تھی۔۔

"یہ یوز کرو"

وہ راضی ہوتی لال لپ اسٹک ہی اپنے لبوں پہ سجا چکی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نا آیا تھا کہ وہ اتنا تیار کیوں کروارہا ہے۔۔۔

"یہ جیولری وئر کرو جلدی"

وہ ایک شاپنگ بیگ اسکی طرف بڑھاتا بولا تھا۔۔۔حیام نے کھول کے دیکھا تو اس پہ سلور کلر کی جیولری تھی جس پہ ریڈ نگ تھے۔۔۔ٹاپز پہن کے اسنے بس کردیا تھا۔۔جبکہ گلے میں نازک سی چین تھی۔۔۔۔

"چوڑیاں تو میں۔لینا ہی بھول گیا۔۔۔شٹ"

اس پہ نظر ڈال کے وہ بولا تھا کیونکہ اسکی کلائیاں خالی تھیں بس ضامن کا۔دیا ہوا۔کڑا ہی اسکی کلائی میں تھا۔۔۔

"رنگز تو پہن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ باکس اسکو۔دیتا بولا تھا۔۔۔۔۔۔اسکے کہنے پہ۔اسنے وہ بھی پہن لی تھیں۔۔۔

خود کی تیاری مکمل دیکھ کے اسنے پرفیوم چھڑکا تھا جبکہ حیام کو بھی اسی پرفیوم کی فریگنینس سے مہکایا تھا۔۔۔اپنے پیار کی خوشبو سے تو وہ مہکا نا سکا تھا تو پرفیوم ہی سہی۔۔۔۔۔

اسکا۔سوٹ کیس لے کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ حیام نے بیڈ سے ہینڈبیگ اٹھایا تھا اور اسکے پیچھے چل دی تھی۔۔۔بس محض زرا دیر کے لیے وہ اس روم میں ٹھہرے تھے۔۔۔

حیام سے راستے لوکیشن پوچھ پوچھ کر وہ گھر کے سامنے گاڑی کو روک چکا تھا۔۔۔۔

"میں نے تمہارے لیے اتنی شاپنگ کی ہے کہ تم مہینہ آرام سے گزار سکتی ہو۔۔۔ہر چیز تمہارے استعمال کی ہے۔۔۔۔۔پھر بھی کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کسی طرح کال کرلینا کسی کے بھی موبائل سے۔۔۔۔۔اور اپنے چہرے پہ اسمائل رکھو۔۔۔کہ تم میرے ساتھ بہت

مطمئن اور خوش ہو۔۔۔۔۔۔اپنے گھر والوں کو موقع مت دینا کہ۔وہ تمہار مزاق اڑائیں۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تم ان کے سامنے کیسا رویہ ظاہر کرتی۔ہو۔۔۔خوش ہو کہ نہیں لیکن تمہیں بہت فرق پڑے گا۔۔۔اگر منہ پہ بارہ بجا کے رکھوگی تو وہ تمہارا ڈیفینیٹلی مزاق اڑائینگے اور میں تو کہتا ہوں جو تم سے خار کھاتا ہے یا جلتا ہے تو اسے مزید جلاو"

وہ گاڑی میں بیٹھا اسے اچھی طرح سمجھا رہا تھا جبکہ وہ بے حس بنی۔سن رہی تھی۔۔۔

"آگیا سمجھ"

وہ۔اسکو۔ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا دیکھ کے کوفت سے بولا تھا۔۔۔

وہ سر اثبات میں ہلا کے اسے یقین۔دلا۔چکی تھی کہ وہ سن رہی ہے۔۔۔۔

"کب لینے آئینگے مجھے" وہ ناجانے کیوں پوچھ رہی تھی۔اسے خود بھی معلوم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

"خبردار جو تم نے رونا شروع کیا"

وہ اسکی نم بھیگی آواز پہ اسے ٹوک چکا تھا اور اسکی بات کو یکسر نظر انداز کرچکا تھا۔۔

"نہیں رو رہی میں۔۔۔مجھے کب لینے آئینگے"

وہ اپنے دکھتے سر کو تھامتی بولی تھی۔۔۔لہجہ وہ مضبوط کرچکی تھی۔۔

"جب تم مجھے بلاوگی"

وہ اسکے بال سنوارتا بولا تھا۔۔۔جو اسکے چہرے پہ رقص کررہے تھے۔۔

"میں جانا ہی نہیں چاہتی پلیز۔۔۔واپس چلتے ہیں"

وہ اسکا ہاتھ چہرے سے ہٹاتی اپنے ہاتھوں میں تھامتی بولی تھی۔۔۔

"فضول بحث نہیں۔۔۔۔اب اترو چلو"

اسے جب لگا کہ۔وہ پگھلنے کے گا تو وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

خود بھی گاڑی سے اترا تھا اور کچھ شاپنگ بیگز اسنے پچھلی سیٹ سے نکالے تھے۔۔۔۔۔۔جو شاید گفٹس تھے۔۔حیام کا ہاتھ پکڑا تھا اور آگے چل دیا تھا۔۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں تم نے بتایا نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

برہان لاونج میں بیٹھا موبائل یوز کررہا تھا جب وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی انکی انگیجمنٹ ڈیٹ ڈیسائڈ ہوئی تھی۔۔ایک ہفتے بعد انکی منگنی تھی۔۔

"میری پسند کبھی نہیں بنو گی۔۔بھلے جتنی بھی تیار ہوجاو"

رایل بلیو پیروں تک آتی فراک میں وہ اچھی لگ رہی تھی لیکن برہان کو۔اس سے کیا فرق پڑتا

تھا۔۔۔جبکی آج تو وہ ڈوپٹے کے ساتھ بلکل اسکی پسند کے مطابق اسکے سامنے تھی۔۔۔ماریہ کو دکھ ہوا تھا کہ وہ کس سے پیار کر بیٹھی ہے۔۔

"بھابھی ہم کل سے ہی تیاری شروع کرد یتے ہیں"۔۔۔
آرزو بیگم انیلہ بیگم سے بولی تھیں۔۔وہ سب اس وقت لاونج میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے۔۔۔جب بوا انکے پاس آئی تھیں۔۔

"بی بی جی کچھ مہمان آئے ہیں"
وہ انیلہ بیگم سے بولی تھیں۔۔

"بھابھی آپ نے کیا کسی کو انوائٹ کیا تھا۔۔۔"آرزو بیگم ان سے پوچھنے لگی تھیں۔۔

"نہیں۔۔۔آج کے دن صرف تم ہی انوائٹڈ ہو۔۔۔
بہرحال آپ اندر بھیج دیں۔۔۔۔۔۔"

وہ بوا سے بولی تھیں۔۔۔

اجازت ملنے پہ وہ اسکا ہاتھ نرمی سے تھامے لاونج کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔ویل فرنشڈ بنگلہ اسے کافی بھایا تھا۔۔۔۔۔۔ہرچیز نئے طرز کی بنی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ جب اسنے لاونج میں قدم رکھا تو اسے اچھا محسوس ہوا تھا۔۔پورا لاونج روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔۔۔۔

کہنے کو لاونج میں بیٹھے سارے نفوس اسکے لیے انجان تھے لیکن وہ سب کو جاننا چاہتا تھا۔۔۔

ضامن کے برعکس حیام کی حالت کافی پتلی ہوچکی تھی ۔۔۔وہ اسکی طرف کبھی بھی مضبوط نہیں ہوسکتی تھی۔۔۔اور نا ہی اسکی طاقت کا مقابلہ کرسکتی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم"

وہ کافی ادب سے گویا ہوا تھا جبکہ وہاں بیٹھے کچھ نفوس ایکدم اسے دیکھ کے کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔۔حیام اسکی۔پشت کے پیچھے تھی جیسے سب سے چھپنا چاہ رہی ہو۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے ضامن نے اسے بلکل اپنے برابر کیا تھا۔۔۔

اپنے ہاتھ میں پکڑے کافی سارے بیگز اسنے بوا کو تھمائے تھے۔۔وہ یقیناً انکے لیے ہی یہ سب لایا تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

انیلہ بیگم جھٹکے سے آگے بڑھی تھیں اور حیام کو دیکھ کے ان کا ہائپر ہونا سب کے سامنے تھا۔۔۔

"!!!!hehyyyy...Just stay Away"

وہ جب تک حیام کے سامنے آتیں ضامن حیام کے سامنے آیا تھا اور چہرے پہ مسکراہٹ لائے انیلہ بیگم سے بولا تھا جو بلکل ان کے قریب پہنچ چکی تھیں----

حیام انکے رد عمل سے ہی ڈر رہی تھی---اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں-------ضامن کے سامنے ہی وہ۔اس پہ چڑھ کے آرہی تھیں-----اسکے پیچھے تو وہ اسکا قتل کردیتیں--اسکادل کیا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دے---اب تک اسنے سامنے کسی کو دیکھا تک نا تھا--

"کیوں آئی ہے یہ لڑکی یہاں----------"

وہ حلق پھاڑ کے چلائیں تھیں---ماریہ نے ایک دم برہان کو دیکھا تھا----جو کھڑا تک نا ہوا تھا بلکہ صوفے پہ جیسے بیٹھا تھا ویسے ہی منجمد تھا------جب کہ اس کی نظریں سامنے ہی تھیں---

"بھابھی---------- ہٹیں دور آپ-------"آرزو بیگم انیلہ بیگم کو پیچھے کرتیں آگے آئیں تھیں---

"حیام میری بیٹی-------کیسی ہو تم" وہ لہجے میں بلا کا پیار لائے اسکی طرف گلے لگنے کو جلدی سے بڑھی تھیں--

"she's allergic, please stay away my In law"

وہ انہیں بھی روکتا ہوا بھرم سے بولاتھا کہ انہیں ہگ تک نا کرنے دیا تھا۔۔۔۔

ضام۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضامن۔۔۔۔۔آئے۔۔۔۔۔آئے۔۔۔۔فیل۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا بازو تھامے اٹک اٹک کے بھیگی آواز میں بامشکل لفظ ادا کررہی تھی۔۔۔۔۔۔ایک ہاتھ سر پہ رکھے وہ چکرا کے گرنے کو تھی۔۔ جب ضامن نے اسے تھاما تھا۔۔۔ حیام کی آنکھیں بند۔ سی ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

"ک۔۔۔کیا ہوا بیوی"

کافی دنوں بعد اسکے منہ سے یہ لفظ بے ساختہ ادا ہوا تھا۔۔۔۔اپنی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ بھی وہ یہ سن کے مسکرائی تھی۔۔۔اسکے لبوں پہ مسکراہٹ پھسلی تھی۔۔۔۔۔

ضامن نے اسے فوراً سے پہلے صوفے پہ بٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسے سمجھ نا آیا تھاکہ ہوا کیا ہے اچانک۔۔۔۔۔کیا وہ ڈپریسڈ تھی۔۔۔

"بوا۔۔۔۔کچھ لے کر آئیں۔۔۔۔۔جوس لائیں"

وہ تیز آواز میں چیخا تھا کہ۔وہ جلدی سے لاونج سے نکل کے کچن کی طرف بھاگی تھیں۔۔۔۔

"تم مجھے ہمیشہ پریشانی میں ڈالتی ہو حیام۔۔۔۔۔۔

میں ناراض ہوجاونگا اگر تم نے آنکھیں بند کیں تو۔۔۔۔۔ "

وہ پریشانی سے اسکا۔ہاتھ تھام کے بولا۔تھا جبکہ حیام کا سر صوفے کی پشت پہ تھا۔۔۔اسکے لہجے میں حیام کے لیے فکرمندی سب باآسانی محسوس کرسکتے تھے۔۔۔۔

"ماما آوٹ کریں اس لڑکی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہورہا ہے یہاں۔۔۔۔۔" ماریہ ضبط کرتی اپنی ماں سے بولی تھی۔۔۔کتنی مشکل سے سب ٹھیک ہورہا تھا اسکی زندگی میں ۔۔۔اب پھر سے وہ آگئی تھی۔۔

"صبر کرو۔۔۔۔۔"/آرزو بیگم پہلی بار ماریہ کو ڈانٹنے لگی تھیں۔۔۔ناچاہتے ہوِے بھی انکا۔دل حیام کی طرف جارہا تھا۔۔انکا دل کررہا تھا کہ۔اسکے پاس جائیں اور اسے پیار کریں۔۔۔چاہتے ہوئے بھی وہ اس سے نفرت نہیں کرپارہی تھیں۔۔۔اسے دیکھ کے انکے سارے شکوے۔۔۔سب کچھ دور ہونے لگا تھا۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا حیام کو"

وہ صوفے کے پاس آکربولی تھیں۔۔۔

"ویک نیس آنٹی۔۔۔۔۔۔"

وہ عجلت میں بولا تھا۔۔اتنے میں بوا فریش جوس اسکے لیے لائی تھیں۔۔۔ضامن نے فوراً سے اسکے لبوں سے لگایا تھا اور اسے پورا فینیش کروایا تھا۔۔۔۔

"فیل اوکے۔۔۔۔۔" وہ گلاس بوا کو واپس دے کر حیام سے بولا تھا۔۔

"یا۔۔آئے ایم اوکے"
وہ آنکھیں وا کرتی چہرے پہ آیا پسینہ صاف کرتی بولی تھی۔۔۔

"کیسی ہو بیٹا تم" آرزو بیگم پیار سے بولی تھیں۔۔

"جیسا آپ نے چھوڑا تھا اس سے بہت بہتر اور اچھی ہوں۔۔۔۔"
وہ۔تلخی سے بولی۔تھی۔۔ناجانے اسکے لہجے میں یہ تلخی کیسے آئی تھی۔۔

"اسکی بات سن کر وہ کچھ بولنے لائق نا رہی تھیں۔۔۔جبکہ ضامن کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔کیونکہ حیام۔اسے بھی لاجواب کرگئی تھی۔۔۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔دفعہ ہوجاو۔۔۔۔۔"
انیلہ بیگم کسی طرح اسے برداشت نہیں کرپارہی تھیں۔۔اوپر سے ضامن کو۔دیکھ کے وہ مزید جل گئیں تھیں۔۔۔۔۔ضامن کی فکر، محبت دیکھ کے وہ اندر تک جھلس گئیں تھیں۔۔جبکہ ماریہ کا بھی یہ ہی حال تھا۔۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی آواز اور لہجہ زرا نیچا رکھیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
ضامن ان پہ ڈبل زور سے چلایا تھا۔۔۔

"تو تم یہاں سے میرے گھر سے دفعہ ہوجاو" وہ اور بھڑکی تھیں۔۔

"جتنا یہ آپکا گھر ہے اتنا یہ میری بیوی کا بھی گھر ہے------
مجھے وضاحت نا دینی پڑے مزید اس گھر کی کہانی پہ"

وہ برہان پہ ایک نظر ڈالتا ان سے سخت لہجے میں بولا تھا--

حیام کی نظر یونہی اوپر اٹھی تھی اور سائڈ پہ گئی تھی جہاں برہان ماریہ کے ساتھ بیٹھا تھا---اسکے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی---کہیں بہت۔شدید درد ہوا تھا-----لیکن وہ نظرانداز کرکے ضامن کے شوز پہ نظر کرچکی تھی... جبکہ برہان حیام سے نظریں ملنے پہ اسکی نظروں میں۔شناسائی تلاش کررہا تھا جبکہ حیام کی نظریں بلکل خالی تھیں----

"بوا حیام کی دوست کو بلا لائیں--------وہ اس سے ملنا چاہتی ہے"

"سامیہ کو" بوا نے یقین دہانی کی---

"جی----" وہ سر اثبات میں ہلا کے رہ گیاتھا-----

حیام نے اپنی گھوری سے ضامن کو نوازہ تھا----وہ آخر کیا چاہ رہا تھا--------ابھی وہ اسکے بارے میں سوچ ہی رہی تھی---جب ضامن کا فون تیزی سے بج اٹھا تھا-----وہ فون کال دیکھ کے لاونج سے باہر چلا گیا تھا---شاید ایمپورٹنٹ کال تھی----اب وہ اکیلی ان کے بیچ تھی----اسکے جاتے ہی اسکا دل تیزی سے ڈھڑکنے لگا تھا----

"تو حیام میڈم آپ کا یہ کونسا نیا روپ ہے۔۔۔۔۔۔۔ایسا بندہ تمہیں کہاں ملاتھا۔۔۔اگر اسے تمہارے کرتوت پتہ چل جائیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس طرح تمہاری پرواہ کررہا ہے اسی طرح تمہیں اگلے مٹے اپنی زندگی سے نکال پھینکے گا۔۔۔۔۔اپنی اس خوبصورت شکل سے کس کس کو اور پھنساوگی۔۔اب کی بار تو تم نے بہت بڑی پارٹی پہ ہاتھ مارا ہے۔۔۔۔تمہیں اس پہ تو آوارڈ ملنا چاہیے"

ضامن کے جاتی ہی ماریہ اپنی بند زبان کو کھول چکی تھی۔۔۔۔۔حیام بہت کمال سے صبر کا مظاہرہ کررہی تھی۔۔۔۔لیکن اسکی آخری بات پہ اسکا دماغ بگڑا تھا۔۔

"ڈئر ہنی۔۔۔یہ تمہارا ہیڈایک نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ کیا کرتا ہے۔۔۔۔شاید تم اپنے اوپر والے پورشن کو کام میں لاو تو تمہیں یاد ہو کہ ضامن عدیل ہمدانی نے میرے کرتوت اچھی طرح "دیکھنے" اور "سننے" کے بعد سب کے سامنے مجھ سے شادی کی تھی۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر خود کی شکل پہ دھیان دو۔۔ن۔May You have best Future"

وہ طنز سے کہتی "دیکھنے" اور "سننے" پہ خاصہ زور دیتی برہان پہ اچٹتی نگاہ ڈالتی مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

"آئندہ اپنی اوقات میں رہنا۔۔۔اگر ضامن سن لے گا تو تم یقیناً غائب ہوجاوگی۔۔۔جبکہ تائی امی اور تم سر پکڑ کے روگی"

کم۔ازکم اپنا نہیں اپنی ماں کا خیال کرلینا".

وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے جلانے کے انداز میں بولی تھی۔۔۔اگر وہ ابھی چپ ہوجاتی تو اسے جب تک یہاں رہنا پڑتا تب تک وہ اس طرح ہی اسکی جلی کٹی سننی پڑتی۔۔۔

"یو۔۔۔۔۔۔" ماریہ غصے سے لال پیلی ہوگئی تھی جب سامیہ نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔

"حیام" وہ بھاگ کے اسکے پاس لپکی تھی اور گلے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"لو شروع انکا ڈرامہ" وہ دونوں جب کافی دیر تک گلے گے روتی رہیں تب بھی ماریہ باز نا آئی تھی۔۔۔

"تم کیسی ہو۔۔۔۔تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔میرے پاس رکو گی اب تم۔۔۔. تمہارا شوہر ٹھیک ہے تمہارے ساتھ۔۔۔کہاں ہے وہ۔۔کسکے ساتھ آئی ہو۔۔۔۔۔"

وہ اس سے الگ ہوکر تیز رفتاری سے بولی تھی۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔تم سناو۔۔۔۔ضامن کال سننے گئے ہیں باہر*

وہ عام سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

برہان بور ہوتا غصے کو قابو پاتا وہاں سے اٹھ کے جانے لگا تھا جب ضامن اسکے سامنے آیا تھا۔۔

"کہاں سالے صاحب۔۔۔۔۔ہمارے ساتھ بھی بیٹھیے"

برہان کا زبردستی ہاتھ تھام کے وہ اپنے پاس لے آیا تھا اور جس صوفے پہ حیام بیٹھی تھی اسے صوفے پہ اسکے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

"ہاو ڈئر یو۔۔۔۔۔میں تمہارا سالہ نہیں ہوں". سالے لفظ پہ تو وہ ہٹے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔۔۔

"رشتے میں تو آپ حیام کے بھائی اور میرے سالے ہی ہوئے نا ڈئر"/

ضامن آرام سے بولا تھا۔۔۔یہ جانتے ہوئے کہ برہان۔کتنا تپا ہے۔۔۔

"آپ صاحب یہاں رشتے نا بنائیں تو بہتر ہے۔۔۔۔ادب سے آئیں ہیں یہاں تو کھانا کھائیں ۔، عزت سے رہیں۔یہ کافی ہے۔۔۔۔۔"

برہان لفظ چبا چبا کے بولا تھا۔۔۔

"بہرحال۔۔۔۔۔۔!! یار تم پریشان کیوں ہورہے ہو۔۔۔۔۔۔ نہیں بنارہا رشتے۔۔۔۔ تم ٹھنڈے رہو۔۔۔۔۔" وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا۔تھا۔۔۔

"ماں جی پلیز۔۔۔میری بیوی کے اکیڈمک ریکارڈز کی فائل منگوا دیں۔۔۔پھر ہمیں۔جانا بھی ہے۔۔۔۔"

وہ اب برہان کو چھوڑ کر۔اب نیا رشتہ بنا کر انیلہ بیگم سے گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"کونسی۔فائل" انہیں سمجھ نا آیا تھا۔۔۔

"رپورٹس کارڈ۔۔۔مارک شیٹس۔۔۔۔اکیڈمک ریکارڈ"

وہ لفظوں پہ۔زور دے کے بولا تھا۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟" ماریہ شاید یہ سوال پوچھ کے حماقت کر چکی تھی۔۔

"کیا ابھی تمہیں میری بیوی نے خوبصورت لیکچر سے نہیں نوازا جو تمہیں اب مجھ سے بھی کچھ سننا ہے"

وہ اسکو گھورتا بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں تو جاو اور لے آو ، چھت پہ رکھ دیا ہے تمہارا سارا سامان"

انیلہ بیگم دھیمے لہجے سے بولی تھیں کیونکہ وہ تیز لہجہ اختیار کر رہی تھیں تو ضامن ان سے زیادہ تیز لہجہ اختیار کر رہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میری بیوی اس وقت اکیلے جائے گی۔۔۔۔۔۔

اور یس ویلے بھی حیام کو۔ڈاکٹر نے بلکل سیڑھیاں چڑھنے سے منع کیا ہے۔۔۔یہاں تک کے میں نے اپنا بیڈروم بھی نیچے کروالیا ہے اپنی بیوی کے خیال سے۔۔۔۔"

وہ صوفے پہ بیٹھا ہاتھ حیام کی پشت پہ رکھے اسے اپنے ساتھ لگائے پاوں ایک پہ ایک جمائے لہجے کو نارمل کیے اپنی رعب دار پرسنیلیٹی لیے ماریہ کے سامنے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔لاونج میں بیٹھے سب لوگ اس سے مرعوب تو ہوئے تھے لیکن حیام پہ کاٹ دار نظر رکھے ہوئے تھے جو چپ چاپ ضامن کے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔۔لیکن ماریہ کی کلاس لینے میں اسنے کوئی کمی نہیں کی تھی۔۔

"آئے ہائے تمہاری کچھ دن کی بیوی کو ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ۔زرا سی سیڑھیاں چڑھ کے اوپر نہیں جاسکتی"

انیلہ بیگم جو اتنی خاموشی سے بیٹھی ضامن کو تک رہی تھیں۔۔اپنی بیٹی کی مزید بعزتی کو سہہ نا سکی تھیں اور بول پڑی تھیں۔۔

"ماشاء اللہ سے آپ ایکسپرینس ہیں ، جہاندیدہ عورت ہیں خود سمجھ سکتی ہیں"
وہ کندھے اچکا کر بہت ہی خاص لہجے میں بولا تھا کہ حیام نے کرنٹ کھاکے اسے دیکھا تھا۔۔۔جبکہ لاونج میں بیٹھے نفوس کو ایک بار پھر سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

"حیام۔۔۔" سامیہ نے حیام کا ہاتھ تھاما تھا اور نظروں میں ہی ناجانے اس سے کیا پوچھا تھا۔۔۔جبکہ حیام تو خود سمجھنے کی کوشش کررہی تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے اور اسے لے کرآیا کیوں ہے۔۔۔

"جاو جلدی لے کر آو---ہمارے پاس وقت نہیں ہے-----" ضامن بت بنی ماریہ پہ چلایا تھا-----

"ماما---چھت پہ اکیلی میں کس طرح جاوں اتنا اندھیرہ ہے" وہ روتی شکل بناتی بولی تھی--

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ میری بیوی کا سامان اسکے کمرے سے چھت تک پہنچاو* ضامن اب بھی باز نا آیا تھا---

"میں جاتا ہوں-----تم چلو ماریہ میرے ساتھ" برہان صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا--

"نہیں !! سالے صاحب--آپ تو مجھے کمپنی دیں--ویلے بھی یہاں پہلی بار آیا ہوں اپنے سسرال---اور یہاں تو کوئی آپکے علاوہ آدمی ہے بھی نہیں جو مجھے کمپنی دے سکے---آپ یہاں بیٹھیں---"

وہ اسے زبردستی دوبارہ بٹھا چکا تھا جبکہ ضامن نے ماریہ کو آنکھیں دکھائیں تھیں کہ-وہ وہاں سے پیر پٹکتی چلی گئی تھی--

"اور کیا کرتے ہیں آپ" وہ بات بڑھانا چاہتا تھا---دیکھنے میں اسے وہ بندہ پہلی بار میں بھی شریف لگا تھا اور اب بھی اسکی پرسنیلٹی کافی ڈیسینٹ تھی کہ ضامن کو وہ پسند آیا تھا----

"آئے ایم بزنس مین---اینڈ یو؟" وہ زبردستی مروت سے پوچھ بیٹھا تھا--

"میں سی آئی اے CIA میں ہوں۔۔۔۔اسی کے لیے کام کرتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اب زرا پرسکون ہوا تھا۔

"ڈیٹس ویری گڈ۔۔۔۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا۔۔۔۔

"مام۔۔۔۔جا کر ڈنر لگوائیں۔۔۔۔۔کیا یہ دونوں ایسے ہی بیٹھے رہینگے" وہ آرزو بیگم سے بولا تھا ورنہ وہاں تو کسی کو پرواہ ہی نا تھی۔۔

"نہیں یار۔۔۔ہم کھانا نہیں کھائینگے۔۔۔بہت شکریہ"

وہ منع کرگیا تھا۔۔

"کیوں" برہان نے ایکدم پوچھا تھا۔۔۔

"ہماری فلائٹ ہے دس بجے کی اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے"

"بس یہ فائلز لینے ہی آیا تھا یہاں تاکہ حیام کا ایڈمیشن ایزلی ہوجائے۔۔۔۔"

وہ بنا کسی تکلف کے بولا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔پھر. ریفریشمنٹ ٹھیک ہے" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔یہ ٹھیک ہے"

"حیام تمہارے بال تو اتنے لمبے تھے یہ کیسے ایسے ہوگئے"
سامیہ حیام کے کٹے بالوں کی طرف دیکھ کے دکھ سے بولی تھی۔۔

"ضامن کو لمبے بال نہیں پسند سو میں نے کٹوالیے۔۔۔۔۔۔" وہ سرد نگاہیں ضامن کی طرف کرتی بولی تھی۔۔ضامن کے چہرے پہ جاندار مسکراہٹ آ ٹھہری تھی۔۔جبکہ ساتھ بیٹھا برہان کہیں اور ہی چلا۔گیا تھا۔۔۔

)یار تمہارے لمبے بال دیکھ کے مجھے الجھن ہوتی ہے۔۔کس طرح تم انہیں۔ہینڈل کرتی ہو۔۔پلیز تم انہیں کچھ بس کچھ کم کراولو۔۔۔

"برہان۔۔ کچھ بھی ہوجائے۔۔۔میں کبھی بھی تمہارے کہنے پہ یہ نہیں کرونگی۔۔۔مجھے بہت پیارے ہیں یہ")

وہ۔زہن۔سے خیال جھٹکتا وہاں سے اٹھ گیا تھا اور اب ضامن کے روکنے پہ بھی وہ نا رکا تھا۔۔۔گاڑی کی چابی لیے وہ گھر سے باہر نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

"لیں اپنی قیمتی فائل" وہ فائل ٹیبل پہ پٹکتی ترخ کے بولی تھی۔۔۔

"نائس۔۔۔۔" ضامن کھل کے مسکرایا تھا۔۔۔

"ضامن بھائی حیام کو میرے پاس چھوڑ جائیں ایک دن کے لیے پلیز"
سامیہ۔ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔۔پہلے بھی اسکے ہاتھوں وہ اپنی کئی بار بے عزتی کراچکی تھی۔۔۔

"بیٹا چھوڑ دیتا۔۔۔لیکن آج رات ہی ہماری اسلاآباد کے لیے فلائٹ ہے۔۔۔۔تمہیں۔اسلام آباد بلائنگے۔۔۔۔۔۔تم آنا اور حیام کے ساتھ رہنا وہاں۔۔۔۔۔۔"

وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔سامیہ اسکے آگے کچھ نا کہہ سکی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر وہ لوگ مزید بیٹھے رہے حیام اور سامیہ کی باتیں جب ختم ہوئی تو ول حیام کو لے کر واپسی کے لیے روانہ ہوگیا۔۔۔۔

جبکہ حیام کو۔اب بھی سمجھ نا آیا تھا کہ۔وہ اسکو کتنا ڈرا چکا ہے۔۔۔کتنا ترپایا ہے اسے دو دن میں۔۔۔۔۔۔۔!!

"کہاں ہے تو؟"

ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ تھامے دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے وہ کال۔سن رہا تھا۔۔

"لاہور میں" کافی روکھا سا جواب دیا تھا۔۔

"کب۔۔کیسے۔۔ایکدم۔۔۔ صبح تو کراچی میں تھا۔۔۔"

دارم جیسے چیخا تھا۔۔

"اب سے دو گھنٹوں بعد اسلام آباد میں پایا جاونگا"

وہ ڈرائونگ کرتے ہوئے مصروف سا بولا تھا۔۔

حیام خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھی۔۔

"واٹ۔۔۔ بھابھی کہاں ہیں"

دارم۔کو جھٹکا لگا تھا کیونکہ ضامن سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی تھی۔۔

"میرے ساتھ ہے۔۔

فکر نہیں کرو، سب کے سامنے باآسانی انٹروڈیوس کراسکتا ہوں"

وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"ویڈیو۔آن کر"

درام کو۔یقین۔نا آیا تھا۔۔

"اوقات میں رہو۔۔۔فون بند کرو۔۔۔ڈرائونگ کررہا ہوں"

وہ غصے سے بول کا فون بند کرچکا تھا۔۔

"ضام۔۔۔۔ضامن۔۔۔آپ نے بتایا نہیں ہم کہاں جارہے ہیں"

جیسے ہی اسنے فون بند کیا حیام بولی تھی۔۔

"فکر نہیں کرو، جہنم میں نہیں جارہے، جنت میں لے کر جارہا ہوں ، میری۔جنت کے پاس"

وہ سامنے نظریں جمائے بولا تھا۔۔حیام کے کچھ پلے نا پڑا تھا وہ خاموش ہی ہوگئی تھی۔۔۔۔اسکے لیے یہ ہی بہت تھا کہ۔وہ لاہور سے دور جارہی ہے۔۔

وہ دونوں کتنے خوش تھے۔۔۔

بیڈ پہ آرھا ترچھا لیتا وہ چھت کو گھوررہا تھا۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا ہوکیا رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔میں چاہ کہ بھی اسسے نفرت نہیں کرپارہا۔۔۔۔اسکے شوہر کو بھی دیکھ کے لگا ناجانے وہ کب سے میرا دوست ہے۔۔۔۔کیا حیام۔اور اسکا پہلے سے افئر تھا۔۔۔

"مما نے تو یہ ہی بتایا تھا۔۔۔ماریہ بھی یہ ہی کہہ۔رہی تھی۔۔۔"
وہ مستقل سوچوں میں مگن تھا۔۔۔جب ایک دم۔اسکے روم۔کا۔دروازہ کھلا تھا۔۔

"بیٹا کھانا تو کھالو تم۔وہاں۔سے بھی ایسے ہی اٹھ کے آگئے"
وہ اسکے سرہانے بیٹھتے ہوئے بولی تھیں۔۔

"ماما۔۔۔کہیں میں نے خود کے اور حیام کے ساتھ زیادتی تو نہیں کرلی۔۔۔
وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھا تھا اور ان سے یقین دہانی کررہا۔تھا۔۔۔۔اسکے دل میں۔کسک تھی۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا برہان۔۔
بھابھی۔۔۔کچھ اور کہتیں۔۔۔۔میرا دماغ بند ہوجائے گا۔۔۔
آج حیام۔کچھ اور لگی۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ میں۔نہیں آرہا"

وہ پریشانی سے بولی تھیں۔۔

"ماما۔۔۔ضامن نے بھی تو سب جان نے کے بعد شادی کی۔۔۔۔

تو میرا ایمان کیسے اتنی جلدی اٹھ گیا تھا۔۔۔

میں۔تو بہت کم ظرف ہوں ماما۔۔۔۔"

وہ نم آواز سے گویا ہوا تھا۔۔

"وہ۔شاید تمہاری یا تم۔اسکی۔قسمت میں نا تھے"

کہیں نا۔کہیں ایک بار دیکھنے سے ہی۔انکا۔دل۔حیام کی طرف سے صاف ہوگیا تھا۔۔۔

"ماما مجھے لگتا ہے کہ اس دن جو میری بارات کے دن بندہ آیا تھا اسکی انویسٹیگیٹ کروانا چاہیے۔۔۔مجھے سکون نہیں لے گا"

وہ سوچ کے بولا تھا۔۔

"بیٹا تم مشکل میں۔نہیں پڑو۔۔۔۔میری تم۔ایک ہی۔اولاد۔ہو !!

تمہیں کچھ ہوگیا تو میں کیا کرونگی"

وہ اسکے ماتھے پہ۔آئے ہوئے بالوں کو ٹھیک کرتی بولی تھیں۔۔۔

"ماما مجھے آرام بھی تو نہیں مل رہا۔۔۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتا انکی گود میں۔سر رکھ کے لیٹ گیا تھا۔۔

"مل جائے گا۔۔تم پہلے کھانا کھالو"
وہ کھانا لے جانے لگی تھیں۔۔۔

"Dad Mai 20 mint mai Ghar arha hun Biwi kay sath , Mama ko bedroom sy bahar na aany Dijye ga! Mai Abi kUch explain karny k mood mai nahi hn"

مسیج ٹائپ کرکے اسنے بھیجا تھا۔۔۔وہ اسلام۔آباد پہنچ چکے تھے۔۔

"What are You saying man؟
Tumhari Maa Kya Meri baat maan lengi!
Abi time he kya hua hai, 11 bajy kon sota hai....
"Hum tou Garden m 1 bajy tak bethy rehty hn

منٹ سے پہلے ریپلائے آیا تھا۔۔۔

Han tw garden mai Ap or mom is waqt Plants "
!Lagaty hn
"....nh! 10 mint mai Arhy hn....rastay main hn

فوراً جواب دیا تھا۔۔

Mai Tumhara Mu dikhaany laiq nahi Chorunga "
.Zamin
Ek dm kis Tarha tum Yaha Hazir ho skty ho..atleast
mjy inform tou karty mai Sb Thek krky rakhta....unhy
"....bata deta

ان کے چہرے کے نقش بگڑے تھے۔۔۔۔

Dad! Please 7 mint mai Gate pay Phnch jayengy "
!hum
Sb ko Sbky Rooms Mai bhj den, Mulazim ki.Shakal
"Gum karwayen jaldi....6 mint left

وہ جلدی جلدی ٹائپ کررہا تھا--اس وقت وہ ٹیکسی میں تھے جبکہ-حیام سیٹ کی-پشت سے ٹیک لگائے محو نیند تھی---

"Wajiha bhi hai Sath uska Kya kru!

"Wajiha Ko Bh Sula den....abi m ksi ko koi jawab nh deskta.....Bht thak gaya hun....2,2 flights Li hn aj"

وہ واقع تھک چکا تھا----اوپر سے اسلاآباد کی-ٹھنڈ اسکے حواسوں پہ چھا رہی تھی--

"Welcome"

بہرحال وہ غصہ ضبط کرکے اسکو خوش آمدید کرچکے تھے..

ضامن کو بھی سکون آیا تھا کہ-وہ اسے منع نہیں کرسکتے--

"اٹھ جاو---سو تو ایلے رہی ہو جیسے آگے میں تمہیں سونے نہیں دونگا"

جب ٹیکسی گھر کے سامنے رکی تھی تو وہ حیام سے بولاتھا جو کافی گہری نیند میں تھی---

"حیام۔نے بامشکل آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھوک کے مارے اسکا برا حال ہورہا تھا۔۔۔۔۔۔نیند بھی اسکو۔ٹھیک ٹھاک آرہی تھی۔۔۔۔۔۔"

وہ گاڑی سے اترا تھا اور سوٹ کیس نکالے تھے۔۔۔اس وقت ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔۔اسٹریٹ میں اندھیرہ تھا۔۔۔۔۔۔گھر کے باہر گارڈ کھڑا اسکے پاس۔آیا تھا اور سلام کیا تھا۔۔

"خبردار جو میرے آنے کی کسی کو خبر کی۔۔۔
میں خود صبح سرپرائز کردونگا"

یہ سب سامان کمرے میں پہنچاو۔۔۔۔"

وہ گارڈ کو تحکمانہ۔انداز میں بولا تھا۔۔۔
گارڈ ہامی بھر کے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔کہنے کو وہ ڈر نہیں رہا تھا لیکن اس۔وقت اسکا۔موڈ نہیں تھا کہ۔سوالات کے جوابات دے۔۔

"ٹیکسی والے کو فارغ کرکے وہ حیام کی طرف مڑا تھا جو سر کو۔دونوں ہاتھوں سے تھامے کھڑی تھی جیسے ابھی گرجائے گی۔۔

"تم واقعی مجھے ہمیشہ پریشان کرتی ہو"۔
کبھی یہ نہیں ہوگا کہ میری پریشانی کو خود پہ جھیل لیا۔ہو۔۔۔

وہ۔سخت پریشان ہوا تھا۔۔۔

اسکو تھام کے وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔حیام۔کو پھر شدید چکر آنے لگے تھے۔۔۔ساتھ ساتھ وہ نیند میں بھی جھول۔رہی تھی۔۔۔اسکی۔حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسنے اسکو بازووں میں۔اٹھالیا تھا۔۔

"یااللہ میری مدد کرنا"
وہ گھر کے اندر داخل ہوتا چہرہ اوپر کرکے آسمان کی طرف دیکھتا اللہ سے گویا ہوا تھاجب ایکدم اسکی نظر بالکونی کی گریل پہ کھڑے عدیل ہمدانی پہ پڑی تھی۔۔۔

"یا اللہ" اسے سخت شرمندگی نے آگھیرا تھا کیونکہ حیام اسکے بازووں میں۔اسکے سینے سے لگی دوبارہ نیند میں ڈوبی ہوئی تھی ۔۔۔شرم سے اسنے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔

سر کے اشارے سے اسنے عدیل۔ہمدانی کو۔سلام کیا تھا۔۔۔

جبکہ۔عدیل۔ہمدانی نے وہاں کھڑے کھڑے اسکے لیے تالیاں بجائی۔تھیں۔۔۔

ضامن کی شکل پہ خفگی آ ٹھہری تھی۔۔۔

وہ۔جلدی سے اگنور کرتا اندرونی گیٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ملازم بلکل نا تھے۔۔۔جبکہ سیکورٹی کو بھی عدیل ہمدانی نے کہاں گم۔کیا تھا۔۔۔

وہ خوش ہوا تھا کیونکہ گھر بلکل خالی تھا۔۔۔

ابھی وہ۔سیڑھیاں چڑھ کے سکون سے اپنے کمرے کی۔جانب ہی بڑھا تھا ۔۔۔جب اپنی۔پکار پہ۔اسکے تیزی سے چلتے قدم رکے تھے۔۔۔

"ضامن۔۔۔۔۔

"Hey Zaamin

پیچھے سے آتی نسوانی آواز پہ وہ مڑ گیا تھا۔۔۔

بلیک پیروں تک آتی نائٹ میں وجیہہ کو دیکھ کے وہ ٹھٹک گیا تھا۔۔۔جبکہ وجیہہ اسکو دیکھ کے پرسکون سی کھڑی تھی لیکن اسکے بازووں میں لڑکی کو۔دیکھ کے وہ اک قدم۔پیچھے ہوگئی تھی۔۔۔جیسے یقین۔نا کرپارہی ہو۔۔۔ضامن کی حالت بھی۔کچھ ایسی ہی تھی۔۔

"ارے۔۔۔۔۔مجھے بے ہوش ہونے سے بچاو۔۔۔کوئی تو مجھے آ کے پکڑو۔۔۔۔

کوئی تو مجھے تھامو۔۔۔۔ارے میں گئی"

جب ضامن پیچھے مڑا تو وہ سر پہ ہاتھ رکھتی گرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

"وجیہہ۔۔۔۔۔!!

او گاڈ"

وہ ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا تھا۔۔۔

"ابے۔۔۔یہ تُو ہی ہے نا۔۔۔۔میرا مین یہ کہ وہ ہی والا ضامن ہے نا جو کسی کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا تھا اب وہ اس طرح کیسے ہوسکتا"

وہ سریس لہجے میں بولی تھی۔۔

"یار ابھی تو تم دفعہ ہوجاو۔۔۔

تم نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔"

وہ کڑھ کے بولا تھا۔۔

"ہاں تو ، تُو چھپ چھپ کے شادیاں رچا لے۔۔۔اور میں تجھے ڈرانے کا حق بھی نا رکھوں"

"تجھے تمیز کب آئے گی۔۔۔۔۔ابھی ابھی میں آیا ہوں۔۔بجائے مجھے کھانا دینے کے ، حال پوچھنے کے۔۔خیر تم جاو۔۔۔۔"

ضامن ناراض ہوتے بولا تھا۔۔

"ادھر آ زرا۔۔۔۔

وہ ضامن کو۔بازو سے کھینچتی اسکے بیڈروم کے دروازے کی طرف لائی تھی اور لاکڈ دروزاہ وا کیا تھا۔۔۔اسے اندر لے کے گئی تھی۔۔

ضامن کے قدم جیسے ہی اندر پڑے تھے۔۔۔وہ چونک گیا تھا۔۔کیونکہ کمرہ میں بلکل اندھیرہ تھاجبکہ جلتی ہوِئی موم بتیوں سے پورا کمرہ جگہ جگہ سے روشن تھا۔۔۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہے وجیہ"

ضامن نے کمرے میں نظر دوڑا کے پوچھا تھا۔۔

"تمہیں لگا کہ تمہارا خیال نہیں ہے مجھے۔۔۔چار منٹ کے اندر میں نے کینڈل لائٹس سے یہ سجایا ہے ۔۔صرف تمہارے لیے یار"

وہ مسکرا کے سینے پہ ہاتھ باندھ کے بولی تھی۔۔اور ساتھ ہی سوئچ بورڈ پہ بٹن پش کرکے کمرہ روشن کرچکی تھی۔۔

"اچھا سین ہے بھئی"

وہ اصل چونکا تب تھا جب بیڈ پہ سرخ چادر بچھی ہوئی تھی۔۔جبکہ کمبل بھی سلور کلرڈ تھا۔۔۔ٹیبلز پہ بھی جگہ بہ جگہ پھول تھے جو وہ شاید گارڈن سے جلدی جلدی توڑ کے لائی تھی۔۔اس سے جتنا ہوسکا تھا وہ اپنی طرف سے کرچکی تھی۔۔

"ہاں ۔۔۔گولڈن نائٹ نا سہی تو سلور نائٹ ہی سہی"

وہ بے باکی سے بولی تھی۔۔۔

"مطلب شرم۔و حیا تجھے چھو کے بھی نا گزری"

وہ بیڈ پہ حیام کو۔لٹاتا اسکی طرف دوبارہ مڑا تھا۔۔وہ بھی تھک چکا تھا۔۔۔اب آرام کرنا چاہتا تھا۔۔

"تیرا اپنے بارے میں کیا خیال ہے"

وجیہہ دوبدو بولی تھی۔۔

"حد کررہی ہو یار" وہ صوفے پہ بیٹھ کے شوز اتارنے لگا تھا۔۔۔

"ارے یار گولڈن نائٹ تو تم نے سلیبریٹ کرلی ہوگی۔۔اب تم اپنے گھر میں پہلی دفعہ اپنے بیڈروم میں آرہے ہو تو میرا حق بنتا ہے نا یہ سب کا۔۔۔اسلیے یہ سلور نائٹ۔۔۔۔"

وہ اپنی ہی لاجک لے کے آئی تھی۔۔۔جبکہ ضامن کے چہرے کے زاویے الجھے تھے۔۔گالڈن نائٹ کیا۔ایک گڈ نائٹ بھی نہیں ہوسکی۔۔۔وہ خفا سا ہوا تھا۔۔۔

"کیا اجازت ہو تو تمہاری بیوی کو دیکھ لوں"

وہ بیڈ پہ۔سوئی ہوِئی حیام۔کو فوکس کرتی بولی تھی۔۔

"پہلے میرے کپڑے نکالو"

وہ جوتے اتار کے صوفے کی پشت پہ سر ڈال کر بولا تھا۔۔

"اب تو تمہاری بیوی ہے اس سے کروایا کرو یہ سب" وجیہہ کو غصہ آیا تھا۔

"لیکن میری بیوی ابھی سورہی ہے" وہ آنکھیں موندتا بولا تھا تب اسنے کبرڈ سے نائٹ سوٹ نکال کے اس کی گود میں پھینکا تھا۔۔

اور پھر بیڈ کی طرف قدم بڑھا گئی تھی۔۔

"ارے یہ تو بہت کیوٹ ہے۔۔۔

وہ اسکے سردی سے ٹھنڈے پڑتے چہرے کو غور سے دیکھنے کے بعد ضامن سے بولی تھی۔۔

"بہت" وہ بے ساختہ بولا تھا۔

"کتنے پیارے چیکس ہیں۔۔بلکل ریڈ" وہ اسکے بھرے بھرے سرخ گالوں پہ ہاتھ پھیرتی بولی تھی۔۔

"دور ہٹ جاو۔۔۔تنگ نہیں کرواسے۔۔۔اٹھ گئی تو تمہیں پکڑ کے مارے گی"

وہ آنکھیں کھولتا وجیہہ سے بولا تھا۔۔

"ایک کِس کرلوں"

وہ ضامن کو دیکھتی پوچھنے لگی تھی--

"شرم نہیں آتی تمہیں" وہ دبی دبی آواز میں بولا تھا--

"کسی لڑکے کو تھوڑی کرونگی یار---اس بلی کو کرونگی---"

"میری بیوی کو فضول ناموں سے نہیں پکارو---انکا نام حیام ہے"

اسے بلی کہنا برا لگا تھا--

"جا دفعہ دور----کسی حال میں خوش نہیں ہے---

جتنے میں نے اور دارم نے تمہارے راز پال کے رکھے ہوئے ہیں----ابھی آنٹی کے پاس جاونگی سیدھا یہاں سے"

وہ چڑی تھی--

"اچھا کرلو---میں۔آتا ہوں----باقی صبح بات ہوگی---"

وہ اجازت دیتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا--

جبکہ وہ اسکے گالوں کو اپنے لبوں سے چھو کر کمفرٹر اس پہ اچھی طرح ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔دارم نے جس طرح عدیل ہمدانی کو سب بتایا تھا تو وہ اس سے کیسے چھپا۔سکتا تھا۔۔جبکہ وجیہہ کا بڑا پازیٹیو سا رد عمل تھا۔۔وہ خوش تھی۔۔۔

وہ ڈریسنگ روم سے چینج کرکے واپس روم میں آیا تھا۔۔۔ٹیبل پہ رکھا کھانا دیکھ کے وہ کھانے بیٹھ گیا تھا۔۔۔یہ کھانا بھی وجیہہ نے ہی رکھا تھا۔۔۔وہ ان دونوں کا شروع سے ہی بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔۔

چاکلیٹ دودھ کا گلاس لے کر وہ بیڈ کی طرف آیا تھا۔۔۔اسے یاد آرہا تھا کہ حیام کو اسنے صبح سے کچھ کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔اسکا خیال کرتے وہ گلاس اسکی سائڈ کی ٹیبل پہ رکھ کے بیڈ کے دوسرے سائڈ لیٹ گیا تھا۔۔

لیٹنے کے بعد اسنے ڈیڈ کو ایک مسیج کیا تھااور سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔اپنے بستر پہ اتنے مہینوں بعد لیٹتے ہی نینداس پہ فوراً مہربان ہوگئی تھی۔۔

صبح اسکی آنکھ موبائل کی رنگ ٹون سے کھلی تھی۔۔یہ کوئی پہلی دفعہ تھا کہ وہ پہلے اٹھ گئی ہو۔۔۔آنکھیں کھولتی وہ جگہ پہچاننے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔بستر،تکیہ پورا بیڈروم چینج تھا۔۔پھر بھی وہ مزے سے سوتی رہی تھی۔۔۔۔یونہی۔اسنے اپنے برابر میں ضامن کو۔تلاشنے

کی کوشش کی تھی جو اسکے پاس ہی الٹا کمبل میں لپٹا تکیے پہ منہ رکھے بے خبر سورہا تھا۔۔۔اسکے بھورے بال ماتھے پہ پھیلے ہوئے تھے۔۔اسکی جو ہلکی بڑبڑ رہتی تھی وہ بڑھی ہوئی تھی۔۔جبکہ چہرے پہ ایک مسکراہٹ عیاں تھی۔۔

اسے یاد آیا تھا کہ ضامن نے سرسری سا اسے بتایا تھا کہ وہ اپنے گھر اسلامآباد لے کے جارہا ہے۔۔۔آج پہلی صبح اسکے گھر تھی۔۔

"ناجانے اب کیا۔ہوگا۔۔۔کیا سب کو میرا بتادیا"
وہ بیڈکراون سے ٹیک لگاتی سوچ رہی تھی۔۔۔

گھڑی میں۔ٹائم گیارہ بج رہے تھے۔۔ضامن کا موبائل جو بج کے بند ہوگیا تھا اب دوبارہ بجا تھا۔۔۔ضامن کا موبائل حیام۔اور اسکے بیچ میں بیڈ پہ ہی پڑا تھا۔۔بے خیالی میں ایلے ہی اسنے موبائل پہ نظرڈالی تھی۔۔جہاں مستقل کالز آرہی تھیں۔۔جبکہ وہ کونسی بے خبر نیند میں تھا کہ اٹھ کے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔

"Dad Calling"لکھا دیکھ کے اسنے واپس موبائل رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن موبائل بند ہوکر پھر بجنے لگا تھا۔۔۔تنگ آکراسنے ضامن کے کندھے پہ بامشکل ہاتھ رکھا تھا اور اسے جھنجوڑ ڈالا تھا۔۔

"اگر مجھے اب اٹھانے کی کوشش کی تو قسم مجھے اپنی کہ تمہاری آج رات کی نیند تم پہ حرام کردونگا"

وہ نیند میں۔ہی کڑوٹ بدلتا بولا تھا۔۔

"آپکی کال آرہی ہے"

وہ پیچھے ہوتی بولی تھی۔۔

"کیا میری دھمکی مھض تمہیں دھمکی لگی ہے" اب وہ اٹھ کے آنکھیں کھول کے غصے سے بولا تھا جبکہ حیام نظریں چرا گئی تھی۔۔کیونکہ پہلے تو وہ کمبل میں تھا لیکن اب کمبل ہٹا کے جب وہ اٹھ کے بیٹھا تو وہ شرٹ لیس تھا۔۔۔اور بنیاں میں موجود تھا۔۔۔

جب وہ کچھ نا بولی تو اسے سمجھ آیا تھا تکیے کی سائڈ میں رکھی ٹی شرٹ اسنے مٹے میں پہنی تھی اور موبائل چھیننے کے انداز سے اس کے ہاتھ سے لیا تھا۔۔

"جی ڈیڈ۔۔ گڈ مارننگ"

وہ فون کان سے لگاتا بولا تھا۔۔۔جبکہ نظریں اسکی حیام پہ ہی تھیں۔۔

"نیچے تشریف لے آو۔۔۔تمہاری ماں تمہارے کمرے میں ملازم بھیج رہی ہیں صفائی کے لیے" وہ ٹائم کا اسے احساس کراتے بولے تھے۔۔

"کمنگ ڈیڈ۔۔ناشتہ لگوائیں ۔۔آپ"

وہ فون بند کر کے رکھ چکا تھا۔۔

"جب مجھ سے پہلے اٹھ چکی تھیں تو باتھ لے کر تیار ہوجاتیں۔۔۔اب ایک باتھ میں تم۔پہلے نہاو گی یا میں۔۔۔۔کہاں ہوتی ہے عقل تمہاری۔۔۔کتنا لیٹ ہوگئے ہیں ہم"

وہ اس پہ تیز ڈھاڑا تھا۔۔۔۔

"تنگ آگیا ہوں میں۔۔۔۔بیڈ سے اٹھتا سلیپر پہنتا وہ غصے سے بولا تھا۔۔

"تمہیں سکھاتے سکھاتے ہی میری ساری اینرجی اور عمر نکل جائے گی"

وہ اسکی عمر پہ چوٹ کرتا بولا تھا۔۔۔عمر تو عمر اسکی حرکتیں بھی کچھ ایسی تھیں کہ وہ خود با خود کبھی خار کھانے لگتا۔۔۔۔

وارڈراب سے کپڑے نکال کے وہ باتھ روم کی طرف چلاگیا تھا۔۔۔پانچ منٹ میں وہ تیزی سے باتھ لے کر باہر نکلا۔تھا۔۔۔نظر پھر اس پہ پڑی تو اسکو روتا دیکھ کے ضامن کو شدید تپ چڑھی۔۔

"حیام میرے صبر کا امتحان مت لیا کرو۔۔۔۔

جب یہ صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اس دن پھر تمہیں آزادی نہیں لے گی"

وہ اسکے کپڑے سوٹ کیس سے نکالتا بیڈ پہ پھینکتا غصے سے بولا تھا۔۔۔بات بات پہ اسکا۔رونا اسے غصہ دلاتا تھا جبکہ خود کا رویہ اسے نظر بلکل نہیں آتا تھا۔۔۔

_____،_____

اسلام و علیکم ماما"

ناشتے کا ٹائم تو نکل چکا تھا تو وہ انکے کمرے میں ہی آگیا تھا۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔

ضامن۔۔۔میرا بیٹا"

وہ جوناشتے سے فارغ کوکر روم میں آئیں تھیں۔ایک دم اسکی آواز سن کے چونک سی گئیں تھیں۔۔۔اور ضامن کے پھیلے بازووں میں آگئی تھیں۔

"ایکدم کیسے۔۔۔کیسے آئے"

وہ نم آنکھوں سے بولی تھیں۔۔۔۔

"آپکو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔آپکے بلانے سے پہلے آگیا" انکا ماتھا چومتا وہ محبت سے بولا تھا۔۔

"تب ہی تمہارے ڈیڈ آفس نہیں گئے آج" صوفے پہ بیٹھے عدیل ہمدانی کودیکھ کے وہ خفا انداز میں بولی۔تھیں۔۔

"انہیں میں نے منع کیا تھا نا بتانے کو۔۔آپ تو انہیں کھاجانے والی نظروں سے نا دیکھیں"

وہ انہیں ٹوکتا بولا تھا۔۔

"میں ناشتہ لگواتی ہوں اپنے بیٹے کے لیے" وہ ایکدم ساڑھی کا پلو سنبھالتی بولی تھیں۔۔

"نہیں مام۔۔۔۔۔۔ناشتہ بعد میں۔۔۔۔۔"

وہ انہیں لے کر بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"کتنا کمزور ہوگئے ہو تم۔۔۔۔کھانا نہیں کھاتے"

"اتنا موٹا ہورہا ہوں آپ کو تو ہمیشہ میں کمزور ہی لگتا ہوں۔۔اب کیا چاہتیں ہیں آپ کہ اسمارٹ نا رہوں "

وہ ہنستا بولا۔تھا۔۔

"کوئی موٹے نہیں ہورے بلکل اسمارٹ ہی ہو بلکہ کمزور ہی لگ رہے"

وہ اسکا چہرہ دیکھتیں بولی تھیں۔۔۔۔

"اگر اپنی بہو کر دیکھ لیں تو آپ اسکو سوکھا تنکا بولینگی پھر"

وہ اچانک بولا تھا۔۔

"کیا اول فول بک رہے ہو۔۔تمہاری بیوی تمہاری طرح ہی ہوگی نا ، بہت بری لگتیں ہیں مجھے حد سے زیادہ اسمارٹ لڑکیاں"

وہ منہ بنا کہ بولی تھیں۔۔

"مام۔۔۔آئے ایم سوری۔۔
وہ ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔بلیو جینز پہ ریڈ شرٹ پہنے اپنی سحر انگیز شخصیت لیے انکے سامنے بیٹھا تھا۔۔

"مام۔۔ معاف کردیں مجھے۔۔۔۔میں نے آپ کو بغیر بتائے شادی کرلی۔///
آپ۔۔۔مجھے۔۔۔وہ بہت سیدھی بات کرنے کا عادی تھا۔۔

"تم کیا کہہ رہے ہو بیٹا" جب تانیہ بیگم بیٹھے سے اٹھ گئیں تو عدیل ہمدانی صوفے سے اٹھ کر ان دونوں کے پاس آئے تھے۔۔

"ماما میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔"
وہ انکے سامنے سے اٹھتا بولا تھا۔۔

"عدیل یہ کیا کہہ رہا ہے" وہ خفگی سے عدیل ہمدانی کی طرف دیکھتیں بولی تھیں۔۔

"یار آپ آرام سے بیٹے کی بات تو سنیں" وہ انکے کندھوں سے تھامتے پیار سے بولے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کس طرح انہیں منانا ہے وہ جانتے تھے۔۔

"ماما۔۔ وہ بہت اچھی ہے۔۔بہت پیاری ہے۔۔آپکے بیٹے سے بہت زیادہ پیاری اور معصوم بے زر ہے۔۔۔آپ اس سے ملینگی اور پیار بھی کرینگی۔۔۔"

وہ انکا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔۔

"مجھے کیا کرنا اسکی خوبصورتی کا جب وہ میرے بیٹے کو اس قدم کو اٹھانے پہ مجبور کرسکتی ہے کہ وہ ماں باپ سے چھپ کرشادی کرلے۔۔ناجانے کیسی لڑکی ۔۔۔تم اتنے بڑے کب سے ہوگئے"

وہ تیز آواز میں غصے سے بولی تھیں۔۔

"ماما۔۔آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔"

اسے اچھا نا لگا تھا کہ حیام کے لیے وہ ایسا بولیں۔۔

"ایسی لڑکیوں کو ایسا ہی بولا جاتا ہے۔۔

اس وجہ سے تم یہاں نہیں آرہے تھے۔۔کب سے تم نے ہم سے یہ سب چھپا کے رکھا ہے"

"بابا۔۔۔ سمجھائیں نا مام کو"

وہ ایسی نہیں ہے مام۔۔۔"

وہ جیسے چیخا تھا۔۔

"جاو یہاں سے ضامن۔۔۔۔"

اسکی ماں اس سے زیادہ تیز آواز میں چلائی تھیں۔۔

"تم بہو کو لے کر آو بیٹا۔۔۔اور آپ تانیہ خاموش ہوجائیں"

عدیل ہمدانی کو سب حالات برے گے تو وہ بول اٹھے۔۔ تانیہ بیگم کو آنکھیں دکھاتے وہ سختی سے بولے تھے۔۔

"ماما۔۔۔آئے سوئر۔۔۔یہ سب اچانک ہوا تھا۔۔۔

میں۔آپکی فیلنگز کو ہرٹ نہیں کرسکتا۔۔۔۔"

وہ ندامت سے بولا تھا۔۔

"ضامن ۔۔۔۔حد کررہے ہو تم۔۔۔۔تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔۔تم کسی بھی ایسی ویسی الٹی سیدھی لڑکی سے شادی کرلوگے اور میں ہرٹ نہیں ہونگی کیا"

وہ چہرہ غصے سے پھیرتی بولی تھیں۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہا ضامن میں نے کیا کہا"
عدیل ہمدانی اسے آنکھیں دکھاتے بولے تھے۔۔

انکی آنکھوں کے اشاروں سے وہ کمرے سے باہر گیا تھا۔۔۔
آنے سے پہلے وہ کمرے کے باہر حیام کو چھوڑ کر خود اندرگیا تھا کہ معاملہ۔سیٹ کرکے وہ اسے بلالے گا۔۔۔۔۔۔لیکن حیام اپنی عزت میں مزید لفظ سن کے دھواں دھواں ہورہی تھی۔۔۔ہرجگہ اسے ایسی ویسی کے ہی لقب مل۔رہے تھے۔۔اسکا۔خوبصورت چہرہ آنسووں سے بھیگ چکا تھا۔۔آنکھیں اور نک سرخ ہورہی تھیں۔۔۔

"چلو۔۔۔"۔
اسکا ٹھنڈا ہاتھ تھام کر وہ اس سے نظریں چرا کر بولا تھا۔۔۔لیکن حیام کے قدم اٹھنے سے انکاری تھے۔۔۔۔۔۔

"یار چلو"
وہ پریشان تھا پہلے ہی اور اب وہ جب منع کررہی تھی تو وہ تیزی سے بولا تھا۔۔۔

"آپ ایلے بیٹے کو مایوس کرینگی تو وہ ناراض ہوجائے گا۔۔ہوسکتا ہے کہ باغی ہوجائے۔۔۔آپ سے معافی مانگ رہا ہے اسکا مطلب ہے کہ وہ شرمندہ ہے۔۔۔آپ کو ابھی

کچھ بیک گراونڈ نہیں پتہ ہے تانیہ۔۔۔کم از کم ضامن کو نا سہی اس لڑکی کو جس سے اسنے شادی کی ہے اسسے پیار سے بات کر لیجیے گا۔۔۔۔اسکا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔آپ کو میں سب بتاونگا۔۔۔*

وہ انہیں بیڈ پہ بٹھاتے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیار بھرے انداز میں سمجھا رہے تھے۔۔

"اگر آپ میری بات نہیں مانینگی تو میں پھر کبھی آپ سے نہیں کہونگا کہ یہ کرلیں۔۔۔ جیسی آپکی مرضی"

وہ دھمکی نہیں دے رہے تھے لیکن سچ بھی کہہ رہے تھے۔۔تانیہ بیگم نے انہیں زخمی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

تب ہی بیڈروم کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

وہ دھیرے سے اسکا ہاتھ تھام کے انکی طرف واپس۔آیا تھا۔۔۔۔

اسکے ساتھ چلتی ہوئی وہ۔واقعی چھوٹی سی لگ رہی تھی۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ضامن نے جو کہا تھا وہ انہیں سچ لگا تھا۔۔وہ۔اسکے مقابلے میں کافی کمزور تھی۔۔۔۔۔انکو۔وہ کوئی کم عمر گمان ہوئی تھی۔۔

لے بی پنک پیروں تک آتی فراک میں ملبوس۔،پنک ہی ڈوپٹہ سر پہ اوڑھے وہ بامشکل انکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ا۔۔۔اسلام و علیکم"

وہ جی بھر کر کنفیوز ہوئی تھی کہ اسکی زبان سے الفاظ تک ادا نا ہورہے تھے۔۔

ان دونوں کو وہ کافی گھبرائی ہوئی لگی تھی۔۔

عدیل ہمدانی تانیہ بیگم سے زرا دور ہوئے تھے کہ اپنے اور تانیہ بیگم کے بیچ جگہ بنا کے اس کے لیے بیٹھنے کی جگہ بنائی تھی۔۔

"وعلیکم اسلام"

وہ کافی گرمجوشی سے بولے تھے اور مسکرائے تھے۔

"آو بیٹا"

وہ اشارہ کرتے بولے تھے۔۔۔وہ ضامن کو دیکھنے لگی تھی۔۔تب ضامن نے اسے وہاں بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔اور خود کارپیٹ پہ پنجوں کے بل ماں کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔

"ماما۔۔سوری نا"

وہ اسکی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھیں۔۔۔

"نام کیا ہے آپکا"

وہ اتنی سختی سے بولی تھیں کہ۔وہ۔ایکدم ڈر کے اٹھی تھی اور وہاں سے ہٹی تھی کہ بروقت وہ تینوں ساتھ چونک گئے تھے۔۔

"ہرٹ ہوجاتی ہے جلدی ماما۔۔۔آپ ساری ڈانٹ میرے لیے بچا کہ رکھیں۔۔اسے کچھ نہیں کہیں پلیز"

وہ التجائی لہجے میں بولا تھا۔۔

"دیکھ لیا آپ نے دو دن کی۔آئی ہوئی لڑکی کے لیے کتنی وضاحتیں دے رہا ہے۔۔۔"

وہ۔عدیل ہمدانی سے بولی تھیں۔۔

"آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ آپکا بیٹا رشتے سے فئر کررہا ہے"

وہ انکا لہجہ دیکھ کے بولے تھے۔۔

"اچھا بلائیں اب اسے خود"

وہ حیام کی طرف اشارہ کرتے دبی آواز میں بولے تھے۔

"ادھر واپس آجائیں آپ بیٹا۔۔۔آپکے ڈیڈ نے بڑی کوشش کرکے آپکے بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی ہے"

وہ حیام کو بلاتیں۔۔۔عدیل ہمدانی کو کھاجانے والی نظروں سے حیام سے بولی تھیں۔۔۔وہ پھر انکے پاس آکے بیٹھی تھی۔۔

"نام نہیں بتایا بیٹی آپنے"

اب عدیل۔ہمدانی محبت بھرے لہجے میں۔اس سے بولے تھے کہ اسکا۔اعتماد بہال ہوسکے۔۔

"حی۔۔۔حیام"

وہ اپنے ہاتھوں پہ نظریں جمائے بولی تھیں۔۔

"آپ رو رہی تھیں۔۔۔"

وہ اسکا بھیگا چہرہ دیکھ کے بولے تھے۔۔

"ہاں"

وہ اثبات میں سر ہلاتی بولی تھی۔۔

"کیا ضامن نے کچھ کہا آپکو"

وہ ضامن کو دیکھ کے بولے تھے جو اب تک ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔

"انکی ماما نے کہا ہے"

وہ معصومیت سے آنکھیں صاف کرتی بولی تھی۔۔

"کن کی" وہ مسکرائے بنا نا رہ سکے تھے۔۔۔اسکے لہجے میں بچوں جیسی معصومیت تھی۔۔

"ضامن کی"

وہ مختصر بول رہی تھی۔۔۔۔ضامن حیران تھا کہ وہ کیسے آرام سے جواب دے رہی ہے۔۔ مختصر ہی سہی لیکن جواب تو دے رہی تھی۔۔ورنہ اسکو کتنا زچ کرتی ہے۔۔

"انکی ماما نہیں۔۔۔وہ آپکی ماما بھی ہیں"

وہ تاسف سے بولے تھے۔۔

"میری ماما مرچکی ہیں"

میری ماما نہیں ہیں"

وہ خفا سی ہوئی تھی۔۔تانیہ بیگم کی باتوں نے اسے دکھ دیا تھا۔۔

"سوری۔۔۔لیکن۔ہسبینڈ کے مام ڈیڈ آپ کے بھی مام ڈیڈ ہیں۔اس طرح وہ۔آپکی بھی ماما ہیں نا بیٹا"

وہ اسکی عقل میں اضافہ کررہے تھے۔۔

"ماما اپنی بیٹیوں کو ایسا ویسا نہیں بولتیں--یہ میری ماما نہیں ہیں"
اب باقاعدہ وہ روتی ہوئی بولی تھی کہ-وہاں پہ بیٹھیں تانیہ بیگم ان دونوں سے زیادہ چونکی تھیں---انہیں-احساس ہوا تھا--

"حیام ---یہ کیا کہہ رہی ہو"
ضامن کو اس پہ-غصہ آیا تھا---

"اچھا میں تو آپکا-ڈیڈ ہوں نا پھر----"
وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے شاید دوستی کرنا چاہتے تھے--

"جی"
وہ انکے پھیلے ہوئے ہاتھ پہ چونک کے پہلی بار انکو دیکھنے لگی تھی جو مسکرا رہے تھے--

"پھر ہماری فرینڈشپ بھی تو ہونی چاہیے"
وہ اسکا اعتماد بحال کرنے کی بھرپور کوشش کررہے تھے---حیام نے جھجک کے انکے ہاتھ پہ ہاتھ رہا تھا---اور پھر فوراً سے ہٹا بھی لیا تھا--

"ہم-اور ہماری بیٹی تو ناشتہ کرنے جارہے ہیں---آپ دونوں ماں بیٹے صلح کرکے آجائیے گا"
وہ بیڈ سے اٹھتے بولے تھے--اور حیام کو بھی اٹھنے کا کہا تھا--

اسے لے کر وہ وہاں سے ڈائننگ ایریا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔جیسے ہی حیام انکے ساتھ گئی ضامن تو چکرا گیا ہے۔۔۔"ڈیڈ کتنے تیز ہیں" بے ساختہ اسکے منہ سے یہ لفظ نکلے تھے۔۔اور یہ حیام کتنی بدتمیز ہے۔۔۔وہ سوچ کے رہ۔گیا تھا

"کیا کھائینگی آپ"

وہ اسے چئر پہ بٹھا کے خود فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے تھے۔۔

"کچھ بھی" وہ حسب عادت مختصر بولی تھی۔۔۔

کچھ بھی کے جواب میں عدیل ہمدانی نے اسکی پلیٹ میں کچا پکا پراٹھہ اور آملیٹ کے پیسیس رکھے تھے۔۔ساتھ میں کافی اسکے لیے منگوائی تھی۔۔۔جبکہ خود پراٹھہ اور چائے لے کر بیٹھے تھے۔۔

"تھیکنس۔۔۔" پراٹھے کا نوالہ توڑتی وہ بولی تھی۔۔اسے زرا سی جھجک ہورہی تھی لیکن ضامن کے ساتھ کھانے سے بہتر انکے ساتھ کھانا کھانا تھا۔۔۔کیونکہ ضامن۔خود کھاتا کم تھا اسکے کھانے پہ نظر زیادہ رکھتا تھا۔۔

"رات کو آپ نے کھانا کھایا تھا"

وہ اس سے زیادہ سے زیادہ باتیں کرنا چاہ رہے تھے۔

"نہیں" وہ کھانے کی پلیٹ میں جھکی بولی تھی۔۔

"کیوں"

"یاد ہی نہیں آیا۔۔"

"یاد نہیں آیا یا آپ سوگئیں تھیں" وہ مسکرا کے گویا ہوئے تھے۔۔

"آ۔۔آپ کو کیسے پتہ چلا"

اسکا ہاتھ منہ کو رکا تھا۔۔

"کیا آپ نے ضامن کے ساتھ کھانا نہیں کھایا تھا"

وہ بات چھپا گئے تھے۔۔اگر کچھ بولتے تووہ شرم کے لبادے میں آجاتی۔

"اب تو وہ پوچھتے بھی نہیں ہیں"

بے ساختہ اسکے لبوں سے نکلا تھا اور پھر وہ دانتوں تلے زبان دبا گئی تھی۔۔

"کیا مطلب۔۔کیا اسکے ساتھ کھانا نہیں کھاتیں،
میرا مطلب وہ آپکے ساتھ نہیں کھاتا"
حیام کے بجائے اب انکا ہاتھ کھانے سے رکا تھا۔۔

"نہی۔۔۔۔ساتھ کھاتے ہیں"
وہ گھبراہٹ پہ قابو پاتے بولی تھی۔۔

ناجانے کیا جادو گھول کے پلایا تھا اسنے اپنی ماں کو عدیل ہمدانی نہیں جانتے تھے۔۔لیکن۔ابھی جب وہ انہیں ٹیبل پہ لے آیا تو عدیل ہمدانی کو اچھا لگا تھا۔۔۔

"مام کو میں خود ناشتہ کراونگا آج" وہ لاڈ سے بولتا انکے ساتھ والی کرسی پہ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔

"اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تم ناشتہ کرلو،،"
وہ چائے کپ میں نکالتیں بولی تھیں۔۔۔

"مام پہلے آپ" وہ محبت سے نوالے بناتا ان کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔۔

"بیٹا تم کھالو۔۔۔میں خود۔کھا سکتی ہوں"
وہ اب زرا سختی سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔حیام جو ان دونوں کی باتیں بڑی غور سے سن رہی تھی۔۔اچانک انکی تیز آواز پہ اسکے ہاتھ سے کپ چھوتا تھا اور ٹیبل پہ گرا تھا۔۔۔

"تم سے کیا کپ بھی نہیں پکڑا جاتا۔۔۔۔۔۔۔" ضامن ایکدم کھڑا ہوا تھا۔۔۔غصہ وہ کافی دن سے تھا۔۔۔اور اس پہ چلانا اسکی عادت بن گئی تھی۔۔۔اسی عادت کی بنا پہ وہ ماں باپ کی پرواہ کیے بنا چلایا تھا۔۔۔کہ حیام ہاتھ پہ گری کافی نظرانداز کرکے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

"کیا کررہے ہو تم یہ۔۔۔تمہیں نظر نہیں آتا کہ اسکے ہاتھ پہ بھی لگ گئی ہے۔۔۔جاہل نا۔ہو تو"

عدیل ہمدانی غصہ ضبط کرکے اس پہ چلائے تھے۔۔۔آواز اتنی ہی رکھی تھی کہ صرف وہاں کے لوگ ہی سن سکیں۔۔۔

وہ بے بسی کے احساس سے اسے خفا نظروں سے دیکھتی روہانسی ہوگی تھی اور کرسی سے ایکدم کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔اور پھر پلٹ کے بھاگتی ہوئی چلی گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ضامن"
اسکے جانے کے بعد تانیہ بیگم اس پہ چلائی تھیں۔۔

"مام آپ بھی"
وہ ایکدم ٹوک گیا تھا انہیں۔۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔لے کر آو اسے واپس"

وہ غصے سے اسے آنکھیں دکھاتیں بولی تھیں ۔۔وہ ناچار وہاں سے واک آوٹ کرگیا تھا۔۔

جبکہ عدیل ہمدانی کو سکون. کا احساس ہوا تھا۔۔۔بہرحال وہ غافل بلکل بھی نا تھیں۔۔

"ہے۔۔۔لٹل فیری"

Hey little fairy!!

وجیہہ ضامن کے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسکے قریب آئی تھی۔۔وہ حیام کو کاریڈور سے یہاں آتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔۔۔تب ہی وہ اسکے پاس چلی آئی تھی ۔

بے عزتی کے احساس سے اسے رونا آیا جارہا تھا۔۔جس کا دل چاہا اسکو سب کے سامنے بے عزت کرکے چلاجاتا۔۔۔ایکدم نسوانی آواز پہ اسنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔لیکن رونے کی وجہ سے اسکا چہرہ نم بھیگ چکا تھا جبکہ آنکھوں کا بھی یہ ہی حال تھا۔۔

"تم رو رہی ہو" وجیہہ اسکے چہرے کو دیکھتی اسکے پاس آکے بیٹھی تھی.

"نہیں" اسے نہیں پتہ تھا سامنے بیٹھی لڑکی کون ہے۔۔

"ضامن ہی بگڑا ہوگا ۔۔۔اسکی عادت ہے ہر چھوٹی بات پہ غصہ کرنے کی لیکن یہاں رونے سے کام نہیں چلے گا"

وہ عدیل ہمدانی کی عادت سے واقف تھی کہ وہ کبھی کسی کو دانٹ نہیں سکتے جبکہ تانیہ بیگم خفا تو تھیں لیکن اس طرح کسی کو ہرٹ وہ بھی نہیں کرسکتی تھیں اس لیے اسنے اندازہ صحیح لگایا تھا۔۔

"نہیں رو رہی میں"
وہ جیسے زچ ہوگئی تھی۔۔

"میں ٹیوب لگادیتی ہوں۔۔۔۔ایک منٹ صبر"
وہ حیام کے چھپے ہاتھ کو باریک بینی سے دیکھتی اٹھی تھی اور فرسٹ ایکڈ باکس لے آئی تھی۔۔اب حیام کا ہاتھ تھام کے پشت پہ ٹیوب لگارہی تھی۔۔

"مجھے وجیہہ کہتے ہیں اور تم ، کیا نام ہے تمہارا"
وہ ایڈ باکس رکھتی باتھ سے ہاتھ دھو کر واپس آئی تھی۔۔

"حیام۔۔۔۔"
وہ کہہ کے چپ ہوگئی تھی۔۔۔

"بتایا نہیں ہاتھ کیسے جلا" وہ مستقل حیام کو چپ دیکھ کے خود کنفیوز ہوگئی تھی۔۔

"چاۓ گر گئی"

وہ ہاتھ کی پشت کو غور کرتی بولی تھی جو سرخ انگارہ ہورہی تھی۔۔آنسو اب بھی اسکی آنکھوں سے نکل کے باہر آرہے تھے۔۔

"تمہیں پتہ ہے میں بہت خوش ہوں۔۔کیونکہ میری بہن کے روپ میں مجھے تم ملی ہو۔۔۔۔ایلے فارمل رہوگی تو مجھے اچھا نہیں گے گا۔۔۔۔جسٹ چِل یار"

وہ دوستانہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"جی۔۔۔"

وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جس طرح ضامن نئے نئے رشتے بناتا جارہا تھا اسی طرح یہ لڑکی بھی اسے بہن کہہ گئی تھی۔۔

"ارے دارم کو تو جانتی ہو نا یار تم۔۔۔۔درام ، ضامن اور وجیہہ۔۔۔

وہ اسکے علم میں اضافہ کرنا چاہتی تھی۔۔

"یہ کسی کو نہیں جانتیں" ضامن کمرے میں آتا بولا تھا۔۔

"تو تم نے ایک مہینے میں کیا کام کیا ہے جب وہ ہمیں نہیں جانتی تو۔۔۔" وجیہہ کی تو ہٹ گئی تھی۔۔۔

"دماغ خراب نہیں کرو۔۔ویسے ہی مجھے جلدی اٹھا کے میری نیند حرام کرکے میرا زہنی لیول کم ہوگیا ہے۔۔۔جاو ڈیڈ بلارہے ہیں تمہیں"

وہ اسکو حیام کے سامنے سے اٹھا کے خود وہاں بیٹھا تھا۔ . وجیہہ ڈیڈ کے بلانے پہ چلی گئی تھی۔۔۔

"اتنی معصوم ہو نہیں تم جتنا ظاہر کرتی ہو" یہ بھی ایک طنز تھا جو حیام کے دل پہ لگا تھا۔۔۔ مستقل وہ کتنے دن سے اسے ازیت دے رہا تھا۔۔

"اب چلو نیچے۔ ۔۔۔۔۔ناشتہ مکمل کرو اپنا"
وہ اسکے ہاتھ پہ نظر ثانی کرتا بولا تھا۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے چلنے کے لیے کہا تھا۔۔

"میں نہیں جاونگی"
وہ دانت کچکچا کے بولی تھی جیسے بہت غصے میں ہو۔۔

"اور میں تمہیں لے کر جاونگا"
وہ اسکی حالت پہ مسکرا اٹھا تھا۔۔

"زبردستی نہیں کرسکتے آپ" اسکے ہاتھ کی مضبوطی اپنی کلائی پہ محسوس کرکے وہ کلس اٹھی تھی--

"پورا حق ہے-------"

وہ سکون سے بولا تھا--اور اسکا یہ ہی سکون حیام کو جلا رہا تھا--

"اور حق یاد نہیں آتے آپکو" وہ روہانسی ہوئی تھی---

"سب یاد آتے ہیں لیکن تمہارا بھی تو کچھ فرض ہے"

وہ اب زبردستی اسے اٹھاتا خود کے سامنے کرچکا تھا.

"بہت گھٹیا ہیں آپ"

وہ اسکے کندھے پہ-سر رکھ کے رونے لگی تھی--

"تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ گھٹیا اور برا ہوں لیکن بدتمیز نہیں ہوں"

اسکے گرد بازو باندھتا وہ خود میں سکون اتارتا بولا تھا--کیونکہ اب وہ اسکے قریب خود اسکے کندھے پہ سر رکھے کھڑی تھی--

"سب کے سامنے ڈانٹنا بدتمیزی ہی ہے، جیسے میری کوئی عزت ہی نہیں ہے" وہ زخمی نظروں سے دیکھتی مجھے میں اسسے دور ہٹ کر شدت سے بولی تھی کہ۔وہ اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھتا رہ گیا تھا جہاں اداسی کا ایک جہان آباد تھا۔۔۔۔

"تمہاری عزت کے لیے میں خود بھی جھک گیا ہوں۔۔کیا تمہیں یہ نظر نہیں آرہا"
وہ ونڈو میں کھڑا ہوتا باہر دیکھتا بولا تھا۔

حیام سے کوئی جواب نا بنا تھا۔۔۔ اسلیے وہ بنا کوئی جوابدیے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

"پاپا آپ کو معلوم ہے کہ حیام کے ہسبینڈ کتنے بڑے آدمی ہیں۔۔۔۔۔مجھے تو بہت پسند آئے"
ٹوس پہ مکھن لگاتی وہ بڑے مگن انداز میں بولی تھی۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ سیٹلڈ ہے"
وہ دل سے خوش ہوئے تھے۔۔

"پاپا آپ میرے لیے جب بھی کوئی لڑکا ڈھونڈینگے وہ فورس سے ہی تعلق رکھتا ہونا چاہیے۔۔۔۔بس مجھے نہیں پتہ"

سامیہ ضد سے بولی تھی کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑے تھے۔۔

"کوشش یہ ہی ہوگی کہ میری بیٹی کے کرش سے ہی اسکی شادی ہوجائے"
وہ اسکے سر پہ ہاتھ مارتے ہنستے ہوئے بولے تھے۔

سامیہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی جو بچپن سے ہی حیام کے پڑوس میں رہتی تھی۔۔وقت کے ساتھ ساتھ انکی دوستی گہری ہوتی گئی تھی۔۔۔۔ڈیلیوری ٹائم سامیہ کی مدر انتقال کرگئی تھیں۔۔۔ابراہیم صاحب نے اسے ماں باپ دونوں بن کے پالا تھا۔۔۔۔جبکہ وہ دونوں دوستیں ماں کی قربت سے محروم رہی تھیں لیکن ابراہیم صاحب نے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی کہ وہ کبھی بھی اس کمی کو محسوس کرے۔۔۔۔۔ابراہیم صاحب گورنمنٹ یونیورسٹی کے ایک پولائٹ لیکچرار کی پوسٹ پہ فائز تھے۔۔۔۔ہنسی خوشی کے ساتھ وہ نارمل زندگی گزاررہے تھے۔۔۔

رات ڈنر ان سب نے ساتھ مل کے کیا تھا۔۔۔۔
تانیہ بیگم کا۔رویہ نا برا تھا نا اچھا۔۔۔
جبکہ عدیل ہمدانی ضامن سے خفا تھے لیکن حیام کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آرہے تھے۔۔ صبح ضامن کی حرکت نے انہیں تکلیف دی تھی۔۔

وجیہہ تو ہمیشہ سے ہی خوش پاش رہنے والی لڑکی تھی۔۔اب بھی وہ خوش تھی۔۔۔اسکا دل چاہا تھا کہ حیام کے ساتھ مل کے بہت سی باتیں کرے۔۔تب ہی وہ اسکے کمرے میں مزے سے بیڈ پہ لیٹی حیام کو اپنے ساتھ لٹائے باتوں میں مگن تھی جبکہ ضامن گھر سے باہر نکلا ہوا تھا۔۔

"میں نے یہ ایجنسی ایلے ہی جوائن نہیں کی تھی۔۔۔
پہلے میں تمہاری طرح ہی تھی۔۔۔ عجیب کوئی بری آتمہ تھی مجھ میں، گھبرانا، رونا، دہل جانا , شرما جانا۔۔۔یہ سب ہی ہوتا تھا۔۔۔۔پھر میں نے انٹر کے بعد جب میچیورنیس آئی تو گرلز کی نیچر کے بارے میں پڑھنا شروع کردیا۔۔۔اتنا کہ کچھ نا کچھ نیو ٹرائے کرنا , سیکھنا میری روٹین میں شامل ہوگیا تھا۔۔۔پھر میرا کانفیڈینٹ لیول ایمپروو ہونا شروع ہوا ۔۔تب جاکہ میں اس قابل ہوئی کہ دس لوگوں کے بیچ کھڑی ہوکے بات کرسکوں"

وہ تکیے پہ سر رکھے چھت کو گھورتی اپنے لائف ٹرنز اسے بتانے لگی تھی۔۔۔

"کبھی کبھی حالات ایلے ہوتے ہیں کہ ایسی پرسنیلیٹی بن جاتی ہے۔۔۔
میں ہوں نا تمہیں گرو اپ دس دن میں کروادونگی"

وہ اب اسکے سراپے کو دیکھتی بولی تھی۔۔

"ضامن کو تو کانفیڈینٹ لڑکیاں پسند تھیں لیکن مجھے لگتا ہے تم بھی اسکو پسند ہو میرا مطلب ہے تمیں دیکھ کے اسکا مائنڈ چینج ہوگیا ہوگا"

وہ خود سے ہی اندازہ لگارہی تھی--

"انہیں نہیں پتہ تھا کہ میری نیچر کیسی ہے---ہماری شادی انسیڈینٹ تھی اور کچھ نہیں"

حیام عام سے لہجے میں بولی تھی--

"کبھی کبھی ایسے خوبصورت انسیڈینٹ زندگی حسین کردیتے ہیں"

وہ شرارت سے بولی تھی--

"پتہ نہیں"

وہ کندھے اچکا کے رہ گئی تھی--

"تمہیں نیند تو نہیں آرہی"

وجیہہ گھڑی میں ٹائم دیکھتی بولی تھی جہاں گیارہ سے زیادہ ہورہے تھے --

"بہت آرہی ہے" وہ کسی طرح اسے بھگانہ چاہتی تھی--اسلیے بول گئی تھی

"پھر میں چلتی ہوں--- تم پہلے بتادیتیں تو میں تمہیں جگاتی ہی نہیں---وہ شرمندہ سی ہوئی تھی---

"اٹس اوکے۔۔۔شب بخیر"
حیام مسکرا بھی نا سکی تھی۔۔اسے سمجھ نہنیں آرہا تھا کہ اسکا رویہ کیوں روڈ ہورہا ہے۔۔

"مجھے لگتا ہے تانیہ وجیہہ کی برتھ ڈے کے ساتھ ساتھ ضامن کا ولیمہ بھی آناونس کرد یتے ہیں"

وہ بیڈ پہ آتے بولے تھے۔۔

"کیا آپ ۔۔۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔میں ایکسیپٹ نہیں کرپارہی اور آپ کو ولیمہ کا سوجا ہوا ہے۔۔۔ایسا نہس ہوسکتا عدیل"

وہ کتاب بند کرتیں اٹل لہجے میں بولی تھیں۔۔

"آپ حدکررہی ہیں اب۔۔۔بلکہ آپ دونوں ماں بیٹے حد کررہے ہیں"
انہیں غصہ آیا تھا۔۔۔

"میں حد نہیں کررہی عدیل۔۔۔ایلے کیسے کسی لڑکی کو میں سوسائٹی میں انٹروڈیوس کرواوں۔۔۔میرا بیٹا کتنا ہینڈسم اور فارورڈ ہے جبکہ وہ لڑکی کتنی لوئر لیول کی لگتی ہے نا کانفیڈینس، نا خاص بیوٹی، نا ہی اسٹائلش ، بہت بیک ورڈ ہے وہ۔۔۔میں یہ نہیں کرسکتی"

وہ ان پہ پھٹ پڑی تھیں--

"ثانیہ اس طرح کیسے آپ کسی کو دیکھ کے اسکی عزت نفس کی دھجیاں اڑا سکتی ہیں-------کیا یہ ہی آپکو بتانا رہ گیا تھا--"

انہیں ان کی سوچ پہ افسوس ہوا تھا--

"ضامن میرا ایک ہی بیٹا ہے اور اسکے لیے میں اس طرح سوچ سکتی ہوں--کوئی میرے دس بیٹے نہیں ہیں کہ ان میں سے کوئی چھپکے سے شادی کرکے آئے گا اور میں قبول کرکے خوش ہوجاونگی----"

وہ خود سر ہورہی تھیں--

"ضامن صرف آپکا ہی نہیں میرا بھی ایک ہی بیٹا ہے-- ۔جتنا حق اس پہ آپکا ہے اتنا میرا بھی ہے-------اگر آپ کی سوچ ایسی ہے تو اگر دس بھی ہوتے تو آپ یہ ہی کہتیں------آپ یہ مت بھولیے گا کہ آپ بھی ایسی ہی بیک ورڈ تھیں---جبکہ وہ بچی بیک ورڈ نہیں ہے----کنفیوز ہے---گھبرارہی ہے---اسے توجہ پیار چاہیے ہمارا------اور کچھ نہیں----سوسائٹی کو انٹروڈیوس میں نے بھی آپکو کرایا تھا اور دیکھ لیں کتنے سکسیس فل لائف ہم نے ساتھ اسپینڈ کی ہے"

وہ غصے سے سمجھاتے کہہ رہے تھے....

"آپ نے دیکھا نہیں کہ انکا کپل بھی اچھا نہیں گے گا---وہ کتنی چھوٹی ہے-----آپکو وجیہہ نظر نہیں آرہی کیا-------اسکا کیا بنے گا---وہ لڑکی کو میچ ایبل ہی نہیں ہے عدیل"

وہ فکرمندی سے بولی تھیں--

"ہمارا بھی اتنا میجر ڈیفرینس تھا-------کیا ہم اچھے نہیں لگتے ، آپ کیوں ایسی چیزوں کا سہارا لے کر خود کو گرانا چاہ رہی ہیں----

اور----

وجیہہ کے لیے دارم ہے-------"

وہ انکی سوچ پہ ماتم کرتے بولے تھے--

"دا---درام کیسے---- نہیں عدیل-----"

انکو جھٹکا لگا تھا--

"کل میں اناونس کردونگا۔۔۔۔۔۔۔وجیہہ کی برتھ ڈے کے دن انکا ولیمہ بھی ہوگا۔۔۔۔یہ فائنل ہے"

وہ کڑوٹ لیتے بولے تھے اور کمبل تان چکے تھے.

"میں کہہ رہی ہوں عدیل میں معاف نہیں کرونگی آپکو۔۔۔۔۔"

"معافی مانگ بھی نہیں رہا آپ سے میں"

وہ لیمپ آف کرچکے تھے مطلب سونا چاہتے تھے.

وجیہہ سے مل کے وہ نیندوں میں بیڈروم میں آیا تھا۔۔۔۔

ایک بجے وہ گھر میں گھسا تھا۔۔۔

اپنے کچھ پرانے دوستوں سے وہ ملنے چلاگیا تھا جسکی وجہ سے خاصا لیٹ ہوگیا تھا۔۔۔

بیڈروم کا دروازہ لاکڈ کرکے وہ لائٹ کو روشن دیکھ کے حیرت سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔کیونکہ اس وقت تک وہ گہری نیندوں میں ہوتی تھی۔۔۔لیکن وہ بیڈ پہ بیٹھی ناجانے کیا پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ وجیہہ سے وہ ابھی سن کے آیا تھا کہ وہ گھنٹے پہلے ہی سوچکی ہے۔۔۔

"تم تو گیارہ بجے سو گئی تھیں نا"

وہ الجھن آمیز لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

"اٹھ گئی" وہ بنا نظریں اٹھائے بولی تھی۔۔

"اگڈ۔۔۔۔بہت تھک گیا ہوں۔۔۔آرہا ہوں تمہارے پاس"

الماری سے کپڑے نکالتا معنی خیز لہجے میں بولا تھا کہ حیام کے ہاتھوں سے بک گری تھی۔۔۔۔۔معنی خیز جملے کو وہ سمجھتے ہوئے کمبل ٹھیک کرتی بیٹھے سے فوراً لیٹ گئی تھی۔۔۔ضامن سے اسکی حرکت چھپی نا رہی تھی ۔۔

"آ۔۔آ۔۔۔سونا نہیں ہے۔۔۔۔۔بس دو منٹ میں آیا۔۔۔آج تمہاری نیندیں حرام کرنی ہیں میں نے"وہ اسکے لیٹنے پہ چوٹ کرتا بولا تھا اور حیام کا دل زور سے ڈھرکا تھا۔۔۔

"میں تو سورہی تھی"

وہ الجھ گئی تھی۔۔۔۔

"سوجاو"

وہ اس پہ احسان کرتا باتھ روم بھاگ گیا تھا۔۔

"جبکہ حیام اسکے سوجاو پہ سکون میں آئی تھی۔۔اتنی جلدی وہ مان گیا۔۔

ابھی دو منٹ وہ آنکھیں بند کر کے بامشکل سونے کی۔کوشش کر ہی رہی تھی جب اسکے اپنی کمر پہ کسے کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔اسکی ڈھرکن بڑھی تھی۔۔۔جبکہ جان حلق میں آگئی تھی۔۔۔۔۔

کب ضامن نے اسے کمر سے پکڑ کا اپنے حلقے میں لیا تھا وہ سمجھ نا سکی تھی۔۔۔

"ہم ۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔م"
وہ ہکلائی تھی۔۔۔اسکی نظروں کی تپش اور گہرائی کا وہ مقابلہ نا کرسکی تھی اسکے الفاظ منہ میں ہی گم ہوگئے تھے۔۔۔

"صرف ہم ہی۔۔۔۔۔۔۔۔"
اور کوئی نہیں"

وہ اپنی انا کو سائیڈ میں رکھتا۔۔۔ایک بار پھر عزت سے ایک اور موقع دے کر خمار آلور لہجے میں بولا تھا۔۔۔اسکے کیچر میں مقید زرا سے بال اسنے کھول دیے تھے ۔۔جبکہ گلے میں پڑا ڈوپٹہ اسنے ہٹایا تھا۔۔۔۔۔۔اور اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"صبح کے لیے سوری۔۔۔خود کو تکلیف نہیں دیا کرو نا" وہ اسکو واپس لٹا کر اسکا جلا ہوا ہاتھ تھام کر اسکی پشت پہ لب رکھتا شرمندگی سے بولا تھا۔۔۔

اسکے لمس سے حیام کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔اسکی جان پہ بن آئی تھی۔۔۔۔

"ہم ناراض ہیں۔۔۔آپ ہٹ جائیں"

وہ ڈوپٹہ دوبارہ اوڑھتی رخ پھیرتی بولی تھی۔۔۔۔

"آج نیند حرام کرنے کے ساتھ ساتھ تم نے میری ناراضگی بھی دور کرنی ہے"۔۔

وہ اس پہ جھک کر ہنسا تھا۔۔۔اسکا لہجہ ہی نہیں بلکہ نظریں بھی بہکی بہکی تھیں۔۔حیام کا سرخ چہرہ کچھ اور بھی سرخ ہوا تھا۔۔ وہ اپنی خالی خالی نظریں جھکا چکی تھی۔۔۔

اسنے اپنے خشک لبوں پہ زبان پھیری تھی اور کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔جب ضامن نے اسکے لبوں پہ اپنی انگشت شہادت رکھ کے اسے چپ کرایا تھا۔۔۔

"ٹودے نو آرگیو۔۔۔Today no argue"

اسکے ماتھے پہ آئے بال ہٹاتا اپنے لب رکھتا بولا تھا۔۔۔حیام کی آنکھیں اسکا لمس پا کر خود با خود بند ہوگئیں تھیں۔۔۔وہ بے انتہا خجل ہورہی تھی۔۔۔وہ خود ڈھیلی پڑگئی تھی۔۔اسکی چمکتی نگاہوں اور اسکے جزبات کو باندھنا اسکے بس میں نہیں تھا۔۔۔

"آر یو انٹرسٹڈ؟"۔جب وہ اسکے چہرے کے نقوش کو پہلی دفعہ محسوس کرچکا تو آنکھیں کھولتا زرا سا دور ہٹ کر اسکی بند آنکھوں پہ لب رکھتا پوچھنے لگا تھا جیسے اجازت لینا چاہتا ہو۔۔۔۔

"انٹرسٹڈ ہے نا میری بیوی"

وہ اسکو کہنے پہ اکسا رہا تھا اسکے ہاتھ حیام کی گردن میں پڑی چین پہ تھے۔۔گردن پہ موجودگی کا احساس کرکے وہ سٹپاٹی تھی گھبرائی تھی۔۔۔گھبراہٹ میں اسکا سر اثبات میں ہلا تھا۔۔۔۔۔۔جب اسے ہامی نظر آئی تو وہ مسکراہٹ ضبط کرتا لائٹ کی واحد روشنی لیمپ بھی آف کرچکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب وہ محض پرفیوم سے ہی نہیں اپنے پیار کی خوشبو سے اسے مہکانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔کچھ دنوں کا غصہ اسکا اب کہیں جا کے سوگیا تھا۔۔۔۔

۔۔_____

_____

کھڑکی سے کھنکتی سورج کی روشنی اسکے چہرے پہ پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیند سے بوجھل آنکھوں کو اسنے کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

اپنے اوپر سے ضامن کا ہاتھ آہستگی سے ہٹایا تھا تاکہ۔اسکی نیند میں خلل نا پڑے۔۔۔۔اور اٹھ کے بیٹھ گئی تھی۔۔

رات کا کوئی تاثر اسکے چہرے پہ نا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بلکہ ایک غصے بھری نظر اسنے ضامن کے چہرے پہ ڈالی تھی جہاں بلا کا سکون تھا۔۔۔۔

"میرا سکون برباد کر کے کیسا سکون سے سویا جارہا ہے۔۔۔"

بے ساختہ اسنے اپنا ہاتھ بڑھا کے اسکے کندھے پہ اپنے نوکیلے تراشے ناخن گاڑھے تھے کہ اسکے کندھے پہ سرخ نشان پڑ گئے تھے۔۔حیام کا دل کررہا تھا کہ جگہ جگہ سے اسے اسی طرح لال کردے۔۔۔۔۔۔جس طرح ضامن نے اسکا چہرہ لال کردیا تھا۔۔۔۔بے دھیانی میں اسنے اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرا تھا اور پھر چہرے پہ۔۔ ۔رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔۔۔کمال یہ تھا کہ اسے برا نا لگا تھا لیکن بس کچھ غصہ تھا۔۔۔کچھ کشمکش تھی۔۔کچھ سوال تھے۔۔جن کا اسے جواب چاہیے تھا۔۔یہ نہیں تھا کہ وہ تیار نہیں تھی بلکہ وہ ابھی اپنی ساری الجھنیں دود کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"اگر میرا ہوڈی Hoodie ابھی میرے پاس ہوتا تو یقیناً مجھے اتنا درد نا ہوتا"

ابھی وہ اپنے خیالوں میں ہی تھی جب ایکدم ضامن کی آواز پہ اپنے خیالوں س ء باہر آئی تھی۔۔۔بے ساختہ اسکی نظر اپنے سراپے پڑی تھی۔۔۔سردی کے باعث وہ اسکا ہوڈی پہن چکی تھی جو ضامن نے خود اسے دیا تھا۔۔شرمندگی سے اسکی نگاہیں جھک گئیں تھیں۔۔۔

ضامن کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ کڑھ کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"میرا ہوڈی Hoodie تو دیتی جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مانو"

وہ جب بیڈ سے جلدی سے اٹھنے لگی تو ضامن نے مسکراتے ہوئے اسے پکارا تھا جبکہ وہ اسکی کلائی پکڑ چکا تھا۔۔۔

"اگر اب میرا ہاتھ نہیں چھوڑا تو۔۔۔۔۔۔۔۔وہ رکی تھی کہ کیا دھمکی دے ۔۔

"تو تم رو دوگی" وہ خمار آلود لہجے میں کہتا زور سے ہنسا تھا۔۔۔اور پھر حیام کا۔دل۔کیا تھا کہ اسکو۔کسی طرح سے یہاں سے غائب کردے یا خود غائب ہوجائے۔۔

"آ۔۔۔۔آپ" وہ ہوڈی ایک ہاتھ سے برابر کرتی بلبلائی تھی ۔۔۔

"ویسے رو کے تمہیں کیا میری کئر زیادہ ملتی ہے"

وہ آنکھ دباتا اسکے سراپے کو غور سے دیکھتا بولا تھا

"ضرورت نہیں ہے مجھے "

وہ چڑگئی تھی۔۔

"تمہارا علاج کچھ دیر میں کرونگا۔۔۔۔۔"

وہ بالآخر اسکی کلائی چھوڑتا بولا تھا۔۔۔۔

حیام نے منٹ نہیں لگایا تھا کمرے سے باتھ روم تک کا سفر طے کرنے میں۔۔۔۔

"انکل کیا حیام کو آج آفس لے کر چلیں۔۔۔۔۔۔بہت مزہ آئے گا"

ناشتے کی ٹیبل پہ وہ سب موجود تھے۔۔۔۔۔وجیہہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔

"حیام کہیں نہیں جارہی۔۔۔۔تم جاو"
اس سے پہلے عدیل ہمدانی کچھ بولتے ضامن بولا تھا۔۔

"مطلب اب تم مجھے بتاوگے کہ کی کرنا چاہیے ہمیں" وجیہہ کو اسکا بولنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"میری بیوی ہے مجھے تو بتانا ہی پڑے گا نا کہ اسکے لیے کیا کمفرٹیبل ہے اور کیا نہیں" وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولا تھا۔۔

"انکل دیکھ رہیں ہیں اپنے بیٹے کو کہ یہ مجھے سکھارہا ہے اب" وہ عدیل ہمدانی سے غصے میں بولی تھی۔۔

"حیام آپ جائینگی ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔آپکی اجازت ہمارے لیے ضروری ہے اور کسی کی نہیں"

عدیل ہمدانی حیام۔کی طرف متوجہ ہوئے تھے جو چپ چاپ کھانے میں مصروف تھی۔۔تانیہ بیگم کا بھی یہ ہی حال تھا۔۔چپ سی وہ بیٹھی تھیں۔۔

" واو۔۔۔مطلب جو اسے یہاں لایا ہے اسکی کوئی اوقات ہی نہیں"

ضامن کو غصے نے آگھیرا تھا۔۔۔رات کے بعد وہ اب اسکے ساتھ گھر میں اپنے بیڈروم میں وقت گزرانا چاہتا تھا اور یہ لوگ بیچ میں آرہے تھے ۔عدیل ہمدانی اسکا جواب سن کے ایک نظر اسکو دیکھ کے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔کیونکہ وہ ناشتہ کرچکے تھے۔۔

"حیام چلو گی نا ہمارے ساتھ"

وجیہہ خاصا نظرانداز کرتی بولی تھی تب ضامن نے اپنے ساتھ بیٹھی حیام کے گھٹنے پہ اپنا ہاتھ رکھ کے دباو دیا تھا۔۔۔کہ حیام کو کرنٹ سا لگا تھا۔۔۔۔۔ضامن کی طرف وہ دیکھ بھی نا سکی تھی لیکن۔اسکا۔اشارہ سمجھ گئی تھی.

"نہیں۔۔۔۔میری طبیعت زرا اپ ڈاون ہورہی ہے "۔وہ سر پہ ہاتھ رکھتی مرے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔

"خیریت۔۔کب سے اپ ڈاون ہورہی ہے"

تم نے ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا"

وجیہہ ایک دم پوری طرح اسکی طرف گھومی تھی اور اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔یہاں تک کہ اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی تھی۔۔۔حیام تو گڑبڑا کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"آنی۔۔۔۔۔آپ اسے لے کر جائیں نا ڈاکٹر کے۔۔۔چہرہ کتنا سرخ ہورہا ہے۔۔اور آنکھیں بھی۔۔۔۔۔"وہ بات کو مزید بڑھاتی بولی تھی ۔ ۔

"ایسی بات نہیں ہے وجیہہ جو تم جاننا چاہ رہی ہو۔۔۔"۔ضامن اسکے سارے مطلب سمجھتا اسکو۔آنکھیں دکھاتا بولا تھا۔۔۔

"تم لیڈیز کے معاملے میں نا بولو" وجیہہ نے اسے ہری جھنڈی دکھائی تھی۔۔۔

"یار مطلب تم۔۔۔کتنی بے شرم ہو"
ضامن اسکی بے باکی کو داد دینا چاہتا تھا۔۔۔
وہ لطف اندوز ہوتی دوبارہ کھانا کھانے لگی تھی جبکہ تانیہ بیگم صرف انہیں آبزرو Observeکررہی تھیں۔۔۔

ناشتے کے بعد وہ وجیہہ کے ساتھ ہی باتوں میں مگن ہوگئی تھی۔۔۔
معلوم۔تھا کہ کمرے میں ضامن موجود ہے۔۔۔اور ویلے بھی یہاں وہ فارغ ہی رہتا تھا۔۔۔گھر پہ ہی موجود ہوتا تھا۔۔۔۔اسکی۔موجودگی جان کے وہ اوپر ہی نا گئی تھی۔۔شکر یہ تھا کہ وجیہہ حیام کی وجہ سے آفس نہیں گئی تھی۔۔۔

"آو لنچ کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

جب دو بجے تو حیام کو وہ باہر لے آئی تھی۔۔اور کچن کے سلیپ پہ ہی وہ دونوں چیئر لگا کے بیٹھ گئی تھیں۔۔۔۔۔کک نے ناجانے کیا بنایا تھا لیکن وہ چائنیس رائس لے کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"تمہاری جس سے پہلے شادی ہورہی تھی اسکا کیا بنا"

وہ چمچ منہ میں لے جاتی بولی تھی۔۔

"حیام اسکو حیرت سے اسے دیکھے گئی تھی۔۔۔اسے سب کیسے پتہ۔۔۔

"او۔۔۔ہیلو۔۔۔۔دارم اور میں تم دونوں کے بارے میں سب جانتے ہیں۔۔۔اس لیے ایزی رہو"

وہ۔اسکو ہکا بکا دیکھ کے ہنسی تھی۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔" حیام عام سے لہجے میں بولی تھی۔۔

"اچھا۔۔۔پھر ضامن اور تمہاری انڈراسٹینڈنگ ہوگئی۔۔

خوش۔ہو ساتھ۔۔۔"

کتنے سوال وہ کرتی تھی حیام سوچ کے رہ گئی تھی۔۔

''ہوں خوش ہیں''

وہ اب مسکر کے بولی تھی۔۔

''سنا تھا بہت پاسیسو ہے۔۔۔کل اور آج صبح ٹریلز دیکھ بھی لیا ہے''

وہ شرارت سے بولی تھی۔۔

''ہاں/!! اوور ہے''

''یار۔۔۔آوور تو مت بولو۔۔۔کتنا پیار کرتا ہے تم سے وہ۔۔تمہیں نظر نہیں آتا''

وجیہہ کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔

''پیار۔۔۔۔۔اسکے لبوں سے نکلا تھا۔۔

''پتہ نہیں مجھے'' وہ الجھن کا شکار ہوئی تھی۔۔

''کیا تمہارے سینس کام نہیں کرتے حیام''

''اب نہیں کرتے'' حیام پلیٹ کھسکسا کے بولی تھی اور کرسی سے بھی اٹھ گئی تھی۔۔۔

''پیار کے نام پہ دھوکہ۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکے دل میں درد سا اٹھا تھا۔۔۔پھر وہ رکی نہیں تھی کچن سے نکل کے اوپر چلی گئی تھی۔۔

۔۔۔_____

"پیار صرف دھوکہ ہے---
پیار کے بغیر زندگی گزاری جاسکتی ہے لیکن -----عزت کے بغیر نہیں"

کمرے کا دروازہ لاکڈ کرکے وہ وہیں بیٹھی گھٹوں کے بیچ منہ چھپائے رونے لگی تھی------

"تمہیں کبھی بے عزت ہونے دیا کیا----"
وہ اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا پوچھ رہا تھا--

"میں اتنی محنت کرتا ہوں تم پہ صرف اس لیے نہیں کہ تم اس طرح رو رو کر میرا سکون، میرا آرام برباد کرو--------"

آواز میں نرمی تھی لیکن لہجہ خفا خفا سا تھا--

حیام نے اسکی آواز پہ سر اٹھا کر ضامن کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں محو تھا---آج بھی وہ اسکی جھیل جیسی آنکھوں میں کھونا چاہتا تھا--

"بن تیرے سب سزا ہے---
بن تیرے اب کہاں مزہ ہے"

اسکے چہرے پہ پھیلے آنسو نرمی سے صاف کرتا وہ شاید کچھ گا رہا تھا---

وہ ہمیشہ کی طرح مضطرب ہوگئی تھی---

اٹھ کے اسے گود میں اٹھایا تھا اور بیڈ پہ بٹھایا تھا۔۔۔

"میرا دل کرتا ہے تم پہ غصہ کروں لیکن۔۔۔۔لیکن پھر میں خود کو کمپوز کرجاتا ہوں۔۔۔۔۔تمہیں پتہ ہے تم بلکل اچھا نہیں بولتی ہو۔۔۔ایک تو بولتی نہیں ہو اور جب بھی بولتی ہو بلکل اچھا نہیں بولتیں۔۔۔یا تو خود کو برا بھلا کہتی رہتی ہو یا مجھے گالیاں دیتی ہو۔۔۔۔یا ہمارے اس پاکیزہ رشتے کو۔۔۔۔"

وہ ناجانے کونسا فلسفہ اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں معلوم ہے۔۔۔۔۔؟"

وہ زرا سا رکا تھا۔۔۔اسکے سامنے بیٹھا اسکے پاووں کو ہاتھ پہ پکڑا وہ بول رہا تھا۔۔۔

"کیا" وہ بولی تھی۔۔

"پہلی محبت جب بھی غلط شخص سے ہوجائے تو آنے والی زندگی میں ہر ہمبل Humble بندہ بھی ہمیشہ غلط ہی لگتا ہے۔۔۔۔جبکہ وہ اگر اپنا ہنڈریڈ پرسینٹ 100٪ بھی دے رہا ہو تو تب بھی کچھ فرق نہیں پڑتا۔۔۔یا تو Will ہی ختم ہوجاتی ہے صحیح غلط کی تفریق کرنے میں یا پھر کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتے"

وہ کافی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور اتنی ہی سنجیدگی سے حیام سن رہی تھی ۔۔

"اچھا چھوڑو ، تمہیں سمجھ نہیں آئے گا، لیکن ابھی کچھ عرصے میں سمجھ آجائے گا-----خیر ہوگئی میں انتظار کرلونگا"

اب اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کے وہ محبت سے بولا تھا.

"تمہارے ناخن بہت بڑے ہیں نا" ایکدم اسنے حیام کے ہاتھ پکڑ کے اسکے ناخنوں کو دیکھا تھا---

"آپ کو مسئلہ ہے" وہ عجیب نظروں سے اسے گھورتی بولی تھی---

"تمہیں پتہ بھی ہے کہ مسِلہ نہیں ہے بہت بڑی ان سے دشمنی ہے مجھے"
وہ ایکدم سے اٹھا تھا اور ڈریسینگ کی دراز سے نیل کٹر لایا تھا---

"آپ یہ نہیں کرسکتے"
اسے ضامن کے ہاتھ میں نیل کٹر دیکھ کے برا لگا تھا---

"کر سکتا ہوں، بلکل کرسکتا ہوں----وجیہہ نے تمہیں صحیح کہا تھا کہ تم بلی ہو---ان ناخنوں سے تم نے مجھے زخمی کردیا ہے-----"

وہ ناخنوں کا معائنہ کرتا بتارہا تھا--

"کیا کہتے رہتے ہیں آپ"

وہ ہاتھ چھڑاتی بولی تھی--

"میری بیک پہ تم نے اپنے پیار کی بہت سی نشانیاں چھوڑی ہیں، مجھے یاد دلانے کے لیے کہ اب مجھ سے دور رہنا------کیا یاد نہیں ہے تمہیں رات میں جو تم نے کیا، اور پھر صبح"

وہ تھوڑا سا ناراضگی بھرے لہجے میں بولا تھا---جبکہ حیام کا سر نیچے جھک گیا تھا-----

"آپ ہر بار میرے ساتھ زبردستی کرتے ہیں----- "

وہ جب اسکے ہاتھ کو دوبارہ تھام چکا تھا تو وہ سرخ آنکھوں سمیت بولی تھی-------

"میرا حق بھی تو ہے نا----اب دیکھو مجھے اپنے دفاع کے لیے کچھ تو کرنا ہوگا نا"

وہ مسکراہٹ ضبط کیے اسکے چہرے پہ آئی لٹوں کو پیچھے کرتا بولا تھا--

"اور میرے دفاع کا کیا"

وہ ناراضگی سے گویا ہوئی تھی--------کہ وہ جو ہاتھ کا معائنہ کررہا تھا اب اسے دیکھنے لگا تھا

--

"میں کیا مرگیا ہوں۔۔۔۔۔۔ تمہارے دفاع کے لیے ہی تو تم سے شادی کی تھی۔۔۔۔تمہارا دفاع ہمیشہ کی طرح میں ہی کرونگا۔۔۔۔تم بس میری سپورٹر بنی رہنا۔۔۔آئے مین یہ کہ ناراض نا ہونا اور نا ہی نکھرے کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ناخنوں کو احتیاط سے کاٹتا پیار بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

"کیوں" وہ بے ساختہ بولی تھی۔۔

"کیونکہ مجھ سے نکھرے نہیں اٹھائے جاتے۔۔۔اور نا ہی میں ناراض بندے کو منا سکتا ہوں" کٹے ناخن وہ سائڈ پہ رکھتا مگن انداز میں بولا تھا۔۔

"ناراض بیوی کو بھی نہیں منا سکتے"

حیام کا دل چاہا تا کہ جواب اسکے اپنے حق میں ہو۔۔۔اور پھر وہ کِھل کے مسکرا سکے.

"نہیں۔۔۔

لیکن ایک شرط پہ۔۔۔۔"

وہ نیل کٹر کو سائیڈ پہ رکھتا کٹے ہوۓ ناخنوں کو باکس میں ڈالتا بولا تھا۔۔

"کیسی شرط"

ضامن چیزیں جگہ پہ رکھنے کے لیے اٹھا تھا اور ہاتھ صاف کرکے اب اسکے سامنے بیٹھنے کے بجائے اسکے برابر میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

"اگر بیوی ہمیشہ میرے پہلو میں اس طرح ہی بیٹھے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
شوخی سے کہتا وہ اسکے بال کندھے پہ سے ہٹاتا چہرہ اسکے چہرے کے قریب لے جاتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔۔حیام نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔۔اسکی سکت ہی نا تھی کہ اسکی نظروں سے جھلکتے جزبات کا مقابلہ کرسکے۔۔۔۔

"آپ نے میرے بال بھی نہیں رہنے دیے اور اب ناخن بھی۔۔نیکسٹ مشن کیا ہے"
اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے دور کرتی افسردگی سے بولی تھی۔۔

"نیکسٹ مشن ونڈوز، اور لائٹ آف کرنے کا ہے"
لہجے میں بے قراری اور بے تابی جھلک رہی تھی۔۔

"ک۔۔کیوں"
اسکے معنی خیز جملے کا اچھی طرح مطلب سمجھتی وہ شرمسار لہجے میں بولی تھی۔۔۔چہرے پہ حیا سمٹ آئی تھی۔۔۔

"تاکہ تمہاری طبیعت میں جلدی ہی اپس اور ڈاون ہو۔۔۔۔"

بھرپور سنجیدگی سے کہتا اسکے ہاتھ کی پشت پہ جزم کے عالم میں چومتا اس کی دنیا ہلا چکا تھا۔۔۔حیام کی ڈھرکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔اسکا سرشار لہجی حیام کو چونکانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔ اسکے لال چہرے پہ خفت کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔۔۔لیکن ضامن نے کب اسکے چہرے کے آثار کو اہمیت دی تھی۔۔۔وہ کھونا چاہتا تھا اور کھوگیا تھا۔۔۔

""""تمہاری مام اور میں نے وجیہہ کی برتھ ڈے کے دن حیام اور تمہارا ولیمہ ڈیسائڈ کیا ہے۔۔۔کل تم دونوں جا کر شاپنگ کرلینا۔۔۔۔میں کارڈز کی شئرنگ کا کام دیکھ لیتا ہوں"

تانیہ بیگم اور عدیل ہمدانی کے بیڈروم میں جب وہ آیا تھا تو اس خبر نے اسکے دل میں ٹھنڈک ڈال دی تھی۔۔

"کیا سچ میں۔۔۔" وہ دل سے خوش ہوا تھا۔۔

"مام آپ مان گئیں ہیں"

وہ ماں کو پیار بھری نظروں سے دیکھتا بولا۔تھا جب کہ وہ رخ پھیر گئی تھیں۔۔۔

"کیا فرق پڑتا ہے---تمہارے ڈیڈ تو مان گئے ہیں"

وہ طنزیہ مسکراہٹ سمیٹ بولی تھیں--

"مام ویسے یہ غلط بات ہے--جب ڈیڈ آپکی ہر بات مانتے ہیں تو آپ کو بھی ڈیڈ کی بات ماننی چاہیے------یہ تو میرے ڈیڈ کے ساتھ نا انصافی ہے"

وہ۔شوخ لہجے میں بولا تھا--

"یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ تمہارے ساتھ ناانصافی نا ہو--------"

وہ زخمی لہجے میں بولی تھیں۔

"مام اب ناراضگی کا کیا فائدہ---جو ہونا تھا وہ تو ہوچکا ہے نا--اب کیا چاہتی ہیں آپ کہ اسے چھوڑ دوں"

وہ تنگ آ کر بولا تھا--دو دن سے انہیں منا رہا تھا------

"بلکل ---- صحیح کہہ رہے ہو---------
لیکن تم کروگے کب ایسا-----"

عدیل ہمدانی تانیہ بیگم کی بات پہ حیرانگی سے انکی سختی کو دیکھ رہے تھے--

"ہاں ایسا ہی ہے میں کبھی بھی اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔اس کو چھوڑنے سے میرا دل روئے گا، روح بھی ترپے گی۔۔۔۔۔۔۔وہ میری منزل ہے۔۔میرا اول میرا آخر ہے۔۔انتہا ہے میری۔۔۔زندگی کی ابتدا ہے۔۔۔آپ کو نہیں پتہ کہ میں اس سے کتنی محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔۔اگر آپ ایسا کرنے کس بولینگی تو میں کبھی نہیں کرونگا"

وہ بے دھیانی میں اپنے وہ سارے جزبات جو خود سے بھی چھپاتا رہا تھا ان کے سامنے بول گیا تھا۔۔۔۔اور پھر بولنے کے بعد وہ بلکل بھی شرمندہ نا تھا۔۔۔

اپنی بات ختم کرکے وہ وہاں نہیں رکا تھا بلکہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کا بیٹا باغی ہوجائے گا تانیہ"
عدیل ہمدانی انہیں تنبیہہ کررہے تھے جبکہ وہ چپ ہوگئیں تھیں۔۔۔

اسنے سوچا تھا کہ مام کو منائے گا لیکن وہ تو کچھ اور ہی سوچ کے بیٹھی تھیں۔۔اسکا خوشگوار موڈ یکدم بگڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ رات کے اس پہر کمرے میں جانے کے بجائے لان میں چلا آیا تھا۔۔۔

موبائل نکال کے اسنے دارم کو کال ملائی تھی جب بھی اداسی ہوتی تھی وہ اسے ہی کال ملاتا تھا۔۔۔

کال ریسیو ہونے کے بعد اسکی۔آواز میں گھلی نمی دارم سمجھ گیا تھا۔۔

''سب سیٹ ہے نا بھائی''
وہ ضامن سے ناراض تھا لیکن اسکو تکلیف میں کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

''یار تو یہاں آ جا۔۔۔مجھے تیری ضرورت ہے''
ماں کی بات نے اسے شدید تکلیف دی تھی کہ۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ مضبوط جزبات سے گندھا مرد تکلیف سے دوچار ہوا تھا۔۔۔

''لیکن ہوا کیا۔۔۔۔''

وہ جلدی سے بولا تھا۔۔

''مام کہتیں ہیں کہ حیام کو بیوی کو چھوڑ دو''

وہ صاف لہجے میں بولا تھا۔۔

''اور ڈیڈ'' دارم نے پوچھا تھا۔۔

"وہ کہتے ہیں کہ ولیمہ ہے اگلے چار دن بعد۔۔۔شاپنگ کرو "

وہ صاف لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔

"ہاں تو پھر شاپنگ کر۔۔اور پانچویں دن فلائٹ سے بیوی کو لے کر ملک سے باہر چلا جا ۔۔۔"

دارم۔باآسانی مسکرا کے بولا۔تھا۔۔۔

"رئیلی۔۔۔اور مام"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا تھا۔۔

"مام کو گڈ نیوز دینے کی کوشش کر ، وہ خود ہی مان جائینگی"

وہ مسکراہٹ روکے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"افففف۔۔۔۔۔یہ اچھا آئیڈیا ہے۔۔۔۔"

ضامن کے چہرے پہ شرمندہ سی مسکراہٹ آ پھیلی تھی۔۔

"اچھا سن۔۔۔تو حیام کی دوست کو یہاں ساتھ لے کر آجانا اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔باقی میں کال کرکے اسے پیرنٹس سے اجازت لے لونگا۔۔۔بس تم لے آنا"

"ابے کیا کہہ رہا ہے تُو۔۔۔میں کیسے لے کر آونگا۔۔۔مطلب میری کتنی خواری ہوگی۔۔۔کراچی سے لاہور۔۔لاہور سے اسلاآباد ۔۔۔۔"

دارم چڑا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔حیام کو اچھا گے گا۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔میرے لیے۔۔۔۔ایسا کرلینا۔۔۔۔۔۔۔۔"

ضامن نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔

"آوکے ڈن۔۔۔۔۔"

اسنے جب ڈن کیا۔تو ضامن نے فون بند کیا تھا۔۔۔آخر کار اسکا موڈ صحیح ہوا تھا۔

"یہ ہماری آخری بات ہے فون پر۔۔۔۔یہ لیٹیسٹ نیوز ہے۔۔اسکے بعد تمہارا کوئی ادھار مجھ پہ باقی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ماریہ بالکونی میں آکر فون کان سے لگا کے مشکوک بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔

"جب تک حیام میرے پاس نہیں آجاتی۔۔۔تمہارا پیچھا کیسے چھوٹ سکتا ہے مجھ سے"

وہ اسکو جلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"مطلب کیا ہے تمہارا۔۔۔تمہارے لیے میں سب کچھ کرچکی ہوں۔۔اب تم خود لیزی ہو تو کیا کروں تمہارا۔۔یہ۔مت سمجھنا کہ میں تم سے ڈر گئی۔۔۔۔۔۔"

ماریہ کو غصہ آیا تھا۔۔

"تمہیں ڈرنا ہوگا ماریہ" وہ درشت لہجے میں چیخا تھا کہ ماریہ نے فون کان سے الگ کیا تھا۔۔

"دیکھو حیام اسلامآباد میں مقیم ہے۔۔۔۔تم جو کرنا چاہتے ہو کرلو۔۔۔۔۔یہ آخری نیوز مجھے معلوم۔ہوئی ہے۔۔باقی کچھ پتہ گے گا تو میں بتادونگی۔۔اب تم سونے دو مجھے"

وہ آرام آرام سے بولی تھی۔۔

"تمہاری منگنی بھی نہیں ہوگی ماری اگر حیام میری نہیں ہوئی تو۔۔۔۔"

وہ شاطرانہ انداز میں ہنسا تھا اور فون بند کرچکا تھا۔۔اسکا نیکسٹ پلان اسلام آباد کا تھا۔۔

ماریہ کو انگوٹھی پہنانے میں اسے دقت ہوئی تھی لیکن وہ۔ساری سوچیں جھٹک کے اسح پہنا چکا تھا۔۔۔

ماریہ کا چہرہ آج چمک رہا تھا---
اسے پانے نی خوشی اسکے چہرے پہ دیدنی تھی---

"تم خوش ہو نا برہان---------"
وہ انگلی میں پہنی رنگ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی---

"تم خوش ہو وہی کافی ہے---"
وہ دل پھینک انداز سے بولا تھا--

"کیا تم اب بھی میرے ساتھ ایسے ہی رہوگے-----اب تو ہماری شادی بھی ہوجائے گی ایک ہفتے تک----"
وہ برا مان کے بولی تھی--برہان نے ایک خاص نظر تک اس پہ نا ڈالی تھی--وہ کتنا تیار ہوئی تھی اسکے لیے---وہ حیام سے زیادہ اسٹائلش اور خوبصورت تھی اور آج بھی بہت حسین لگ رہی تھی---پنک کلرڈ کی میکسی میں وہ پری ہی لگ رہی تھی اسکے تھیکے نقوش اسکی دلکشی میں مزید اضافہ کررہے تھے..... لیکن ماریہ کو اپنی یہ تیاری فضول سی لگی تھی---.

"ابھی تمہیں کہاں معلوم کہ تمہارے ساتھ شادی کے بعد کس طرح رہونگا----"

وہ طنزیہ۔مسکراہٹ سجائے اسکے سراپے پہ کاٹ دار نظر ڈال کے بولا تھا۔۔۔کہ ماریہ کو وہ دن یاد آگیا تھا جب ایک دن اسنے اسے زخمی کیا تھا۔۔۔ایک سنسنی ماریہ کے وجود میں دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"بیوی ایسے تو کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔
جتنے فاصلے ہیں وہ تو ڈبل ہوجائینگے"

وہ کمرے میں چکر کاٹتا بیڈ پہ بیٹھی حیام سے بولا تھا۔۔۔۔۔اسکا کام۔یہ ہی تھا صرف ناشتے لنچ یا ڈنر کے لیے کمرے سے باہر جاتی ۔۔ابھی بھی رات کا کھانا کھا کر وہ بیڈ پہ کمبل اوڑھ کے بیٹھ گئی تھی۔۔جیسے کسی اور سے اسکا کوئی لنک ہی نا ہو۔۔۔ضامن اسی چیز سے پریشان سا ہوگیا تھا۔۔یہاں آئے انہیں چار دن ہوگئے تھے لیکن وہ۔کسی بات ہی نہیں کرتی تھی۔۔۔ابھی بھی وہ یہ ہی سوچ رہا تھا۔۔۔

حیام نے کندھے اچکا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔کہ وہ کیا کہنا چاہ۔رہا تھا۔۔۔

"سارے فاصلے تو ختم کرلیے ہیں اب ناجانے کیا چاہتے ہیں مجھ سے"
وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔۔۔۔ناراض نظروں سے ضامن کو۔دیکھا تھا جو روزانہ رات اسکو

جگائے رکھتا تھا۔۔یہاں تک کہ دن میں بھی نہیں چھوڑتا تھا۔۔اور وہ چپ سی اسکے اشاروں میں ہی مزید۔خاموش ہوجاتی تھی۔۔۔

"اف۔۔۔۔۔۔۔لیکن ابھی دل تو نہیں بھرا نا۔۔۔"
ضامن کے چہرے پہ اسکی بربراہٹ سے مسکراہٹ آئی تھی اور پھر وہ اب اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔حیام کو۔غصہ آیا تھا وہ پھر اسکا سکون برباد کرنے آگیا تھا۔۔۔

"خبردار جو آپ نے آج کچھ کیا"
وہ چہرے پہ آئی خفت مٹانے کی کوشش میں ناراض ناراض لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"میں تو آج کیا روزانہ کرنے کے موڈ میں ہوں" اسکے ہاتھ تھامتا وہ اسکا سکون ہی غارت کررہا تھا۔۔

"بھئی۔۔نہیں نا۔۔۔"
وہ رونے والی ہوگئی تھی۔۔احتجاج یہ تھا کہ کبھی تو وہ اسکی بات مان لیا کرے۔۔لیکن ضامن کہاں اسکی سنتا تھا۔۔

"اچھا ایک شرط پہ آج بریک اور ریلیف لے گا میری بیوی کو۔۔۔۔۔۔"
اب وہ اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ک۔۔کیا شرط"

وہ اسکی۔قربت سے گھبرا ہی جاتی تھی۔۔

"مام اور ڈیڈ کو ملک دے کر آو۔۔۔۔۔

اور ان کے پاس کچھ دیر بیٹھ کے آو۔۔۔"

وہ اسکو کسی طرح انکے پاس بھیجنا چاہتا تھا تاکہ تانیہ بیگم اسکی موجودگی کو مان لیں۔۔لیکن۔وہ کسی طرح انکے پاس جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔اسکا ڈوپٹہ ضامن نے ہٹا کے برابر میں رکھا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔" وہ سر نفی میں ہلاتی جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔

انکے پاس اسے جانا ہی نہیں تھا۔۔

"سوچ لو یہ ہی شرط ہے۔۔۔۔

اچھا ہے تم نا ایکسپٹ کرو۔۔۔

پھر ہم۔رات بھر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اسکی سوئٹر کی زپ پہ لے کے گیا تھا اور ایک ہی دفعہ میں اس زپ کو کھول دیا تھا۔۔۔یہاں ہی حیام کی سانسیں اٹک گئی تھیں۔۔اسنے ایک دم سانس کھینچا تھا۔۔۔اور خوفزدہ نظروں سے ضامن کو دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔ تھی۔۔

"ہاں جی۔۔۔" اب وہ اسکا سوئٹر اتارنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جو ٹھنڈ کی وجہ سے اسنء پہن لیا تھا۔۔

"می۔۔۔ می۔ میں جارہی ہوں۔۔۔۔۔۔
آپ ہٹیں تو۔۔۔۔۔"
ضامن کے ہاتھ اسنے اپنے سوئٹر سے ہٹائے تھے اور فوراً اسکی زپ بند کی تھی۔ساتھ میں ڈوپٹہ بھی صحیح سے لیا تھا۔۔۔ضامن کو اپنی مسکراہٹ روکنا محال ہورہا تھا۔۔۔۔۔اسکا سہمنا ڈرنا ہمیشہ کی طرح ضامن کو مزہ دے رہا تھا۔۔

"جلدی واپس آنا۔۔۔۔۔۔۔"
وہ جب بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تو ضامن نے اسکا ہاتھ تھام کے کہا تھا۔۔وہ اثبات میں۔سر ہلا کے رہ گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ گیٹ تک پہنچی تھی کہ اسکے قدم پھر رک گئے تھے۔۔مڑ کے اسنے ضامن کو دیکھا تھا جو اب اسکی چھوڑی ہوئی جگہ پہ لیٹ گیا تھا۔۔۔

"کیا۔ہوا* ضامن نے اسکے رکتے قدم کو دیکھ کے پوچھا تھا۔۔

"مجھے نہیں جانا" وہ آہستہ آواز میں روہانسی لہجے میں بولی تھی.

"کوئی بات نہیں ---میرے پاس آجاو" وہ اپنا بازو پھیلاتا، اشارہ کرتا بولا تھا کہ حیام اسکو گھور کے رہ گئی تھی---سرخی اسکے چہرے پہ نمایاں تھی--

"کچھ نہیں کہینگی اور اگر کہینگی بھی تو ڈیڈ انہیں خود ڈانٹ دینگے--اب تم بے فکر ہو کر جاو-------اور جلدی آو"

وہ پیار سے سمجھاتا بولا تھا اور وہ مرے قدموں سے کمرے سے باہر نکلی تھی---وہ۔جانتا تھا کہ وہ تانیہ بیگم سے ڈرتی ہے---شاید وہ ڈیڈ سے بھی ڈرتی ہے لیکن. ڈیڈ اپنی دوستانہ طبیعت کے زیر اثر اس سے باتیں کرلیتے تھے..

وہ مرے قدموں سے کچن میں داخل۔ہوئی تھی---

دو کانچ کے گلاس نکال کے ٹرے میں رکھے تھے--فریج میں سے دودھ نکالنے کے بعد اسے نیم گرم۔کیا تھا اور گلاس میں ڈالا تھا------فلیور نکال کے ایک ایک چمچ دودھ میں ڈالا۔تھا کہ دودھ کا رنگ بدل گیا تھا--------ڈرائے فروٹس ڈھونڈنے کے بعد اسے کبرڈ سے لے تھے---بادام ، مونگھ پھیلیاں، اور انجیز نکال کے اسنے ایک پلیٹ میں ڈالے تھے-------دونوں چیزیں اٹھا کے وہ کچن سے باہر آگئی تھی--

اضافہ یہ۔ہوا تھا کہ۔اسے گھر میں سب کے کمروں کے راستے معلوم ہوگئے تھے۔۔

مام ڈیڈ کے کمرے کے باہر پہنچ کر اسنے ڈرتے ڈرتے ناک کی تھا۔۔۔

یس کی آواز پہ اسنے لاک گھمایا تھا اور دروازہ کھول کے اندر آئی تھی۔۔۔

"آو بیٹا" عدیل ہمدانی لیٹے سے اٹھ بیٹھے تھے۔۔۔تانیہ بیگم۔اور وہ دونوں رات میں کسی بھی کتاب کا۔ساتھ مل۔کر مطالعہ کرتے تھے لیکن چونکہ وہ ناراض تھیں تو آج خود اکیلے مطالعہ کررہی تھیں جبکہ۔عدیل ہمدانی کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ ان بغیر کچھ پڑھ سکیں اس لیے وہ جلدی ہی لیٹ گئے تھے۔۔لیکن اب حیام کو دیکھ کے انکے جسم میں خوشی کی لہر دوڑی تھی۔۔جبکہ تانیہ بیگم کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔

"وہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔دودھ لائی ہوں"
وہ بامشکل بولی تھی کیونکہ تانیہ بیگم اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔سفید فراک اور چوری دار پجامے پہ وہ۔سوئٹر پہنے ڈوپٹہ سر پہ ڈالے ہوئی تھی۔۔۔۔

"ویری گڈ۔۔۔۔ویری ٹھینکس" وہ ٹرے میں۔رکھے گلاس کو۔دیکھ کے خوش ہوئے تھے۔۔

"اب اس طرح مجھے قائل کرینگی آپ۔۔۔۔۔
یہ سب آپ کو بلکل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ملازم ہیں گھر میں---

آپ میرے بیٹے تک ہی۔ محدود رہیں---------کیونکہ آپکی ان سب التفات کا مجھ پہ کوئی اثر نہیں ہوگا---ناو گیٹ آوٹ"

وہ کتاب بند کرتیں بنا لحاظ کیے اسکی بے عزتی کرگئیں تھیں----اسکے ہاتھوں میں تھامی ٹرے لرزی تھی----------آنکھیں بھیگنے لگی تھیں--

"تانیہ----وہ چلائے تھے---------

"آپ دودھ پیجیے ویسے بھی آپکو بہت طلب ہورہی تھی* وہ۔ زخمی مسکراہٹ سمیت بولی تھیں۔اور دوبارہ کتاب کا معائنہ کرنے لگی تھیں---

"حیام یہاں آئیں"

وہ انہیں نظر انداز کرکے اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ کے قریب آئی تھی--عدیل ہمدانی نے زرا سا آگے کھسک کے اپنے برابر میں حیام کے لیے جگہ بنائی تھی۔اور اسے بیٹھنے کے لیے کہا تھا--وہ بامشکل۔وہاں آکے بیٹھی تھی----

ٹرے لے کر بیڈ پہ رکھی تھی-----

"آپکی۔ماما ناراض ہیں تھوڑی سی لیکن آپ ان سے ناراض نہیں ہونگی اوکے۔۔۔۔۔"
وہ پیار سے سمجھاتے ہوئے بولے تھے اور پلیٹ میں سے مونگھ پھلیاں چھلیتے ہوئے حیام کو دے رہے تھے جو وہ انکے کہنے پہ کھارہی تھی۔۔۔

حیام نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"وہ میری ماما نہیں ہیں" وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی۔۔

"ماما ماما ہوتی ہیں اچھی بری نہیں دیکھا جاتا۔۔۔آج بری ہیں کل اچھی ہوجائینگی" اسکی عقل میں بٹھاتے ہوئے وہ بولے تھے۔۔۔

"اوکے" وہ ہاں میں ہاں ملارہی تھی بس۔۔۔۔۔۔۔یہاں بیٹھ کے وہ کس طرح خود کو کمپوز کیے آنسو روکے ہوئے تھی یہ۔صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔تانیہ بیگم کی باتیں اسکے دل پہ۔اثر کرتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ۔اجازت لے کر اٹھ گئی تھی۔۔

"آپ کو بلکل شرم نہیں آتی نا کہ کچھ دن کی آئی بچی کو اس طرح بے عزت کرتے ہوئے۔۔وہ آپ کا کیا بگاڑ رہی ہے جو اس قدر برا سلوک برت رہی ہین"

اسکے جانے کے بعد عدیل ہمدانی ان پہ پھٹ پرے تھے ۔

"میرے بیٹے کو تو بگاڑ دیا ہے لیکن میرے شوہر کو بھی------

انکی بات پہ۔عدیل ہمدانی سر پکڑ کے رہ گئے تھے---

تقریباً پونے گھنٹے کے بعد وہ کمرے میں آئی تھی اور کمرے میں آنے تک اسکا چہرہ بھیگ گیا تھا---آنسوؤں کو۔صاف کرتے ہوئے وہ بیڈ کی۔طرف بڑھی تھی----

کمرے کی لائٹ آف تھی جس کا مطلب ضامن سو چکا تھا-----
وہ ٹھنڈی سانس بھرتی بیڈ کے دوسرے کونے پہ آکے لیٹ گئی تھی---

ناچاہتے ہوئے بھی وہ آواز کے بنا رونے لگی تھی--
انکی باتیں اسکے دماغ سے چپک کے رہ گئی تھیں------

وہ اتنی سوچو میں مگن تھی کہ اسے محسوس بھی نہیں ہوا تھا کہ کب ضامن نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا--

"کیا ہوا" وہ اسکا رونا محسوس کرچکا تھا---وہ۔سویا بلکل۔نا۔تھا اسکا انتظار ہی کررہا تھا اسکی کمرے میں غیر موجودگی سے وہ کیسے سوسکتا تھا---

وہ نفی میں سر ہلاتی اسکے سینے سے لگی اور تیزی سے رونے لگی تھی۔۔۔ضامن کو اس لمحے لگا تھا کہ اسکی زندگی کتنی مشکل ہے۔۔۔۔۔۔جیسے اسکی۔زندگی میں کوِی رنگ ہی نا ہو۔۔۔۔ہر طرف سے وہ مایوس تھی شاید۔۔۔

"حیام۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔جب چپ نا ہوئی تو خود اسکو دور ہٹاتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

وہ کڑوٹ لینے ہی لگی تھی جب ضامن نے اسکے ہاتھ کی کلائیاں تھام کے اسے پاس کیا تھا۔۔

"بتاو کیا ہوا" وہ اسے رونے کے بجائے بولنے پہ۔اکسانا چاہتا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا" وہ زچ ہوکر بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"مام نے کچھ کہا ہے۔۔" وہ ناجانے کیوں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔جبکہ اسے پتہ تھا کہ انکے علاوہ کون بول سکتا ہے۔۔

"آپ کیوں انجان بن جاتے ہیں۔۔۔

انکے سوا کون بولے گا۔۔۔

وہ کہتیں ہیں کہ میں انہیں قائل کرنے کی۔کوشش کررہی ہوں۔۔۔

میں خود تو نہیں گئی تھی نا آپ نے مجھے بھیجا تھا---

میں انہیں۔قائل کیوں کرونگی---

آپ کے گھر میں بہت ملازم ہیں مجھے کسی چیز کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے--

گیٹ اوٹ کہا انہوں نے مجھے--

کہتیں ہیں کہ انکے بیٹے تک محدود رہوں---

انکے لیے میں invisible ہوں"

وہ شاید پہلی بار اس قدر درشت لہجے میں پھٹ پڑی تھی--------شاید پہلی بار اسنے اتنا کہا تھا------ضامن حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں ناجانے کتنے درد کے رنگ تھے---اسکی سرخ آنکھوں میں مزید۔وہ نہیں دیکھ سکا تھا اور نظریں چرا گیا تھا-----اسے لگا کہ اسنے غلطی کی ہے وہاں بھیجنے کی لیکن وہ تو کسی طرح فاصلے کم کرنا چاہتا تھا صرف--------

حیام کڑوٹ لیتی رخ موڑ گئی تھی جبکہ ضامن چھت کو گھورتا رہ گیا تھا-----اسکی آنکھوں میں آئی نیند جیسے ختم ہوگئی تھی---

صبح اسکے بہت اٹھانے پہ وہ نہیں اٹھی تھی۔۔۔

بالآخر اسے اکیلے ہی باہر جانا پڑا تھا۔۔

"مام اگر آپ اس طرح رہینگی تو یہ بلکل مجھے میری زندگی ایک ٹیپیکل ڈرامہ لگنے گے گی"

وہ ناشتہ کرتے ہوئے اچانک ہی بہت سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔

کہ وجیہہ نے غور سے ضامن کے چہرے کو تکا تھا۔۔۔

"میری غلطی ہے مجھے سزا دیں۔۔۔!!

میں نے اس۔سے شادی کی تھی ، وہ راضی نہیں تھی مجھ سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔۔آپ کو کوئی حق نہیں بنتا کہ اسکی انسلٹ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے چہرے پہ غصے کی لالی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں نہیں چاہتا کہ ہمارے گھر کا ماحول بگڑے۔۔۔۔۔۔!!

اگر آپ کو اتنا سب برا لگ رہا ہے تو میں واپس اسے لے جاونگا اپنے ساتھ"

اب وہ ناشتہ روک کے انکی طرف دیکھتا بھر پور سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔اور کرسی سے اٹھ گیا تھا۔۔

"یار ضامن۔۔کیا ہوگیا"

وجیہہ اسکی سنجیدگی دیکھ کے مشکوک سی ہوگئی تھی---

"انتھنگ ہیپینڈ------" وہ روھکے پن سے بولا۔تھا---

"یار اتنا غصہ--کل تمہارا ریسپشن ہے---انجوائے کرو "وہ۔اسکا ہاتھ تھام کے سمجھانے والے انداز میں بولی تھی--

"مام انجوائے ہی کب کرنے دے رہی۔ہیں کچھ"
وہ ایک نظر ان پہ ڈال کے رہ گیا تھا جو خاموش تھیں-------

رات کو وہ لاہور کے لیے نکلا تھا باقی وقت اسنے ہاٹل میں گزارا تھا اور اب ضامن کے بتائے گئے ایڈرس پہ گاڑی لے کر پہنچا تھا---

یہ کوئی خاص بنگلہ نہیں تھا بلکہ دو فلور کا نارمل سا گھر تھا---- لیکن بہت ہی خوبصورتی سے اسکا ایلیویشن بنا ہوا تھا---گاڑی سے اتر کر اسنے قدم گیٹ کی طرف بڑھائے تھے اور بیل بجائی تھی----

ایک بیل پہ ہی گیٹ کُھل گیا تھا-------
وہ ڈھیلے قدم رکھتا آگے بڑھا تھا۔

"اسلام۔و علیکم۔۔۔۔۔۔!!"

وہ۔سامنے کھڑے شخص کو دیکھتا ہاتھ آگے بڑھاتا بولا تھا۔۔ابراہیم صاحب نے اس سے ہاتھ ملایا تھا اور کافی گرم جوشی سے سلام کا۔جواب دیا تھا۔۔۔

وہ۔اسکو لیے اندر ڈرائنگ روم میں آگئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دارم ڈرائنگ روم کو نفاست سے سجا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔کافی خوبصورتی سے انٹرئر ڈیزائننگ کی گئی تھی کہ۔دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے۔۔۔

"مجھے درام عمرانی کہتے ہیں اور میں ضامن ہمدانی کا بھائی اور دوست ہوں۔۔۔۔۔"

وہ صوفے پہ۔ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بڑے مہزب انداز سے ابراہیم صاحب سے گویا ہوا تھا۔۔۔

"ماشاء اللہ"//

ضامن بیٹے نے آپکا بہت زکر کیا تھا۔۔۔یہ اسکے زکر کا ہی کمال ہے کہ میں راضی ہوا اور آپکو ویسا ہی پایا"

وہ اسکی رعب دار ہر سنیلیٹی سے مرعوب ہوتے مسکرا کے بولے تھے۔۔۔۔رائل بلیو جینز پہ وائٹ شرٹ کیساتھ براون ہی لیدر کی جیکٹ پہنے وہ سحر انگیز پرسنیلیٹی کیساتھ انکے سامنے تھے۔۔۔۔۔ضامن نے ناجانے کس طرح سامیہ سے رابطہ کیا تھا۔۔۔وہ پہلے اسے بلاک کرچکی تھی لیکن پھر اسنے اپنی۔دوسری سم کی۔مدد سے اسے کال کی۔تھی۔۔۔کال کرکے

رات میں ہی۔اسنے ابراہیم۔صاحب کو منایا تھا کہ وہ ولیمے میں اسے اسلاآباد بھیج دیں ۔۔۔۔۔دارم کو لے کر ضامن نے انہیں بہت اعتماد دلایا تھا کیونکہ کوئی بھی یونہی اپنی بیٹی کو کسی انجان کے ساتھ اتنی دور بھیجنے کے لیے راضی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔اپنی۔ساری اور دارم کی۔ڈیٹیلز اسنے رات میں ہی دی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

''شکریہ انکل''

یہ تو آپ کا بڑا پن ہے''

وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

''میں چائے لے کر آتا ہوں آپ کے لیے''

وہ اٹھنے گے تھے۔۔

''ارے نہیں انکل۔۔۔میں۔ٹھیک ہوں ، آپ تکلف نا کریں۔۔۔۔''وہ ان کو روک چکا تھا۔۔۔

کافی دیر سے وہ انکے متعلق جان رہا تھا اور خود اپنے بارے میں بتارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

''انکل آپ بھی چلیں پلیز۔۔۔۔''

وہ التجا کررہا۔تھا۔۔

"نہیں بیٹا۔۔۔میں جاونگا تو میرے ایک کی۔وجہ سے بچوں کی پڑھائی کا لاس ہوگا۔۔۔میں نہیں جاسکتا"

ابھی وہ ہی کہہ ہی رہے تھے جب سامیہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔

"اسلام و علیکم"

اس نے بے دلی سے اسے سلام کیا۔تھا کیونکہ پچھلی ملاقاتیں اس سے بہتر نا رہی تھیں۔۔۔ بلیک جینز پہ بلیک شرٹ پہ اسنے سرخ شال ایک کندھے پہ لاپرواہی سے ڈالی ہوئی تھی جبکہ لمبے بالوں کی ٹیل پونی پشت پہ لٹک رہی تھی۔۔۔۔ریڈ جوگرز پہنے وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔ملے کو تو وہ اسے دیکھتے ساتھ ہی مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا اسے سردی نہیں لگ رہی"

بے خیالی میں اسکے زہن میں یہ۔سوال ابھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ جیکٹ نامی چیز سامیہ کے پاس بلکل نا تھی۔۔۔

"اچھا انکل اب اجازت دیں*

جب اسے لگا سب ریڈی ہے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اجازت لے کر سامیہ کو لے کر چلا گیا تھا۔۔۔

رات میں وجیہہ حیام کو زبردستی شہر کے بڑے شاپنگ مال میں لائی تھی۔۔۔
ضامن کے ساتھ جانے سے تو اسنے صاف انکار کردیا تھا یہاں تک کہ وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

"دیکھو لڑکی شادی ایک بار ہی ہوتی ہے اس لیے تم نے اپنی پسند سے ڈریس لینا ہے۔۔۔۔میں بلکل تمہاری مدد نہیں کرونگی سلیکشن میں"

وجیہہ۔اسکا ہاتھ تھام کے برائڈل شوروم میں لے آئی تھی جہاں ہزاروں قسم کے برائڈل ڈریسس ڈسپلے تھے۔۔۔۔۔۔۔کہ ایک سوٹ پسند کرنا ان سب میں سے مشکل۔کام تھا۔۔۔۔۔

وہ بے دلی سے ادھر ادھر طرح طرح کے سوٹ دیکھنے لگی تھی۔۔

"یہ اچھا ہے"
حیام نے ایک ڈریس پہ۔ہاتھ رکھا تو وجیہہ نے سوٹ کو اچھی طرح دیکھتے ہوئے "ناٹ بیڈ" کہا تھا۔۔۔۔

"آر یو شیور۔۔۔۔"

"جی"
اسکے کہنے وجیہہ نے وہ ڈریس پرچیس کیا تھا۔۔۔

****

****

شاپنگ سے آکر وہ ایک بار پھر کمرے میں بند ہوگئی تھی۔۔۔

گھر پر آکر سوٹ اسنے ایک بار پھر چیک کیا تھا۔۔۔اسے اچھا لگا تھا۔۔۔

ضامن نا جانے کہاں تھا اسے نہیں پتہ تھا۔۔کل رات کے بعد ان میں کوئی بات نا ہوئی تھی۔۔۔

گاڑی اسلاآباد کی حدود میں داخل ہو کر شاندار بنگلے کے سامنے آن رکی تھی۔۔

دارم نے سارے راستے خود کو گالیاں نوازتے ڈرائونگ کی تھی۔۔۔اس سے زیادہ برا سفر اسنے کبھی نا کیا تھا۔۔۔کس قدر وہ بور ہوا تھا ان تین گھنٹوں میں۔۔۔۔!!

جبکہ سامیہ مادام سوتی رہی تھیں جیسے ناجانے کتنی راتوں سے وہ نا سوئی تھی۔

اسنے گاڑی اس قدر جھٹکے سے روکی تھی کہ سامیہ ایک دم سے ہڑبڑا کے اٹھی تھی۔۔۔

"ک۔۔کیا ہوا" اسکا دماغ ایک۔دم سے بیدار نا ہوا تھا۔۔

"منزل آگئ ہے "

اپنی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔۔۔۔سامیہ نے گاڑی کی ونڈو سے باہر نظر دوڑائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کہنے پہ وہ گاڑی سے اتری تھی اور اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔وہ نئ تھی۔تب ہی تمیز سے اس کو فالو کررہی تھی مگر اسکی چال میں بہت اعتماد تھا۔۔۔

سب سے پہلے ویلکم وجیہہ نے کیا تھا۔۔

دارم نے اسکے گرد ایک بازو حائل کرکے اپنے سے لگایا تھا۔۔

"ٹھیک ہو۔۔۔" وہ مسکرا کے پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔

"آئے ایم فائن۔۔۔" وہ اسکو۔دور کرتی پیچھے کھڑی سامیہ کی طرف بڑھی تھی۔۔

"ہائے" اسنے اسے ہائے کیا تھا۔۔

"اسلام و علیکم" سامیہ سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔جو اسے پہلی نظر میں ہی زرا مغرور سی لگی تھی۔۔۔۔بلیک جینز پہ یلیو گھٹنوں تک آتی کرتی میں وہ اسے ایٹریکٹ بلکل نا کرسکی تھی.

"وسلام۔۔۔ہاو آر یو۔۔۔" وہ رسمً نہیں بلکہ بہت دوستانہ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔وجیہہ کی عادت تھی وہ کسی کو مایوس نا کرتی تھی۔۔۔

"پریٹی ویل۔۔۔آپ کیسی ہیں۔۔۔"

وہ ضرور رسماً پوچھ رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں"

وہ۔اسے ڈرائنگ روم میں لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہاں تانیہ بیگم اور عدیل ہمدانی بیٹھے تھے۔۔دارم ان دونوں سے جا کر۔ملا تھا۔۔

"آنی انکل یہ بھابھی کی فرینڈ ہیں"

درام صوفے پہ بیٹھتا بولا تھا۔۔۔اسکی نظریں ضامن کو۔ڈھونڈنے لگی تھیں۔۔

"ویلکم بیٹا۔۔۔" عدیل ہمدانی آگے بڑھے تھے اور اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔رسماً تانیہ بیگم اس سے مسکرا کے ملی۔تھیں۔۔۔۔۔ویسے بھی اس سے انکی کیا دشمنی تھی وہ دو دن کو تو آئی تھی۔۔

"حیام کہاں ہے۔۔۔مجھے اس سے ملنا ہے" وہ اپنے بال پشت پہ ڈالتی بولی تھی۔۔۔۔جب اسے صوفے پہ بیٹھنے کی۔آفر کی تو وہ انکار کر گئی تھی۔۔

"میں لے کر چلتی ہوں۔۔۔آو" وجیہہ اسے حیام کے روم کی طرف لے گئ تھی۔۔۔

وہ صوفے پہ بیٹھی ہمیشہ کی طرح میگزین میں غرق تھی جب اسے دروازہ کھلنے کی۔آواز آئی تھی اسنے سر اٹھانے کی بھی زحمت نا کی تھی کیونکہ ضامن کے علاوہ اس کمرے میں کوئی نا آتا تھا۔۔۔اور اس وقت وہ اس سے ناراض تھی۔۔

"حیام کی بچی۔۔۔ادھر دیکھو" سامیہ کمر پہ ہاتھ رکھتی دروازے پہ کھڑی اس قدر اگنورینس پہ تیز آواز میں بولی۔تھی۔۔

نسوانی اور جانی پہچانی آواز پہ حیام نے سر اٹھایا تھا۔۔میگزین اسکے ہاتھ سے نیچے گرا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ بے ساختہ منہ پہ گئے تھے۔۔وہ اچھی خاصی سرپرائزد ہوگئ تھی۔۔۔

سامیہ بھاگ کے اسکے پاس پہنچی تھی اور اس سے گلے لگی تھی۔۔۔
وہ دونوں کتنی دیر ایک دوسرے سے گلے لگی بیٹھی رہی تھیں۔۔جیسے ایکدوسرے کے ہونے کا یقین کررہی ہوں۔۔

"ت۔۔تم کیسے یہاں" اب تک حیام حیران کن تھی۔۔

"ضامن بھائی نے بابا کو کال کی۔۔۔اور پھر میں یہاں"
وہ خوش نظر آرہی تھی۔۔

"کب" اسے اب بھی حیرت ہوئی تھی۔۔

"کل۔۔۔۔۔"
سامیہ شال اتارتی صوفے پہ ڈال گئی تھی۔۔

"لیکن مجھے کیوں نہیں بتایا" حیام نے اس سے کہا تھا۔۔

"کیونکہ وہ تمہیں سرپرائز دینا چاہتے تھے نا۔۔۔۔۔
تاکہ تم خوش ہوجاو۔۔۔۔"
سامیہ آج بھی خائف ہوئی تھی کیونکہ وہ اب تک بے وقوف تھی۔۔

"تم تھوڑی سی زیادہ پیاری ہوگئ ہو۔۔۔لیکن سرکلز بڑھ گئے ہیں۔۔روتی ہو نا تم"
وہ اسکی آنکھوں۔کا معائنہ کرتی تشویش زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"ارے نہیں۔۔۔۔یہ تو پہلے سے ہی تھے۔۔۔۔۔"
تم فریش ہوجاو۔۔۔" اسنے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

"صحیح کہہ۔رہی ہو۔۔۔۔۔" وہ انگڑائی لیتی اٹھ گئی تھی۔۔۔وجیہہ نے اسے حیام کے کمرے میں پہنچانے تک راستے میں اسے اسکا روم بھی بتایا تھا جہاں وہ اسٹے کرسکے۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ گئ ہی تھی کہ ایک بار پھر کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔
لیکن اب آنے والا ضامن تھا۔۔۔
اسکو۔دیکھ کے حیام کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

"اب بھی ناراض ہو کیا"
وہ جیکٹ اتارتا صوفے پہ ڈالتا اسے گھورتا بولا۔تھا۔۔۔وہ تو سمجھا تھا کہ سامیہ کو دیکھ کر وہ ٹھیک ہوجائے گی۔۔

"پہلے بھی نہیں تھی"
صاف گوئی سے اسنے جواب دیا تھا اور بیڈ سے اٹھ کے الماری کی طرف بڑھی تھی۔۔۔کبرڈ کھول کے ناجانے وہ کیا تلاش کرنے لگی تھی۔۔

"تو صبح سے نظرانداز بھی تو کررہی تھیں۔۔۔۔"
وہ صوفے پہ بیٹھتا سر پشت پہ ٹکا کے اسے نظروں میں لیے بولا تھا۔۔۔۔۔

میرون کلر کے ڈریس میں بلیک ڈوپٹے کے ساتھ بال پشت پہ بکھرائے وہ اسکا چین چرا رہی تھی--

"ہمیشہ ہی کرتی ہوں"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا گئی تھی---کبڑد سے ایزی کپڑے نکال کے پہلی دفعہ اسنے ضامن کی طرف بڑھائے تھے--ایک مہینے میں شاید یہ پہلی دفعہ اسنے کِوئی ضامن کا۔کام کیا۔تھا---

"مطلب تمہیں بہت اچھا لگتا ہے مجھے نظرانداز کرنا"

وہ۔اس۔سے کپڑے لیتا اسکا ہاتھ تھامتا صوفے پہ۔اپنے مقابل بٹھاتا بولا۔تھا--

حیام جھجکی تھی--

"نہیں---" وہ نفی میں سر ہلاتی بولی تھی----حیام کے جواب نے ضامن کو بہت سکون دیا تھا--

"میری بیوی کبھی بھی میری لیے تیار نہیں ہوئی---

ہمیشہ اتنی۔سادی کیوں رہتی ہے میری بیوی"

وہ اسکے سادے چہرے ، سادے کپڑوں کو دیکھ کے بولا تھا--یہاں۔تک کے اسکی کلائیاں بھی خالی تھیں--ضامن کا۔دیا۔ہوا کڑا ہی صرف پہن رکھا تھا--کان گلا سب خالی

تھا۔۔بس نازک سی نوز پن ناک میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکی نوز پن پہ۔ انگلی رکھتا بولا تھا۔۔

"پ۔۔۔پتہ نہیں"
وہ گھبرائی تھی۔۔۔

"میرے لیے تیار کون ہوگا۔۔۔۔۔۔" وہ اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑتا اوپر اٹھاتا بولا۔تھا۔۔

"م۔۔میں"
حیا کے رنگ اسکے چہرے پہ بکھرے تھے۔۔

"میرے کام کون کرے گا۔۔۔"

"میں۔۔۔۔"
اسکی نظریں مزید۔ جھک گئی تھیں۔۔

"میرے گھر آنے تک انتظار کون کرے گا۔۔"
اسکے کان کے قریب اپنا چہرہ لے جا کر وہ سرگوشی کے انداز میں۔بولا تھا۔۔

"م۔۔میں"
وہ اسکے کندھے پہ اپنا نازک ہاتھ رکھتی اسے دور ہٹانے کی۔کوشش میں تھی۔۔

"مجھ سے پیار کون کرے گا۔۔۔۔۔"

اب وہ اسکے گلابی گال کو۔ہونٹوں سے چومتا مدہوش سا بولا تھا۔۔۔

حیام کی آنکھیں۔خود با خود بند ہوئی تھیں۔۔حیا سے اسکی زبان گنگ ہوگئی تھی۔۔

"ہوں* جب وہ چپ رہی تھی تو ضامن نے دوبارہ سوال کیا۔۔۔۔اسکے چہرے پہ خوبصورت حیا کے رنگ، بند آنکھوں پہ نظر جمائے وہ مبہوت رہ گیا تھا جب کہ حیام کے لیے امتحان بہت مشکل تھا۔۔۔

ایک دم دروازہ ناک ہوا تھا کہ۔وہ ڈر کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ضامن کو دیکھا تھا۔۔

"یس۔۔۔" ضامن نے اسکا ہاتھ تھام کر آہستہ سے دبا کر اپنے بازو کے حلقے میں لے کر یس کہا تھا۔۔۔۔آنے والا۔دارم تھا۔۔۔۔۔حیام نے انجان لڑکے کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا تھا لیکن ضامن بہت ڈھیٹ تھا اسے اک بازو کے حلقے میں لیے بیٹھا رہا تھا۔۔

"اسلام و علیکم بھابھی۔۔۔

میں آپکا اکلوتا دیور۔۔۔۔"

وہ دوسری دفعہ حیام کو دیکھ رہا تھا۔۔۔پہلے سے وہ بہت مختلف لگی تھی۔۔۔۔

"وعلیکم۔اسلام" وہ جھجک کے ساتھ بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔دارم اسے یاد بھی نا تھا۔۔

"تو بہت غلط وقت پہ نازل۔ہوا ہے" ضامن نے بے باکی۔سے کہا۔تھا۔۔

"مجھے نظر آرہا ہے" وہ نظریں نیچے کیے مسکراہٹ ضبط کرکے بولا تھا۔۔۔حیام نے ضامن کو۔گھورتے ہوئے اسکے بازو کا حلقہ توڑا تھا اور اس سے زرا فاصلے پہ بیٹھی تھی۔۔

"بے شرمی کی انتہا ہے" اسے ضامن پہ بہت غصہ آیا تھا۔۔

"تم لوگ باتیں کرو۔۔۔میں نہا کر آتا ہوں"
وہ کپڑے لیتا باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔۔جبکہ دارم۔اس سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔

اس وقت وہ سب مل کر ڈنر کررہے تھے۔۔۔۔۔۔جب سامیہ بولنا شروع ہوئی تھی۔۔۔

"ضامن بھائی آپ نے زرا میری دوست کا خیال نہیں رکھا ہے۔۔۔۔۔۔
کتنی ویک ہوگئی ہے حیام اور دارک سرکلز کتنے بڑھ گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میں حیام کو واپس لاہور لے جاونگی یا تو آپ اپنی زمہ داری صحیح طرح نہیں اٹھارہے"

وہ ہمیشہ سے زیادہ بولنے کی عادی تھی یا یہاں حیام کا معاملہ تھا۔۔۔ٹیبل پہ بیٹھے سارے نفوس اسکی بات پہ چونکے تھے جبکہ ضامن کا ہاتھ کھانے پہ سے رکا تھا۔۔اسی وقت اسنے

حیام کے چہرے پہ نظر ڈالی تھی جو بلکل مرجھایا ہوا تھا جیسے اسے زبردستی یہ سب کرنے پہ مجبور کیا گیا ہو---

"بیٹا آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں---آپکی دوست کو یہاں کا موسم بلکل سوٹ نہیں کرے گا اور نا ہی کراچی کا---آپ کا خیال بلکل ٹھیک ہے آپ انہیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے جائیے گا"

تانیہ بیگم متفق ہوتیں بڑے آرام سے بولی تھیں جیسے انکے لیے یہ زرا سی بات ہو--

"بائے ڈا وے سوری آنٹی!. فرسٹ میں نے آپکو مخاطب نہیں کیا---
سیکنڈ مجھے کسی کے مشورے یا ایوڈینس evidence کی بلکل ضرورت نہیں ہے--میں خود سوچ سکتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے"

وہ اتنے طنز اور دھیمے لہجے میں بولی تھی کہ تانیہ بیگم کیا بلکہ سارے نفوس سامیہ کو غور سے دیکھنے گے تھے-- جو مزے سے اپنی بات کہہ کے دوبارہ پلیٹ کی طرف جھک گئی تھی جبکہ تانیہ بیگم کو بہت برا لگا تھا---ان کے ساتھ ضامن اور دارم کو اسکی بات بلکل کا بھائی تھی---تب ہی وہ بول اٹھا تھا------

"یہ کس طرح بات کررہی---
ابھی دارم نے زبان کھولی ہی تھی---کہ سامیہ کا فون بج اٹھا تھا--

"ایکسکیوز می-----فون کال--
اپنا پیراگراف کل ناشتے کے ٹائم کے لیے رکھیں----"

وہ فون پہ جگمگاتا نمبر یکھ کے مسکرائی تھی--اسکے چہرے پہ کافی رنگ آ کر گزرے تھے---فون کال دیکھ کے وہ کھانا بس کر کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور دارم کو مزید کہنے سے روکا تھا-----یہ کہہ کر وہ وہاں سے واک آوٹ کرگئی تھی---

"شی از ویری انٹرسٹنگ------" وجیہہ چہرہ نیچے کیے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولی تھی-----

"شٹ اپ وجیہہ-------
کیا کہہ رہی ہو تم---
اس لڑکی میں زرا سی تمیز نہیں ہے اور وہ تمہیں اچھی لگ رہی ہے--
پتہ نہیں کیسی کیسی لڑکیاں ہیں آج کل----
کیا ضرورت تھی ضامن اسے یہاں انوائٹ کرنے کی-----نانسینس"

تانیہ بیگم نے پہلے اچھی طرح وجیہہ کو سنائی تھی اس سے دل نہیں بھرا تو وہ ضامن کی طرف مڑی تھیں--

"آنٹی آپکا کوئی لنک نہیں ہے میری دوست سے۔۔۔ہمارا ولیمہ ہے تو اسکے بغیر یہ ڈیفینیٹلی انکمپلیٹ رہتا"

اسے بلکل اچھا نہیں لگا تھا کہ وہ سامیہ کو کچھ الٹا سیدھا کہیں۔۔اپنی بے عزتی تو وہ خاموش رہ کر سن لیتی تھی لیکن اس سے یہ برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

"کہاں جارہی ہو حیام" جب وہ بھی کرسی سے اٹھ گئی تو عدیل ہمدانی بول پڑے تھے۔۔

"انکل آنٹی کو میری موجودگی پسند نہیں ہے۔۔
میں اب یہاں نہیں آونگی "

وہ منہ موڑ کر غصے سے کہتی چلی گئی تھی۔۔۔۔ضامن کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے کہ آخر اسکی زبان کیسی کھل پڑی ہے۔۔ضرور یہ سامیہ کی دی ہوئی ہمت تھی جو وہ بولی تھی۔۔۔وہ مسکرایا تھا لیکن تانیہ بیگم کو کچھ نا بولا تھا۔۔۔

"تانیہ آپ کو کیا مسئلہ ہے بچیوں کے ساتھ۔۔
کتنی معصوم اور پیاری ہیں دونوں۔۔۔اب ناراض ہوگئی۔ ہیں کون منائے گا "

عدیل ہمدانی ناراض لہجے میں بولے تھے۔۔

"بھابھی کا تو پتہ نہیں لیکن دوسری کہاں سے سیدھی معصوم اور پیاری ہے" دارم منہ میں ہی بڑبڑایا تھا۔۔۔

۔۔_____

"تمہاری ساس کو میں پہلی نظر میں پہچان گئی ہوں۔۔۔۔ایسی خواتین کو میں نے ناولز میں بہت پڑھا ہے۔۔۔۔ایک دو بار بس دو جملے بولو گی نا تو آئندہ دھیان میں رکھینگی کی سامنے مجھ جیسی شیرنی ہے"

وہ حیام کے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی ناجانے کیسی کیسی پٹیاں پڑا رہی تھی۔۔
رات کے کھانے کے بعد وہ حیام کے روم میں آگئی تھی۔۔۔

"ماں جیسی ہیں ہماری وہ" حیام کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"لیکن ماں نہیں ہیں۔۔۔۔
ویلے بھی ہماری ماں تو تھی نہیں کبھی، ہمیں کیا پتہ مائیں کیسی ہوتی ہیں"۔
سامیہ کی بات پہ حیام اسے افسردگی سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔یہ سچ تھا کہ۔وہ دونوں ماں کی ممتا سے دور رہیں تھیں۔۔۔

"اچھا چھوڑو نا۔۔۔۔۔تم بتاو ضامن بھائی ٹھیک ہیں تمہارے ساتھ۔۔

نرم مزاج ہیں کہ غصے والے۔۔

پیار کرتے ہیں نا۔۔۔اگر نہیں کرتے تو کرنا پڑے گا۔۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتی پیار سے بولی تھی۔۔

"پیار کا تو پتہ نہیں لیکن ۔۔۔۔۔

لیکن میرا خیال کرتے ہیں۔۔۔۔

غصہ کرنے کے ساتھ نرمی سے بھی پیش آتے ہیں۔۔۔۔۔

اور اپنی مام کے سامنے میرا ساتھ بھی دیتے ہیں۔۔۔۔

اور ضدی بھی بہت ہیں۔۔۔۔"

وہ تفصیل سے بتارہی تھی۔۔۔اس وقت اسکے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

"اور برہان منحوس کو تو یاد نہیں کرتیں نا تم"۔

برہان سے اسے شدید نفرت تھی۔۔۔۔۔۔جو اسنے کیا تھا اسکے بعد تو سامیہ کے سامنے جب بھی اسکا نام آتا تو وہ بے حساب گالیاں اسے دیتی تھی۔۔

"بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

حیام نارمل انداز میں بولی تھی۔۔

"ہان یہ بولو کہ اب ضامن صاحب کے ہوتے ہوئے کہاں یاد آتے ہونگے --
رومینٹک ہیں تمہارے شوہر یا کھڑوس ہیں"

سامیہ چڑانے کے انداز میں بولی تھی--

"یار --کیا ہے"
اسکے چہرے پہ بکھرے رنگ دیکھ کے سامیہ چونکی تھی---پل بھر میں اسکا حسین مکھرا گلابی ہوا تھا--

حیام اسکے سوال پہ شرمائی تھی--

"بھئی بتاو نا--ورنہ میں ضامن بھائی سے پوچھ لونگی"
سامیہ اسے دھمکی دینا نا بھولی تھی ۔

"تمہاری سوچ سے زیادہ رومینٹک ہیں---"
حیام کھکھلا کے ہنسی تھی------

"او مائے گاڈ---کیا عمران ہاشمی------
سامیہ نے اسے چھیڑا تھا--

"نہیں مطلب تم میں بلکل شرم حیا باقی نہیں ہے نا سامیہ" وہ ایک دم تیزی سے بولی تھی-- عمران ہاشمی۔کا نقشہ اسکے زہن میں جیسے ہی کھنچا تھا حیام کو برا لگا تھا--وہ کہاں اپنے ڈیسنٹ شوہر کو اسکے ساتھ ملا سکتی تھی.

"نہیں بھئی--میرا تو کرش ہی عمران ہاشمی ہے----
اسکی ایٹریکشن،. ---------
رومینٹک نیچر -----
سب بہت اچھا ہے"

سامیہ بہت بے باکی سے بولی تھی---

"جہاں تک مجھے یاد ہے تمہارے کرش فورسس سے ریلیٹڈ تھے کچھ"
حیام پرسوچ انداز میں بولی۔تھی--

"ارے ہاں لیکن فورس کا بندے میں یہ سب کوالیٹیز ہونی چاہیے---"
سامیہ نے تصحیح کی تھی--

"فورسس والے بہت روڈ ہوتے ہیں" حیام نے کہا تھا--

"تمہارا شوہر روڈ ہونے کے ساتھ پیار بھی تو ہے نا" وہ آنکھ دباتی۔شرارت سے بولی۔تھی۔۔۔۔

"تم بہت بری ہو سامیہ" وہ چڑی تھی۔۔۔

"آ۔۔۔آ۔۔منٹ۔۔۔" سامیہ کا موبائل پھر بج اٹھا تھا۔۔۔نمبر دیکھ کے وہ کھکھلائی تھی۔۔

"کس کا فون ہے سامیہ " حیام نے پوچھا تھا کیونکہ ڈنر پہ بھی وہ فون کی وجہ سے چلی گئی تھی اور اب بھی۔۔۔

"آج کل بس ٹائم پاس کررہی ہوں۔۔۔ سمیسٹر ختم ہوا ہے ۔۔۔۔۔۔بہت بور ہوگئی ہوں" وہ فون کو کان سے لگاتی حیام کو کہتی بیڈ سے اتر گئی تھی۔۔

"تم مجھے چھوڑ کے جارہی ہو سامیہ نا جانے کس کے لیے"
حیام کو اچھا محسوس نا ہوا تھا کتنے دن بعد وہ ملی تھیں۔۔

"یار انہیں بھی تو ٹائم دینا ہے۔۔۔اور ضامن بھائی بھی انتظار کررہے ہونگے یہاں آنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھا کرو۔۔۔"
وہ فون کے اسپیکر پہ ہاتھ رکھتی دبی دبی آواز میں بولی تھی اور کمرے سے چلی گئی تھی۔۔

وجیہہ ، دارم اور ضامن آج کافی عرصے بعد ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔
لان میں ٹھنڈی گھاس پہ بیٹھے وہ ناجانے کون کون سے پرانے قصے ڈسکس کررہے تھے۔۔۔۔لیکن جیسے ہی گھڑی میں ایک بجا ضامن کا دل خراب ہونے لگا تھا۔۔۔تقریباً ڈھائی گھنٹے سے وہ یہاں تھے۔۔جب کہ سامیہ حیام کے ساتھ مصروف تھی۔۔اصل معنوں میں وہ سامیہ کے باہر نکلنے کا انتظار کررہا تھا۔۔اور انہیں ڈسٹرب بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"اب ہمیں ایسا لگ رہا کہ تم یہاں ہو لیکن تمہارا زہن اور دل تمہارے کمرے میں ہے۔۔۔۔"

دارم گھاس پہ ہاتھ سر کے نیچے رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔ضامن کو وہ نوٹ کرچکا تھا بار بار وہ کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"نہیں یار۔۔۔۔نیند آرہی ہے۔۔۔۔پھر کل کا دن بھی بزی گزرے گا" وہ سنبھلتے ہوئے بولا تھا۔۔

"کل میری بھی تو سالگرہ ہے۔۔۔۔میں بھی تو مصروف رہونگی۔۔۔۔۔۔" وجیہہ خفگی سے بولی تھی۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔۔تو میں کونسا یہاں سے جارہا ہوں۔۔۔۔"

وہ دارم کے سینے پہ سر رکھ کے لیٹ گیا تھا جب کی وجیہہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"یار مجھے اپنی لائف ڈرامہ لگنے لگی ہے۔۔۔اب دیکھو ہمارا ڈیپارٹمنٹ وہ تو نہیں نا کہ صبح گئے اور شام کو آفس میں بیٹھ کے واپس آگئے۔۔اتنی سوچیں دماغ میں پل رہی ہوتی ہیں۔۔۔میں تو پھنس گیا ہوں۔۔۔۔دو دن بعد کراچی کے لیے نکلنا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں"

"مام کی بھی ٹینشن ہے اور حیام کی بھی"

وہ پریشانی سے بولا تھا۔۔

"تم۔سکون سے جاو کراچی۔۔۔میں ہوں نا یہاں۔۔۔سب سیٹ کردونگی۔۔۔۔" وجیہہ اسکو اعتبار دلاتی بولی تھی۔۔

"ہاں ہماری وجیہہ سب سیٹ کردیتی ہے۔۔۔لیکن ابھی تک اس سے ایک لڑکا سیٹ نہیں ہورہا"

درام مزاق بناتا بولا تھا۔۔۔اسکی بات پہ ضامن زور سے ہنسا تھا۔۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے---
جب گولی سے اڑا سکتی ہوں تو لڑکا بھی سیٹ کرسکتی ہوں--
لیکن میں مشرقی لڑکی ہوں"

وہ تپ کے بولی تھی--

"بہنوں کی شادی بھائی سے پہلے ہوتی ہے لیکن یہاں بھائی پہلے سے ہی کررہے ہیں----میں بھی کرلونگا جلد ہی---تم بھی اپنا بندوبست کرو یار جلدی"

دارم اسے شرم دلاتا بولا تھا--

"تم تو ہو ہی بے شرم----میرے ابھی آگے بہت مشن ہیں جو میں نے انجام دینے ہیں---اور اگر ان میں میری کبھی جان چلی گئی یا میں ایم پرفیکٹ imperfect ہوگئی تو میرے پارٹنر کا کیا بنے گا------"

"یار ایسے نہیں بولتے----------تمہارے بغیر ہم بھی نامکمل ہیں"

ضامن نے اسے ٹوکا تھا--

"ارے خیر ہوگئی----تم اب اپنے کمرے میں جاسکتے ہو------دیکھو بھابھی جی کی دوست آرہی ہے----"

وجیہہ نے دارم اور ضامن کی نظر سامیہ کی طرف کروائی تھی۔۔۔جو فون کان سے لگائے مسکراتے ہوئے لان میں آئی تھی اور واک کرنے لگی تھی۔۔۔

"اووو۔۔۔پھر صبح ملینگے" وہ ہاتھوں کی مدد سے اٹھتا ہوا بولا تھا اور وہاں سے گڈنائٹ کہتا چلا گیا تھا۔۔۔

اب صرف دارم اور وجیہہ بچے تھے ۔۔
جبکہ سامیہ ہنوز فون پہ لگی واک میں مصروف تھی۔۔۔

"اسکو تنگ کریں" دارم نے وجیہہ سے کہا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔کیاپتہ وہ کسی سے ضروری بات کررہی ہو۔۔۔کل کرینگے"

"اتنی دیر سے کیا باتیں کررہی ہے یار۔۔۔اور اتنی رات میں کس سے"
دارم الجھن آمیز لہجے میں وجیہہ سے پوچھنے لگا تھا جبکہ نظریں اس کی سامیہ کے سراپے پہ تھیں۔۔جو بے بی پنک نائٹ سوٹ میں تھی۔۔۔۔

"اپنے فیانس سے شاید" وہ ہنسی تھی۔۔۔کیونکہ اتنی رات میں شاید کچھ ایسا ہی ہوتا ہے آج کل۔۔۔وہ اپنے حساب سے اندازہ لگاتے بولی تھی۔۔۔

"اچھا" وہ گھڑی میں ٹائم۔دیکھتا بولا تھا جہاں دو بج گئے تھے ۔۔وہ دونوں اٹھ گئے تھے لیکن وہ ابھی تک کال میں مصروف تھی۔۔

دارم اپنے بیڈروم کی کھڑکی سے ناجانے کتنی دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا لیکن وہ اب تک ویسے ہی کال پہ مصروف تھی لیکن فرق اتنا تھا کہ۔وہ اب بینچ پہ بیٹھ چکی تھی۔۔

کھڑی کے پردے اسنے غصے میں برابر کیے تھے۔۔

آج کا دن بہت بزی تھا۔۔۔۔۔۔

رات کو ولیمے کے ساتھ ساتھ وجیہہ کی سالگرہ بھی تھی۔۔۔

اپنے کہے کے مطابق حیام نیچے نہیں گئی تھی بلکہ۔اپنا ناشتہ اور لنچ کمرے میں۔ہی منگوا لیا۔تھا۔۔۔۔

شام کو حیام اور وجیہہ پارلر چلی گئ تھیں۔۔۔جبکہ۔سامیہ کو۔پارلر سے شدید چڑ تھی۔۔۔اس لیے وہ گھر پہ ہی۔رک گئی تھی۔۔

سات بجے کے دوران اسنے اپنا ڈریس ہاتھ میں لیا۔تھا۔۔۔۔

جو نیٹ کی بلیک خوبصورت ساڑھی تھی۔۔۔۔

رات کے فنکشن کے حساب سے بلیک کلر اسے سوٹ ایبل لگا تھا۔۔

ساڑھی وہ پہلے بھی کالج کی۔فئر ویل۔اور یونی کی پارٹی میں پہن چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا یہ پسندیدہ لباس تھا آج کے دن بھی اس نے یہ۔ہی سلیکٹ کیا تھا۔۔۔

بڑی مہارت سے اسنے ساڑھی زیب تن کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اس سے زیادہ مہارت سے اسنے میک اپ کیا تھا۔۔بال اسٹریٹ کرکے کمر پہ۔چھوڑ دیے تھے۔۔جبکہ اپنی خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں کو اسموک میک اپ سے سجایا تھا۔۔۔۔۔بھرے بھرے لبوں پہ سرخ رنگ کی لپ۔اسٹک لگائی تھی۔۔۔ چک بون پہ سلور لائیٹر لگایا تھا، اسی طرح نوز کی ٹپ پہ اسنے لائٹر یوز کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی مخروطی انگلیوں میں نازک سی رنگز ڈالی تھیں اور واچ کلائی میں پہنی تھی جبکہ کانوں میں جھمکیاں دالی تھیں۔۔۔

بلیک نازک سی پینسل ہیل کو اسنے اپنے پاووں کی۔زینت بنایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی پوری تیاری کے بعد اسنے خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔اور مسکرائی تھی۔۔۔بلیک نیل پینٹ وہ پہلے ہی۔لگا چکی تھی۔۔اپنا آئی فون تھام کر وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ سیڑھیاں اتر ہی۔رہی تھی کہ ضامن اور دارم اسے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے نظر آئے تھے۔۔

"ارے تم۔ریڈی ہوگئیں۔۔۔۔۔۔۔تم لان میں۔چلی جاو۔۔۔۔۔۔۔۔وہاں تمہیں مام۔اور ڈیڈ ساتھ لے جائینگے"

ضامن ایکدم۔اسے دیکھ کے رکا تھا۔۔۔۔۔اور اسے ہدایت دے رہا تھا جبکہ درام نے نیچے سے لے کر ایک نظر اسکو دیکھا تھا اور مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔وہ۔اپنا حسین روپ لیے اسکے سامنے کھڑئ تھی۔اسکا۔ہو شربا حسن اس لباس میں دمک رہا تھا۔۔۔وہ نظریں چرانے پہ مجبور ہوگیا تھا اگر زیادہ دیر دیکھتا رہتا تو یقیناً اسکی بیٹ مس ہوجاتی۔۔۔۔اور اوپر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ سامیہ ضامن کو۔مسکرا کر ہاں کرتی وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔

"مسسز ہمدانی آپ نے بیٹے کی شادی بہت ہی پردے میں کی ------
ایک دم اچانک وہ بھی صرف انویٹیشن بھی ریسپشن کا "

تانیہ بیگم کی کافی قریبی دوستیں اس وقت انکے ساتھ کھڑی تھیں----
تب انکی دوست ہانیہ بولی تھیں--- بچپن میں وہ دونوں بیسٹ فرینڈ رہ چکی تھیں---

"نہیں-----میری بہو لاہور میں رہتی تھی------تو نکاح سادگی سے وہیں کیا تھا
جب کہ ریسپشن اس طرح کیا ہے----اور ویسے بھی ڈئر ہمارے مزہب میں فضول قسم
کی رسمیں مایوں مہندی بارات نہیں ہے--ضامن اس سب کے بہت خلاف ہے تب ہی
ہم نے ان سب سے اکتفا کیا"

وہ ہانیہ بیگم کو آرام سے جواب دیتی ہوئی بولی تھیں---

"یہ تو بہت اچھی بات لیے----
ویسے تمہاری چوائس بہت اچھی ہے---کافی پیاری لڑکی ہے ورنہ آج کل تو ناجانے لڑکے
اپنی عمر کی لڑکیوں کو بیاہ لیتے ہیں جو جاو بیوی تو نہیں البتہ بڑی جیٹھانی بھابھی ضرور
لگتی ہیں---بہت اچھی جوڑی ہے"

ہانیہ بیگم اب اسٹیج پہ بیٹھی حیام کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔۔۔جو انہیں بہت اچھی اور معصوم لگی تھی۔۔۔۔۔اسکی کم عمری کی بنا پہ اسکے چہرے پہ بلا کی معصومیت تھی جس کسی کو بھی اپنی جانب کھینچ سکتی تھی۔۔۔

"بلکل صحیح کہہ رہی ہو تم۔۔۔یہ پوری طرح ضامن کی پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھی تو ہوگی نا"

وہ مسکرا کے بولی تھیں۔۔۔

"اچھا ہے بچے خوش رہینگے۔۔۔۔
تمہاری بہو بہو ساتھ بیٹھی لڑکی کون ہے تانیہ۔۔۔۔"

اب وہ حیام کے برابر بیٹھی تصویریں بنواتی سامیہ کو دیکھتی بولی تھیں۔۔۔۔

"یہ حیام کی بیسٹی ہیں۔۔۔لاہور سے آئیں ہیں۔۔۔۔۔"
وہ اب بھی مسکر کے بولی تھیں۔۔یہاں آ کر انکا موڈ بہل گیا تھا۔۔

"اسکے پیرنٹس کہاں ہیں"
وہ سامیہ کی طرف پوری طرح متوجہ تھیں۔۔۔

"اکیلی آئی ہے یار وہ" تانیہ بیگم بولی تھیں۔۔

"ہمارے اسید کے لیے کیسی رہے گی ۔۔۔۔۔۔ "

"کیا خیال ہے" ہانیہ بیگم ناجانے کیا سوچ کے بولی تھیں۔۔

"تم دیکھ لو۔۔۔۔۔۔میں بلاتی ہوں اسے۔۔۔۔ویسے وہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔"تانیہ بیگم سامیہ کو اشارہ کرچکی تھیں۔۔۔۔

"ہائے آنٹی ۔۔ ہاو آر یو ۔۔" وہ ان کے پاس آئی تھی اور مسکرا کے گویا ہوئی تھی۔۔

"یہ میری بچپن کی دوست ہیں سامیہ۔۔۔آپ ان سے مل لیں۔۔۔اور انکے بیٹے سے ۔۔۔۔۔ائر فورس سے تعلق رکھتے ہیں وہ"

تانیہ بیگم ہنستے ہوئے اس سے بولی تھیں۔۔ صبح کی سامیہ کی بات وہ بھلا چکی تھیں۔۔۔

وہ الجھن سے ہانیہ بیگم کی باتیں سن رہی تھی۔۔ناجانے وہ کیا کیا بتارہی تھیں۔۔جبکہ سامیہ کا زہن ائر فورس پہ اٹک کے رہ گیا تھا۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا انکا بیٹا سامنے آئے اور وہ اسے دیکھے۔ ۔ ۔

پیچ اور گولڈن کلرڈ کے لہنگے اور شارٹ شرٹ زین تن کیے پیچ رنگ کا نازک سا ڈوپٹہ اوڑھے ، ہلکی پھلکی جیولری اور لائٹ میک اپ کے ساتھ وہ سمٹی ہوئی ضامن کے برابر میں بیٹھی

تھی۔۔ جبکہ ضامن بلیک سوٹ میں بہت چارمنگ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ ہمیشہ سے بڑھ کر اچھا لگ رہا تھا کیونکہ اسکے چہرے پہ سنجیدگی کے بجائے مسکراہٹ عیاں تھی۔۔۔۔۔۔جو اسے مزید ہینڈسم بنارہی تھی۔۔۔

"میں کیسا لگ رہا ہوں حیام"

وہ اسکی طرف مڑ کے شرارتی انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی نظریں بار بار حیام کی طرف بڑھ رہی تھیں۔۔تب ہی وہ وقفے وقفے سے اسے مخاطب کررہا تھا۔۔

"ایلیگینٹ۔۔۔۔Elegant"

وہ اپنے مہندی سے بھرے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو پارلر میں اسے لگائی گئی تھی۔۔

"تم نے مجھے تو دیکھا بھی نہیں، پھر ایسے کیسے کہہ دیا"

حیام نے نظریں جھکا کے کہا۔تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب ہی وہ بولا تھا۔۔

"بلکل اچھے نہیں لگ رہے ۔۔۔"۔اب وہ نظریں اسکی طرف اٹھا کے اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی لیکن اگلے پل ہی وہ اپنی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔۔۔ضامن کی آنکھوں میں امڈتے جزبات اور چمک کا وہ مقابلہ نا کرسکی تھی۔۔

"تم بھی تو اچھی نہیں لگ رہیں۔۔۔کیا میں نے کہا کہ تم اچھی نہیں لگ رہیں۔۔ایسے کون اس طرح برائی کرتا ہے کسی کی"

وہ مسکراہٹ ضبط کیے بولا تھا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔میں اچھی لگ رہی ہوں"
وہ اپنے لیے کلمات سن کے بدکی تھی۔۔۔۔سامیہ اسے کتنی بار کہہ۔چکی تھی کہ وہ آگ لگانے کے لیے کافی ہے 😠

"آوور اسمارٹ"

ضامن ہلکا سا ہنس دیا تھا۔۔۔۔کیونکہ اسکی نظر سیڑھیوں سے آتے وجیہہ اور دارم پہ پڑی تھی۔۔۔

"ہائے لو برڈز۔۔۔۔۔۔۔" وجیہہ اپنی نیٹ کی پیروں تک آتی گرے میکسی سنبھالتی انکے پاس آئی تھی۔۔۔آج اسنے اپنے بالوں کو کرل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ میک اپ وہ شروع سے نہیں کرتی تھی۔۔آج بھی صرف اسنے پنک لپ۔اسٹک لگائی تھی ۔۔۔۔۔جبکہ جیولری کے نام پہ صرف ایک واحد واچ وہ پہنتی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ دارم اسکے ساتھ کھڑا بلیک پینٹ کوٹ جبکہ انڈر وائٹ شرٹ پہنے ہمیشہ کی طرح ہینڈسم معلوم ہورہا تھا۔۔۔۔۔

وہ چاروں کھڑے ہو کر پکچرز بنوانے گے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر سے ٹیبل کے کارنر پہ کھڑی موبائل گھم تھی جب پیچھے سے اسے کسی نے پکارا تھا۔۔۔

"مس سامیہ"

وہ کافی مہزب انداز سے بولا تھا۔۔۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ ہی سامیہ ہے یا کوئی اور۔۔۔۔۔!!!

"جی میں ہی سا۔۔۔۔سامیہ ہوں"

سامیہ کی زبان ایک دم لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر ہی صرف اسکی طرف دیکھ پائی تھی۔۔۔

براون پینٹ کوٹ پہ جس کی اِنر شرٹ وائٹ تھی۔۔جبکہ ٹائی بھی وائٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔براون ہی لوفر پہنے، بال اچھی طرح سیٹ کیے، چہرے پہ ہلکی ہلکی بئرڈ کے ساتھ وہ اسے سامنے کھڑا تھا۔۔۔وہ ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑا تھا۔۔

"آئے ایم اسید ۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھا کے بولا تھا۔۔۔۔۔سامیہ کو سمجھ میں نا آیا تھا کہ ہاتھ ملائے یا نا

ملائے وہ اچھی طرح کنفیوزڈ ہوگئی تھی۔۔۔بامشکل اسنے اپنے پسنے سے بھیگا ہاتھ اُسید کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔۔۔

سامنے ٹیبل پہ وجیہہ کے ساتھ بیٹھا دارم یہ منظر اچھی طرح دیکھ چکا تھا۔۔۔۔
ایک آگ تھی جو اسکے اندر جلی تھی۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں اور آپ"
اتنی تمیز سے وہ شاید پہلی دفعہ کسی لڑکے سے بات کررہی ہوگی۔۔

"آلویز بیٹر۔۔۔۔۔سو آپ لاہور سے یہاں آئی ہیں۔۔۔۔ڈیٹس گڈ۔۔۔۔۔۔۔"
وہ مسکرایا تھا۔۔

"ج۔۔جی۔۔۔اور آپ"

"میں تو یہیں رہتا ہوں۔۔۔۔ضامن کی مام اور میری مام اسکول ٹائمز کی بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔جبکہ ضامن دارم میرے کافی اچھے دوست ہیں۔۔"
وہ اپنے بارے میں بتارہا تھا جبکہ سامیہ نے جب دارم کا نام سنا اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

"اچھا----------" وہ اچھا کو لمبا کھینچ گئی تھی----

"یور سیل فون نمبر" وہ اپنا موبائل کھولتا بولا تھا---

"جی----" وہ جھجکی تھی--

"اوکے انسٹا اکاونٹ -----ایف بی آکاونٹ--واٹ ایور یو وانٹ ٹو گو می------"
وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا---

تب سامیہ نے اسکے موبائل میں جھانک کر اپنی انسٹا آئی ڈی سرچ کروائی تھی اور اسے بتائی تھی----

"ایکسکیوز می---آئی ہیو ٹو گو---کال---" وہ فون پہ جگمگاتا نمبر دیکھ کے ایکسکیوز کرگیا تھا---جبکہ سامیہ کے سامنے وہ تو چلا گیا تھا لیکم اسکی فرگینینس اب تک اسکے آس پاس تھی--

وہ کافی دیر سے اسکی پشت پہ نظریں جمائے ہاتھ میں کانچ کا ڈرنک سے بھرا گلاس تھامے اسے ہی دیکھ رہا تھا--دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا---مقابل کا سراپہ کالی سیاہ جارجٹ کی ساڑھی میں دمک رہا تھا----------چھوٹا سا ہلکا گلابی کمر سے اوپر تک آتا بلاوز پہنے وہ اپنی بھرپور خوبصورتی لیے اسکے بلکل سامنے کھڑی تھی---پینسل ہیل میں اسکا لمبا قد مزید

نمایاں ہورہا تھا۔۔۔دراز سنہرے لمبے بال آگے کیے وہ بڑی کانفیڈینٹ کھڑی باتوں میں مگن تھی لیکن اگلے بندے کو پوری طرح سے آگ سے جھلسا کے رکھ گئی تھی۔۔اسکی سفید چمکتی پشت بلاوز کا گہرا گلا ہونے کی وجہ سے صاف نظر آرہی تھی۔۔ جبکہ بال بھی اسنے آگے کیے ہوئے تھے۔۔مسئلہ یہ نہیں تھا کہ وہ اوپن مائنڈ نہیں ہے مسئلہ یہ تھا ہال میں کھڑے ناجانے کتنے لڑکے اسکے حسین سراپے اور پشت پہ جھلکتا نمایاں پن کو غور سے تک رہے تھے۔۔۔یہ ہی چیز اس سے برداشت نا ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کانچ کے گلاس کو اسنے ٹیبل پہ دے کے مارا تھا۔۔۔اور کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔یہاں تک برداشت کرنا۔ محال۔ ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی اسے اسید جاتا ہوا نظر آیا وہ چلتا ہوا ایکدم اسکے برابر میں کھڑا ہوگیا تھا جبکہ اپنا ہاتھ اسنے اسکی بیک پہ رکھا تھا کہ وہ اسکے لمس کے احساس سے کرنٹ کھا کے رہ گئی تھی۔۔۔ابھی تک وہ اسید کی باتوں کے حصار میں تھی۔۔۔۔۔۔ایکدم اسنے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔تو اسکے وجود میں غصے کی لہر دوڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بنا۔اسکی کوئی بات سنے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور ہال سے نکلتا چلاگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اسکا ہاتھ پارکنگ ایریا میں جاکے چھوڑا تھا کہ وہ گاڑی کے بونٹ پہ جاکے گری تھی۔۔۔گاڑی کے بونٹ پہ ہاتھ رکھ اسنے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

"تمہارے ساتھ آخر کیا مسئلہ ہے"

وہ سیدھی ہوتہ غصے سے بھپرتی ہلق کے بل اس پہ چلائی تھی----

"تمہیں شرم نہیں آتی ہے کہ کب کیا اور کس کے سامنے پہنا جاتا ہے----"
وہ اسکے وجود سے نظریں چراتا اس سے ڈبل تیز آواز میں بولا تھا---لیکن سامنے والے کو کہاں شرم لحاظ تھا---

"تمہارا کیا جاتا ہے--کیا میں تمہاری بیوی ہوں جو تم مجھے اس طرح ٹوک رہے ہو---کیا میں تمہاری گرل فرینڈ ہوں--کیا میں تمہاری بہن ہوں جو اس قدر تمہیں مسئلے مسائل ہیں------"

وہ بنا کسی لحاظ سے ترخ کے بولی تھی------جبکہ وہ دل گرفتہ ہوا تھا--متانت بھرے انداز سے میں اسے دیکھتا رہ گیا تھا------

"بیوی لفظ سے بھی تم آشنہ ہو کہ نہیں----
شکریہ میری ڈکشنری میں اضافہ کرنے کے لیے"
وہ قدم اسکی طرف بڑھا کر سیکنڈ میں اسکی کمر کے گرد ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کرکے اب اسکے سارے بھرم توڑنا چاہتا تھا---

You can never under stand the feeling of girl when "
"na mehram touch her

میرا بس چلے تو تمہارے ان ہاتھوں کو کاٹ دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کوئی اتنی بے بسی سے لفظ چبا چبا کے بولی تھی کہ مقابل کی گرفت فوراً ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔

"نامحرم اور محرم کا فرق بھی جانتی ہو تم"
دارم سے وہ منظر نہیں بھول رہا تھا جب اسنے اسید سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔

"تو تم سِکھا دو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
نانسینس"
وہ پوری آواز سے چیخی تھی۔۔۔

"پہلے میں تمہیں اپنا محرم تو بنالوں پھر اسی دن اسی رات پہلی رات ہی تمہیں سارے فرق بتا بھی دونگا اور سمجھا بھی دونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکی کلائیاں اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر دانت چبا چبا کے بولا تھا۔۔جبکہ۔سامیہ بلکل بچی نا تھی۔۔۔۔پوری جی جان سے وہ لرز اٹھی تھی۔۔۔

"تمہارے میں ہاتھ کاٹ دونگا اگر تمہارا ہاتھ کسی نامحرم کے ہاتھ سے ملا بھی تو--------/"

اسکی کلائیاں چھوڑتا جیسے وہ اس پہ ڈھاڑا تھا--

"میں تمہاری ملکیت نہیں ہوں----

اپنی اوق------لمٹس میں رہو"

سامیہ اپنی لال کلائیوں کو دیکھ کے خونخوار لہجے میں بولی تھی۔---. اور جیسے ہی وہ جانے کے لیے مڑی تھی اسکا پاوں بڑے زبردست طریقے سے مڑا تھا اور وہ لمبی ہیل کی وجہ سے بیلنس نا کرپائی تھی--جس کی وجہ سے وہ بہت ہی بڑے طریقے سے زمین پہ گری تھی---------

دارم جو اپنا غصے ضبط کرنے کی کوشش میں تھا ایکدم اس طرح اسے گرے دیکھ کے آگے بڑھا تھا اور اسکے سامنے آیا تھا---پینٹ کے پائچے فولڈ کرتا وہ بیٹھا تھا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی---

وہ اس قدر بری طرح گری تھی کہ اسکا موبائل زمین بوس ہوا تھا جبکہ۔اسکے لمبے سیدھے دراز بال بگڑے تھا ساتھ اسکی ساڑھی کا لمبا پلو اس سے بلکل نا سنبھلا تھا---ایکدم سے پنز۔لوز۔ہوئی تھیں---

دارم اسکے پاس آیا تو اسے ڈھیڑوں شرم نے آگھیرا تھا۔۔۔زمین پہ پڑا پلو اسنے اٹھایا تھا اور بامشکل سنبھلتے ہوئے صحیح سے ڈالا تھا۔۔۔۔۔جبکہ دارم نظریں چرا کے رہ۔گیا تھا۔۔۔۔۔اور اسکی سٹویشن دیکھ کر اٹھ گیا تھا اور منہ پھیر گیا تھا۔۔۔

"آر یو اوکے"

وہ دو منٹ بعد پھر اسکی طرف مڑا تھا تو وہ نظریں نیچے کیے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شاید رونے میں مگن تھی۔۔۔۔

"لباس ایسا زیب تن کیا کرو کہ منہ نا چھپانا پڑے۔۔۔

نان سینس۔۔۔۔"

وہ طنز کرنا نا بھولا تھا۔۔بلکل بھی ہمدردی جتانے کے موڈ میں نا۔تھا۔۔۔۔اسکا۔غصہ کسی طرح کم نا ہورہا تھا۔۔۔

"دفعہ ہوجاو یہاں سے ۔۔۔"

وہ ہاتھ چہرے سے ہٹاتی سرخ آنکھوں سمیت بولی تھی۔۔۔اسکا اسموکی میک اپ کاجل رونے کی وجہ سے پھیل گیا تھا۔۔۔جبکہ گال پہ آنسو بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ یہ آتش فشاں روپ دارم کے لیے کافی خطرناک ثابت ہورہا تھا۔۔۔۔وہ واپس اسکے سامنے بیٹھا

تھا۔۔۔اور اسکی تھوڑی اپنے ہاتھ سے پکڑی تھی ساتھ میں۔ایک ہاتھ پکڑ کے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"میرا ارادہ تمہیں ساتھ لے کر دفعہ ہونے کا ہے"

ہاتھ چھوڑ کے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر دارم نے اسے بازووں میں لیا تھا۔۔۔

اسکی اس حرکت پہ سامیہ حیرت سے پاگل ہونے لگی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے اسنے اسکے بال نوچ ڈالے تھے۔۔۔۔۔یہاں تک کے اسکے بِئرڈ زدہ گالوں کو زور سے کھینچ ڈالا تھا۔۔۔کہ دارم نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

"خبردار جو تمہارا ہاتھ میری گردن تک پہنچا۔۔۔۔اگر تم نے یہ کیا تو میرا ہاتھ ضرور تمہاری ساڑھی تک پہنچ جائے گا"

وہ اسکو لے کر چلتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسکی سمت اپنی گاڑی کی طرف تھی۔۔۔۔۔۔ سامیہ نے اپنے ہاتھ اسکی دھمکی پہ نیچے کیے تھے۔۔۔۔۔

"ک۔۔کہاں لے کر جارہے ہو مجھے"

وہ چیخ کے بولی تھی۔۔۔۔

"اپنی آواز آہستہ رکھا کرو۔۔۔میرے کان بلکل ٹھیک ہیں"
اسکے چہرے غور سے دیکھتا وہ بولا تھا۔۔

"تم اس قابل نہیں ہو"
وہ کہاں سہم سکی تھی۔۔اب بھی چلائی تھی۔۔

"قابل تو تم بھی نہیں ہو کہ تمہیں بخشا جائے۔۔۔کیا خیال ہے کہاں نائٹ اسپینڈ کریں۔۔۔تمہیں محرم نا محرم کا مطلب بھی تو سمجھانا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔"

گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کی بیک سیٹ میں سامیہ کو ڈالتا وہ بلکل سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔زرا سا بھی شوخ پن اسکے چہرے پہ نا تھا۔۔۔

"ت۔۔۔۔تم ککا۔۔۔کیا کہہ رہے ہو۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہ۔۔ہا*

اسکی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔لیکن چونکی تو وہ تب تھی جب درام بھی بیک سیٹ پہ اسکے ساتھ آ کے بیٹھا تھا اور دروازہ زور سے بند کیا تھا۔۔۔

"میں سمجھا رہا ہوں نا سب" وہ اپنی طرف کا دروازہ تو لاکڈ کرچکا تھا لیکن سامیہ کی سائڈ وہ جھکا تھا کہ اسکی دل کی ڈھڑکن کی رفتار تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔دارم دوسری سائیڈ کا دروازہ لاکڈ چیک کرکے سیدھا ہوا تھا۔۔

"ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔۔پھر آنکھیں کیوں بند ہیں"
وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کے چوٹ کرگیا تھا۔۔۔۔۔اسکے قریب آنے پہ اسکی آنکھیں خود بخود بند ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔دارم کی بات پہ اسکے اتنی دیر سے ضبط کیے ہوِے آنسو آنکھوں کی باڑ پار کرکے نکل پڑے تھے۔۔۔وہ اچھی خاصی اپنی سٹویشن سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

"مجھے ۔۔گھر جانا ہے پل۔۔۔پلیز"
پہلے وہ منت بھرے لہجے میں روتی ہوئی بولی تھی۔۔

"مجھے گھر چھوڑ کر آو ابھی۔۔۔۔" اب وہ روتے ہوئے جیسے ضد کررہی تھی۔۔۔۔چہرہ ہاتھوں میں چھپا کے وہ تیزی سے رونے لگی تھی۔۔

"تم لڑکیوں کا ہتھیار یہ آنسو ہیں لیکن مجھ پہ ان کا کچھ اثر نہیں ہے۔۔۔۔بند کرو رونا"
وہ اسکو ڈانٹ رہا تھا۔۔

"تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو" وہ اب آنسو صاف کرتی بولی تھی۔۔

"کس کی اجازت سے تم نے اسید سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔۔
تب محرم نامحرم کا فلسفہ کہاں گیا تھا"

وہ جیسے آنکھیں نکال کے اس پہ چیخا تھا کہ وہ ڈر کے گاڑی کے دروازے سے چپک گئی تھی۔۔

"ا۔۔اس نے خود ہاتھ آگے کیا۔۔تھا"
بامشکل اسکی زبان سے لفظ ادا ہوئے تھے۔۔

"تو تم منع کردیتیں ۔۔کیا کمپلسری تھا اس سے ہاتھ ملانا"
وہ تپا بیٹھا تھا۔۔

سامیہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔اب وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔

"یہ کپڑے جو تم نے پہنے ہیں۔۔کیا زیب دیتا ہے کہ ایک اچھی پڑھی لکھی لڑکی ایسے چیپ کپڑے پہنے جس میں جسم کی نمائش ہو۔۔۔۔* وہ اسکے چھوٹے اور بنا آہستینوں والے بلاوز کو چوٹ کرکے بولا تھا۔۔۔

"جواب دو" وہ چپ رہی تھی تو وہ چلایا تھا۔۔

"ن۔۔نہیں" وہ کسی طرح اپنی حالت کے خوف و نظر چپ اسکو سہہ رہی تھی۔۔

"یہ سب محرم کے سامنے پہنتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ہر کسی کے سامنے نہیں" اب وہ اپنے ماتھے پہ ہاتھ ملتا بولا تھا جیسے سر میں درد ہورہا تھا۔۔

"میرے باب--با کی اجازت ہے --مجھے"

جب کچھ ملے وہ خاموش ہوا تو وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی--

"لیکن اب میں نے منع کردیا ہے نا--------" وہ اسکا چہرہ ہاتھ میں دبوچتا غصے سے بولا تھا----

"چھوڑو مجھے" وہ زور زور سے رونے لگی تھی تب ایک دم اسکا فون بج اٹھا تھا--غلطی سے بھی وہ اپنا فون زمیں سے اٹھانا نا بھولی تھی--

"دکھاو کس کا فون ہے" وہ اسکی گود میں رکھے فون کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا--سامیہ کو شدید غصہ آیا تھا------لیکن وہ کال دیکھ کے مسکرائی تھی---اس حالت میں بھی اسکے چہرے پہ خوبصورت تبسم بکھرا تھا---دارم سے اسکی مسکراہٹ نا چھپی تھی--- غصے میں اسنے اس کا فون جھپٹا تھا---اسکرین پہ جگمگاتی تصویر دیکھ کے وہ مزید آگ بگولہ ہوا تھا---

"کون ہے یہ" سامیہ کے لیے نئی مشکل تھی--

"ب---بھا-------ئی" وہ ڈری تھی بہت بری طرح--

"تم اکلوتی ہو---جھوٹ مت کہو" اسکو بہت برا لگا تھا سامیہ کا جھوٹ کہنا---

"د۔دوست ہے" اب وہ سہم گئی تھی۔۔۔۔

"نامحرم کو دوست کیسے بنایا ہوا ہے سامیہ میڈم آپ نے" وہ کال۔ڈسکنیکٹ کرچکا تھا۔۔۔۔سامیہ اب چپ نا رہی تھی۔۔

"تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔۔۔۔تمہاری اتنی ہمت کہ میرے فون کو بھی ہاتھ لگاو۔۔۔اگر کچھ کہہ نہیں رہی تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ تمہارا جو دل کہے گا مجھے کہو گے۔۔۔میں جس سے بھی بات کروں۔۔جس سے بھی بات کروں۔۔جس سے بھی ہاتھ ملاوں۔۔۔تمہارا سر درد نہیں۔۔۔میرا باپ زندہ ہے ۔۔میرے سرپرست یا اپنی حکومت مت سمجھنا۔۔۔۔۔جسٹ کیپ ڈسٹینس۔۔۔۔"

وہ ایک ہی دفعہ میں پورے اعتماد سے دارم کو چونکا گئی تھی۔۔۔۔سامیہ کو بلکل اچھا نا لگا تھا اس طرح اسکی۔کال کاٹنا۔۔۔۔جھٹکے سے اسنے دارم سے فون چھینا تھا۔۔۔وہ کپکپارہی تھی لیکن ڈر نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔ فون لے کر اسنے ان لاک کیا تھا کہ دوبارہ کال آنے لگی تھی۔۔۔

کال کو۔اسنے یس کرکے کان سے لگایا تھا۔۔

"کال یو بیک ، انتظار کرنا میرا ، سونا نہیں، آج لیٹ ہوجائے گا یہاں بہت"
وہ کہہ کے فون بھی بند کرچکی تھی جبکہ۔دارم۔ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آیا تھا کہ میں نے کیا کہا تھا۔۔" وہ ایک دم جنونی۔ہوا تھا۔۔سامیہ کے کہے گئے جملے اسے زہر سے گئے تھے۔۔۔

"بلکل بھی نہیں آیا تھا۔۔۔اب دفعہ ہوجاو یہاں سے۔۔اور مجھے باہر نکالو۔۔۔عدیل انکل سے کہہ دونگی میں تمہارا کہ تم نے مجھے ادھر ہراس کرنے کی۔کوشش کی۔ہے۔۔۔اور پھر تمہیں پتہ ہے نا ہمیں کوئی اس طرح دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا"

وہ طنزیہ مسکراہٹ سمیت بولی تھی اور دارم کا خون جلا گئی تھی۔۔

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔میں یہ ہی چاہ رہا ہوں کہ کوئی دیکھ لے۔۔۔پھر سب سمجھینگے کہ ہم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ڈیٹ کررہے ہیں۔۔ایک گاڑی میں اس طرح لڑکا لڑکی کیا کرسکتے ہیں۔۔۔یہ سب دیکھ کہ گھر والے ہماری شادی کرواد ینگے ۔۔۔اچھا ہے نا"

وہ مزے سے کہتا سامیہ کی دنیا ہلا گیا تھا۔۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔تمہاری عزت کیا رہ جائے گی انکل آنٹی کے سامنے" سامیہ کی شادی کے نام پہ۔جان سمٹ آئی تھی۔۔

"میری عزت چھوڑو، سامیہ بیگم----------اپنی عزت کا خیال کرو"
بیگم۔کو۔اسنے لمبا کھینچا تھا-----

"میں رو دونگی اب---ب---بیگم--نہیں ہوں"
وہ روہانسی ہوئی تھی--

"تمہارے ان۔آنسوؤں کا کبھی مجھ پہ کوئی فرق نہیں پڑے گا---
اپنا حولیہ درست کرو اور پارٹی میں دوبارہ پہنچو------"
وہ گھری میں ٹائم دیکھتا بولا تھا جہاں بارہ بجنے میں آٹھ منٹ تھے--وجیہہ کی برٹھ ڈے اسٹارٹ ہونے لگی تھی--وہ۔ایک دم دروازہ کھول کے باہر اترا تھا--اور بھاگتا ہوا ہال کی جانب بڑھ گیا تھا---

ایک نظر اسنے سامیہ کو نہیں دیکھا تھا---جبکہ سامیہ ہکا بکا بیٹھی اسکی باتوں کو سوچ رہی تھی--اسکا بلکل۔دل نا کیا تھا کہ وہ اندر جائے واپس--------نا اسکی حالت اب اس لائق تھی--سیٹ کی پشت پہ سر ڈال کے وہ آنکھیں موند گئی تھی---

---

بیڈ پہ بیٹھی وہ آج پوری طرح اسکے انتظار میں تھی--
کل تک یہ کمرہ بلکل۔سادہ تھا لیکن اب------

اب بلکل الگ نظر آرہا تھا۔ ۔۔

پورا بیڈ سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔جبکہ بیڈروم میں رکھے گئی ڈریسنگ، ٹیبلز ہر جگہ پھولوں کے گلدستے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔رات کے اس پہر جلتی ہوئی موم بتیوں سے مزید۔دمک کا احساس ہورہا تھا۔۔

بیڈ پہ سکڑی سمٹی وہ آنے والے کے انتظار میں تھی۔۔۔۔۔۔

آنے والے لمحات کا سوچ کے اسکا دل تیزی سے ڈھرک رہا تھا۔۔جبکہ ہاتھ اور پاوں ٹھنڈے پرگئے تھے۔۔۔

ضامن سے آج کے دن تو اسے بلکل اچھے کی امید نا تھی۔۔اس لیے خود کو آنے والے لمحات کے لیے تیار کررہی تھی۔۔۔۔

انہی۔سوچوں میں گھم۔ تھی۔کہ ایکدم بیڈروم کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

ضامن دروازہ لاکڈ کرکے وہیں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔۔سینے پہ ہاتھ باندھے مسکراہٹ سمیت وہ اسے گھور رہا تھا۔۔لیکن اسکی نظروں سے بے پناہ پیار برس رہا تھا۔۔۔

جبکہ حیام نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔اسکا۔جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔۔

"دو منٹ میں آرہا ہوں"

اسکا رخ باتھ روم کی طرف تھا۔۔۔

ٹھیک دو منٹ بعد وہ نائٹ سوٹ میں باہر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دھیمی چال چلتا ہوا وہ بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"ہاو آر یو بیوی"

اسکے۔مہندی سے سجے ہاتھ تھامتا وہ محبت بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیام نے اس سے ہاتھ چھڑوانا چاہے تھے لیکن ضامن کی گرفت حد سے زیادہ مضبوط تھی۔۔۔۔۔۔

"تمہیں میں آج بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں , لیکن اس سے پہلے تم ایزی ہوجاو۔۔ میں نہیں چاہتا تمہیں یہ بھاری جیولری، بھاری جوڑا زرا سا بھی پریشان کریں کیونکہ تمہیں پریشان کا حق صرف ضامن عدیل ہمدانی کو ہے نا*

اسکے ہاتھوں کی پشت پہ لب رکھتا وہ انوکھے انداز میں بولا تھا۔۔

"شیور" وہ ہاتھ چھڑواتی لہنگا سنبھالتی بیڈ سے اتری تھی۔۔۔۔بلکہ ضامن نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے ڈریسنگ روم تک پہنچایا تھا۔۔۔اور خود صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا تھا وہ کاٹن کے سوٹ میں باہر آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے بالوں کو وہ ہیئر اسٹائل سے آزاد کرواچکی تھی۔۔۔۔۔۔ اب اسکے بال کھلے تھے جبکہ چہرہ میک اپ سے صاف تھا۔۔۔وہ صوفے سے اٹھا تھا اور دوبارہ اسکا ہاتھ تھام کے بیڈ پہ لے آیا تھا۔۔۔۔۔۔حیام اسکے اس قدر کیئرنگ اسٹائل پہ شرمندہ سی ہورہی تھی۔۔۔وہ ہرطرح سے اسکا۔خیال کرنے کی۔کوشش کرتا تھا جبکہ وہ تو اسے بدلے میں ناپیار، ناکیئر، کچھ بھی تو نا دیتی تھی۔۔

"آپ نے مجھے کوئی گفٹ کیوں نہیں دیا*

جب وہ بیڈ پہ اسکے ساتھ بیٹھی تو پہلا سوال حیام نے ہی کیا تھا۔۔۔

"کیونکہ تمہارا چہرہ بھی تو میں دیکھ چکا ہوں نا اتنی بار۔۔۔۔*

وہ بیڈ پہ لیٹا ہاتھ پیٹ پہ رکھے اسکے سوال پہ مسکرایا تھا۔۔

"تو اس میں میری کیا غلطی ہے"

وہ خفگی سمیت ضامن کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"تمہاری غلطی یہ ہے کی تم اس وقت بیٹھی ہو جبکہ تمہیں میرے پاس لیٹنا چاہیے" اسکا ہاتھ تھامتا اسے لیٹنے کا اشارہ کر چکا تھا۔۔حیام نے لجھائے ہوئے انداز میں اسے دیکھا تھا اور پھر اسکے بازو پہ آکر لیٹ گئی تھی۔۔۔

"اب پرفیکٹ لگ رہا ہے بلکل*

وہ اسکا ہاتھ اپنے گرد رکھتا بولا تھا۔۔جبکہ حیام شرما گئی تھی۔۔

"آپ سے کچھ پوچھ لوں" وہ اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ ضامن انکار کیسے کرتا۔۔

"بلکل پوچھیں ۔۔۔"

"آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی تھی۔۔۔۔؟"

وہ ڈھرکتے دل کے ساتھ بولی تھی۔۔۔

"سب کا جواب دونگا لیکن پہلے مجھے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔۔"وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا نرمی سے بولا تھا۔۔

"اچھا" وہ مختصر بولی تھی۔۔

"پہلے مجھے بتاو کہ تم مجھ سے بھاگتی کیوں ہو۔۔۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم مجھ سے جان چھڑوانا چاہتی ہو"

ضامن ناراضگی سے بولا تھا۔۔۔حیام۔اسکے سوال پہ چپ سی ہوگئی تھی۔۔

"اب تو نہیں بھاگتی نا" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔۔ساتھ میں اسنے ضامن کا۔ہاتھ تھام کے اپنے دل پہ رکھا تھا۔۔۔

"اب میرا دل آپکی presense موجودگی سے ڈھرکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔اور جب آپ نہیں ہوتے تو یہ رکنے لگتا ہے"

وہ اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ رکھے جزب کے عالم میں بولی تھی۔۔جبکہ ضامن اسکی تیزی سے چلتی ہارٹ بیٹ کو صاف محسوس کرسکتا تھا۔۔۔۔۔ بے اختیار اسنے حیام کا ماتھا چوما تھا۔۔۔۔۔

"اتنی رسپیکٹ کے لیے بہت شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" دوبارہ اسکے ماتھے کو اپنے لبوں سے چومتا وہ بولا تھا۔۔حیام آج کھل کے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کے گرے تھے۔۔

"پہلے میں بھاگتی نہیں تھی۔۔۔۔ڈرتی ہوں کہ آپ بھی مجھے کسی کے کہے میں آکر چھوڑ نا دیں۔۔۔اگر آپ نے ایسا کیا تو میں مرجاونگی"
وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دونگا"
اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے وہ بولا تھا۔۔

"کیونکی مجھے سب اپنا عادی بنا کے چھوڑ دیتے ہیں"

"میں برہان نہیں ہوں حیام*

وہ اسے یقین دلاتا بولا تھا--

"اور نا ہی برہان کی طرح عام۔انسان ہوں کہ کوئی آئے کچھ کہے کچھ دکھائے اور پھر میں۔اس کے کہے پہ اپنی متاع جان کو چھوڑدوں"

اسکے لہجے میں شدت پیار جھلک رہا تھا---.

"برہان کا۔آپ زکر نا کریں پلیز----*

وہ رخ پھیرنے لگی تھی--

"تم سے میں نے شادی اس لیے کی تھی تاکہ میں تمہاری ہمیشہ حفاظت کرسکوں---سب سے بچا سکوں------تم سے شادی کرنے کے پیچھے یہ ہی مقصد تھا اور اگر میں یہ نہیں کرتا تو تمہاری تائی تمہیں ناجانے کس کے ساتھ باندھ دیتیں"

وہ آج سارے پردے اٹھا دینا چاہتا تھا--

"اگر میرے ماں باپ ہوتے تو مجھے کسی کی حفاظت کی ضرورت نا۔ہوتی--وہ ہی مجھے پروٹیکٹ کرتے. "

وہ افسردگی سے بولی تھی---

"اٹس اوکے۔۔۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔جو مشکلیں آنی تھیں۔۔۔وہ آکے جا چکی ہیں۔۔۔۔اب صرف تم۔ہو اور میں ہوں۔۔۔اور ہماری فیملی۔۔۔۔اپکمنگ فیملی"

وہ شرارت سے بولا تھا۔۔۔۔جبکہ حیام نظرانداز کرگئی تھی۔۔۔

"تمہارا کزن شریف انسان ہے بہت۔۔۔۔۔۔اسنے جو کیا عام۔انسان شاید وہ ہی کرتا ۔۔۔۔اسے تم معاف کردینا۔۔۔وہ واقعی اچھا بندہ ہے۔۔لیکن تمہاری کزن اچھی لڑکی نہیں ہے"

وہ اسکو۔ناجانے کیا۔بتارہا تھا۔۔۔

"اسے مجھ پہ بھروسہ نہیں تھا ضامن۔۔۔اسکے ساتھ میں بچپن سے رہی اسے تو یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ میں کب کس سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے کافی عرصے بعد پتہ چلا تھا کہ ماریہ برہان میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔۔اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں خود پیچھے ہٹ جاتی۔۔ماریہ کے ساتھ برہان ہی بہت گھٹیا انسان ہے"

وہ غصے سے بولی تھی اوراسے سمجھ نا آرہا تھا کہ۔ضامن اسکا زکر کیوں کررہا ہے۔۔

"یار وہ اتنا اچھا ہے۔۔۔دیکھو اگر وہ تمہیں نا چھوڑتا تو ہماری شادی کیسے ہوتی اور پھر ہم۔ساتھ کیسے ہوتے۔۔۔۔۔۔اس لیے تم اسے معاف کردینا۔۔۔۔"

وہ مسکرا کے بولا تھا۔۔۔۔جبکہ حیام اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

"آپ بہت خراب ہیں۔۔۔۔"
وہ ناراضگی سے بولی تھی۔۔۔

"لیکن تم نے خراب بلکل نہیں ہونا ہے۔۔ سمجھیں"
وہ اسکی چھوٹی سی ناک دباتا بولا تھا۔۔۔۔۔۔جس پہ۔وہ ہنسی تھی۔۔۔۔

"رونے کے پیچھے کیا ریزن ہے۔۔۔۔"
اب ضامن گھور کے اس سے تشیوش زدہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"آپ ریزن ہیں۔۔۔
کیونکہ آپ ہی مجھے رلاتے ہیں"
وہ منہ بنا کے بولی۔تھی۔۔۔

"شرم نہیں آرہی اب تمہیں شوہر پہ الزام لگاتے ہوئے"
وہ حیرت زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔

"نہیں"
وہ۔سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں اب آجائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایک دم وہ پہ جھک کے شوخ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ پہلے میرا گفٹ دیں " اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتی وہ بولی تھی۔۔۔۔

"وہ ہی تو دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔پیار بھرا گفٹ۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ چہرے پہ سے ہٹاتا بولا تھا اور اسکے گال کو ساتھ چوما تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے کیا"

وہ اچانک بولی تھی۔۔

"پہلے بتاو تمہیں ہے" وہ سریس لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔"

وہ نظریں چرا گئ ء تھی۔۔

"ایک رات تم نے کہا تھا جو ہمارا خیال کرتے ہیں ان سے محبت ہوجاتی ہے اس لحاظ سے تمہیں مجھ سے محبت ہونی چاہیے حیام۔۔۔"

وہ۔واپس لیٹتا بولا تھا۔۔۔

"مطلب آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں آپکا خیال نہیں کرتی اس لیے آپکو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ شکوہ بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ارے نہیں بیوی۔۔۔تمہاری موجودگی ہی میرا سب سے بڑا خیال ہے۔۔۔۔۔۔۔خود کی حفاظت کرو بس یہ ہی میرے لیے سب کچھ ہے"

اسکو سینے سے لگاتا بولا تھا جبکہ وہ اس قدر خوبصورت اظہار پہ سکون سے مسکرائی تھی۔۔۔

کھڑکی سے اندر آتی روشنی اسے اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تھی۔۔۔
کروٹ لے کر اسنے جگہ چینج کی تھی اور منہ تکیے میں چھپا لیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ مزید اور سونا چاہتی ہے۔۔۔۔۔
رات کا گزرا ایک ایک پل اسے اپنے زہن میں چلتا محسوس ہورہا تھا۔
بے خیالی میں وہ کمبل ہٹا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔

"کیا اتنی جلدی سب نارمل ہوسکتا ہے"

وہ بال چہرے پہ سے ہٹاتی سوچ رہی تھی۔۔کمرے میں نظر دوڑائی تھی لیکن کمرہ بلکل خالی تھا۔۔۔۔ضامن اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

"اتنی جلدی کیسے سب ٹھیک ہوگیا"

بار بار یہ خیال اسکے زہن میں آرہا تھا۔۔۔

کافی دیر سوچنے کے بعد جب اسے کوئی جواب نا ملا تو وہ پاوں بیڈ سے اتارتی چپل پہن کر باتھ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

اسے ناجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا کہ سب نارمل ہو کر بھی نارمل نہیں ہے یا یہ سب زیادہ دن کے لیے نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

"ضامن بھائی اب میں گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔آپ پلیز میرے ٹکٹس کرادیں یا مجھے چھڑوا دیں"

ناشتے کی ٹیبل پہ وہ سارے موجود تھے۔۔تب سامیہ موقع دیکھ کے بولی تھی۔۔اسکا انداز کافی سنجیدہ تھا۔۔۔۔

"اتنی جلدی ---ابھی کل تو آئی ہو آپ"
عدیل ہمدانی ناشتہ کرتے ہوئے بولے تھے--

"مجھے میرے بابا یاد آرہے ہیں----"

وہ۔سریس لہجے میں بولی۔تھی-----

"میں نے انکل سے چار سے چھ بن کی اجازت لی تھی---
سو میرے خیال میں۔تمہیں اسٹے کرنا چاہیے"

ضامن کو نہیں معلوم تھا کہ وہ کیوں جانا چاہتی ہے--

"بیٹا ضد نہیں کرتے---
بچی ہے--نہیں لگ رہا دل--- تو آپ لوگ اسے پریشان تو نا کریں"

تانیہ بیگم۔سمجھاتے ہوئے بولی تھیں--
حیام کچھ نا بولی۔تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ بہت ضدی ہے---

"بیٹا سسرال میں کیا کروگی----تب تمہارا دل نہیں گے گا تو تم بابا کے پاس چلی جاوگی کیا"

وجیہہ شرارتی انداز۔میں بولی۔تھی۔۔دادم چپ کرکے ناشتے میں مگن تھا۔۔۔سامیہ کی طرف اسنے دیکھا بھی نہیں تھا جبکہ یہ ہی حال سامیہ کا تھا۔۔

"سامیہ کی لائف میں شادی کا نام دور دور تک نہیں ہے وجیہہ"
حیام سامیہ کو دیکھتی بولی تھی۔۔۔سامیہ اسے دیکھ کے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔۔

"آہاہاہا۔۔۔۔۔۔بہرحال ضامن تم دیکھ لو سامیہ کیا کہہ رہی ہے۔۔
ویلے سامیہ تم رکتیں تو اچھا لگتا۔۔۔۔۔۔"

وجیہہ احتراماً سلجھے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔

"جی" وہ خاموش ہوگئی تھی۔۔

آج اسنے یونی کی بھی چھٹی کی تھی۔۔۔
آدھے گھنٹے سے تیار ہو کر وہ لان میں برہان کا انتظار کررہی تھی۔۔۔لیکن نا وہ فون اٹھا رہا تھا اور نا ہی خود یہاں آرہا تھا۔۔۔

"کیا مصیبت ہے کہاں سوگئے ہو"

وہ اسے کال ملاتی غصے سے بڑبڑارہی تھی۔۔۔

آج اسے شادی کی شاپنگ کے لیے مال جانا تھا۔۔۔۔۔ برہان کو بھی اسنے آف کرنے کا کہا تھا ۔۔۔۔۔بہت جدوجہد کرنے کے بعد وہ مان گیا تھا ۔۔

ہارن کی آواز پہ وہ اچھلی تھی۔۔۔اور تیزی سے ڈگ بھرتے بھرتے لان کراس کر کے بیرونی گیٹ تک گئی تھی۔۔۔۔

گیٹ کے باہر برہان کی گاڑی دیکھ کر اسکے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔وہ جلدی سے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا کتنا بڑا خواب تھا کہ وہ اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے۔۔۔۔۔

"یہ پہلی دفعہ ہے آئندہ میں تمہیں کہیں بھی لے جانے جا پابند نہیں ہوں"

وہ جیسے ہی گاڑی میں آکے بیٹھی برہان گاڑی اسٹارٹ کرتا بولا تھا۔۔۔

وائٹ ٹی شرٹ میں براون جینز کے ساتھ وہ ہینڈسم معلوم ہورہا تھا۔۔

چہرے پہ سنجیدہ تاثرات اسکی خوبصورتی میں اضافہ کرتے تھے ۔

بھورے سلکی بال بنا جیل کے کچھ ماتھے پہ بکھرے تھے کچھ سیٹ تھے۔۔۔

جبکہ اسکی کالی آنکھوں پہ سن گلاسسز لگا ہوا تھا ۔

ماریہ کے سیٹ بیلٹ باندھتے ہاتھ رکے تھے وہ مبہوت سی اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

"تم اتنے غصے میں نا رہا کرو برہان"

وہ اداسی سے بولی تھی---

"جب تم سنجیدہ ہوجاوگی تب میں غیر سنجیدہ ہوجاونگا"

وہ پھیکی مسکراہٹ اس پہ اچھالتا بولا تھا--وہ کبھی بھی تو اسے اچھی نا لگی تھی--

"تم جو بولو گے میں وہ کرونگی برہان-----

لیکن ایسا رویہ نہیں نا"

وہ لہجے میں نمی لائے بولی تھی---

"تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے---

اور پلیز ہر بار مجھ پہ احسان نا کیا کرو کہ میں تمہارے لیے کرسکتی یا وہ کرسکتی .. اپنے کام سے کام رکھا کرو"

وہ گاڑی کی اسپیڈ بڑھاتا چڑتا ہوا بولا تھا---

سب کے سامنے کہہ کر وہ پرسکون ہوئی تھی-----

کمرے میں آکر اسنے اپنی چیزیں سمیٹنا شروع کی تھیں--

حیام کے لیے اسے برا لگ رہا تھا لیکن کل رات کے بعد اسکا دل ہی خراب ہوگیا تھا---

ابھی وہ سوچتے ہوئے کام ہی کررہی تھی کہ ایکدم اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا---وہ آنے والے کی طرف۔دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی-- سمجھ چکی تھی کہ کون آئے گا اس لیے خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہی تھی---

"تم یہاں سے اپنے دن پورے کیے بنا نہیں جاوگی، پہلی اور آخری دفعہ میں تمہیں بتارہا ہوں، ریپیٹ نہیں کرونگا"

اسکے سر پہ کھڑے وہ ہزیانی انداز میں ڈھاڑا تھا---------جبکہ سامیہ بت بنی اپنی چیزیں سمیٹنے کے چکر میں تھی------جلدی جلدی اسنے اپنی پیکنگ کی تھی. --

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی یا تم مجھے اتنا ایزی لے رہی ہو کہ شاید جو میں کہہ۔رہا ہوں وہ کر نہیں سکتا-------"

وہ۔اسے مستقل نظرانداز کررہی تھی--------یہاں تک کے کل رات سے اسنے اسے دیکھا بھی نہیں تھا---دارم کو اسکا اس طرح سے نظرانداز کرنا اندر ہی اندر کھائے جارہا تھا--

"تمہاری مرضی کی مالک نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔میرا جب دل چاہے گا میں جاونگی۔۔۔۔۔۔۔اور میں آج ہی جاونگی۔۔۔۔۔۔۔پہلے تو تم یہ بتاو کہ میرے کمرے میں آنے کی اجازت کس نے دی ہے"

وہ کپڑے چھوڑ کے ہاتھ سینے پہ باندھ کے بولی۔تھی۔۔اسکی آواز میں شدید غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔

"کیا ہر وقت مرضی مرضی لگا کے رکھتی ہو۔۔۔۔۔۔۔میں نے کل کتنے پیار سے سمجھایا تھا کہ خود کو کور کر کے رکھنا اور رات ہی رات تم نے خود کو سوشل میڈیا کی زینت بنایا ہوا ہے"

"شرم تو تمہیں چھو کے بھی نہیں گزری"

اسکو ایک دم کندھوں سے پکڑ کر دارم نے بیڈ پہ دھکا دیا تھا اور وہ ایکدم بیڈ پہ جا کے گری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس افتاد کے لیے بلکل وہ تیار نا تھی۔۔۔اسے شدید غصہ تھا جب اسنے سامیہ کی رات ساڑھی والی پکس ضامن کے موبائل میں دیکھی تھیں۔۔۔۔۔

_____"میں ت۔۔۔۔تمہیں۔۔۔۔نہیں چھوڑونگی۔۔۔۔"

وہ روہانسی انداز میں بولی تھی ایکدم اسنے کہنیوں کے بل بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا لیکن دارم مڑے میں اسکے نزدیک آکر لیٹا تھا۔۔۔اور اسکی اٹھنے کی تمام کوشیشیں مسترد کردی تھیں۔۔۔

"تمہیں چھوڑنے لائق کب چھوڑونگا"

اتنے قریب سے اسکے چہرے کے نقوش کو وہ غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بڑی بڑی کالی آنکھیں۔۔۔

تھیکی ناک جس میں سلور نوز پن تھی۔۔۔نوز پن۔کو دیکھ کر اسکا دل مچلنے لگا تھا کہ وہ اسے کھینچ نکالے۔۔۔یہ ہی چیز تو اسے اس مقام پہ۔لے آئی تھی۔۔۔کتنی ایٹریکشن تھی اس میں۔۔۔۔اسکے برعکس بھرے بھرے گلابی گداز لب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گلابی گال جن پہ خفت کے آثار نمودار ہوگئے تھے۔۔۔

وہ حیران سا اس مکمل۔حسن کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

دو پل بعد وہ اس ٹرانس سی کیفیت سے باہر آیا تھا۔۔

لیکن چونکا تو تب تھا جب اسکے گلابی گالوں پہ آنسو پھیلے ہوئے تھے۔۔۔

ایکدم وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔شاید وہ غلط کرگیا تھا۔ ۔

"تم نہیں جارہیں اوکے"

وہ بیڈ سے اٹھتا نظریں چراتا بولا تھا ساتھ میں اسکے کھلے سوٹ کیس میں سے ڈوپٹہ اٹھا کر اس پہ ڈالا تھا۔۔۔

"یہ ڈال کر رکھا کرو

--تم لڑکیوں کے لیے ہی بنا ہے"

وہ کہتے ساتھ ہی اپنا کام کرکے پیچھے سے دروازہ بند کرکے جاچکا تھا----جبکہ وہ تکیے میں منہ چھپا کے زور زور سے رونے لگی تھی---

---

اپنے سامنے پھیلے ڈاکومنٹس کو وہ تاسف سے دیکھ رہی تھی--

منہ پہ اسکے سنجیدگی و غصہ بس گیا تھا--

"یہ اچھا نہیں کیا آپ نے"

وہ ساری چیزوں کو دور ہٹاتی نروٹھے پن سے بولی تھی--

"اگر تم راضی نہیں ہوئیں تو میں تم سے بات کرنا ختم کردونگا حیام"

ضامن کے لہجے و انداز میں ضد تھی--

"اس سے بات کرنے کا کیا تعلق ہے"

وہ جی بھر کے ناراض ہوئی تھی--

"ہاں تو پھر میری کوئی اہمیت نہیں ہے--------
اٹس اوکے تمہارا جیسا دل۔کرتا ہے ویسا کرو"

وہ بیڈ سے اٹھتا کاغزات لے کر بولا تھا--

"ن--نہیں نا"

وہ اسکا ہاتھ تھام چکی تھی--

"میں زبردستی نہیں کررہا حیام"
وہ سنبھل کے بولا تھا--

"لیکن ٹارچر آپ بہت کرتے ہیں----اور---
اور تنگ بھی--

وہ ڈاکومینٹس لیتی سائن کرتی بولی تھی-----اسکے چہرے پہ ایک درد تھا--کہ۔وہ یہ سب نہیں چاہتی لیکن ضامن کی۔ضد پہ اسنے ہار مان لی تھی-- صبح کے بعد اب وہ گھر آیا تھا اور اس نئی ضد پر وہ اٹل سا تھا--- جیسے یہ ضروری چاہتا ہو---------

"لیکن ٹارچر آپ بہت کرتے ہیں----اور---
اور تنگ بھی--

وہ ڈاکومینٹس لیتی سائن کرتی بولی تھی۔۔۔۔اسکے چہرے پہ ایک درد تھا۔۔کہ۔وہ یہ سب نہیں چاہتی لیکن ضامن کی۔ضد پہ اسنے ہار مان لی تھی۔۔ صبح کے بعد اب وہ گھر آیا تھا اور اس نئی ضد پر وہ اٹل سا تھا۔۔۔جیسے یہ ضروری چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ایکچوئلی تمہیں تنگ کرنے کی صرف اجازت مجھے ہے تب ہی۔۔۔۔ "

ڈاکومینٹس واپس لے کر وہ بولا تھا۔۔۔

"کیا میں کبھی آپکو تنگ کرسکتی ہوں"

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتی مضبوطی سے بولی تھی۔۔

"دیکھو حیام۔۔۔۔

وہ فائل برابر میں رکھتا اسکے ہاتھ تھام کر سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔حیام کو۔لگا تھا کہ۔شاید اسنے کچھ غلط کہہ دیا ہو۔۔۔

"ہسبینڈ وائف میں کچھ بھی فارمل اور پرسنل نہیں ہوتا۔۔۔۔

اگر تم مجھے تنگ کرنا چاہتی تو یہ حق تمہیں بلکل ہے۔۔

جب یہ بندہ تمہارا ہے تو تنگ کرنے کا حق بھی صرف تمہیں ہے۔۔۔

اور میں تمہارا کون ہوں"

سنجیدگی سے وہ شرارت پہ اتر آیا تھا۔۔

"آپ کو پتہ تو ہے کہ کون ہیں"
وہ جھجک سی گئی تھی۔۔

"میں بھولنے لگا ہوں اگر تم یاد دلادو تو میری یاداشت میں اضافہ ہوجائے گا"
اب بھی وہ شاید اسے چھیڑ رہا تھا۔۔۔ابھی حیام اسکو کچھ کہتی ایک دم دروازہ نوک ہوا تھا اور وہ پیچھا ہوا تھا۔۔

"ویٹ آ منٹ"
اسکے ہاتھ چھوڑ کے بولا تھا۔۔

"یس کم۔۔۔۔"
اسنے باہر آنے والے کو اجازت دی تھی۔حیام بھی سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

ملازم آیا تھا اور ضامن کو ایک پارسل دے کر گیا تھا۔۔

"یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔۔۔
سنا ہے کہ اگر بیوی کو منہ دکھائی میں کچھ دو تو وہ ہمیشہ سنبھال کے رکھتی ہے۔۔"

وہ باکس اسے تھما کر بولا تھا۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔"

وہ باکس لے کر اسے گفٹ ریپر سے آزاد کرنے لگی تھی۔

"مطلب یہ۔کہ اب اسے ہمیشہ سنبھال کر رکھنا بیوی۔۔۔"

بیڈ پہ کہنیوں کے بل لیٹتا وہ تھکے ہوئے انداز میں بولا تھا۔۔۔

حیام ان سنی کرکے باکس پہ سے ریپر ہٹا چکی تھی لیکن باکس کو دیکھ کر وہ چونک کے ضامن کو دیکھنے لگی تھی۔۔

"پ۔۔پھر سے"

وہ ہکلائی تھی۔۔۔

"آف کورس"

"لیکن میں یوز نہیں کرونگی اسے۔۔۔"

وہ گھبرائے ہوئے چہرے کے ساتھ بولی تھی۔۔

"لیکن کیوں۔۔۔"

وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

"ب۔۔۔بس ایسے ہی"

اسکے چہرے پہ اجنبیت برسنے لگی تھی۔۔

لیکن وہ اس سے واقعی ڈرنے لگی تھی.

"اوکے بٹ اسے اپنے پاس تو رکھ سکتی ہو نا۔۔

اب میں یہاں سے جاونگا تو تمہیں کال بھی تو کرونگا۔۔۔تو بات کیسے ہوگی اگر تم یہ نہیں لوگی تو"

وہ اسے سمجھاتا بولا تھا۔۔

"ک۔کہاں جائینگے آپ"

وہ۔ایک منٹ میں ہی ہراساں ہوگئی تھی۔۔اور اسکے جانے کا سن کر اسے اچھا خاصا دھچکا لگا تھا۔۔

"کراچی یار"

وہ مطمئن سا بولا تھا۔۔۔

"ک۔۔کیوں"

وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کیونکہ میری جاب ادھر ہی ہے تب ہی---پتہ تو ہے تمہیں"
ضامن کو اسکے بچوں جیسے سوال کچھ اچھے نا گے تھے.

"اور م--میں"
پر امید نظروں سے اس نے ضامن کو دیکھا تھا اور بے دھیانی میں موبائل کا باکس دور رکھ کے ضامن کے ہاتھ تھام کے بولی تھی--

"جان----جانیہ تم یہیں مام اور ڈیڈ کے ساتھ اسٹے کروگی. . . . "
وہ بامشکل مسکرایا تھا--

"ن--نہیں---میں آپ کے بغیر اکیلی یہاں ----نہیں"
اسکا سر نفی میں ہلا تھا---ساتھ ااکی آنکھوں میں نمی پھیلنے لگی تھی. . . .

"یار تمہارا ایڈمیشن بھی تو یہیں کروایا ہے -------میں آتا رہتا ہوں یہاں--
ڈونٹ وری وجیہہ ہے نا--------وہ تمہیں اکیلا نہیں ہونے دے گی*
آنکھوں سے پھیلتے آنسو وہ اسکے گالوں سے صاف کرتا بولا تھا--
اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ اس قدر جزباتی ہوگی-----

"اوکے"
وہ اسکے ہاتھ چہرے پہ سے جھٹکتی بولی تھی--.

کیا۔یہ سب وہ اب بتارہا تھا اسے۔۔

یا مزاق کررہا تھا۔۔اسے سمجھ نا آئی تھی۔۔۔

وہ ایکدم بیڈ پہ سے اٹھی تھی اور کھڑی ہوئی تھی۔۔

ضامن کو بغیر دیکھے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

اسے لگا تھا کہ اسکا سانس بند ہوجائے گا۔۔۔

بھاگتی ہوئی وہ سیڑھیا۔ عبور کرگئی تھی

جبکہ ضامن ہکا بکا۔دیکھتا رہ گیا تھا۔

کتنی آوازیں اسنے حیام۔کو دی تھیں لیکن اسنے ان سنا کردیا تھا۔۔۔

وہ لان میں آکر چلتی ہوئی گھر کی بیک سائڈ پہ بنے گارڈن میں آگئی تھی۔۔۔

بینچ پہ بیٹھ کہ وہ اپنا پسندیدہ مشغلہ رونے کا شروع کرچکی تھی۔۔۔

وہ شاید ضامن سے دور رہنا چاہتی تھی تب ہی وہ گھر کے بجائے گھر کے پچھلے حصے میں آگئ ء تھی۔۔

اسکا دماغ ماوف ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

پاوں بینچ پہ رکھ کے ہاتھ پاوں کے گرد باندھ چہرہ گھٹنوں میں چھپائے وہ تیزی سے رونے لگی تھی۔۔

"آپ --یہاں کیوں ہیں"

تانیہ بیگم جو کچن سے نکل رہی تھیں---حیام کو۔باہر جاتا دیکھ کہ وہ بھی۔رات میں ---انہیں اچھا نہیں لگا تھا---ضامن کی۔لاپرواہی انہیں نہیں اچھی لگی تھی-- اس وقت تو وہ باہر جانے سے سب کو منع کرتی تھیں --جبکہ۔حیام تو لان۔کے بجائے گھر کے پیچھے آگئی تھی---یہ حصہ سنسان رہتا تھا ------اگر اسے پتہ چلتا کہ وہ کہاں جارہی ہے تو یقیناً ااکے پاوں رک جاتے ----

اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولی تھیں--

حیام ڈھیٹ بنی ویلے ہی بیٹھی رہی تھی---

تانیہ بیگم اسکے قریب بینچ پہ ہی بیٹھ گئیں تھیں--

"حیام --کیا ہوا ہے *۔

اس بار وہ لہجے میں پیار سموئے بولی تھیں۔

"ک--کچھ نہیں. ----"

ان سے زرا سا دور کھسک کے چہرہ اٹھا کر وہ خفا خفا سی بولی تھی جیسے سب سے ناراض ہو----------

جبکہ تانیہ بیگم نے اسکا چہرہ اپنی سمت کیا تھا۔۔۔

حیام نے ایک نظر انہیں دیکھ کے نظریں چرائی تھیں اور چہرہ صاف کیا تھا جو مکمل طور پر بھیگ چکا تھا۔۔۔

تانیہ بیگم اسکو دیکھیتی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

اس اندھیرے میں بھی چمکتا دمکتا چہرہ. ۔۔۔

ریشم جیسے بال جو اسکے کندھے اور چہرے پہ پھیلے ہوئے تھے.

بڑی بڑی روشن آنکھیں جو رونے کی وجہ سے سرخ ہورہی تھیں

سیاہ لمبی گھنیری پلکیں۔۔۔

لرزتے ہوئے سرخ ہونٹ ۔۔۔وہ مبہوت سی ہوگئیں تھیں۔۔

"ض۔۔۔ضامن نے کچھ کہا ہے۔۔

ادھر دیکھیں میری طرف"

اسکا چہرہ تھوڑی سے تھام کر اپنی طرف متوجہ کرتی بولی تھیں۔۔

"نہیں"

"پھر کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔۔۔

آپکے ڈیڈ کو بلاوں یا۔۔۔وہ دیکھ لینگے آپکو پھر"

وہ اسکا رخ پھیرنا بڑی مشکل سے برداشت کرگئیں تھیں۔۔۔۔۔۔انہیں لگا تھا کہ شاید حیام کو ان کا یہاں بیٹھنا اچھا نا لگا تھا۔۔

"نہیں ۔۔۔۔

ڈیڈ کے نام پہ وہ حیرت سے انکی طرف دیکھ رہی تھی ۔۔

"آپ کو پتہ نہیں ہے کہ یہاں کتنی ٹھنڈ ہے اور آپ ایسے ہی بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔"

وہ اپنی شال اتار کے اسکے گرد ڈالتی بولی تھیں ۔۔۔

"مجھے نہیں لگ رہی ٹھنڈ ۔۔آپ واپس لے لیں"

وہ ناراضگی سے بولی تھی۔۔۔۔اب وہ آواز کے بجائے دل ہی دل میں رو رہی تھی.

"آپ کو پتہ ہے ہمارے گھر میں بیٹیاں نہیں روتی ہیں۔۔۔

اور آپ وجیہہ کو دیکھ لیں وہ کبھی آپ کو روتی نہیں لے گی۔۔

آپ کو میں نے ہر بار جب بھی دیکھا ہے اس طرح ہی روتے دیکھا ہے۔۔۔

ایسا کیوں۔۔۔۔؟"

وہ سنجیدگی سے بولی تھیں۔۔۔

"میں شوق سے نہیں روتی ہوں---

آپکا بیٹا مجھے رلاتا ہے--------"

وہ نمی سے بھری آنکھوں سے انکو دیکھتی ہوئی افسردگی سے بولی تھی----اسکے چہرے پہ بلا کے تاثرات نمایاں تھے----

"میرا بیٹا---

تانیہ بیگم حیرت سے اسے دیکھنے لگیں----------

"ضامن آپ کو رلاتا ہے"

وہ ایکدم سے مسکرائی تھیں-------

"میں مزاق نہیں کررہی ہوں"

وہ انکو مسکراتا دیکھتی بدگمان ہونے لگی تھی....

"آپ نے میرے بیٹے کو چنا ہے تو اب انہیں برداشت بھی کرنا پڑے گا--

یو نو--You know وہ تھوڑا سا خود سر ، ضدی ہے لیکن وہ آپکو رُلا بلکل نہیں سکتا----دیم شیور Damn sure"

حیام خاموش سی ہوگئی تھی---

"اب آپ بتائیں کیا کردیا ہے ضامن نے جو اس طرح آپ یہاں ہیں"
اسکا ملائم سردی سے ٹھنڈا پڑتا ہاتھ تھام کے وہ بولی تھیں--یہ پہلی دفعہ انہوں نے کیا تھا--نا جانے حیام میں کیا تھا کہ وہ اسکی طرف ایکدم کھینچتی چلی گئیں تھیں ---اکا رونا انہیں اچھا نا لگ رہا تھا--

"یار مام میں نے کچھ نہیں کہا------یہ رونے کی مشین ہے----آٹو میٹیکلی یہ کام شروع ہوجاتا ہے--آپ پریشان نا ہوئیں-------"

ضامن ناجانے کب سے وہاں تھا کہ انہیں خبر بھی نا ہوئی تھی--اب اس سے برداشت نا ہوا تو وہ قریب آگیا تھا--

"سدھر جاو ضامن------"
وہ اسے آنکھیں دکھاتی بولی تھیں-----

"مام سدھرا ہوا ہی ہوں----
آپکی بہو تھوڑی سے بگڑ رہی ہے اب"
وہ حیام کے برابر میں ہی بیٹھتا بولا تھا---اور اسکے کندھوں پہ سے شال اتارتا تانیہ بیگم کو واپس دیتا بولا تھا--

"اندر آئیں دونوں فوراً۔۔۔

ڈنر ٹائم۔ہوگیا ہے"

وہ ضامن کو دیکھ کر وہاں سے اٹھ گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔اور تحکمانہ انداز میں بول کر چلی گئیں تھیں۔۔۔انکے جانے کی دیر تھی حیام وہاں سے اٹھی تھی۔۔۔۔ اور جانے لگی تھی۔۔۔ضامن کے ساتھ بیٹھنے کا اسکا بلکل دل نہیں تھا۔۔۔

"کیا ہے بیوی۔۔۔۔"

اسکا ہاتھ تھام کر وہ بولا تھا۔۔

وہ کھڑی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش میں تھی کہ ضامن نے اسکا دوسرا ہاتھ بھی تھام کر اسکے گود میں بٹھالیا تھا کہ حیام کی پشت ضامن کے ساتھ لگی تھی جبکہ ضامن نے اپنے چہرہ حیام کے کندھے پہ رکھا تھا۔۔

حیام کی تو آنکھیں ہی اصل معنوں میں کھل گئیں تھیں جب ضامن کے دونوں ہاتھ اسے اپنے پیٹ پہ محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دل اچھل کے حلق میں آیا تھا۔۔۔

"بولو نا جانیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کوئی نیا لفظ پکڑ کے وہ لایا تھا۔۔

لیکن حیام لاچار سی سہہ رہی تھی.

"آ۔۔۔آپ ہٹ رہیں کہ۔۔۔ نہیں"

وہ حد سے زیادہ گھبرائی تھی۔۔۔۔اس ٹھنڈ میں بھی اسے پسینے سے آنے لگے تھے۔۔۔۔ ۔

"کمرے میں چلیں یا یہاں ٹھیک ہے۔۔۔ویسے یہ بینچ بھی کافی مزے دار لگ رہی ہے۔۔۔۔تب ہی تم کمرے سے یہاں آئیں تھیں۔۔۔۔ "

وہ اس کے عمل پہ چوٹ کرتا بولا تھا جبکہ حیام کی تو سٹی گم ہوگئی تھی. ۔اسکا رونا اب گھٹن میں بدل چکا تھا۔۔۔ضامن کے بازووں کے حصار میں اسے گھٹن ہورہی تھی جبکہ ڈر اسے مزید لگ رہا تھا۔۔۔دل تیزی سے ڈھڑک رہا تھا۔۔۔

"آ۔۔۔پ۔۔۔ک۔۔کیا کہہ رہے ہیں"

وہ ہکلائی تھی۔۔۔اسکا چہرہ جلنے لگا تھا۔۔۔دل کیا تھا یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ ۔۔۔آج رات اس بینچ پہ ہی سو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس پہ گرفت مضبوط کرتا ایک ہاتھ اسکے پیٹ سے ہٹاتا وہ اسکے کندھے تک لایا تھا۔۔۔۔۔اسکے ہاتھ حیام کو ابھی بہت خطرناک سے لگ رہے تھے ۔۔۔۔

"مجھے کھانا کھانا ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ شرم سے پانی پانی ہورہی تھی۔۔۔اور گارڈن میں ضامن کی یہ حرکتیں اسے جلا رہی تھیں۔۔

"اور مجھے بھی کھانا ہی ہے"
کندھے پہ سے اسکے بال ہٹا کر اب اسکی گردن پہ ہاتھ پھیررہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا انداز ایکدم۔ سنجیدہ سا ہوا تھا۔۔

"یہ کیا کررہے ہیں ضامن۔۔"

وہ۔رونے والی۔ہوگئی تھی۔۔۔آواز کپکپا رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے تمہیں کتنی آوازیں دی تھیں بیوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب تم کمرے سے جارہی تھیں"
قمیض کی بیک پہ۔لگی زپ پہ۔ہاتھ رکھتا وہ پوچھنے لگا تھا۔

یہاں حیام شرم سے پانی پانی ہوگئ تھی---
وہ اسے منع کرتی تو ضامن نے اسکی کونسا سننی تھی---
آنسو اسکے حلق میں پھنسے تھے------

"بہت ----بہت ساری"

وہ بے آواز رو۔رہی تھی----------آنکھیں بند کرکے وہ چپ سی ہوگئ تھی--

"میری بات کو تم نے ان سنا کردیا جانیہ"

وہ غصے سے بولا تھا--------

حیام کی رونے کی آواز اب ہچکیوں میں بدلی تھی جب اسے زپ کھلی ہوئی محسوس ہوئی تھی----

ابھی وہ۔مزید کچھ کرتا اسکی رونے کی آواز سن کے فوراً ہوش میں آیا تھا----اور اسکو بینچ پہ واپس بٹھایا تھا--------

"آئے واز جسٹ جوکنگ--------"

اسکے جھکے سر پہ۔سے بال۔سنوارتا وہ بولا تھا------
اسکا۔رونا اب اسے ازیت دینے لگا تھا---

"آ۔۔۔پ مزاق ۔۔۔کرت۔۔۔تے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرتے

وہ ہچکیاں لیتی خفگی کے بھرپور تاثرات چہرے پہ۔سجائے بولنے کی کوشش کررہی تھی۔۔

"میری۔۔۔جان۔۔۔ن۔۔نکال۔۔۔د۔۔دیتے ہیں"

اب اسے واقعی سردی سی لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔سردی کے مارے وہ کپکپارہی تھی۔۔۔۔۔

"اوئے میرا بچہ۔۔۔۔۔

وہ۔اسکے بچوں جیسے تاثرات، لہجے، اسٹائل پہ اسکو سینے سے لگاتا مسکراتا بولا تھا۔۔۔حقیقت میں وہ۔مزاق ہی کررہا تھا۔۔۔لیکن وہ۔اتنی۔سریس ہوجائے گی اسے نہیں پتہ تھا۔۔

"تمہیں بھوک لگ رہی ہے پہلے کھانا کھالیتے ہیں پھر یہاں سے کنٹینیو کرینگے۔۔ "

اسے اسکے بازووں میں گرمائش کا۔احساس ہوا تھا لیکن ضامن نے اسے یکدم گود میں اٹھایا تھا اور بازووں میں بھر کے اندر کی جانب لے گیا تھا۔۔۔۔

کمرے کی بالکونی میں کھڑا گرل پہ ہاتھ رکھے لان میں جھانکتے ہوئے وہ ضامن کے انتظار میں تھا۔۔۔

"ہاں بول بھائی"

بالکونی کے اندر آتے ہوئے ضامن لکڑی کی جدید طرز سے بنی ہوئی کرسی پہ بیٹھا تھا۔۔۔

"تم بھی چل لیتے تو اچھا ہوتا ۔۔۔

اب سب مجھے اکیلے دیکھنا ہوگا"

دارم اب گرل سے ٹیک لگا کر سینے پہ ہاتھ باندھتا بولا تھا۔۔نظریں اسکی ضامن کے چہرے پہ تھیں۔۔۔

"ایک ہفتہ دو مجھے۔۔۔

پھر میں نے آ ہی جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

ٹانگ پہ ٹانگ جمائے وہ آرام دہ حالت میں بیٹھا تھا جبکہ ایک ہاتھ میں اسکے کافی کا مگ تھا۔۔۔

"عجیب ہو تم یار"

وہ کرسی پہ آ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔اور اسکے ہاتھ سے کافی کا مگ لیا تھا۔۔۔

"کام دیکھ لینا تم۔۔۔اوکے بیٹے۔۔۔اور زرا میری سالی کو صحیح سے لے کر جانا ۔۔۔تمہاری شکایتیں آئی ہیں میرے پاس"

ضامن اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا تشویش زدہ لہجے میں۔بولا۔تھا۔۔

"رعلی۔۔۔میں نے کیا اسے بیچ راستے میں چھوڑا تھا جو اسنے تم سے شکایتیں کی۔ہیں" دارم کو۔شاید لگا تھا کہ۔وہ ضامن۔کو۔سب بتا چکی ہے لیکن ضامن سے کونسا وہ۔ڈرتا تھا۔۔

"ارے میرا مطلب ہے کہ۔۔۔تم اسے تنگ نہیں کیا کرو۔۔اگر کچھ کہہ نہیں رہا تو یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اوقات سے باہر آو اور فری ہوجاو۔۔۔۔"

ضامن نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔

"یار ہماری لڑائی ہوجائے گی اب۔۔۔۔" دارم کو اچھا نا لگا تھا۔۔۔
"اس لڑکی کے لیے تم مجھے یہ نہیں کہہ سکتے اگر مسِلہ ہے تو خود لے جاو۔۔ویسے بھی تم نے ہی مجھے لانے کا کہا تھا۔۔مجھے بلکل کوئی شوق نہیں ہے کہ اس حسن کی۔ملکہ کا ڈرائور بننے کا۔۔۔۔۔۔"

دارم تپ کے بولا تھا۔۔

"مطلب تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ حسن کی ملکہ ہے"

ضامن محظوظ ہوا تھا۔۔۔

"شٹ اپ ضامن۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔

"مام اس سب کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

برہان لنچ کے بعد اپنے کمرے میں آیا تو ایک دم ہل کے رہ گیا تھا۔۔۔

اپنے کمرے کو اتنا دیکو ریٹ دیکھ کے اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"بیٹا یہ تو کرنا ہی تھا۔۔۔"

وہ اک دو چیریں سمیٹتی بولی تھیں۔۔۔

"واٹ یو مین۔۔۔میرا ایسا کوئی ارادہ موڈ۔ نہیں تھا مام۔۔۔"

وہ چلایا تھا۔۔اپنے بیڈروم کو پورا سجا ہوا دیکھ کے وہ چڑ کے رہ گیا تھا۔۔

"تمہارا ارادہ نہیں تھا لیکن ماریہ کے تو ارمان ہونگے نا اور ویسے بھی حیام کے ٹائم تم نے ایک ایک چیز خود ڈیکوریٹ کی تھی۔۔۔بیٹا لڑکیاں بہت نازک ہوتی ہیں۔۔۔اپنے لہجے کو

دھیما رکھنا۔۔اور اب ریسٹ کرلو پھر سلون چلے جانا۔۔میں سارا سامان بھجوا دیتی ہوں ڈرائیور کے ساتھ"

اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر آرزو بیگم نے اپنی طرف سے بہترین طریقے سے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

"لیکن مام۔۔۔اس سے زیادہ مجھ سے امید نا رکھیں آپ۔۔
چاہتے ہوئے بھی میں اسے وہ مقام نہیں دے سکونگا جو دینا چاہیے ایک بیوی کو"

وہ تھکے ہوئے انداز میں صوفے پہ بیٹھا تھا۔۔

"عورت میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ مرد کو اپنی طرف راغب کرہی لیتی ہے.
وقت گے گا لیکن سب ٹھیک ہوجائے گا"

آج اسکی بارات کا ڈے تھا۔۔انکی شادی بلکل۔ سمپل رکھی گئی تھی۔۔۔۔

"برہان انکی بات سن کر چونک سا گیا تھا۔۔کیا وہ اتنی جلدی اسکی طرف راغب ہوجائے گا۔۔۔۔۔۔۔اسکا دماغ کل رات سے یہ ہی۔سوچ رہا تھا۔۔ناجانے کس طرح وہ رات میں رئیکٹ کرسکے گا"

فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی وہ موبائل میں گم ، ہیڈ فون کان سے لگائے مسکرائے پہ مسکرائے جارہی تھی---

دارم ایک بار پھر اس کو ڈراپ کرنے کے لیے قربانی کا بکرہ بنا ہوا تھا---

اور پھر اتنے لمبے سفر میں اسے بوریت کا احساس ہوا تھا---

وہ چاہتا تھا کہ وہ سب چھوڑ کر اسکی کم از کم بوریت ہی ختم کردے --

اب اس کی برداشت سے باہر ہورہا تھا-----

جب اسنے سامیہ کے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا اور ڈیس بورڈ پہ پھینکا تھا--

سامیہ نے پل بھر میں دارم کو دیکھا تھا جہاں سنجیدگی چھائی۔ہوئی تھی اور پھر اپنے فون کو جو ڈیش بورڈ پہ پڑا تھا--

اپنے کانوں سے اسنے ہیڈ فونز ہٹاَ ؤں ے تھے اور اپنا ہاتھ ڈیش بورڈ کی طرف بڑھایا تھا

"خبردار جو تمہارا ہاتھ اس طرح آیا"

اسکا ڈیش بورڈ کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ تھام کے وہ غصے سے بولا تھا --

"یہ کیا بدتمیزی ہے"

"میرا فون کیوں لیاہے تم نے"

سامیہ ایکدم روہانسی سے انداز میں بولی تھی --

دارم سے وہ تھوڑا جھجکنے اور ڈرنے لگی تھی ---

جب سے اسنے جو تماشے کیے تھے تب سے وہ زرا تمیز میں آگئی تھی۔

"بدتمیزی کب ہے یہ"

اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے دباتا وہ بولا تھا۔ --سامیہ کو۔ اسکی گرفت میں سختی سی محسوس ہوئی تھی۔ -

"میرا ہاتھ تو چھوڑ دو *

وہ۔ منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔ --

دارم نے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔ --

"اب تم اپنے موبائل کو ہاتھ نہیں لگاوگی"

دارم اٹل لہجے میں بولا تھا۔ -

"کیوں "

سامیہ نے فوراً پوچھا تھا۔ -

"کیونکہ مجھے بھوک لگی ہے اور تم مجھے جلدی سے کچھ کھلاو"

وہ اسکو دیکھتا طنزیہ مسکراہٹ سمیت بولا تھا۔ --

می۔ ۔میں کھلاوں"

سامیہ نے خود کی طرف اشارہ کرکے بولا تھا۔ ۔جیسے یقین دہانی کرنا چاہتی ہو۔ ۔

"یس تم ۔۔۔جلدی کرو"

وہ ہامی بھرتا بولا تھا۔

"گاڑی کچھ دیر روک لو ۔۔اور خود کھالو"

وہ اپنی طرف سے صحیح مشورہ دیتی بولی تھی کیونکہ وہ حد سے زیادہ اب کنفیوز سی ہوئی تھی۔

۔دارم کی نظریں اسے گھبرانے پہ مجبور کردیتی تھیں ۔

"تم سے مشورہ نہیں مانگا ہے میں نے"

اسنے سامیہ کو آنکھیں دکھائیں تھیں۔ ۔

ناچاہتے ہوئے وہ سیٹ پیچھے کرکے بیک سیٹ سے کھانے کے پیکٹ اٹھا کر انہیں چھاننے لگی تھی۔ ۔۔۔

کافی دیر چھاننے اور سوچنے کے بعد اسنے سینڈ وچ کا ریپر اٹھایا تھا۔ ۔۔باقی کچھ اور کھلانا تو اس کے لیے مشکل تھا۔ ۔۔۔سینڈوچ وہ باآسانی دور سے پکڑ کے اسے کھلا۔ سکتی تھی۔

۔۔۔۔۔۔یہ۔ سوچتے ہوئے اسنے سینڈوچ چوز کیا تھا۔ ۔۔دارم اسکو۔ وقفے وقفے سے دیکھ رہا تھا۔ ۔۔

سینڈوچ کو ریپر سے آزاد کر کے اسنے کارنر سے پکڑا تھا اور دارم کے منہ کی طرف بڑھایا تھا اور اپنا ہاتھ کافی دور رکھا تھا کہ اسکے منہ۔ سے ٹچ نا ہوسکے۔ ۔

"زیادہ ہوشیاری مت کرو۔ ۔۔۔۔۔اس طرح جانور کھاتے ہیں منہ سے توڑ توڑ کے۔ ۔۔ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے پیس کر کے نوالے کی شکل میں میرے منہ میں ڈالو"

دارم اسکو۔ تیز نظروں سے دیکھا بولا تھا۔ ۔۔کہ سامیہ نے اسکی آواز سے ڈر کے فوراً ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔

"کتنے سال کی ہو تم"

"بہت چھوٹی ہوں تم سے"
وہ سینڈوچ کے نوالے توڑتی منہ بنا کے بولی۔ تھی اسکے چہرے پہ۔ خفگی تاثرات بکھرے تھے۔ ۔

"ایکسرا جواب نا دیا کرو جتنا پوچھا جائے وہ ہی بتایا کرو۔ ۔
زیادہ بولنے والی لڑکیاں کسی زہر سے کم نہیں ہوتی ہیں"

وہ چڑا تھا۔ ۔

"بیس کی ہوجاونگی آٹھ مہینے بعد"

ایک نوالہ وہ۔ اسکے منہ کی طرف بڑھاتی بولی تھی۔ ۔

"کب تک شادی کرنے کا۔ ارادہ ہے تمہارا"

وہ کھاتا ہوا بولا تھا۔ ۔اسے لگتا تو تھا کہ۔ وہ۔ ٹین ایجر ہے لیکن جتنی وہ تیز تھی۔ اس سے وہ اچھی خاصی بائس اکیس سال کی لڑکی لگتی تھی۔

"ک۔ ۔کیا مطلب ہے"

اسکی آواز لڑکھڑائی تھی۔ ۔

"کس عمر میں شادی کروگی"

اب وہ زور دیتا بولا تھا۔ ۔۔۔۔

"پچ۔ ۔۔ پچیس۔ ۔۔"

وہ۔ ہکلائی تھی اسے سمجھ نا آیا تھا کی کیوں پوچھ رہا ہے۔ ۔۔

"کیا پاگل ہوگئی ہو اتنا انتظار۔ ۔۔۔"

وہ ایکدم بے ساختہ بولا تھا۔ ۔

"میرا مطلب ہے لڑکیوں کی۔ شادی کی۔ عمر بیس سب سے اچھی ہوتی ہے۔ ۔۔۔پھر بڑی عمر میں دلہن بن کے اچھی نہیں لگوگی"

اپنی طرف سے وہ سمجھاتا بولا۔ تھا۔ ۔وہ اسے نہیں بلکہ خود کو سمجھا رہا تھا۔ ۔۔

"مطلب اب تم بتاوگے کہ میں کب اچھی لگونگی دلہن بن کر اور کب نہیں۔۔۔

وہ کڑے تیور لیے اسے دیکھنے لگی تھی۔ ۔۔۔دارم زرا سا مسکرایا تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔کھانا کھلاو تم۔۔۔"

وہ نظرانداز کرگیا تھا۔۔

"کیا کررہی ہو ۔۔۔۔

آئے ہائے۔۔۔۔حیام کی بچی تم پڑھنے جاوگی۔۔۔"

وجیہہ آفس سے آ کر اسکے بیڈ روم میں ہی چلی آئی تھی۔۔ حیام بیڈ۔پہ۔کتنابیں بکھرائے بیٹھی تھی جو ضامن نے اسے کچھ دیر پہلے کورس کی بکس لا کر۔دی تھیں۔۔۔اسکی آواز پہ اسنے دھیان کتابوں کی طرف سے ہٹایا تھا۔۔

"تم مزاق اڑا رہی ہو میرا"

وہ وجیہہ کے کھلتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"دیکھو بہن۔۔تعلیم ایک زیور ہے اور یہ زیور سب لیے پاس ہونا چاہیے۔۔۔۔۔"

وہ آنکھ دباتی مزاقیا لہجے میں بولی تھی۔۔ضامن ن ء اسے باتیا تھا کہ وہ حیام پڑھنے پہ راضی نہیں تھی لیکن ضامن نے زبردستی کی۔۔

"شادی کے بعد پڑھ کے میں کیا کرونگی۔۔۔۔۔۔۔"

حیام منہ بنا کے بولی تھی اسے بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔۔

"ضروری تو نہیں ہے نا شادی کے بعد بچے ہی پالے جائیں۔۔۔۔"

"اگر تمہیں بچے ہی پالنے ہیں تو کوئی بات نہیں۔۔۔ضامن کو بلا کے بول دو ۔۔کہ اب میری عمر بچے پالنے والی ہے۔۔۔مجھے نہیں پڑھنا۔۔۔۔۔۔"

وجیہہ کاوچ پہ بیٹھتی سریس لہجے میں بولی تھی۔۔

"آہستہ بولو وجیہہ۔۔۔۔۔باتھ روم میں ہی ہیں وہ"

وجیہہ کی تیز آواز پہ وہ زور سے بولی تھی۔۔بچے کے لفظ پہ اسکا چہرہ سرخ۔سا ہوا تھا۔۔۔

"تو----------آئے گا باہر تو یہ ہی بولونگی میں"
وہ۔ضدی لہجے میں بولی تھی جبکہ حیام سر پکڑ کے رہ گئی تھی۔۔

"وجیہہ --- تم ابھی جاو --- کل آنا---ابھی ویلے بھی رات ہوگئی ہے---"
حیام صوفے سے کھڑی ہوتی جلدبازی میں بولی۔تھی۔۔کچھ بھروسہ بھی نا تھا ویلے بھی یہ تینوں دوست بہت بے باک تھے۔۔

"ارے ضامن کو تو باہر آنے دو یار"
وجیہہ آنکھیں نکال کے بولی تھی۔۔

"نہیں تم جاو"
وہ زبرستی کرتے ہوئے اسے کمرے سے نکال چکی تھی۔۔

اسکو کمرے سے نکال کے وہ سکون میں آئی تھی۔۔۔ضامن تو تھا ہی بے شرم وجیہہ بھی کم۔نا تھی۔۔یہ اسکا تجزیہ تھا۔۔۔

ریڈ کلرڈ کی کمر تک آتی شرٹ میں گولڈن کام سے بھرے لہنگے کو زیب تن کیے بلیک ڈوپٹہ جس کے کارنرز گولڈن رنگ کے کام میں تھے۔۔۔بالوں کا لوز جوڑا جبکہ چہرے پہ

بکھری شرارتیں لٹیں۔۔۔۔ماتھے پہ ماتھہ پٹی سیٹ کیے سرخ۔لپ اسٹک سمیت ، لائٹ میک اپ کیے وہ حسین لگ رہی تھی۔۔آج کے دن وہ خود سے تیار ہوئی تھی۔۔۔اسنے بلکل بھی کوشش نا کی تھی کہ پارلر جا کر تیار ہو۔۔۔۔ویسے بھی وہ ملٹی ٹیلنٹڈ تھی خود کو سنوارنا اچھی طرح آتا تھا۔۔

آج کے دن وہ بے حساب خوش تھی۔۔۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ پنکھ لگا کر ہوا میں اڑے۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے انکا نکاح ہوا تھا اور اب وہ اسکی بیوی۔۔مسز ماریہ برہان بنے برہان اور اپنے کمرے میں مرر کے سامنے کھڑی اس چونکا دینے والے روپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازے کی طرف آتے قدم کو وہ سن کر فوراً بیڈ کی طرف بھاگی تھی اور گھونگھٹ ڈال کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔آنے والے لمحات کے لیے اسکا دل بلیوں کی طرح اچھل۔رہا تھا۔۔۔۔۔۔چہرے پہ خوبصورت تبسم تھا۔۔۔

برہان دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اور دروازہ لاکڈ کیا تھا۔۔۔۔۔۔ماریہ کا ناچاہتے ہوئے بھی دل زورو سے ڈھڑک رہا تھا۔۔اتنی بولڈ ہونے کے باوجود بھی وہ گھبرا سی گئی تھی۔۔فطری شرم و حیا اسکے چہرے پہ پھیل گئی تھی۔۔۔۔

دروازے سے ٹیک لگائے وہ کھڑا ہوگیا تھا جیسے خود کو کمپوز۔کررہا ہو۔۔۔۔جبکہ ماریہ کے لیے یہ لمحے گزرانا مشکل سے ہورہے تھے۔۔۔

پھر وہ ایکدم اسکے پاس آنے کے بجائے باتھ روم کی سمت بڑھ گیا تھا۔۔اور لاکڈ کرلیا تھا۔۔

ماریہ نے گھونگھٹ ہٹا کر کمرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔موم بیتیوں کی روشنی سے روشن یہ۔پھولوں سے مہکتا کمرہ کون نہیں چونکتا۔۔لیکن برہان کو تو فرق ہی نہیں پڑا۔۔۔۔

وہ بیٹھ کے انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔۔دس منٹ بعد وہ نائٹ گاون میں واپس آیا تھا۔۔۔اور اب بھی وہ۔اسکے پاس نا آیا تھا بلکہ بیڈ کی اپنی سائد جاکے بیٹھ گیا تھا۔۔۔شاید اسکو ماریہ کے مقابل بیٹھنا چاہیے تھا لیکن اسکا۔دل بھی نا کیا تھا کہ۔ماریہ پہ نظر بھی ڈالے۔۔۔

"ماریہ پلیز چینج یور ڈریس۔۔۔
بیڈ کراون سے ٹیک لگاتا کمبل پاووں پہ پھیلاتا بولا۔تھا۔۔
ماریہ نے اچھنبے سے اسکی طرف دیکھا تھا کہ سننے میں غلطی ہوِی ہو۔۔۔

"برہان۔۔
ماریہ نے ہلکے سے کہا تھا۔۔

"یار آئے وانا ٹو سلیپ رائٹ ناو---
ہم صبح بات کرلینگے-----"

آنکھوں پہ بازو رکھتا وہ محتاط انداز میں بولا تھا--

ماریہ کو نا جانے کیا-ہوا تھا --برہان کی-اس حرکت پہ اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے----------

وہ بیڈ سے اٹھی تھی اسی وقت برہان بھی متوجہ ہوا تھا------چوڑیوں پائل کی آواز پہ اسکا-دھیان ن چاہتے ہوئے بھی اسکی طرف گیا تھا---ماریہ نے ڈوپٹہ سر سے اتار کر بیڈ پہ-رکھا تھا جہاں سے وہ-اٹھی تھی-اور الماری کی طرف چلی گئی تھی------برہان کی طرف اب اسکا دھیان بلکل بھی نا تھا---جبکہ برہان-اسکے دو آتشہ روپ کو دیکھ کر مبہوت سا ہوا تھا----------

لیکن جلد ہی وہ خود کو کمپوز-کرتا آنکھیں موند گیا تھا---------جبکہ-وہ ڈریسنگ روم کی طرف چلی-گئی تھی---

شام کو وہ صحیح سلامت سامیہ کو ڈراپ کرچکا تھا۔۔۔اور دو دن کے لیے وہ۔لاہور ہی میں اسٹے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

ابراہیم۔صاحب سے بیٹھ کر اسنے آج اچھی خاصی باتیں کی تھیں۔۔جس میں اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ فلاح یونی میں۔پڑھاتے ہیں۔۔۔۔

ایک مسکراہٹ اسکے چہرے پہ پھیلی تھی۔۔
پچھلے کافی ٹائم۔سے وہ سامیہ کو ہی سوچ رہا تھا۔۔۔
ولیمے والے دن شاید اسنے غلط کیا تھا لیکن بعد میں یہ۔۔۔"تمہارے ساتھ ایسا ہی۔ہونا چاہیے"

وہ۔ہنس دیا تھا۔۔

صبح اٹھ کے وہ بیدار ہوا تھا۔۔۔۔

جلدی جلدی وہ تیار ہوا تھا۔۔۔۔

اور گاڑی لے کر مشن نمبر ون کے لیے نکلا تھا۔۔۔

ہارش ڈرائونگ کرتے ہوئے وہ یونی کے داخلی گیٹ تک پہنچا تھا۔۔۔

گاڑی پارک کرکے وہ باہر نکلا تھا۔۔گلاسس آنکھوں پہ لگائے تھے۔۔۔اور آگے کی طرف بڑھا تھا۔۔

ابراہیم۔صاحب کے بتائے ہوئے وقت پہ وہ آگیا تھا۔۔اس وقت وہ فری ہوتے تھے۔۔۔

انکے آفس کا۔دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔اجازت ملنے پہ۔وہ اندر آیا تھا۔۔

"اسلام و علیکم"

وہ کرسی پہ بیٹھتا ہوا سلام دعا کرنے لگا تھا۔۔۔

"کافی ، چائے یا جوس"

فون ہاتھ میں اٹھاتے ابراہیم صاحب بولے تھے۔۔

"انکل بس آپ کا کچھ قمیتہ وقت"

دارم کے جواب پہ وہ لاجواب سے ہوئے تھے۔۔۔

مسکراتے ہوئے کافی کا آرڈر کیا تھا۔۔

"اور ٹیچنگ کے علاوہ آپکو سیاست میں انٹرسٹ ہے انکل "

وہ بے تکلفی سے بولا تھا۔

"نہیں۔۔لیکن۔جو لوگ سیاست کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر ناچاہتے ہوئے بھی مجھے دلچسپی ہوجاتی ہے"

وہ مودبانہ۔انداز میں بولے تھے۔۔

"کیمیسٹری کیا سوچ کے انکل آپ نے لی۔۔۔مطلب ان کیمکلز کے ساتھ کیسے کھیل لیتے ہیں"

وہ۔کسی طرح ان کو اپنے ہاتھوں لینا چاہ۔رہا تھا۔

"وہ کہتے ہیں نا۔۔۔جو چیز نصیب میں ہو۔اس سے پیار ہو ہی جاتا ہے۔۔
پڑھنا فزکس چاہتا تھا ملی کمیسٹری۔۔۔اور پھر کمیسٹ تک کا۔سفر۔۔۔۔۔۔"

وہ بولے تھے۔۔

"آپ بتائیں اپنے بارے میں کیا پڑھا ہے آپ نے"
کیا کرتے ہو۔۔۔"

اسٹوڈنٹس کے اسائمنٹ پہ سائن مارتے وہ بولے تھے۔۔

"میں عوام کی خدمت کرتا ہوں انکل۔۔۔
پڑھا کچھ خاص نہیں۔۔۔گریجویشن کیا رو رو کر۔۔۔پھر دو سال۔اٹیمپ دے کر سی ایس ایس کیا۔۔۔اور پھر فورس جوائن کرلی۔۔۔"

اسائمنٹس کو۔ غور سے دیکھتا وہ بولا تھا۔۔۔

"سی ایس ایس بھی رو رو کر کیا ہے کیا۔۔۔

ویری ایمپریسو"

انکا۔ہاتھ رکا تھا اور اب وہ اسکی طرف دیکھتے بولے تھے انکی بات پہ۔وہ ہنسا تھا۔۔

"ارے نہیں انکل۔۔۔۔۔۔میری کزن ہے وجیہہ اسنے مجھے اور ضامن کو پڑھنے میں بہت مدد کی۔۔مطلب انٹرسٹ دیولپ کیا۔۔۔"

"میں بھی یہ ہی کہہ۔رہا ہوں کہ سی ایس ایس از ناٹ آ ایزی گیم"

وہ ہولے سے مسکرائے تھے۔۔

"اچھا انکل میں آپ کو کیسا لگتا ہوں "

ایک ہاتھ سے اپنے بال سنوارتا ، براون جیکٹ کا کالر ٹھیک کرتا چہرے پہ سنجیدہ تاثرات سمیت وہ بولا تھا۔۔

ابراہیم صاحب اسکو دیکھ کر ہولے سے مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

"آپ تو بہت نیک بچے ہو۔۔۔"

وہ اسکے بال اپنے ہاتھ سے بگاڑتے بولے تھے جس کی وجہ سے اسکے سیٹ کیے بال پھر سے ماتھے پہ بکھرے تھے.

"کیا مجھے نیک لڑکی مل جائے گی پھر--

وہ کہتے کہتے رکا تھا جب کہ ابراہیم صاحب نے ایکدم چونک کے اسے دیکھا تھا. -

"میرا مطلب ہے انکل کیا میں اتنا نیک ہوں کہ کوئی بھی باپ مجھے اپنی بیٹی باآسانی دے دے"

انکے ہاتھ تھام کر وہ تکلف بھرے انداز۔میں بولا تھا---

"اتنا اچھے ویل پوسٹ پہ ہو---اسٹرانگ بیک گراونڈ ہے ---فورس ساتھ ہے--تو بلکل کوئی بھی باپ۔آنکھ بند کرکے اپنی بیٹی دے دے گا-------"

وہ بولے تھے-----جو بولے تھے سچ بولے تھے.

"کیا آپ کو مجھ پہ بھروسہ ہے انکل اتنا"

"اگر آپ پہ بھروسہ نا ہوتا تو اپنی جان سے عزیز بیٹی کو اکیلے آپ کے ساتھ اسلام۔آباد نا بھیجتا----------"

وہ اسے اعتماد دلاتے بولے تھے--

"انکل۔۔۔ تھینکس۔۔۔۔"

وہ خوش سا ہوا تھا۔۔۔لیکن پھر ایک دم گھبرایا تھا۔۔

"ان۔۔انکل میں کہنا۔۔۔میں کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔وہ اتنا کانفیڈینٹ ہو کر بھی گھبرا گیا تھا۔۔۔

"ہمم" انہوں نے اسے تسلی دی تھی تاکہ وہ اپنی بات پوری کرسکے۔۔

"ان سمپل۔وے انکل۔۔۔۔۔مجھے آپکی بیٹی چاہیے ہمشیہ کے لیے۔۔۔۔۔کیا آپ۔دینگے"

وہ آنکھیں بند کرتا بولا تھا۔۔۔

ابراہیم صاحب بلکل ناچونکے تھے۔۔۔اتنی عمر میں وہ لوگوں کے لہجے ، نیت سب جج کرسکتے تھے۔۔ویسے بھی وہ سمجھ چکے تھے کہ۔وہ کیا۔چاہتا ہے۔۔

"آپ کو پتہ ہے آپ کیا۔کہہ رہے ہیں"

"جی انکل میں کوئی ٹین ایجر تھوڑی ہوں۔۔۔۔کوئی ایف بی کا فیک سا ٹین ایجر بلکل نہیں ہوں۔۔ستائس سال کا میچیورڈ لڑکا ہوں۔۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے میں کیا۔کہہ۔رہا ہوں"

وہ اب زرا کانفیڈینٹ سے بولا تھا۔۔

"آپکی فیملی کہاں ہے پھر"

"انکل پہلے میں خود آپکو ایمپریس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ فیملی۔کا کیا ہے رات تک میری فیملی آپکے گھر موجود ہوگی۔۔۔ لیکن پہلے آپ مجھ سے ایمپریس تو ہوجائیں مجھے انڈراسٹینڈ کرلیں میرے ایموشنز دیکھ لیں۔۔۔۔*

"تو پھر آپ فیملی کو کب لے کر آئینگے*

وہ مسکراہٹ ضبط کرکے بولے تھے۔۔

"جب آپ کہیں۔۔۔۔۔۔"

اوکے بیٹا میں ٹیکسٹ کردونگا۔۔ابھی لیکچر کا وقت ہوگیا ہے"

کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ فائل اٹھاٹے بولے تھے۔۔۔۔جبکہ دارم انہیں دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔انکے جانے کے بعد۔وہ۔کھل کے ہنسا تھا۔۔

: کھڑکیوں سے آتی روشنی سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔کڑوٹ لے کر وہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔بیڈ پہ نیا اضافہ دیکھ کر اسے زرا سا بھی اچھا نا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

: کمبل ہٹاتا وہ نہانے کی غرض سے باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ماریہ سوئی جاگی کیفیت میں اسے دیکھتی رہ۔گئی تھی۔۔

_____._____._____

ضامن کو آفس بھیج کر وہ بیڈروم میں آئی تھی۔۔۔۔

دو دن بعد اسنے ضامن کا۔دیا ہوا موبائل چیک کیا تھا۔۔

واٹس ایپ، فیس بک، مسینجر، انسٹا، اسنیپ، ایمو، ہر طرح کا ایپ پہلے ہی اسٹور تھا۔۔۔۔۔۔

یہاں تک کے واٹس ایپ بھی بنا ہوا تھا۔۔۔۔

_____

اسکا دھیان۔ہمیشہ کی طرح فیس بک پہ گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈرتے ڈرتے اسنے ای میل اور پاسورڈ۔ڈال کے لاگ ان کیا تھا۔۔۔۔۔

ناٹیفیکشن بھلا کر بس وہ آئی ڈی کو ڈی ایکٹیویٹ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی اسنے آن ہی کی تھی کہ مسینجر پہ رنگ ہوئی تھی۔۔۔۔

ناٹیفیکشن دیکھ کے ایک نظر اسنے کمرے کے دروازے پہ ڈالی تھی جو بند تھا۔۔۔۔۔۔۔ مسینجر کو آپن کرنے کے بعد اسکی پہلی نظر پہلی چیٹ پہ پڑی تھی جہاں اسے ابھی ابھی ٹیکسٹ موصول ہوئے تھے۔۔۔

چیٹ کا نام دیکھ کے اسکا دل شدید برا ہوا تھا۔۔

اسے نہیں پتہ تھا کہ ماریہ نے اسے کیوں مسیج کیے ہیں ۔۔

اسکا ارادہ سین کرکے چھوڑ دینے کا تھا۔۔۔تب ہی اسنے اسکی چیٹ کھولی تھی۔۔

لیکن ماریہ کی طرف سے بھیجی گئیں تصاویر دیکھ کر اسکو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

یہ کچھ ریسینٹلی پکچرز تھیں۔ جو ماریہ اور برہان کی برات کی تھیں۔۔

اسکا دل تو کیا تھا کہ ماریہ کو کوئی اچھا سا جواب دے لیکن تصاویر دیکھ کے ہی اسکا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔تصاویر کچھ اس طرح کی پوز کی تھیں کہ وہ دیکھ کے دنگ رہ گئی تھی۔۔

چیٹ بیک کرکے اسنے مزید چیٹس دیکھی تھیں۔۔۔اور اب نیچے والی چیٹ دیکھ کے اسکے چہرے کا رنگ سا اڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"ی--یہ کیا ہے---"

وہ ایک ہاتھ منہ پہ رکھتی بے ہوش ہونے کو تھی --------جس چیز کی وجہ سے اسنے موبائل ہی توڑ دیا تھا اب اسے دیکھ کے ہاتھ ٹھنڈے پڑنے گے تھے---

ایکدم دروازہ کھلنے پر اسکا رہا سہا سکون بھی ختم یوگیا تھا---

موبائل ہاتھ سے پھسل کے زمیں پہ گرا تھا --جبکہ وہ خود آنے والے کو اچانک دیکھ کے کھڑی ہوگئی تھی---

"ہائے---کیا ہوا"

ضامن دروازے کو کھول کر اندر آیا تھا اور کبرڈ کی طرف بڑھتا ہوا بولا تھا ----جبکہ حیام نے اسکو کبرڈ کی طرف بڑھتا دیکھ کے موقع سے فائدہ اٹھا کر پاوں کی مدد سے موبائل بیڈ کے نیچے کیا تھا---

"آپ کیسے آگئے"

چہرے کو دونوں ہاتھوں سے صاف کرتی وہ اسکی طرف ہی گئی تھی۔ کیونکہ کچھ دل پہلے ہی آفس کے لیے نکلا تھا اور اب اسے دیکھ کے وہ اچھی خاصی چونک گی تھی--

"کیوں نہیں آسکتا"

کبرڈ میں کچھ تلاش کرتا وہ بولا تھا--

"ایسی بات نہیں ہے"

وہ خود کو نارمل کرتی بولی تھی ---

"اوکے ایک کام کروگی پلیز"

ناجانے کونسی فائل اسنے کبرڈ سے نکالی تھی---

"جی"

"ڈیڈ کے روم میں سے لیپ ٹاپ لے کر آجاو پلیز-----"

بیڈ پہ بیٹھتا وہ مصروف سے انداز میں بولا تھا-----

حیام بیڈ کے نیچے نظر ڈالتی وہاں سے گئی تھی--اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیوں یہاں آیا ہے--

ابھی وہ فائل پڑھ ہی رہا تھا جب موبائل بیپ ہوا تھا------اسنے اپنا موبائل کوٹ کی جیب سے نکال کے چیک کیا تھا تو وہ بند تھا--اریب قریب سے آتی آواز سن کے وہ اٹھا تھا---اسکا دھیان بیڈ سے نیچے آتی آواز پہ گیا تھا---پینٹ کے پائچے فولڈ کرتا وہ نیچے بیٹھا تھا اور بیڈ کے نیچے جھانکا تھا---حیام کا بجتا موبائل دیکھ کے اسنے اٹھایا تھا--وہ کال دیکھ ہی رہا تھا جب حیام نے ایک دم جھپٹنے کے انداز سے اس سے لیا تھا---

"کیا ہوا"

وہ ایکدم برا سا مان گیا تھا۔۔

"و۔۔۔وہ سامیہ کی کال ہے"

مسینجر پہ کال دیکھ کے وہ بولی تھی موبائل اسنے ضامن سے دور ہی کرلیا تھا کہ ضامن اسکرین بھی نا دیکھ پارہا تھا۔

"اوکے بٹ اتنا گھبرانے کی کیا ضرورت ہے"

لیپ ٹاپ بیڈ سے اٹھاتا وہ بولا تھا جو حیام لائی تھی۔۔

حیام نے جلدی سے مسینجر کو بند کیا تھا ۔۔۔۔۔کہ۔آئندہ نا آسکے۔۔۔

"اوکے میں واپس جارہا ہوں۔۔رات میں بات کرتے ہیں"

اسکا ٹھنڈا چہرہ تھپتھپا کے وہ چلا گیا تھا جبکہ حیام کی رہی سہی جان بچی تھی۔۔

پچھلی راتوں سے وہ مستقل سرچنگ میں لگا پڑا تھا۔۔۔کافی طرح کے ایویڈینس لے کر اسنے پورا کیس آسائن کیا تھا۔۔۔کام یہ ضامن کا تھا لیکن اسنے ضامن کو ریسٹ دیا تھا ۔۔فلحال خود پہ ایک نظر ڈال کے اسنے شیشے کی مدد لی تھی۔۔۔بلیک جینز پہ بلیک شرٹ

اور بلیک ہی جیکٹ پہنے منہ ماسک سے ڈھانپے سر پہ بلیک کیپ لیے وہ تیار تھا۔۔۔دراز سے پسٹل نکال کے جیکٹ میں ڈالی تھی۔اپنے ڈاکومنٹس وہ پہلے ہی رکھ چکا تھا۔۔

ہوٹل روم کا دروازہ لاکڈ کرکے وہ ہوٹل سے باہر آیا تھا۔۔۔اپنی جیپ میں بیٹھ کر جیپ اسنے دوڑائی تھی۔۔۔

لائٹ پنک میکسی زیب تن کیے وہ کمرے میں چکر لگا رہی تھی۔۔۔۔

بیٹھنا تو اسے بیڈ پہ چاہیے تھا لیکن آج جو برہان نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ۔سوچ سوچ کر اسکا دماغ خراب ہورہا تھا۔۔۔آج انکا ولیمہ تھا۔۔۔لیکن اسے کسی کی واقع ہوئی موت لگ رہی تھی۔۔۔۔

"تم چاہتے کیا ہو برہان۔۔۔۔"

جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا وہ اس کی طرف لپک پڑی تھی۔۔۔

"شوہر کا کوئی اس طرح استقبال کرتا ہے کیا"

وہ اپنے گرے کوٹ کے بٹن کھولتا شیطانی مسکراہٹ سجا کے بولا تھا۔۔

"او۔۔۔واو تو برہان صاحب نے آخر کار مان ہی لیا کہ وہ میرے شوہر ہیں" وہ اپنے ہاتھوں سے کلیپ کرتی طنز سے بولی تھی۔۔

"بدقسمتی سے میں تمہارا شوہر ہی ہوں اب تو"

بنا اس پہ کوئی غلط نظر ڈالے وہ صوفے پہ بیٹھا تھا اور کوٹ صوفے کے ایک طرف ڈالا تھا جبکہ اب وہ جھک کے شوز اتار رہا تھا۔۔۔

"ہاں تو آج جو تم نے کیا، کیا کوئی ایک دن کا شوہر اس طرح کرتا ہے"

وہ اس کے سر پہ کھڑی چلائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔برہان نے جوتے سائد کر کے ایک نظر اس پہ ڈالی تھی۔۔۔۔۔جو غصے سے بھپری اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔پنک نیٹ کی میکسی میں وہ لائٹ سے میک اپ کے ساتھ بنا کسی جیولری کے بھی کوئی پری سی لگ رہی تھی جبکہ پورے فنکشن میں اس کے وجود پہ کسی قسم کا کوئی ڈوپٹہ نا تھا۔۔۔اور میکسی کے اگلے پچھلے گلے بے حد ڈیپ تھے۔۔۔ بالوں کو رول کیے وہ پرکشش تو دکھائی دے رہی تھی لیکن فحش ماڈل زیادہ لگ رہی تھی۔۔۔

برہان نے اس پہ گہری نظر ڈال کے اسکا ہاتھ اس طرح جھٹکے سے پکڑا تھا کہ وہ ایکدم سنبھل نا پائی تھی اور اسکے اوپر آگری تھی۔۔۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے صوفے پہ لٹایا

تھا اور غصے سے خود اس پہ جھکا تھا۔۔۔ماریہ تو اس سٹویشن کو سمجھ ہی نا پائی تھی۔۔۔۔ایکدم گھبرا سی گئی تھی سارا کانفیڈینٹ لوز ہوگیا تھا۔۔

"یہ کیسی ڈریسنگ کی تھی تم نے آج۔۔۔کیا کوئی بیوی اتنی بے شرم ہوسکتی ہے۔۔۔سوری کیا کوئی ایک دن کی دلہن اتنی بے شرم ہوسکتی ہے کہ اسکے سر پہ سے ڈوپٹہ ہی غائب ہوجائے۔۔۔۔اپنا لباس تم نے دیکھا ہے"

اسکے چہرے پہ ایک تھپڑ لگاتا وہ گویا ہوا تھا۔۔۔شدت غصہ عروج پہ تھا۔۔۔۔۔
ماریہ کو سمجھ ہی نا آیا تھا ہوا کیا ہے اپنے چہرے پہ پڑنے والا ہاتھ اسکی آنکھوں میں نمی ضرور لے آیا تھا۔۔

"کتنی بے حیا ہو تم ماریہ۔۔۔۔۔۔۔۔"
اب اسکے منہ کا جبڑا اپنے ہاتھ میں سختی سے پکڑا ہوا تھا جبکہ ماریہ کا چہرہ گلابی سے سرخ ہوا تھا۔۔۔آنسو اسکے گالوں پہ پھیل چکے تھے۔۔۔۔
برہان کو اتنا غصہ کبھی نا آتا لیکن جس طرح پورے فنکشن میں سب کی نظر اس پہ تھی۔۔۔اس سب نے اسے جلا کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔ماریہ پہ اور پھر خود پہ بھی اسے بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

ابھی اسکا غصہ بلکل کم نا ہوا تھا جب اسنے ماریہ کا بازو پکڑ کے اسے جھٹکے سے اٹھایا تھا اور ساتھ گھسیٹتا ہوا بالکونی کی طرف لے گیا تھا۔ ۔۔۔۔وہ بے جان چیز کی طرح اسکے پیچھے چلی آئی تھی۔۔۔

"آج کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے لیکن آئندہ تم نے اتنی نازیبہ حرکتیں کیں تو تمہیں میں جان سے ماردونگا۔۔۔۔نوٹ ڈاون ان یور مائنڈ"
اسکا ہاتھ بالکونی میں چھوڑ کر وہ بالکونی کا۔دروازہ بند کرچکا تھا۔۔

"بر۔۔۔۔۔برہان۔۔۔۔۔۔
دروازہ کھولو"
وہ ایکدم۔سے ہوش میں آئی تھی جب وہ اسے بالکونی میں اکیلا چھوڑ کے کمرے میں جاچکا تھا۔۔۔

"بھاڑ میں جاو میری طرف سے"
شرٹ کے بٹن کھول کر اسنے کھل کے سانس لینا چاہا تھا۔۔ٹائی اور شرٹ اتار کے ایک طرف ڈالی تھیں اور سلیپر پہن کے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا ماریہ کی ہر ایک آواز اس نے نظرانداز کی تھی۔۔۔چاہتا تو کمرے سے باہر نکالنا چاہتا تھا لیکن پھر وہ یقیناً کسی

گیسٹ روم میں رات گزار لیتی ، بالکونی میں اس لیے ہی بند کیا تھا کہ وہ کہیں اور نا جاسکے---

آدھے گھنٹے بعد وہ شاور لے کر پرسکون سا باہر آیا تھا۔ن--ہنوز اب بھی اسکی آوازیں آرہی تھیں--

"دروازہ کھولو برہان--

ی--یہاں---ب--بہت--بہت --ٹھنڈ ہے---

پلیز----زز---برہانن-----"

وہ چیخنے کے انداز میں روتے ہوئے بولی تھی لیکن وہ بیڈ پہ لیٹ کے ہیڈ فون لگا چکا تھا اور لائٹ آف کرکے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا جبکہ ماریہ بالکونی کے ایک کونے میں بیٹھی سردی سے بچنے کی کوشش کررہی تھی--اس لباس میں اسے اب صحیح معنوں میں سردی محسوس ہوئی تھی--ڈوپٹہ ہوتا تو واقعی وہ خود کو ڈھانپ کے اس سردی سے بچنے کی کوشش کرلیتی---

''''''

گاڑی اپنی ڈیسٹینیشن کے سامنے اسنے روک دی تھی---ایک منٹ تک وہ ڈرائونگ سیٹ پہ ہی بیٹھا رہا تھا اور دور سے اس علاقے کو دیکھنے لگا تھا ---جو پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا

تھا لیکن۔ایک۔دو جگہ روشنی بھی قائم تھی۔۔۔فون کی۔اسکرین کھول کے اسنے ٹائم۔دیکھا تھا۔۔۔جہاں رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔

بہرحال سیٹ بیلٹ ہٹاتا وہ وگاڑی سے اترا تھا اور دروازہ لاکڈ کیا تھا۔۔ماسک نیچے کیا تھا اور جیکٹ میں رکھا تھا۔۔۔خود کو حسب عادت نارمل رکھا تھا۔۔۔گاڑی سے وہ بئر کی بوتل نکالنا نا بھولا تھا۔۔۔ایک۔ہاتھ میں موبائل اور ایک ہاتھ میں وہ بوتل پکڑے آگے بڑھا تھا۔۔۔اونچی نیچی سڑکیں پار کرکے وہ پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

دروازے پہ کافی گارڈز کھڑے تھے لیکن وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

"کون ہو تم"

آیک گاڑڈ نے اسے روکا تھا جبکہ وہ جھومتا ہوا اسکے گلے آلگا تھا اور بوتل کو زور سے پکڑ رکھا تھا۔۔

"سکون کہاں لے گا بھائی جان"

وہ اس سے الگ ہوتا بولا تھا جبکہ بئر کی بوتل اسنے منہ سے لگانا چاہی تھی۔۔۔لیکن لگائی نا تھی۔۔صرف پوز یہ کررہا تھا کہ وہ پیتا ہوا آرہا ہے۔۔ گاڑی اسنے اس کلب سے بہت دور ہی پارک کی تھی۔۔

"جانے دو اسے۔۔۔"دوسرے گارڈ نے کہا تھا۔۔ وہ مسکین نظروں سے اسے دیکھتا اندر چلا گیا تھا۔۔۔۔

اندر قدم رکھ کے وہ ٹھیک ہوگیا تھا۔۔۔کیونکہ آگے کوئی سیکورٹی نہیں تھی۔۔۔لیکن یہ کلب تقریباً اندھیرے میں بھیگا ہوا تھا جبکہ رنگ برنگی مختلف روشنیاں ہر طرف
تھیں۔۔۔۔۔یہاں کا ماحول دیکھ کے اسے حیرت کا جھٹکا بلکل نا لگا تھا اسے پتہ تھا یہاں یہ سب ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ ایک صوفے پہ بیٹھتا ادھر ادھر جائزہ لینے لگا تھا جب ایک لڑکی اسکے پاس چلی آئی تھی۔۔۔

"ہائے ہینڈسم" دارم نے نظر اس پہ ڈالی تھی۔۔۔ مختصر سے ٹاپ کے ساتھ وہ شارٹ اسکرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔اور اسکے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

"مے آئے ہیلپ یو ہینڈسم" اسکے چہرے پہ اپنا ہاتھ لے جاتی اسکی بئرڈ پہ ہاتھ پھیرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"شیور" وہ مسکرایا تھا۔۔ برداشت تو کرنا تھا ۔۔جبکہ وہ لڑکی ایک دم ہنسی تھی اور اسکا ہاتھ تھام کے کھڑی ہوگئی تھی۔۔

"کم بے بی" اسے ساتھ لیے وہ مزید اندر کی طرف آگئی تھی۔۔اور وہ یہ ہی چاہتا تھا کہ سب جگہوں کا ٹھیک سے جائزہ لے لے۔۔۔۔۔۔ راہداری سے ہوتے ہوئے وہ اسے بیڈ روم میں لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔راہداری کے آس پاس ڈھیروں کمرے تھے جہاں میوزک اور ناجانے کیسی کیسی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔۔ ۔۔

بیڈروم میں آکر دارم نے ایک نظر بیڈروم پہ ڈالی تھی جہاں صرف بیڈ ہی تھا جبکہ چاروں طرف شیشے تھے۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی اسے بیڈ پہ ڈالتی اب ساتھ میں رکھی ٹیبل سے ڈرنک کے دو گلاس لائی تھی۔۔۔۔ایک اسکی طرف بڑھایا تھا اور ایک سے خود پینے لگی تھی۔۔۔دارم سمجھ گیا تھا کہ یہ شراب ہے۔۔لیکن وہ اسکو بلکل نہیں پی سکتا تھا۔۔

"کیا ہوا بے بی"

دارم نے گلاس بیڈ سے نیچے رکھا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں دارلنگ، آئے ایم آل ریڈی ڈرنک۔۔۔۔۔Drunk"

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

"تمہارے بال بہت خوب صورت ہیں۔۔۔ڈارلنگ۔۔۔

اور تمہارے یہ ریڈ لپس بھی "

وہ سرشاری سے کہہ رہا تھا۔۔

"تمہارے لیے ہی تو ہیں"

وہ بے باک ہوئی تھی جبکہ دارم اچھا خاصا ہنسا تھا اس کے انداز پہ اور خود۔پہ بھی۔۔۔

"میں چاہتا ہوں میری بیوی بھی ایسی ہی ہو جو کہے میری ہر چیز تمہاری ہی تو ہے۔۔ایون میں تمہاری ہی تو ہوں"

وہ آنکھوں میں بھرپور سنجیدگی لیے اب بنا مسکراہٹ سے بولی تھی۔۔

"پہلے ریلیشن شپ لے بی"

اسکی کالر پہ ہاتھ رکھتی وہ اسے بے پناہ قریب ہوئی تھی۔۔

"دارلنگ۔۔۔۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔۔۔"

اسکو کمر سے تھامتا وہ بیڈ پہ لٹا چکا تھا لیکن اس پہ جھکنے کے بجاے وہ بیڈ سے ہی اٹھ گیا تھا۔۔

"کہاں جارہے ہو ہینڈسم"

"----We will meet tomorrow at same place darling

جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا وہ بولا تھا اور اسک جواب سنے بغیر وہ بیڈروم سے باہر نکل گیا تھا۔۔

بیڈروم کے بعد وہ کلب سے ہی باہر چلاگیا تھا۔۔۔۔

باتھ روم میں بیسن کے آگے کھڑی وہ منہ پہ پانی کے قطرے ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت اسکا دل شدید گھبرا رہا تھا۔۔۔نیند اسے بلکل بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔طبیعت بوجھل سی ہورہی تھی۔۔کمرے میں گھٹن سی محسوس ہورہی تھی۔۔۔۔ضامن بھی۔آفس سے آکر جلدی ہی سوگیا تھا ورنہ یہ ہوتا تھا کہ۔اسکو۔سلا کے پھر وہ۔سوتا تھا جبکہ رات کے آدھے پہر تک وہ۔سو نا سکی تھی۔۔کرٹوٹیں بدل بدل کر وہ تھک سی چکی تھی۔۔۔۔

فریش ہونے کے بعد وہ باتھ روم سے باہر آئی تھی اور بیڈ پہ جانے کے بجائے کرسی پہ کھڑی کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔کھڑی سی آتی ٹھنڈی۔ہوا۔اسے بے حد سکون دے رہی تھی۔۔۔

ضامن کی آنکھ اسے اپنے پہلو میں نا پاکر کھلی تھی۔۔۔۔ایک دم وہ ہڑبڑا کے اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسی طرح وہ حساس سا ہوگیا تھا۔۔اسکی غیر موجودگی جان پہ بن آتی تھی۔۔۔

"حیام۔۔۔۔"

وہ کمبل ہٹاتا اسے ڈھونڈنے کے لیے نکلا تھا لیکن کھڑکی کے پاس اسے کرسی پہ بیٹھا دیکھ کر وہ سکون میں آیا تھا۔۔۔۔چلتا ہوا وہ قریب آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا"

یہاں کیوں بیٹھی ہو بیوی"

اسکے کندھوں پہ اپنے مضبوط بھاری ہاتھ رکھتا وہ بولا تھا۔۔جبکہ حیام جو اپنی سوچوں میں محو تھی ایکدم اسکا لمس پاکر اپنے خیالوں سے باہر آئی تھی۔۔۔۔اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ایسے ہی" وہ آرام سے بولی تھی جبکہ ضامن کو اسکا موڈ طبیعت ٹھیک نا لگی تھی۔۔کندھے چھوڑ کر اب وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل کارپیٹ پہ بیٹھا تھا۔۔۔اور اسکے ہاتھ تھامے تھے۔۔

"اتنی رات میں یہاں بیٹھی ملوگی تو میں نے ڈیفینیٹلی پریشان ہوجانا ہے بیوی۔۔۔اف یو ڈونٹ مائنڈ کیا ہم بیڈ پہ چلیں، تاکہ میں سکون سے سو سکوں"

اسکو کرسی سے اٹھاتا وہ خود بھی اٹھ گیا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے گھٹن سی ہورہی ہے وہاں"

وہ منہ بنا کے بولی تھی۔۔۔۔ضامن کو اسکا چہرہ کافی مرجھایا ہوا لگا تھا۔

"اوو۔۔ یو مین طبیعت اپ ڈاون ہورہی ہے"

وہ شرارت سے بولا تھا۔۔رات کے اس پہر بھی اسکا دماغ صحیح سے چل رہا تھا۔ حیام اسے گھور بھی نا سکی تھی نظریں نیچے جھکا گئی تھی۔۔

"کب سے طبیعت خراب ہے میری بیوی کی"

وہ اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پہ بٹھا چکا تھا۔

"آپ ۔۔کیا کہنا چاہ رہے ہیں "

وہ دوپہر سے اتنی پریشان تھی اسکا دھیان نہیں گیا تھا۔۔۔ٹینشن کی وجہ سے اسکی رہی سہی طبیعت بھی بگڑ سی رہی تھی اور اب ضامن کی بات سمجھتے ہوئے اسکا مرجھایا ہوا چہرہ گلابی سا ہوگیا تھا۔

"یہ ہی کہ کب مجھے گڈ نیوز سنائے گی میری بیوی۔۔۔۔"۔

اسکا جھکا ہوا چہرہ وہ اٹھاتا ہوا سیریس سا بولا تھا جیسے بہت انتظار میں ہو جبکہ حیام اسکی آنکھوں میں دیکھ بھی نا سکی تھی۔۔ اسکا دل مزید۔پریشان۔ہوا تھا۔۔

''بولو نا''

ضامن نے اسے بولنے پہ اکسایا تھا۔۔

''ج۔۔جلدی''

وہ جان چھڑانے کے لیے تیزی سے بولی تھی۔۔۔۔

''صبح ہاسپٹل لے چلونگا''

اسکو لٹاتا کمبل ڈالتا بولا تھا۔۔

''ایسی بات نہیں ہے ضامن۔۔۔''

وہ اسکا ہاتھ تھام کے بولی تھی۔۔

''اٹس اوکے میں انتظار کرلونگا''

اسکے ماتھے پہ لب رکھتا وہ اطمینانیت سے بولا تھا اور اس پہ کمبل ٹھیک کیا تھا۔۔حیام کے پورے وجود میں سکون سا اترا تھا۔۔۔آنکھیں موند کے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ صبح الارم سے کھلی تھی۔۔۔الارم بند کرتا وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔پہلی نظر اسنے اپنے برابر والی سائد پہ ڈالی۔تھی جو خالی تھی۔۔۔۔۔۔۔ ٹائم دیکھنے کے بعد اسے یاد آیا تھا کہ رات اسنے کیا کر دیا تھا۔۔۔ایکدم وہ چپل پہن کر کھڑا ہوا تھا اور بھاگنے کے انداز میں بالکونی کی طرف بڑھا تھا۔۔دراذہ کھول کے باہر گیا تھا اور ماریہ کو دیکھا تھا جو کارنر پہ دیوار سے چپکی سکڑی ہوئی ٹھنڈے فِرش پہ لیٹی ہوئی تھی۔۔ برہان نیچے بیٹھا تھا اور اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

اسکے خوبصورت چہرے پہ اسکی انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔۔رات کو تھپڑ ناجانے وہ کیسے مارچکا تھا۔۔اسے خود۔پہ بہت غصہ آیا تھا۔۔۔لال نشان کے علاوہ چہرے پہ رونے کے نشان بھی موجود تھے۔۔اسکے عریاں بازو اور گردن سب سرخ ہورہے تھے ۔۔ایکدم اسنے اسے آگے بڑھ کے جھک کر گود میں اٹھایا تھا اور کمرے کے اندر آکر بیڈ پہ ڈالا تھا۔۔۔۔اسکی نبض ٹٹولنے کے بعد محسوس ہوا تھا کہ نبض کافی مدھم ہے جبکہ وہ کپکپا بھی۔رہی تھی۔۔۔کمبل سے اسکو اچھی طرح کور کرنے کے بعد روم کا ہیٹر آن کیا تھا۔۔۔اور بیڈ پہ۔بیٹھ کے سوچنے لگا تھا کہ اب کیا کرنا ہے۔

"ماریہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

ماریہ---

وہ واپس اسکی طرف آکر اب اسکا چہرہ پریشانی سے تھپتپارہا تھا--جافی دیر بعد وہ غنودگی سے باہر آئی تھی--بامشکل اسنے آنکھیں کھولی تھیں---

"اٹھو"

برہان کو سامنے دیکھ کر وہ اچھی خاصی گھبرا سی گئی تھی----اور اس کے کہنے پہ درد کو بھلا کر وہ اٹھ بیٹھی تھی--رات والا۔قصہ وہ بلکل نا بھولی تھی---

"کپڑے چینج کرو اور ناشتے پہ آو---"

جب وہ اٹھ گئی تو ساری ہمدردانہ طبیعت برہان بھلا چکا تھا--حکم دے کر وہ اپنے کپڑے لے کر باتھ روم چلا گیا تھا---جبکہ ماریہ اسکو دیکھے گئی تھی---اپنی قسمت پہ اسے رونا آنے لگا تھا--

---

"بابا یہ دیکھیں یہ صحیح ہے"

وہ انڈے کی پلیٹ انکے سامنے رکھتے ہوئے بولی تھی--یہ تیسرا انڈا تھا جو وہ بنا رہی تھی--

"ٹھیک ہے یہ" انڈے کو دیکھتے وہ بولے تھے۔۔انہوں نے اسے ہاف فرائے انڈا بنانا سکھایا تھا جبکہ وہ ہاف کے بجائے پورا فرائے کر کے لے آتی تھی جو وہ بلکل نہیں کھا سکتے تھے۔۔یہ انڈا اس نے تیسری ٹرائے میں صحیح بنایا تھا۔۔۔۔

"بابا آپ بھی نا۔۔۔ مجھ سے تو یہ انڈا ہی نہیں ٹوٹتا ہے*
وہ ناراض ہوتی اپنی کرسی پہ بیٹھی تھی اور جگ سے گلاس میں اورنج جوس نکالا تھا۔۔

"انڈا نہیں ٹوٹتا تو اپنے گھر کیا کروگی۔۔۔۔۔"
وہ پریشان نظروں سے دیکھتے بولے تھے کیونکہ وہ کھانا بلکل بھی نا بنا پاتی تھی۔۔کوکنگ میں بلکل زیرو تھی۔۔

"بھئی بابا یہ کھانا وانا مجھ سے نہیں بنے گا۔۔۔میں بتارہی ہوں۔۔۔ آپ کو ایسا لڑکا دیکھنا ہوگا جو کھانا بنا کے مجھے کھلا سکے اور خود بھی کھا سکے"

وہ جوس پیتی بولی تھی۔۔

"مطلب اب تم جاب کروگی اور وہ گھر سنبھالے گا یہ ہی کہہ رہی ہو نا"
وہ حیرت سے بولے تھے۔۔

"ہاں بزنس پڑھ رہی ہوں۔۔۔بزنس ہی کرونگی نا۔۔۔۔آپ کافی سمجھدار ہیں"

سامیہ خوش ہوتی بولی تھی۔۔۔

"مطلب حد ہوتی ہے میری بیٹی اب اتنی ناسمجھ ہے کہ وہ جاب کرے گی۔۔۔
تمہیں پڑھانا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے زندگی بھر خوار ہوتی پھروگی۔۔۔
عورت گھر سے باہر جب نکلتی ہے جب کوئی اشد ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔میں نیرو مائنڈ نہیں ہوں لیکن یہ ہی ہمارا دین کہتا ہے۔۔۔"

وہ اسکو ناجانے کیا سمجھانا چاہ رہے تھے کیونکہ جاب جاب جاب کرتی رہتی تھی وہ۔۔۔

"بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں"

اسے برا سا لگا تھا۔۔

"یہ ہی کہ نیکسٹ ویک ایک فیملی کو انوائٹ کیا ہے۔۔۔تمہیں دیکھنے آئینگے وہ لوگ۔۔۔۔مائنڈ کو سیٹ کرلو بیٹا"

وہ نوالہ منہ میں رکھتے سنجیدہ سے بولے تھے۔۔
سامیہ کو اپنے بابا ابھی کافی پرائے سے لگے تھے۔۔

"بابا کو کیا جلدی ہے اتنی۔۔۔۔ابھی تو میرا تھرڈ سمیسٹر ہی ہے۔۔۔۔"
یونی ورسٹی میں بیٹھی وہ یہ ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"آئے مجھے تو اب تک کسی ڈھنکے بندے نے پروپوز نہیں کیا۔۔ورنہ اسکا بہانہ بنا کے ہی رہائی مل جاتی"

ابراہیم صاحب جی صبح کی گئی بات پہ وہ مستقل سوچ رہی تھی۔۔

ناچاہتے ہوئے زبردستی ہی سہی اسے خود کو تیار کرنا تھا۔۔۔۔

کل رات کے بعد اسکا دل بجھ سا گیا تھا۔۔۔۔برہان کے آفس سے جانے کے بعد وہ کمرے سے باہر تک نا نکلی تھی بلکہ نائٹ سوٹ میں ہی بیڈ پہ لیٹی رہی تھی۔۔۔آرزو بیگم کمرے میں اسے دیکھنے آئیں تھیں پھر اسے بخار میں پھنکتا دیکھ کے ٹینشن میں برہان کو کال کی تھی کہ وہ اسے ڈاکٹر کے لے جائے لیکن برہان صاف گوئی سے انہیں منع کر چکا تھا۔۔۔آرزو بیگم کو برہان کا یہ رویہ ماریہ کے لیے ٹھیک نا لگا تھا۔۔۔خود ہی ڈاکٹر کو کال کر کے اسے میڈیسن کھلا گئیں تھیں ۔۔۔بہت انسسٹ کرنے پہ بھی اسنے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح پانچ بجے آفس سے لوٹ آتا تھا لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ نو یا آٹھ بجے سے پہلے نہیں آئے گا۔۔۔۔تب ہی وہ شادی کے بعد آج آٹھ بجے کے بعد گھر آیا تھا۔۔

"یہ کیا وقت ہے گھر آنے کا برہان۔۔۔۔"
آرزو بیگم ہارن کی آواز سن کے کچن سے باہر آئی تھیں۔۔۔
ان کے لہجے میں نرمی کے بجائے شدید غصہ تھا۔۔۔

"مام ،آفس میں کام بہت تھا۔۔۔چاہتے ہوئے بھی اب جلدی نہیں آسکتا"

سیاہ کوٹ کے بٹن کھولتا وہ عام سے انداز میں بولا تھا۔۔

"تمہیں کتنی کالز کیں کہ تم آجاو۔۔۔۔لیکن تمہیں کہاں دھیان ہے اپنی بیوی یا زمہ داری کا"

"مام میں آپ کو بتا چکا تھا کہ نہیں آسکتا۔تھا۔۔۔"

آفس بیگ اٹھا کے وہ سڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔مزید لیکچر سننے کی سکت اس میں نا تھی۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا۔۔پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔سوئچ بورڈ سے سوئچ آن کرنے کے بعد اسنے لائٹ جلائی تھی۔۔۔۔بیگ صوفے پہ رکھتا وہ وہیں بیٹھ گیا تھا۔۔۔بیڈ پہ وہ ایک نظر ڈال چکا تھا۔۔۔جھک کے شوز اتارے تھے۔۔کوٹ اتار کے سائڈ پہ رکھا تھا۔۔اب وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا بیڈ کی طرف گیا تھا۔۔۔۔

کمبل کو گردن تک لیے وہ ہاتھ پیٹ پہ رکھے بے سود سی سورہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک ہاتھ بڑھا کے اسنے اسکے ماتھے کو چھوا تھا اور پھر ایکدم پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

''او مائے گاڈ''
بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا تھا۔۔۔تب وہ بیڈ پہ اسکے پاس بیٹھ کے کمبل ہٹانے لگا تھا۔۔۔۔ہاتھ پکڑ کے اسکی نبض ٹٹولی تھی جو حد سے زیادہ سلو ڈاون تھی۔۔۔۔۔جبکہ سانسیں بھی مدھم سی چل رہی تھیں۔۔وہ اصل معنوں میں پریشان سا ہوا تھا۔۔دوبارہ کمبل ڈھک کے پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کے ڈاکٹر کو اسنے خود سے کال کی تھی۔۔۔۔

بیڈ پہ بیٹھی وہ سوچوں میں ہی گم تھی جب اسے ضامن کے آنے کا معلوم ہوا تھا۔۔۔۔وہ جیسے ہی اسکے برابر میں آکر دراز ہوا تھا وہ سوچوں سے نکل چکی تھی۔۔

صبح ضامن کراچی کے لیے روانہ ہونے لگا تھا۔۔۔ضامن کو لگا شاید وہ اسی کے بارے میں حد سے زیادہ پوسیسو ہورہی ہے یا اسی بارے میں سوچ رہی ہے۔۔

"خود نہیں آونگا تو تمہیں بلا لونگا"

ڈونٹ یو وری"

اسکا ہاتھ تھامتا وہ بولا تھا۔۔

"اٹس اوکے میں کیا کہہ سکتی ہوں ۔۔آپکی جو مرضی کریں۔۔۔"
گلے میں پھنستے ہوئے آنسوؤں کو اسنے اندر دھکیلا تھا اور آنکھیں جھپکی تھیں۔۔کب سے وہ خود پہ ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔

"روڈ ہورہی ہو اب تم"

وہ چاہتا تھا اسے ہنستا چھوڑتا جائے۔۔

"آئے ایم فائن"
اپنا ہاتھ نرمی سے اسکے ہاتھ سے نکالتی بولی تھی۔۔نظریں سامنے دیوار پہ اٹکی ہوئی تھیں۔۔

" موڈ تو نا خراب کرو آج کی رات ، پھر کل سے تم نے اکیلے ہی رات گزارنی ہے. . . کم آن بیوی"

ایک ہاتھ کے بجائے اب وہ اسکے دونوں ہاتھ پکڑتا اسے خود کی طرف جھکا کے بولا تھا. .

"ایک تو میں اس قدر پریشان ہوں اور آپ کو ہر وقت اپنے موڈ کی اپنی خواہش کی لگی رہتی ہے"

بناڈرے وہ پریشانی کے عالم میں خود کو ایک بار پھر چھڑواتی بولی تھی--

"یار مطلب سمجھ نہیں آتی---میرے ہوتے ہوئے کیوں پریشان ہوتی ہو----
کیا میں کافی نہیں ہوں تمہاری سوچ پہ قابض ہونے کے لیے جو فضول سی پریشانیوں کو سوچ سوچ کے خود کو لکان کرتی رہتی ہو"

ّوہ لیٹے سے اب اٹھ بیٹھا تھا-----اوراسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کے بولا تھا----حیام کی پلکیں جھکی تھیں جبکہ لب مسکرائے تھے---اسکے چہرے پہ ملے میں گلاب سے کھلے تھے----

"میں پریشان اس لیے تھی کہ---
اب اس طرح مجھ سے باتیں کون کرے گا"

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔پہلی دفعہ اسکی آنکھوں میں شرارت سی جھلک رہی تھی۔۔۔ضامن کے چہرے پہ جاندار مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔۔۔۔۔

"اٹس آل اوکے , میرے لیے پریشان ہونا تم پہ فرض ہے۔۔۔۔۔"
وہ۔ہنسا تھا جبکہ حیام منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ تو چیٹنگ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"
وہ حیرت کی زیادتی سے آنکھیں پھیلاتی گھورتی ہوئی بولی تھی۔۔

"اور پھر یہ کیا ہے کہ جو تم وقت ضائع پہ ضائع کیے جارہی ہو۔۔۔۔۔۔"
وہ بھنویں اچکا کے اسکے دونوں بازو پکڑتا حصار میں لیتے ہوئے بولا تھا۔

"ک۔کیا مطلب ہے۔۔۔میں نے کونسا وقت ضائع کیا ہے آپکا"
گھبراتی ہوئی ، لھجاتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔ملے ہی میں وہ خجل سی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔

"بیوی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کبھی باتوں پہ مت تڑخایا کرو کبھی اپنی محبت کا اظہار عملی طور پہ بھی کر کے دکھایا کرو"

اس سے الگ ہوتا ، تھوڑی سے اسکا چہرہ اوپر کر کے وہ مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ حیام کی گھنیری پلکیں رخسار پہ سایہ کن ہوئیں تھیں۔۔۔

"کیا چاہتے ہیں آپ"

وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔ تھی۔۔۔معلوم تھا کہ وہ بہت ضدی ہے اپنی بات پہ عمل کرانا اچھی طرح جانتا تھا۔۔

"یہاں۔۔یہاں۔۔۔یہاں۔اور یہاں محبت سے بھرے نشان چاہتا ہوں"

جب حیام نے اوپر نظریں کیں تو ضامن بھر پور سنجیدگی سے پہلے آنکھوں پھر دونوں گالوں پھر اپنے سینے پہ اس کے بعد وہ اپنے لبوں پہ انگلی رکھتا سریس سے لہجے میں بولا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ رعایت کے موڈ میں بلکل نہیں تھا۔۔۔حیام کو ایکدم سانپ سا سونگھ گیا تھا۔۔۔چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔وہ سوچتے ہی بے ہوش ہونے والی۔ تھی۔۔۔

"چلو شروع ہوجاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر مجھے بھی شروع ہونا ہے///"

اب بھی اسکے لہجے میں بلکل سنجیدگی تھی۔۔بڑی مشکل سے وہ حیام کے چہرے کے رنگوں کو دیکھنے کے بعد اپنی مسکراہٹ ضبط کرپایا تھا۔ ۔

"ناہی۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

وہ سر نفی میں ہلاتی گھبراہٹ سے بولی تھی۔۔۔اسکے ہاتھ اور پاوں شدید ٹھنڈے ہونے گے تھے جبکہ چہرے پہ پسینے کی بوندیں اس سردی میں بھی چمک اٹھی تھیں۔۔

"واٹ ۔۔۔۔پھر سے بولو نہیں۔۔۔۔۔۔"

ضامن کو اسکا نا کہنا برا نہیں لگا تھا۔۔وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ وہ کافی ریزرو سی شرمیلی لڑکی تھی۔۔آج کل کی لڑکیوں کی طرح اس میں زرا سی بھی بولڈ نیس نا تھی۔۔۔بلکل صاف شفاف اور معصوم سی تھی۔۔۔۔۔۔۔لیکن کسی طرح اسے زچ کرنے کا موقع بھی وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اور اب بھی یہ ہی ہوا تھا۔۔۔

ضامن نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اپنے قریب مقابل کیا تھا۔۔کہ وہ جو پہلے سے گھبرائی ہوئی تھی مزید گھبرا سی گئی تھی۔۔۔۔اب بھی وہ اسکی۔قربت سے ایسے ہی پریشان ہوتی تھی جیسے پہلے ہوتی تھی۔۔

"چلو میرا بچہ۔۔۔میں انتظار میں ہوں کب میری بیوی خود میرے پاس آکر کہے گی کے۔۔۔سنو جی۔۔۔۔آج موڈ میں ہوں"

وہ ساری تمیز کی حدیں پار کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"ضا۔۔۔ضامن۔۔۔۔۔۔

وہ روہانسی سی ہوئی تھی کسی طرح اسکی گرفت سے نکل کر اس منظر سے غائب ہونا چاہتی تھی۔۔۔

"واٹ ضامن۔۔۔۔۔۔"

تم مجھے انکار کررہی ہو----

انکار کی سزا تمہاری سوچ سے بھی زیادہ بری ہوگی---

تمہیں یہاں سے ہی باہر روم سے نکال دونگا یا اس کھڑکی سے نیچے لان میں پٹک دونگا---

یا تمہارا ہاتھ پکڑ کے چھت پہ اس کپکپاد ینے والی ٹھنڈ میں چھوڑ آونگا---"

آر یو گیٹنگ مائے پوائنٹ----؟؟

وہ اب کی بار تیزی سے بولا تھا--حیام اسکا غصہ اچھی طرح محسوس کرچکی تھی---اور اسکی سزائیں سن کے تو وہ-واقعی میں کپکپا گئی تھی---آنکھوں میں نمی لیے اسنے ضامن کی طرف التجائی نظروں سے دیکھا تھا---

بامشکل اسکی آنکھوں پہ اپنا نازک ملائم سردی سے پڑتا ٹھنڈا ہاتھ رکھتے ہوِے وہ اپنا چہرہ مزید ضامن کے چہرے کے قریب لے کر گئی تھی اور ہلکی شیو سے بھرے اسکے گالوں پہ دھیرے سے اپنے نازگ گداز گلابی لب رکھے تھے------اسی طرح اسنے اس کے دوسرے گال پہ بھی کِس کی تھی----

اب اسنے اپنے ہاتھ ضامن کی آنکھوں سے ہٹائے تھے۔۔۔۔۔وہ دور ہونا چاہتی تھی لیکن ہو نہیں پائی تھی کیونکہ اب تک وہ ضامن کی سخت گرفت میں تھی۔۔۔ضامن نے آنکھیں وا کرکے اسکے چہرے کو دیکھا تھا جہاں اسکی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"مزا نہیں آیا۔۔۔اور ابھی صرف تم نے یہاں ہی کِس کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکو بغور دیکھتا بولا تھا۔۔۔تب حیام نے الجھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ک۔۔کیا مطلب ہے"

اس پہ مزید گھبراہٹ طاری ہوئی تھی۔۔

"مطلب کے دوبارہ ٹرائی کرو بیوی"

وہ بہت نارمل انداز میں بولا۔تھا لیکن حیام کو اندر تک تپا۔گیا تھا۔۔۔

حیام کو پہلی بار اس پہ غصہ آیا تھا۔۔۔اسکو ٹارچر کرنے کے علاوہ جیسے اسکے پاس۔کوئی کام۔ہی نہیں تھا۔۔۔ وہ ایکدم غصے سے اسکے ہاتھ کمر سے ہٹاتی بیڈ پہ کھڑی ہوگئی تھی اور پھر بیڈ سے نیچے اتر گئی تھی۔۔

"میں خود چھت پہ چلی جاتی ہوئی اپنی سزا بھگتنے کیوں کہ مجھے یہ مزے دینے نہیں آتے۔۔۔۔۔۔۔۔آپکو خوشی سکون اور راحت ملتی ہوں مجھے ٹارچر کرکے۔۔جارہی ہوں میں"

وہ تیز آواز میں کہتی دو پٹی کی چپل پاوں میں اڑستی بولی تھی اور غصے سے کہہ کے مڑگئی تھی۔۔۔۔ضامن کااسکی بات سن کے زور دار قہقہ قابو پانے کے باوجود بھی کمرے میں گونجا تھا۔۔حیام نے مڑ کے بھی کوئی جھر جھری نہیں لی۔تھی ۔۔وہ رکنا ہی نہیں چاہتی تھی یہاں۔۔اس سے پہلے وہ دروازہ کھول کے باہر نکلتی ضامن نے اسے آرے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔۔

"ایٹ لیسٹ مجھے شروع ہونے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکو بازووں میں بھرتا وہ آنکھ دبا کے شرارت سے بولا تھا جبکہ حیام کا چہرہ مزید سرخ سا ہوگیا تھا۔۔

"تم مجھے مزے نہیں دے سکتیں لیکن میں تو دے سکتا ہوں۔۔۔"

وہ۔اب اسکو بیڈ پہ لٹاتا اسکے کان پہ جھک کر سرگوشی کرتا بولا تھا۔۔حیام کے بدن میں کپکپی اسٹارٹ ہوگئی تھی۔۔کتنا بے باک تھا وہ۔۔۔ضامن نے محضوظ ہوکر مزے سے اسکے چہرے پہ بکھرے رنگ دیکھے تھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ سارے جسم کا خون اسکے چہرے پہ آ بکھرا ہو۔۔۔۔

"آر یو انٹرسٹڈ نا"

وہ مزید اسے زچ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

حیام نے اب اسے اپنی آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

ہر بار وہ اسی طرح اسکی مرضی ضرور جانتا تھا۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ اتنا اسکے بارے میں سینسیٹو سا ہوگیا تھا کہ اسکو زرا سی تکیلف دینے کے بلکل حق میں نا تھا۔۔

"نہیں"

وہ غصے سے بولی۔ تھی۔۔

"بٹ میں تو ہوں انٹرسٹڈ۔۔"

وہ مسکراتا ہوا اسکے ساتھ لیٹ گیا تھا اور کمبل اپنے اور اسکے اوپر۔پوری طرح ڈھانپ لیا تھا۔۔۔

دوسرے دن وہ ایک بار پھر اس ہی جگہ اس ہی مقام پہ تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس بار وہ اکیلا بلکل نا آیا تھا اپنی پوری ٹیم کو اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔

کافی خوفیانہ طریقے سے یہ بار کلب اسنے اپنی حراست میں لیا تھا۔۔

اور اب وہ سکون سے اس ہی کلب کی مینیجر کی سیٹ پہ بیٹھا مسکراتا ہوا ٹانگ پہ ٹانگ جمائے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں کل۔والی لڑکی جو اسے آفر کررہی تھی اسکے سامنے تھی۔۔۔

"ڈارلنگ کم ہیر---
اتنی دور کیوں بیٹھی ہو"

وہ سب کو اریسٹ کروا چکا تھا پورے کلب میں جتنے کپلز۔،یا نوجوان پارٹی تھی وہ سب اسکی حراست میں تھی جبکہ اس کلب کے منیجر ورکرز کو وہ اہنی ٹیم کے ساتھ بھیج چکا تھا مختصر یہ کہ اب اس کلب میں وہ لڑکی اور صرف خود تھا۔۔

"میں یہیں ٹھیک ہوں"
وہ رسانیت سے بولی تھی۔۔اندر ہی اندر وہ اس سے خوفزدہ ہورہی تھی۔۔

"کل تو تمہارے یہ حسین سرخ لب، یہ قیامت جیسا سراپا، یہ خوشبو جیسا بدن صرف میرا تھا۔۔۔اب وہاں بیٹھ کے کیوں مجھے ترسا رہی ہو"

دارم چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجائے اسے سر تا پا دیکھتا بولا تھا۔۔

"کیا کام ہے یہ بتاو۔"
وہ دوبدو بولی تھی۔۔

"کام تو کچھ نہیں ہے---
لیکن تمہیں ایک شرط پہ چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔"

اب وہ کرسی سے کھڑا ہوتا ہوا دھیرے سے چلتا ہوا اس کے پاس آگیا تھا۔۔

"ک۔۔کیا شرط۔ "

وہ گھبرائی تھی۔۔۔

"شرط بعد میں فلحال تم میرے ساتھ چلو روم میں۔۔۔۔۔۔۔ڈارلنگ۔۔۔کل کا وعدہ یاد ہے نا"

اسکا ہاتھ تھامتا وہ اسے اٹھاتا بولا تھا۔۔اور اسے لے کر کلب سے باہر چلا گیا تھا۔۔

صبح اٹھتے ساتھ ہی وہ باتھ لے کر کچن میں آگئی تھی۔۔۔یہ پہلی دفعہ تھا شاید کہ وہ کچن میں کچھ بنانے کی غرض سے آئی تھی۔۔۔چاہتی تھی کہ کچھ اسپیشل اپنے ہاتھوں سے بنائے۔۔۔۔اب تک اسنے ضامن کے لیے کچھ نا کیا تھا۔۔یا۔اسے موقع ہی نا ملا تھا اور نا ہی ضامن اسے کچھ کرنے دیتا تھا۔۔وہ خود بھی کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر بور سی ہوچکی تھی۔۔۔

ضامن آج جارہا تھا۔۔۔کچن میں کھڑی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا بنائے تب تانیہ بیگم کچن میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"کک نہیں آیا آج کیا"

فریج کی طرف بڑھتی دودھ کا پیکٹ نکالتے ہوئے بولی تھیں۔۔حیام کو پہلی دفعہ انہوں نے یہاں دیکھا تھا چونکنا تو بنتا تھا۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔ما۔۔۔۔۔۔ما۔۔۔۔۔"

حیام نے مشکل سے ہی سہی لیکن منہ سے یہ لفظ نکالے ضرور تھے۔۔جبکہ تانیہ بیگم رخ موڑ کے اسے حیرت سے دیکھنے لگی تھیں۔۔اسکے ماما کہنے پہ وہ مزید چونک گئی تھیں۔۔

"نائس آف یو۔۔۔۔لیکن آپکو خیال آگیا کہ یہاں کوئی ما۔۔۔ ما ٹائپ کی چیز بھی اس گھر میں رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔ "

دودھ دو گلاس میں ڈالتے ہوئے وہ نارمل سے انداز میں بولی تھیں۔۔

"ک۔۔کیا مطلب ہے آپکا"

وہ نا سمجھی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

"میرا مطلب صاف اور سیدھا ہے۔۔۔

اگر میں نے آپ سے بات نا کی تو آپ نے مجھ سے بھی بات کرنے کی۔کوشش نا کی۔۔ میری ناراضگی ضامن سے تھی آپ سے نہیں"

دودھ کے گلاس ٹرے میں رکھتے ہوئے اب فلیور ان میں ڈال رہی تھیں۔۔۔کہ۔دودھ کا رنگ ہی بدل۔گیا تھا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ایکچوئلی میں ہسیسٹیٹ ہورہی تھی۔۔۔بس۔۔۔اور ویلے بھی آپ سے ڈر بھی لگتا ہے مجھے"

وہ کوکنگ رینج پہ ہاتھ جمائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔۔

"بہرحال آپ ڈرا نا کریں۔۔۔۔ایزلی جب دل چاہے کچھ بھی کرسکتی ہیں۔۔اور اب یہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔کک کو کال کرواتی ہوں۔۔وہ آجائینگے تو ناشتہ ریڈی کرلینگے خود۔۔۔آپ پریشان نا ہو"

وہ اسکا گال تھپتھپا کے زرا سا مسکرائی تھیں۔۔

"لیکن میں خود بنانا چاہتی ہوں آج۔۔۔آپ کک کو منع کردیں"
وہ انکار کرتے ہوِے بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔ضامن اور پھر آپ کے ڈیڈ کو بلکل اچھا نہیں گے گا کہ آپ کام کررہی۔ہیں۔۔۔۔سو آپ نا کرو"

"میں انہیں سمجھا دونگی وہ کچھ نہیں کہینگے آئے پرامس"
وہ یقین سے بولی۔تھی۔۔

"اچھا پھر میں یہ ملک دے کر آتی ہوں عدیل کو۔۔پھر ہم دونوں مل کر بنائینگے"
وہ کہہ کر مڑ گئیں تھیں۔۔حیام کو لگا تھا کہ۔وہ اتنی بری نہیں ہیں جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔۔۔

بہرحال وہ جلدی جلدی۔ناشتے کی۔تیاری میں لگ گئی تھی۔۔۔۔

بھرپور نیند لے کر وہ دیر سے اٹھا تھا۔۔۔آنکھیں کھول کر وہ بیڈ کی دوسری سائڈ دیکھ رہا تھا جہاں کا حصہ خالی تھا۔۔۔

"اوو مین سرپرائز۔۔۔دیر سے سو کر بھی جلدی اٹھ گئی"
وہ مسکراتا ہوا سوچ رہا تھا۔۔بے اختیاری میں اسنے حیام کا تکیہ اٹھایا تھا اور اس پہ ایک کِس کی تھی۔ساتھ میں اسکی بسی ہوئی خوشبو خود میں اتارنے کی۔کوشش کی تھی۔۔وہ نا سہی اسکا تکیہ ہی سہی۔۔۔۔

کمبل ہٹاتا وہ کپڑے لے کر باتھ روم چلاگیا تھا۔۔تقریباً بیس منٹ بعد وہ فریش ہو کر نکلا۔تھا اور اب شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔۔اس وقت اسنے بلیو جینز پہ وائٹ پلین شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔دراز سے نکال کر گھڑی کلائی میں باندھی تھی اوع خود پہ اچھا خاصا پرفیوم چھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔ابھی وہ تیار ہی ہورہا تھا جب فون بیپ ہوا تھا۔۔۔۔پرفیوم کی بوتل وہ ڈریسنگ پہ واپس رکھ کر بیڈ کی۔سائیڈ ٹیبل کی طرف آیا تھا جہاں اسکا اور حیام کا فون ساتھ ہی رکھے تھے۔۔اپنا موبائل چیک کرنے کے بعد اسنے حیام کا موبائل ہاتھ میں لیا تھا۔۔ویسے وہ کبھی اسکا موبائل ہاتھ نہیں لگاتا تھا لیکن اچانک ہی اسنے کھول لیا تھا اور یہ وجہ موبائل کا بجنا تھا۔۔۔نوٹیفیکشن دیکھ کر اسنے پہلے واٹس ایپ آن کیا تھا جس میں وجیہہ کا کوئی مسیج تھا۔۔۔واٹس ایپ بند کرکے اسنے فیس بک کھولی تھی۔۔کیونکہ اسکی ہی نوٹیفیکشن اسکرین پہ شو تھیں۔۔۔

''ناجانے کون ٹیگ کرتا رہتا ہے تمہیں''

وہ اب بیڈ پہ بیٹھ کر باقاعدہ چیک کرنے لگا تھا۔۔۔لیکن ہوش میں تو تب آیا تھا جب مسینجر کی رنگ ٹون ہوئی تھی۔۔اسکرین کی ٹاپ پہ ناٹیفیکشن میں وہ بھیجنے والے کا نام پڑھ چکا تھا۔۔۔ماریہ کا نام پڑھ کے وہ چونک سا گیا تھا۔۔۔اسکا۔دھیان اس طرف گیا تھا کہ حیام اس سے رابطے میں ہے۔۔۔

پہلی فرصت میں سب چھوڑ کر اسنے مسینجر آن کیا تھا۔۔۔ماریہ کی چیٹ کھولی۔تھی۔۔مارننگ کا مسیج سین کیا تھا جبکہ ماریہ کی بھیجی ہوئی پہ دیکھ کے وہ طنزیہ مسکرایا تھا۔۔

"اوو سو مل گیا تمہیں تمہارا برہان" وہ پک کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔ چیٹ بیک کرکے اسنے اور نیچے دیکھا تھا۔۔۔اور سیکنڈ نمبر کی چیٹ دیکھ کر وہ ایکدم کھڑے سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"واٹ ڈا ہیل۔۔۔۔"

وہ غصے چلایا تھا جیسے جیسے وہ چیٹ اوپر کرتا جارہا تھا ویلے ویلے اسکا چہرہ۔سرخ ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"حیام۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ایکدم تیزی سے بنا اپنے غصے سے قابو کیے چلایا تھا۔۔۔

حیام۔جو کچن میں کام کررہی تھی اسکی۔آواز سن کے بلکل نا اچھلی تھی کیونکہ اتنی نیچے آواز بلکل نارمل۔سی آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ کام چھوڑ کر اوپر ہی طرف آئی تھی۔۔۔۔۔ناشتہ ویلے بھی ریڈی کر چکی تھی۔۔۔

"گڈ مارننگ"

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔ --ابھی وہ ضامن کا موڈ بلکل جج نا کرچکی تھی----وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی---

"یہ سب کیا ہے-----
تم کیسے اس گھٹیا شخص سے باتیں کرسکتی ہو اور وہ بھی اتنی چیپ باتیں------"

وہ۔موبائل اسکے سامنے کرتا درشت لہجے میں چلایا تھا---
حیام نے اپنا موبائل اسکے پاس۔دیکھا تھا اور اب چیٹ دیکھ کے اسکے پیروں سے زمیں سی نکل گئی تھی---وہ بے یقین نظروں سے ضامن کی طرف دیکھنے لگی تھی اور سر نفی میں ہلایا تھا--

"میں تمہیں ختم کردونگا حیام---
بتاو کیا سچ۔ہے"

وہ زرا دیر میں ہی پوری چیٹ پلس آئی ڈی کو۔سرچ کرچکا تھا---اور اب دیکھ کے اسکا خون کھول اٹھا تھا--

"م--مجھے----ہی--- نہیں پتہ---"

وہ ہکلائی تھی۔۔منہ میں جیسے سارے الفاظ رہ گئے تھے اور باہر آنے سے انکاری تھے۔۔

"واٹ ڈر ربش۔۔۔۔اب تم مجھے دھوکہ دوگی۔۔۔
مجھے چیٹ کروگی۔۔۔
ہماری پرسنلز اب سب کو بتاوگی جا کر۔۔۔
تم جانتی بھی ہو کہ کیا کرتی رہی ہو تم"

اسکے ریشمی بال مٹھی میں لے کر وہ آنکھیں نکال کے چلایا تھا۔

"ضا۔۔۔من۔۔۔مجھے درد ہو۔۔۔ہورہا ہے"

اسکی آنکھوں سے اس قدر سفاکی لہجے پہ آنسو نکل آئے تھے اور اب ضامن نے جس سختی سے اسکے بال پکڑے تھے اس سے برداشت نا ہوا تھا۔۔

"میرے صبر کا امتحان کا نا لو حیام۔۔۔"
اسکو بے دردی سے چھوڑتا وہ بولا تھا حیام اپنا بیلنس قابو نا کرپائی تھی اس قدر جھٹکے سے بیڈ۔وہ۔الٹی گر چکی تھی۔۔۔۔

"ی۔۔یہ میری ۔۔میری۔۔۔نہی۔۔۔ہے۔۔۔۔
ب۔۔۔بیل ۔۔۔۔بیلیو می"

وہ سرعت سے بیڈ سے اٹھتی اسکی طرف بڑھی تھی۔۔اسے جیسے محسوس ہوا تھا کہ اس سے سب کچھ اس وقت چھینا جارہا ہو۔۔

"تمہارا یوزر نیم ہے یہ ۔۔۔۔ مجھ سے جھوٹ نہیں کہو۔۔۔
اور جو سب تم نے باتیں کی ہیں اس گھٹیا۔۔نیچ شخص سے وہ سب تمہارے علاوہ کون کرسکتا ہے۔۔۔تمہارے علاوہ اسے کون بتا سکتا ہء ہمارے بارے میں"

وہ واپس اسے بیڈ پہ۔دھکہ دیتا بولا تھا اور اسکا موبائل اسکے پاس۔بیڈ پہ ہی پھینکا تھا۔۔

"آپ۔۔۔ مجھ ۔۔۔پہ۔الزام لگارہے ہیں۔۔۔۔۔
پلیز۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں کیا"

وہ چیختی ہوئی روتی ہوئی بولی تھی لیکن ضامن کو کچھ فرق نا پڑا تھا۔۔ناجانے ان کچھ منٹوں میں۔ایسا کیا ہوا تھا کہ۔اسکی عقل کام کرنا بند ہوگئی تھی۔۔۔۔

"میں تم پہ الزام نہیں لگارہا ۔۔جو دیکھ رہا ہوں وہ ہی کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ "
وہ تھک ہار کے بیڈ پہ۔بیٹھا تھا۔۔۔۔۔اور سر نیچے جھکا لیا۔تھا۔۔۔۔۔۔
چہرہ اسکا سرخ لے پناہ سرخ ہورہا تھا جبکہ چہرے کے تاثرات کافی حد تک خطرناک بگڑے ہوئے تھے۔۔۔

"ضا---من---آئی لو یو---رئیلی---ل-----

وہ اٹھی تھی مزید-اس سے آگے کہتی لیکن ضامن کی-سرخ آنکھوں نے اسے بولنے سے منع کردیا تھا-----وہ ایکدم سہم-سی گئی تھی--ڈھرکنیں منتشر ہوئی تھیں--

"میں-پھر سے کہہ رہی ہوں --
میں نے کچھ نہیں کیا------
خدا کے لیے ایسے مت دیکھیں مجھے---------"

اب وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی زور زور سے رو رہی تھی--------

"میری محبت میں کیا کمی رہ گئ تھی----------سب سے چھپا کے تمہیں اپنے پاس رکھا کہ کوئی بھی اپنی غلط نگاہ سے تمہیں نا دیکھ سکے-----------لیکن تم نے تو مجھے ہی میری نظروں سے گرا دیا ہے------میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگا"

اسکو دھکہ دیتا وہ اٹھا تھا اور اپنا بیگ اٹھایا تھا---

"م---ض----ضام---آ--آپ کو --بتانا چاہت---تی تھی س---سب"

زمیں سے وہ-اٹھتی ماتھا سہلاتی اٹک اٹک کے بولی تھی----لیکن وہ تو کمرے میں سے ہی نکلتا چلاگیا تھا--------

روانی سے آنسو اسکے چہرے پہ پھیلتے جارہے تھے کیا ایک بار پھر اسکی زندگی۔اسی موڑ پہ آگئ ء تھی۔۔۔کیا ایک بار پھر وہ اجڑ گئ تھی۔۔کیا ایک بار پھر اسنے خود کو برباد کرلیا تھا۔۔۔۔۔

کتنی خوبصورت رات تھی کل کی۔اور اسکے برعکس اتنا ہی بدصورت دن۔۔۔۔

وہ کلس کے رہ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھٹنوں کے بیچ سر دیے وہ روتی چلی۔گئ تھی۔۔۔یہ بھی خیال نا رہا تھا کہ اسکے پیچھے چلی جاتی۔۔۔لیکن کہیں نا کہیں یقین تھا کہ۔اس طرح تو چھوڑ کے نا جاے گا وہ اسے۔۔۔

بیگ لے کر وہ سیدھا ڈائننگ ایریا میں آگیا تھا۔۔۔۔۔۔

"مام ڈیڈ، مجھے دیر ہورہی ہے۔۔۔۔میں جارہا ہوں"
وہ۔وہاں ٹیبل پہ آیا تو سب وہاں۔ہی موجود تھے۔۔۔

ڈیڈ کی طرف جھکتا وہ بولا تھا۔۔۔

"ناشتہ تو کرلو بیٹا۔۔۔۔اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔۔۔"

تانیہ بیگم آگے بڑھ کے بولی۔تھیں۔۔

"کرتا ضرور کرتا لیکن اب اسکی کمی پوری ہوگئی ہے---
فلائٹ لیٹ ہورہی ہے ---بہت زیادہ--وقت نہیں"

وہ ٹھہر ٹھہر کے بولا تھا-------

"حیام نے صبح جاگ کے تمہارا لیے ناشتہ بنایا ہے--اس طرح جاوگے بنا کیے تو اسے برا گے گا---"

تانیہ بیگم کو بلکل اچھا نا لگ رہا تھا کہ وہ اس طرح جارہا ہے--کب سے حیام-کو وہ محنت کرتا دیکھ رہی- تھیں-

"ارے یار اتنی جلدی کیا ہے-----زرا دیر بیٹھو--اور تمہاری بیوی کہاں ہے"

وجیہہ اسکی کرسی کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی--

"وہ ایموشنل ہوجاتی ہے--اسے ڈسٹرب نا کرنا تم---بھلے رات میں بات کرلینا-----ابھی اسے ڈسٹرب نا کرنا وہ اپ- سیٹ ہے میرے جانے کی وجہ سے ---آر یو گیٹنگ مائے پوائنٹ---"

ضامن اسے صاف لفظوں میں تنبیہہ کرتا ہوا بولا تھا--
آپنی طرف سے کمال کا بہانہ وہ بناگیا تھا--

"اوکے اوکے۔۔آفس سے آکر ہی ملونگی ۔۔۔"

وہ۔سر اثبات میں ہلاتی بولی تھی۔۔۔

"جلدی آنا۔اب کی بار اوکے۔۔۔۔۔خیال کرنا"

عدیل ہمدانی اپنی کرسی سے اٹھ کر اسے گلے لگاتے بولے تھے۔

"جی ڈیڈ۔۔۔۔ٹیک کئر آف یور سلیف۔۔۔"
وہ بامشکل مسکرا کے بولا تھا۔۔

"اوکے مام۔۔۔۔ سی یا سون۔۔۔۔"
انکا ماتھا چوم کے بولا تھا ۔۔۔اور اپنا بیگ اٹھا کے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

بیرونی گیٹ پہ پہنچ کے اسکے قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے۔۔۔مڑ کے اسنے پیچھے دیکھا تھا۔۔۔وہ نہیں آئی تھی۔۔۔بیگ نیچے رکھ کے وہ اندر کیطرف بھاگا تھا اسکے قدم واپس روم کی طرف تھے۔اسے لگا تھا کہ قیمتی چیز چھوڑ کے جارہا ہو۔۔

جب وہ کمرے میں آیا تو گھٹنوں کے بل زمیں پہ بیٹھی وہ کارپیٹ کو تک رہی تھی لیکن چہرے پہ ایک تاریک سی واقع تھی۔۔۔جو کچھ دیر پہلے ہوئے واقعے کی تھی۔۔

وہ دھیرے سے چلتا ہوا اسکے پاس کھڑا ہوا تھا لیکن جیسے ہی حیام نے اسکے بلیک اور سلور دھاری والے جوگرز کو اپنے قریب دیکھا تھا جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"دھوکہ دیا ہے آپ نے۔۔۔
الزامات لگائے ہیں مجھ پہ۔۔۔
دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔بہت گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔۔
اپنے مقصد کے لیے صرف مجھے خود سے قریب کیا۔۔۔محبت کے جھوٹے دعوے کرتے جارہے تھے۔۔۔ایک بار بھی نہیں سوچا کہ دوسری بار نہیں تیسری بار میرا دل ٹوٹے گا تو مجھ پہ کیا اثر پڑے گا"

ہزیانی انداز میں اسکے مقابل کھڑی وہ اسکی شرٹ کا کالر پکڑے روتے ہوئے سرخ آنکھوں سمیت شدت درد سے چلائی تھی۔۔۔ضامن دم بخود رہ گیا تھا۔۔۔۔۔پہلی دفعہ وہ اسکے رد عمل سے ڈرا تھا۔۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔
مجھے موقع نا دو کہ میں حد کراس کروں اپنی۔۔یا تمہیں اور لوگوں کی طرح تم پہ ہاتھ اٹھاوں۔۔۔کوئی الزامات نہیں لگائے ہیں تم پر۔۔۔۔دو کوڑی کا نہیں کیا تھا۔۔زمین سے آسمان پہ بٹھانا چاہا ہے ہمیشہ۔۔۔۔

کونسا مقصد۔۔۔ کیسا مقصد۔۔۔۔کیوں۔شادی کرونگا۔۔تم نے کونسے میرے مشنز تک پہنچانا ہے مجھے۔۔۔۔اس زرا سی دیر میں پاگل کرکے رکھ دیا ہے تم نے۔۔۔۔"

اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتا وہ غصے سے لیکن دبی دبی آواز میں بولا تھا۔۔۔
حیام حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"اینڈ لاسٹ تھنگ اپنے دل کو اتنا نازک یا خود کو اتنا کمزور نا بناو کہ ہر کوئی تمہارا دل توڑ کے جاسکے۔۔۔۔۔"

"یونیورسٹی ریگولر جاتی رہنا۔۔۔بائے"

اسے بیڈ پہ بیٹھاتا وہ وہاں سے چلاگیا تھا۔۔۔

"رکو ۔۔۔۔۔"

وہ۔تیزی سے اسکے پیچھے بھاگی تھی لیکن وہ دروازہ بند کرکے جاچکا تھا۔۔۔۔۔
اتنی جلدی سب ختم ہوگیا۔۔۔۔۔۔وہ پاگل سی ہورہی تھی۔۔۔۔

بیڈروم سے نکل کر اسکے قدم جیسے جم سے گئے تھے۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کررہا ہے۔۔۔اتنا جزباتی تو نہیں تھا۔۔

"یہ میں کیا کررہا ہوں۔۔۔۔!!"

سیڑھیوں پہ کھڑا وہ مستقل سوچ رہا تھا۔۔منفی خیالات سے ہٹ کے وہ۔سوچنا چاہتا تھا۔۔۔

"ایلے کیسے چھوڑ کے جاسکتا ہوں میں۔۔۔

نہیں۔۔۔۔برہان نہیں ہوں میں۔۔۔۔ضامن ہوں۔۔۔۔حیام کا بھروسہ۔۔۔اعتماد۔۔۔یقین۔۔۔اور بہت کچھ۔۔۔!!

اب وہ بیرونی گیٹ کیطرف جانے کے بجائے دائننگ ایریا کی طرف گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوگیا جانے کا دل نہیں کررہا۔۔۔"

عدیل صاحب اسکو واپس ناشتہ کی طرف دیکھ کے بولے تھے۔۔انکے ساتھ ساتھ وجیہہ اور تانیہ بیگم بھی ساتھ چونکی تھیں۔۔

"مجھے لگتا ہے میری بیوی نے پہلی دفعہ میرے لیے ناشتہ بنایا ہے۔۔۔مجھے کھا کے جانا چاہیے۔۔ میرا مطلب ہے کہ۔اسکی خوشبو مجھے جانے سے روک رہی ہے۔۔۔"

وہ ایکدم بدل گیا تھا--اسکا مزاج بدل-گیا تھا---چہرے کے تاثرات بدل گئے تھے-- سختی کی جگہ نرمی آگئی تھی --

"سو سوئیٹ آف یو------"
تانیہ بیگم مسکرائی تھیں--

"میرے لیے بھی کوئی اتنا سوئیٹ سا بندہ دیکھ لیں اب---کب تک میں سنگل اکیلی جان خود کا خیال رکھونگی"

وجیہہ تفریحی ہی میں سہی لیکن دل سے کہہ گئی تھی---------ضامن کے ناشتہ لیتے ہاتھ تھمے سے تھے---

"نیکسٹ ٹائم جب آونگا تو تمہارے لیے ایک عدد لڑکا ڈھونڈنے کا مشن پورا کرونگا"
ضامن مسکرا کے بولا تھا--

"مطلب چار مہینے انتظار کرنا ہوگا"
وجیہہ کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا--

"ایکچوئلی"

وہ ٹرے میں سلائس، جیم ، بٹر ،ایگ، پراٹھہ، آملیٹ اور جوس رکھتا ہوا گویا ہوا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

"دیکھ رہی ہیں آپ کا بیٹا کتنا ریسپونسیبل ہے ، ایلے ہی آپ آنٹی ایشو بنا رہی تھیں"

وجیہہ تانیہ بیگم کو ڈپٹ رہی تھی۔۔۔

وہ استہزایہ ہنسی تھیں۔۔۔

رونے کی وجہ سے اسکا دل اتنا گھبرایا تھا کہ وہ باتھ روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ابھی بھی اسے گھٹن سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔بیسن سے وامٹ کرکے ہٹی تو تولیے سے اسنے اپنا چہرہ صاف کیا تھا۔۔۔۔۔۔ایلے ہی اسکی نظر شیشے میں پڑ گئی تھی جہاں اسکا چہرہ اور آنکھیں سرخ لال ہوچکی تھیں۔۔اپنا چہرہ دیکھ کے اسکے آنسو پھر جارہی ہوگے تھے۔۔۔۔

اتنی لاچار سی کیفیت اسکی تھی نا کسی سے کہہ سکتی تھی نا کسی سے کچھ شئر کرسکتی تھی۔۔۔۔۔اکیلے ہی شاید گھٹنا تھا۔۔۔اور اس گھٹن کے احساس سے وہ یقیناً آدھی ختم ہوجاتی ۔۔۔۔۔

شاور کھول کر وہ اسکے نیچے کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔ٹھنڈی دیوار سے ٹیک لگائے نیم گرم پانی کے نیچے منہ پہ ہاتھ رکھے وہ خود کو سکون پہنچانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

جب اسے دروازہ بجنے جی آواز آئی تھی۔۔۔۔

باتھ روم کا دروازہ کھٹک رہا تھا۔۔۔۔۔حیام کا بلکل دل نہیں کیا تھا کہ کوئی بھی جواب دے۔۔۔

"دروازہ کھولو حیام"

پچھلے تین منٹ تک وہ بجاتا رہا اور کوئی رسپانس نا ملا تو جو وہ پرسکون سا تھا اب اچھا خاصا پریشان ہوگیا تھا کیونکہ نا۔کوئی جواب آرہا تھا۔۔۔

حیام کو اسکی آواز پہچاننے میں سیکنڈ کا ہزاروہ حصہ لگا تھا۔۔ایکدم وہ سب چھوڑ کر گیٹ کی طرف بڑھی تھی لیکن لاک پہ ہاتھ رکھے وہ جم سی گئی تھی۔۔۔گردن نفی میں ہلا تھا۔۔۔۔

"نو حیام۔۔۔"

اسنے خود کو منع کیا تھا۔۔۔

"چھوڑ گیا سو چھوڑ گیا۔۔۔۔"

شدید وہ جزباتی ہورہی تھی۔۔۔

"سب مرد ایسے ہی ہوتے ہیں"

وہ۔مزید اچھی طرح لاک چیک کر کے واپس شاور کے نیچے کھڑی ہوگی تھی۔۔۔۔۔اور اپنے کانوں پہ دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے تاکہ اسکی آوازیں سماعت تک نا پہنچ سکیں۔۔۔۔

"آخری بار وارن کررہا ہوں حیام۔۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔۔۔"

وہ اب تیز آواز میں چلایا تھا۔۔اسے غصہ آرہا تھا کیوں نہیں کھول۔رہی تھی۔۔کتنی دیر سے وہ بجا رہا تھا۔۔اب بھی کوئی رسپانس نا ملا تو وہ کبرڈ سے کیز نکال لایا تھا۔۔۔اور باتھ روم کے لاک کی key سے دروازہ کھولا تھا اور اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔اسے دیکھ کے ضامن کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔وہ کس طرح محض ایک کاٹن کے سوٹ میں شاور کے نیچے پانی میں بھیگ رہی تھی کہ اسکا سارا سراپا بھیگ چکا تھا۔۔۔کپڑے الگ گیلے ہونے کی وجہ سے جسم سے چپک گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔کانوں پہ ہاتھ رکھ کے وہ چہرہ جھکائے آنکھیں میچے شاید رو ہی۔رہی تھی۔۔۔

ضامن نے پہلے ٹیپ بند کیا تھا اور پھر آگے بڑھ کر اسکا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا تھا کہ وہ کسی ڈالی کی طرح اسکے پاس چلی آئی تھی۔۔اسکی نادانی پہ۔وہ۔رشک کرگیاتھا۔۔۔۔حیام کی آنکھیں اور زہن اسکے لمس اور اس طرح جھٹکے سے بیدار ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ناگواری اسکے پورے وجود میں پھیلی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔اسکا ہاتھ پکڑ کے کمرے میں لانا چاہتا تھا جب حیام نے مضبوطی سے اپنے پاوں وہی۔ جما لیے تھے آگے بڑھنے سے وہ بھی اسکے ساتھ انکاری تھی۔۔

"چلو۔ ۔۔"

ضامن سختی سے بولا تھا۔۔۔حیام کا سر نفی میں ہلا تھا۔۔۔چہرے پہ سخت چٹانوں کی طرح تاثرات تھے۔۔ساری نرمی اسکا ڈر جیسے اڑ سا گیا تھا۔۔۔۔

لیکن ضامن نے کب سننی تھی اسکا بازو سختی سے پکڑ کر زبردستی باہر لایا تھا اور اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"سوری۔۔۔رئیلی سوری"

اسکے گیلے بالوں پہ ہونٹ رکھتا وہ شرمندگی سے بولا تھا۔۔۔۔بہت جلدی ہی اسے احساس سا ہوگیا تھا کہ کتنا غلط تھا۔۔۔۔

"آئے دونٹ کئر۔۔واٹ یو سیڈ۔۔۔"

اپنے نازک ہاتھ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسے سختی سے پیچھے ڈھکیلا تھا۔ ۔ ۔ اس سے الگ ہوکر وہ دور کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔۔

"آئے نو میں غلط ہوں----

مجھے سننا چاہیے تھا تمہیں---

بٹ دیکھو میں تمہیں دکھ دیے بنا کیسے جاسکتا ہوں---

مجھے معاف کردو اتنا شاوٹ کیا تم پر"

وہ آگے بڑھ کر اسکی بکھری ہوِی حالت دیکھ کر خود۔کو کوستا دکھ سے بولا تھا. .

"غلط آپ نہیں غلط میں ہوں جو یقین کیا---"

وہ طنزیہ سی روتے روتے ہنسی تھی----

"واٹ نان سینس یار----بات مت بڑھاو----دیکھو ڈئر---

غصہ سب کو آتا ہے لیکن غصہ پہ قابو کرنا ہرکسی کو نہیں آتا--

اور---

اور میں غصے میں اپنی زندگی کا نقصان نہیں کرسکتا---

یو آر مائے لائف نا---مائے لو---مائے وش-- مائے اسمائل--

وہ پھر سے اسنکے قریب جا کر محبت بھرے لہجے میں بولا تھا--

"ناجانے کیوں تم پہ غصہ نہیں ہو پاتا---ایسی کیا اٹریکشن ہے کہ تمہارے پاس کھنچا چلا آتا ہوں"

وہ اسکو سمجھا رہا تھا۔۔لیکن غلطی تو وہ کرچکا تھا۔۔اتنی جلدی مداوا کیسے ہوسکتا تھا۔۔

"کیا میں اتنی لمبی تقریر پہ ہنس سکتی ہوں۔۔۔
مجھ سے تو اب رویا بھی نہیں جارہا ضامن"

وہ تیز آواز میں چلائی تھی۔۔۔

"آپ بہت کچھ کہہ کے جا چکے ہیں۔۔بس اب آپ جائیں۔۔۔جائیں۔۔۔یہاں سے"

اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔آو۔۔۔پھر چلا جاونگا"

اسکا ہاتھ تھام کے وہ زبردستی بیڈ پہ لایا تھا اور اسے بٹھایا تھا اور ناشتے کی ٹرے اپنے اور اسکے بیچ رکھی تھی۔۔

"میں نے اتنی محبت سے چاہ سے یہ ناشتہ اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔۔لیکن آپ ٹھکڑا کے چلے جائے۔۔۔۔۔۔اب یہ کیوں کھانے کی کوشش کررہے ہیں"

چبتی ہوئی نظریں اسنے پہلے ناشتے کی طرف کی تھیں اور پھر اس پر۔۔

"فار گاڈ سیک حیام۔۔۔تمہیں سمجھ نہیں آرہا کیا کہہ۔رہا ہوں میں۔۔۔۔۔مجھے جانا بھی ہے لیکن تم کیوں اس طرح کررہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ہوگئی غلطی اب معاف کرو ۔۔ ختم کرو"

وہ پریشان ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی نظر میں وہ اب خود کو صحیح محسوس کررہا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔میں غلط کررہی ہوں۔۔۔۔
وہ ایکدم اچھل کے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

"جب میں اتنی سی تھی محض چند سالوں کی تب مجھے میرے ماں باپ چھوڑ گئے۔۔۔تب تو مجھے صحیح سے میننگ تک نہیں پتہ تھی کہ کون ہوتے ہیں ماں باپ۔۔۔۔۔کتنی بار میرا دل ٹوٹا ہے۔۔۔جن کے ماں باپ نہیں ہوتے پتہ ہے کون ہوتے ہیں۔۔۔ہر کوئی انہیں اپنے پیر کے نیچے روند رہا ہوتا ہے۔۔روز نا روز کوئی نا کِوی اسے توڑ کے جارہا ہوتا ہے۔۔۔خود کو سنبھالتے سنبھالتے بڑی ہوئی پھر برہان آیا۔۔۔۔کہنے کو بہت محبت تھی اسے مجھے۔۔۔لیکن اسکا اعتبار ڈگمگا گیا۔۔۔۔۔اسکو کیا بلیم کروں وہ کونسا بچپن سے تھا میرے ساتھ۔۔۔ایبروڈ سے چند سال پہلے ہی آیا تھا کچھ سالوں میں محبت تو ہوسکتی ہے اعتبار یقین نا ہوا۔۔۔اس دن میرا دوسری بار دل ٹوٹا جب وہ مجھے محض سب کے سامنے رسوا کرکے گیا۔۔۔۔

میں نے یا کسی نے آپکو فورس نہیں کیا تھا کہ آئیں اور مجھ سے شادی کریں۔۔ خود آپکا فیصلہ تھا۔۔۔جب وہ چھوڑ کے گیا۔۔۔زندگی کی ساری امیدیں ختم ہوگئیں۔۔۔پھر آپ آئے۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برہان تو کیا آپ نے ساری حدیں پار کردیں میرے قریب آنے کے لیے اور خود کو مجھ سے قریب کرنے کے لیے۔۔۔۔۔جانے انجانے میں ہوگئی محبت آپ سے۔۔رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ فلینگز آجاتی ہیں۔۔۔لیکن آپ نے سب کا ریکارڈ توڑ کے رکھ دیا ہے۔۔۔برہان اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔۔۔آپ ن ء بند کمرے میں مجھے ہی میری نظروں سے گرا دیا ضامن۔۔۔۔

میری کیا غلطی تھی۔۔۔۔

یہ ہی کہ۔صرف بتایا نہیں۔۔۔

کیوں بتاتی۔۔۔

کیسے بتاتی۔۔۔

آپ نے اتنا یقین دلایا اپنی محبت کا تو اس زرا سے بے معنی چیز کا کیوں بتاتی۔۔۔ چاہ رہی تھی کہ آئی ڈی ڈی ایکٹیویٹ کردوں لیکن مجھے بھروسہ تھا کہ کبھی اگر ضامن پڑھینگے بھی تو دیکھ بھی لینگے تو انہیں کِوی فرق ہی نہیں پڑے گا۔۔۔

برہان نے تو صرف مجھ سے پیار کیا تھا۔آپ نے تو پیار کے ساتھ ساتھ مجھے محسوس کیا ہے۔۔۔۔میرے ساتھ ایک کمرے میں رہے ہیں۔۔دن رات ساتھ رہے۔۔کیا اتنا بھی

اعتماد نہیں آپ کو مجھ پہ کہ جو لڑکی اپنے شوہر کی۔موجودگی سے سہم جاتی ہے جس سے بات کرنے پہ کتراتی ہے وہ کس طرح کسی غنڈے ٹائپ لڑکے سے بات کرسکتی ہوں۔۔کیسے اس سے تعلقات بڑھا سکتی ہوں۔۔۔۔

"آج آپ نے سب سے زیادہ مجھے تکلیف دی ہے۔۔۔لیکن افسوس میرے پاس کوئی ہے نہیں کہ جس سے شکوے کرسکوں۔۔۔۔"

وہ روانی سے کہتے کہتے رک گئی تھی۔۔۔

"میری آئی دی کیا ہر چیز ماریہ کے پاس ہوتی تھی۔۔۔آج کی بات نہیں ہے شروع وقت سے اسنے میری چیزیں یوز کی ہیں۔۔بات وہ ہی ہے کہ میرے پاس کبھی اتنی سپورٹ تھی ہی نہیں کہ اسے کچھ کہہ سکوں۔۔۔۔کبھی منع کرسکوں کہ ماریہ کہ چیز میری ہے مت کیا کرو تم کچھ۔۔۔۔

برہان کو اسنے مجھ سے چھینا۔۔۔اور اب آپکو مجھ سے چھیننا چاہتی ہے ۔۔۔!!

"آپ ایسا کریں۔۔۔۔۔۔

ی۔۔یہ

وہ بھاگتے ہوئے بیڈ سے موبائل اٹھاتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی۔۔۔اور اسکے ہاتھ میں موبائل دیا تھا۔۔

"اسے ساتھ لے کر جائیں۔۔۔۔اور خو بھی جائیں۔۔۔۔"

اسکا ہاتھ پکڑتی وہ بولی تھی اور اسے باہر نکا لنا چاہتی تھی۔۔۔

"آئے ایم سوری۔۔۔رئیلی سوری۔۔۔۔
مجھے تم پر بہت یقین ہے۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔ایسے نہیں کرو۔۔۔تمہارا رونا مجھے تکلیف دیتا لے حیام۔۔۔"

وہ اسکو زبردستی اپنے بازووں میں لیتا افسردگی سے بولا تھا۔۔۔

"آپ نہیں جانتے بہت اسٹرگل کیا ہے ہمیشہ۔۔۔
مجھے سب نے بہت پریشان کیا ہے سب نے توڑا ہے ضامن صرف۔۔۔کسی نے جوڑا نہیں ۔۔۔
مجھے نہیں پتہ اس لڑکے کو مجھ سے کیا تھا لیکن وہ ہر وقت میرے اریب قریب رہتا تھا جب تک میں لاہور میں تھی لیکن جب سے آپ کے ساتھ ہوں مجھے کبھی وہ دوباری نہیں دکھا۔۔۔اسنے بہت ٹیز کیا ہے۔۔۔ہمشہ کہتا تھا تمہیں ہر کسی سے چھین لونگا۔۔۔۔بٹ نو ہاو۔۔۔وہ کیسے کب میری بارات کے دن پہنچا تھا اور کس طرح اسنے سب فیک چیزیں

برہان کو دکھائی تھیں۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ تصویریں کیسے اسنے بنائیں۔۔۔اور وہ ماریہ نے ہی دی ہونگی۔۔۔۔۔اسنے ہمیشہ مجھے ڈی گریڈ کیا شروع سے لے کر اب تک۔۔۔۔"

وہ اسکے سینے سے لگے رونے کے ساتھ ساتھ بول بھی رہی تھی ۔۔

"مجھے سب پتہ ہے۔۔۔تمہارے سامنے اسکو لے کرآونگا اور ماریہ کو بھی۔۔۔دونوں تمہارے گنہگار ہیں"

اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولا تھا اور اسکے بہتے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

"نو مور ٹئرز۔۔۔۔۔"

اسکے ماتھے پہ جھکتا وہ بوک رہا تھا جب حیام نے اسے پوری قوت سے دھکا دیا تھا۔۔۔

"میرے گنہگار آپ بھی ہیں"

جائیں آپ یہاں سے۔۔

دور ہٹتی وہ اٹل لہجے میں بولی تھی جیسے اسکی کچھ سننا ہی نا چاہتی ہو۔۔۔

"یس۔۔بٹ پہلے ناشتہ تو کرلیں یار۔۔۔

مان رہا ہوں غلطی اب جان لوگی میری"

وہ اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

"ناشتہ ۔۔۔۔

وہ جنونی انداز میں ناشتے کی طرف بڑھی تھی اور پوری ٹرے پکر کے زمیں کے حوالے کیا تھا۔۔

"ہوگیا ناشتہ اب جائیں"

وہ ناشتہ گرا کے بولی تھی۔۔اسکی ضد عروج پہ تھی۔۔

"یہ ک۔۔کیا کیا ہے حیام"۔

اسکا لہجہ پہلی بار اٹکا تھا۔۔۔وہ سچ میں اسکی کیفیت دیکھ کے گھبرا سا گیا تھا۔۔۔

"آپ جائیں بس۔۔۔

بس جائیں۔۔۔۔

جائیں"

وہ ہاتھ جوڑتی اسکے پیروں میں بیٹھی۔ تھی۔۔

"جائیں"

روتے روتے اسکا دماغ ماوف ہوچکا تھا کہ کیا کررہی ہے۔۔۔

"جارہا ہوں پلیز---بٹ ایسے تو نہیں کرو---"

وہ اسکے پاس ویسے ہی بیٹھا تھا--

"جاو---ضامن"

وہ مزید اسے قریب دیکھ کے بدک گئی تھی---

اور واپس نا آنا-----"

وہ بھاگتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی--اور خود کو بند کرلیا تھا--

ضامن زبردستی کمرے سے گیا تھا----

صبح بیدار وہ کھٹ پٹ آوازوں کی وجہ سے ہوئی تھی---
کمبل ہٹا کے وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن برہان کی آواز پہ واپس لیٹ گئی تھی--

"لیٹی رہو"

وہ ایک نظر اس پہ-ڈال کر واپس اپنے کام میں مصروف ہوگیا تھا-

"کہاں جارہے ہو برہان--

وہ اسکو پیکنگ کرتے دیکھ رہی تھی--

"اسلام آباد---"

وہ بنا دیکھے بس کام میں ہی مصروف تھا-----وائٹ ٹراوزر اور بلیو ٹی شرٹ میں اسکی گوری رنگت نمایاں ہورہی تھی---ماریہ نے دل ہی دل میں اسے دیکھ کے مسکرائی تھی---

"کیوں"

"میٹنگ ہے--"

مختصر جواب دے رہا تھا

--

"مجھے چھوڑ کر --

"تو ہر جگہ اب تمہیں ساتھ لے کر جاونگا"

وہ تیوری چڑھا کے بولا تھا جیسے ماریہ کہ-یہ بات اسے زہر لگی ہو--

"میرا مطلب ہے ہنی-مون پلان کرو اسلام آباد میں"

وہ-مسکاتے ہوئے بولی تھی---

"کیا اور بیمار ہونا چاہتی ہو میرے ہاتھوں تم"

وہ کپڑے چھوڑ کر اسکی طرف دیکھتا بولا تھا۔۔۔ماریہ ایکدم چپ ہوِی تھی۔۔

"ایسے ہی چپ رہا کرو۔۔ اچھی تو نہیں بہتر ضرور لگتی ہو"

کپڑے چھوڑ کر وہ روم سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔جیسے اسکا موڈ خراب ہوگیا ہو۔۔۔۔

ماریہ چپ کی چپ ہی رہ گئی تھی۔۔

تم نے کیوں بند رکھا ہے مجھے یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

خود ناشتہ کرنے کے بعد جب دارم دروازہ کھول کے اندر آیا تو وہ لڑکی بولی تھی۔۔۔ابھی اسنے ایک فلیٹ پہ قیام۔کیا ہوا تھا۔۔

"ابھی ہمارے صاحب کو تو آنے دو دارلنگ۔۔۔پھر یہاں سے نکال دینگے"

وہ اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھتا بولا تھا۔۔۔موبائل نکال کے اسنے ضامن کو ایک ٹیکسٹ کیا تھا۔۔۔

"کل سے تم نے بھوکا رکھا ہوا ہے یہاں"
وہ گھبرائی گھبرائی سی بولی تھی۔۔

"وہ۔آئینگے تو خوراک بھی دینگے ڈونٹ وری۔۔۔
اتنی زیادہ خوراک دینگے کے چار سے پانچ دن تمیں بھوک نہیں گے گی"

وہ مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولا تھا جبکہ اس لڑکی نے سہم کے اسے دیکھا تھا۔۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ کر اسنے اپنی جیکٹ اتار لی تھی جو جگہ جگہ سے کچھ نم سی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔

سیٹ کی پشت پہ سر ڈال کر کچھ دیر پہلے کے واقع کو سوچنے لگا تھا۔۔آنکھیں اسکی بند تھیں۔۔۔۔۔چہرہ پہ ساری سرشاری غائب سی تھی ۔

"ہیلو۔۔۔" موبائل بجنے پہ اسنے کال ریسیو کی۔۔۔

"تو نے انکل آنٹی سے بات کرلی تھی۔۔۔۔۔"
دارم سب چھوڑ کے اپنے مدعے پہ آیا تھا۔۔

"بھول گیا"
ہنوز آنکھیں بند کیے وہ بولا تھا۔۔۔

"تیرا کوئی بھی کام ہوتا ہے میں سب کچھ چھوڑ کر کرتا ہوں۔۔لیکن تجھ سے زرا سا کنونیس تک نا ہوا"

دارم کو برا لگا تھا۔۔

"میں راستے میں ہوں دارم۔۔۔بھول گیا۔۔۔
کال پہ بھی کنوینس کرسکتا ہوں۔۔۔یو دونٹ وری۔۔۔"

ابھی وہ پریشان تھا دارم کی فضول گوئی اسے مزید پریشان کرگئی تھی۔۔

"اوکے پھر تو آجا۔۔۔ٹیک کئر"

حیام کو جب کمرے میں خاموشی محسوس ہوئی تو وہ باتھ روم سے باہر آئی تھی۔۔۔۔دھیرے سے چلتے ہوئے کبرڈ کی طرف گئی تھی اور ایک سوٹ نکالا تھا۔۔۔

گیلے کپڑے چینج کرنے کے بعد اسنے اپنے نم بالوں کو سلجھایا تھا اور چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔جبکہ چہرہ کافی حد تک زرد اور سرخ ہورہا تھا۔۔۔اگر کوئی بھی اسے دیکھتا تو یقیناً دس سوال کرتا۔۔۔

ڈریسنگ سے کریم اٹھا کر اسنے اچھی خاصی چہرے پہ لگائی تھی۔۔۔کہ اب چہرہ گلابی ہوگیا تھا۔۔۔۔ہونٹوں پہ گلابی گلوز لگایا تھا۔۔۔۔

آنکھوں پہ پنک شیڈ لگایا تھا۔۔کافی حد تک اسکا چہرہ سدھر چکا تھا اور گلو کرنے لگا تھا۔۔۔

بیڈ سے ریشم کا سفید ڈوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا تھا اور کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔شاید پہلی بار اسنے اپنے چہرے پہ خود سے اس طرح کے لوازمات لگائے تھے۔۔۔

بھوک کی وجہ سے اسکی حالت ٹال مٹول ہورہی تھی تب ہی اسنے نیچے جانے کا سوچا تھا۔۔۔ڈائننگ ایریا کی طرف جاکر اسنے وہاں بیٹھے نفوس کو سلام کیا تھا۔۔۔

عدیل صاحب وہاں موجود نہیں تھے۔۔۔وہ آفس جاچکے تھے جبکہ وجیہہ کچھ دیر پہلے ہی باہر چلی گئی تھی اب تانیہ بیگم ناشتہ کے برتن ملازمہ سے اٹھوارہی تھیں۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ایک کرسی کھسکا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

"آر یو آل رائٹ"

تانیہ بیگم کچن سے نکلی تھیں اور حیام کو ٹیبل پہ سر رکھے دیکھ کر اسکے پاس آئیں تھیں--

"بھوک لگ رہی ہے"

وہ بچوں سی معصومیت لیے بولی تھی-----تانیہ بیگم نے اسکا چہرہ بغور دیکھا تھا---وہ انہیں بیمار سی لگی تھی---کافی کمزور وہ ویسے ہی تھی---اسکا چہرہ تھامتی وہ غور سے دیکھنے لگی تھیں------

"طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا"

اسکا چہرہ یخ ٹھنڈا ہورہا تھا---اسکے چہرے پہ ٹھنڈک محسوس کرکے وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی تھیں--

"صحیح ہے طبیعت"

وہ نارمل لہجہ لیے بولی تھی--

"ڈاکٹر سے کنسلٹ کرنا چاہیے---

مجھے تو ٹھیک نہیں لگ رہی"

اب وہ اسکے برابر والی کرسی پہ بیٹھتی بولی تھیں--

"میں ٹھیک ہوں ----
بس سردی لگ رہی ہے"

وہ اپنے سے بہانہ بنا کے بولی تھی--

"تو سوئیٹر یا شال لیں نا آپ-----کتنی لاپرواہی برت رہی ہو"
وہ اپنی ساڑھی پہ پہنی شال اتار کر اسکے کندھوں پہ ڈالی۔تھی-----شال پہن کے اسے گرمی کا احساس ہوا تھا---

اتنے میں ملازمہ ناشتہ لے کر آگئی تھی---

اب روزانہ یہ کھائینگی آپ وہ بھی ہمارے ساتھ ناشتہ کرینگی--- سمجھ رہیں ہیں"

اسکی پلیٹ میں ایک تہہ والا پراٹھہ ڈال کے پلس ہاف فرائے ایگ جو آدھے سے زیادہ کچا تھا---اسکے سامنے رکھ کے بولی تھیں---حیام کا دل ابکایا تھا اس طرح کا انڈا دیکھ کے اسکی زردی سے بیلوئش پانی نکل رہا تھاجس کا مطلب وہ کچی تھی---

منہ پہ ہاتھ رکھ کے وہ اٹھی تھی اور دور ہوئی تھی----
اسکا اتنا بھاری ناشتہ دیکھ کے شدت سے دل گھبرایا تھا---

"حیام کیا ہوا"

وہ ایکدم اٹھ کر اسکے پاس آئی تھیں--

"م---میں یہ نہیں کھاونگی"

ابکائی کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں نمی جھلکی تھی... وہ گھبراتے ہوئے ڈر سے بولی تھی---اسے لگا تھا کہ وہ زبردستی اسے کھلا دینگی--

"آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے حیام---

اوکے نہیں کھاو----کچھ اور منگواتی ہوں"

اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ کرسی پہ لِائی تھیں--

اور جوس کا گلاس اسے تھمایا تھا جو وہ پینے لگی تھی---

"جیم پڑاٹھ کھالو پھر--کا بٹر دوں"

وہ اسکء سامنے چیزیں چنتی بولی تھیں--

"میرا دل گھبرا رہا ہے ماما---میں نہیں کھاونگی یہ چیزیں---کچھ لائٹ سا دے دیں"

وہ صاف منع کرتی بولی تھی---------اور جوس پینے لگی تھی--جوس نے اسکو خاصا اچھا محسوس کروایا تھا--

تانیہ بیگم ایک بار پھر اسکے چہرے کے تاثرات کو بغور تکتی اب کچھ نیا منگوانے لگی تھیں--

---

"برہان کو دیکھا آپ نے---مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کے چلاگیا ہے---
جبکہ میں بیمار بھی ہوں"

شام کی چائے پہ وہ آرزو بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی--رہ رہ کر اسے صبح دے برہان پہ غصہ آرہا تھا--وہ کیسے اسے چھوڑ کر اسلامآباد چلا گیا--

"اسے کام تھا تب ہی گیا ہے---ویسے بھی تم بیمار ہو تب ہی تمہیں لے کر نہیں گیا---وہاں کے موسم کی وجہ سے تم مزید بیمار ہوجاتیں---"

وہ چائے کا سپ لیتی کافی تحمل کر مظاہرہ کرتیں بولی تھیں---جبکہ ماریہ جل بھن کے رہ گئی تھی--

"کیا بات کررہی ہیں---مطلب اگر وہ چھوڑ دیتا اپنا ایک آفیشل ٹور تو کیا ہوجاتا"

اسے ان پر بھی غصہ آیا تھا--

"یہ کیسے بات کررہی ہو تم ماریہ---
شوہر باہر بجائے تم اسکے پہنچ جانے کی دعا کرو---الٹا تم غصہ ہورہی ہو---
ویلے بھی یہ تمہارے ہسبینڈ وائف کا پرابلم ہے میں کیا ایکسپلینشن دوں"

ماریہ کا رویہ دیکھ کے وہ دنگ سی رہ گئیں تھیں--

"آپ کا بھی تو بیٹا ہے آپ اسے سمجھاتی بھی نہیں ہیں---کتنی زیادتی کررہا ہے میرے ساتھ وہ"

وہ مزید بھڑک سی گئ تھی----اپنی ناقدری پہ غصہ آیا تھا۔

"وہ محض تمہارے ساتھ ہی نہیں اپنے ساتھ بھی زیادتی کررہاہے---بہتر یہ ہی کہ اسے بھی وقت دو اور خود کو بھی"

وہ بات ختم کرتے ہوئے عاجزی سے بولی تھیں--

"""""""""_____

لاہور پہنچ کر اب وہ اس فلیٹ میں تھا جس میں دارم نے قیام کیا ہوا تھا---
بیگ لاونج میں رکھ کے وہ دارم کے ساتھ اس کمرے کی طرف آیا تھا جس میں وہ لڑکی قید تھی---

دروازہ کھول کے وہ اندر داخل ہوا تھا اور پاوں سے اسنے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔
کرسی ایک ہاتھ سے اٹھائی تھی اور اس لڑکی کے سامنے رکھی تھی۔۔۔
ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کے وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا جبکی دارم اب دیوار سے لگ کر خاموشی سے کھڑا ہوگیا تھا۔۔اپنا کام وہ کرچکا تھا باقی کام ضامن کے سپردکرکے وہ سکون میں تھا۔۔

"خاطر توازہ ٹھیک سے تو ہورہی ہے نا تمہاری"

وہ پہلے بڑے نارمل سے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔وہ لڑکی کافی بولڈ تھی۔۔یا وہ کام۔ہی ایسے لوگوں کے لیے کرتی تھی کہ بولڈ ہوگئی تھی. ۔لیکن اپنے سامنے دو لڑکوں کو دیکھ کر کافی کنفیوز کے ساتھ ساتھ گھبرا سی گئی تھی۔۔زبان جیسے گنگ سی ہوگئی تھی۔۔

"مجھے کیوں رکھا ہے یہاں"

وہ نظرانداز کرکے اپنی طرف سے کافی ہمت جمع کرکے بولی تھی۔۔ضامن نے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"تمہارا بوس کہاں پایا جاتا ہے۔۔۔"
وہ بھی نظرانداز کرکے دوسرا سوال پوچھ بیٹھا تھا۔

"ک۔۔کون"

وہ لڑکی چونکی تھی۔۔

"ابھی میں تمہیں بتاوں کون۔۔۔

دیکھو لڑکی میرے پاس فضول وقت نہیں ہے کہ گھنٹہ تم پہ ویسٹ کروں۔۔

جسٹ کم ٹو ڈا پوائنٹ"

وہ اب اس پہ چلایا تھا۔۔۔کیونکہ ویلے ہی وہ گھر سے پریشان ہوکر ڈائریکٹ یہاں آیا تھا۔۔الگ ٹینشن اسکے زہن سے چپک گئی تھی۔۔حیام بھی ناراض تھی اسکا موڈ ویلے ہی بگڑ چکا تھا۔۔۔

"مجھے یہاں کیوں رکھا ہے"

وہ مسکین نظروں سے دیکھتی اس پہ ہی اٹکی تھی۔۔

"دارم اسکو گاڑی میں ڈالو۔۔۔مجھے کراچی کے لیے نکلنا ہے۔۔وہاں ہی دیکھ لونگا۔۔۔۔"

وہ کرسی سے اٹھتا دارم کو حکم دیتا بولا تھا۔۔

"میں ۔۔ می۔۔کراچی نہیں جاونگی"

وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

"اب میں تمہاری اجازت لونگا کیا"

وہ واپس مڑ کر اسکے گولڈن ریشم جیسے بال اپنے فولادی ہاتھ میں جکڑ کے غصے سے غرایا تھا کہ وہ ڈر سے رونے لگی تھی--

"م--میرے چ---چھوٹے--چھوٹے بچے ہیں"

وہ ہکلائی تھی.

"میرے بھی ہیں اب کیا کروں---

کیا تمہیں معاف کردوں"

وہ اب اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں بے دردی سے تھام کے بولا تھا--دارم الرٹ ہوا تھا۔ جبکہ وہ لڑکی درد سے تڑپ گئی تھی.

"میں نے کیا--کیا ہے"

وہ تڑپتی ہوئی بولی تھی--

"وہ کلب تمہارے باپ کا تھا--

جہاں کسی کی ماں اور بیوی ہوتے ہوئے بھی تم نے زنا عام کر کے رکھا ہوا تھا. . "

ایک تھپڑ اسنے اس لڑکی کے خوبصورت چہرے پہ جڑا تھا کہ اسکی آنکھوں کے نیچے اندھیرا سا

آگیا تھا۔۔دارم نے ضامن کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اب اسکو سنبھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔۔

"بھونکو"

وہ اس پہ ڈھاڑا تھا۔۔۔

اسکی بی پی کافی حد تک بڑھ گیا تھا۔۔۔

غصے سے اسکی آواز بھی اونچی ہوگئی تھی۔۔۔

جبکہ چہرے کے زاویے بگڑ چکے تھے ۔

"میرے دو بچے ہیں۔۔

چھوڑو مجھے"

وہ روتے ہوئے منت کرتی بولی تھی اسنے دارم سے مدد لینا چاہی تھی۔۔ضامن کی طرف دیکھنے سے بھی اسنے خود کو روکا تھا۔۔۔

"تمہاری فگر سے تو کہیں سے نہیں لگتا کہ تم دو بچوں کی ماں ہو۔۔۔۔"

دارم لب بھینچ کر حیرانگی سے بولا تھا وہ کتنی اسمارٹ اور گڈ لوکنگ تھی۔۔۔ابھی اس سٹویشن میں بھی وہ باز نا آیا تھا۔

"شٹ اپ دارم---یہ کیسی بے شرمی ہے"

ضامن کو غصے سے آ بھر تھا--جبکہ وہ لڑکی سہم کے بھی اپنی تعریف میں مسکرا نا سکی تھی--

"تمہیں رہائی تو کسی صورت نہیں لے گی---البتہ تمہارے دو بچے ہو یا دس بچے---ابھی تو یہاں سکون سے ہو---کچھ دنوں بعد تو قید کے اندر ہوگی----"

آئندہ آنے والے دنوں کے لیے گڈ لک"

جب ضامن کو لگا کہ یہ کچھ نا بتائے گی تو وہ چپ ہوگیا اور آخری جملے کہتا وہاں سے نکل گیا----جبکہ دارم نے تاسف سے اس لڑکی کو دیکھا تھا---

"بڑی ڈھیٹ ہو تم----"

اسے بھی خار آیا تھا۔

کتابیں بیڈ پہ پھیلائے وہ ناجانے کیا چیک کررہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور وجیہہ روم میں آئی تھی اسکے ہاتھ میں ایک تکیہ تھا--بیڈ پہ اپنا تکیہ رکھتے وہ وہاں اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی--

"میں نے سوچا تمہیں ضامن کی کمی محسوس ہوگی بیڈ پہ کیوں نا میں آجاوں۔۔۔برا تو نہیں لگا تمہیں"

وہ تکیہ سیٹ کرتے حیام سے بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔یو موسٹ ویلکم۔۔۔۔"
وہ بامشکل مسکرا کے بولی تھی۔۔۔

"مطلب اب ضامن نہیں ہے تو تم پڑھوگی۔۔۔۔"
وہ اسکی کورس کی کتابیں دیکھتی بولی تھی۔۔۔سائکولوجی کی کتاب اٹھا کے اسنے ٹائٹل پڑھا تھا۔۔۔

"ارے یار ضامن کو کیا سوجھا کہ اسنے تمہیں سائکولوجی کی کتابیں تھمادیں۔۔۔مطلب تمہاری مرضی تو پوچھ لیتا"

وہ نخوت سے بولی تھی۔۔

"مجھے پسند ہے یہ سبجیکٹ انہوں نے مجھ سے پوچھ کے یہاں ایڈ کروایا ہے"
وہ صاف گوئی سے جھوٹ بول گئی تھی ۔۔جبکہ ضامن نے خود سے ہی اپنی مرضی سے یہ سب کروایا تھا

"پھر ٹھیک ہے۔۔کیونکہ یہ آرٹس کا سبجیکٹ ہے جبکہ تم نے میڈیکل سے کیا انٹرمیڈیٹ۔۔۔ویسے بھی کافی زیرو اسکاپ کا سبجیکٹ ہے بہرحال تم نے کونسا جاب کرنی ہے"

وہ کافی معلومات رکھتی تھی تب ہی اسکے علم میں اضافہ کررہی تھی۔

"جی"

بس وہ اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"کیا تم کل یونی جارہی ہو"

وجیہہ نے ایک اور سوال دھرا تھا۔

"ہاں لیکن میرا دل نہیں کررہا"

"اٹس اوکے۔ پہلے دن ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔۔۔تین چار دن میں سب نارمل روٹین جیسا ہوجائے گا۔۔۔میں ڈراپ کردونگی دیپارٹ تک۔۔ تمہیں مشکل نہیں ہوگی"

وہ اسکا۔ہاتھ تھام کے تسلی دیتے ہوئے بولی تھی۔

"پرامس"

حیام کو اتنا اچھا محسوس ہوا تھا جب وجیہہ بغیر کہے ہی اسکی مشکل سمجھ گئی تھی۔۔

"پکا والا پرامس"

وہ مسکرا کے بولی۔تھی تب جا کے حیام کو سکون سا محسوس ہوا تھا۔۔

تقریباً چھ گھنٹوں سے وہ وقفے وقفے سے حیام کے موبائل پہ کال کررہا تھا لیکن رنگ کے علاوہ کوئی جواب موصول نہیں ہورہا تھا۔۔اب تو وہ کنڈیشن آگئی تھی کہ وہ کال کر کر کے تھک سا گیا تھا۔۔۔۔

کراچی کی فلائٹ لے کر وہ یہاں پہنچ گیا تھا۔۔لاہور میں بامشکل اس نے ایک گھنٹے اسٹے کیا تھا اور اب رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے۔۔۔رات نو بجے سے وہ حیام۔کو کال اور مسیجز کررہا تھا بٹ نو ریپلائے کا ٹیگ دیکھ کے وہ پریشان سا ہوگیا تھا۔۔۔

کمرے میں بیڈ پہ لیٹے اسے شدت سے حیام کی کمی محسوس ہوئی۔تھی۔۔۔۔

دوسری سائیڈ خالی۔دیکھ کر اسکا دل بھرا سا گیا تھا۔۔۔۔

چہرے پہ غم سے تاثرات تھے جیسے ابھی اسکا ضبط جواب دے جائے گا۔۔۔

صبح حیام کا رد عمل دیکھ کے اسے شدید تکلیف ہوئی تھی اور پھر کس بے دردی سے اسنے ضامن کو۔دور کیا تھا۔۔یہ سوچ سوچ کے اسکا دماغ ماوف ہورہا تھا۔۔۔

"کیا اس سے اتنی بڑی غلطی ہوگئی تھی۔۔۔۔"

وہ سوچ سوچ کے آدھا ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن میں دو دو فلائٹس لینا اور پھر بھی تھکن کے باوجود بھی اسے نیند تک نا آرہی تھی۔۔۔

اسلام آباد آئے ہوئے اسے ایک دن ہوگیا تھا۔ .
آج اسکی میٹنگ تھی۔۔۔۔۔میٹنگ پہ جانے کے لیے وہ تیار ہوا تھا۔۔۔قیام اسکا ہوٹل میں ہوا تھا۔۔۔گاڑی کی چابی ، موبائل اور ڈاکومنٹس لے کر وہ روم لاکڈ کرکے باہر آیا تھا۔۔۔پارکنگ میں پہنچ کر اسنے کار کا دروازہ کھول تھا اور بیٹھا تھا۔ .

ابھی وہ ڈرائیو ہی کررہا تھا جب اسکا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔

اسنے بنا دیکھے اگنور کیا تھا کہ ماریہ ہی ہوگی۔۔۔ماریہ سے بھاگتے ہوئے تو وہ یہاں سکوں کی تلاش میں آیا تھا۔۔۔

موبائل بجتے بجتے بند ہوگیا تھا۔۔۔
کچھ منٹ بعد پھر کال آنے لگی تھی۔۔۔۔
اسکا ٹھنڈا نرم مزاج پل میں گرم۔ہوا تھا۔۔۔
موبائل ڈیش بورڈ سے اٹھا کے یس کا آپشن سے کان سے لگایا تھا۔۔

"وہاٹ ربش۔۔۔۔"

وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔۔

"ابھی سے اتنا غصہ۔۔۔۔۔ابھی تو میں نے کچھ کہا بھی نہیں"

دوسری طرف سے مردانہ آواز گونجی تھی۔۔وہ سمجھا تھا ماریہ ہے لیکن مردانہ آواز سن کے اسنے فون کان سے ہٹایا تھا تو انجانا نمبر تھا۔۔

"Who's there؟"

ڈرائونگ کرتے ہوئے وہ اب آرام سے بولا تھا۔۔

"یار برہان بھائی۔۔۔بھائی اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہم۔دونوں کے دکھ برابر کے ہیں"

وہ موقع ملنے پہ بولا تھا۔۔

"کون ہو آپ اور میرا نام کیسے جانتے ہو"

وہ الجھا سا تھا۔۔

"چھوڑ دو کہ میں کون ہوں۔۔۔لیکن دیکھو تم مجھے اور میں تمہیں اب اچھے سے سمجھ سکتا ہوں۔۔تمہارے لیے دکھ سا محسوس کررہا ہوں کہ کیوں تم سے تمہاری حیام کو چھینا"

برہان مردانہ آواز پہ چونکا تھا۔۔

"کیا بک رہے ہو"

اب تو وہ تپا تھا اسے حیام کے بارے میں کیسے پتہ تھا۔۔

"تمہاری بارات کے دن تم سے تمہارا پیار چھینا ۔۔۔۔معاف کرنا۔۔۔لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہارے بعد حیام میری بھی نہیں رہے گی۔۔ناجانے کون بے غیرت تھا کہ حیام کو اس قدر بدنام اور برباد کرنے کے بعد بھی اس سے شادی کر بیٹھا۔۔۔میں نے تو ایسی چال چلی تھی کہ حیام کو کوئی منہ بھی نا لگاتا لیکن وہ کون نیک فرشتہ تھا۔۔۔جسے ہمدردی تھی۔۔۔کہ مجھ سے میری حیام کو لے گیا۔۔۔"

"میں نے خود کو بہت روکا کہ تمہیں کچھ نا بتاوں لیکن اب نہیں رہا جارہا مجھ سے اس طرح۔۔۔تم تو بس گئے تمہاری شادی ہوگئی لیکن میں تو رہ گیا نا ادھورا۔۔۔۔۔تمہاری بیوی ایک نمبر کی آوارہ عورت ہے۔۔۔لیکن اب تو اسنے میرے ساتھ مل کر ایسی چال حیام کے خلاف چلی ہے کہ حیام جیتے جیتے جی مرجائے گی اور تو اور وہ نیکی کا فرشتہ بھی اسے کھڑے کھڑے طلاق کے تین لفظوں سے آشنا کروادے گا۔۔۔۔"

"اچھا آخری بات۔۔۔اپنی بیوی ماریہ برہان کو میری طرف سے سلام دینا اور بتانا کہ سلمان نے سلامتی بھیجی ہے۔۔۔"

اپنے مطلب کی بات کہہ کر وہ کال کاٹ چکا تھا لیکن برہان تو سن کے اپنے ہوش گوا بیٹھا تھا۔۔۔اس سے گاڑی کی رفتار بڑھی تھی۔۔اسکا پورا جسم کپکپا سا گیا تھا۔۔۔۔۔دماغ بند ہوا تھا۔۔۔۔۔چہرہ پسینے سے نہایا تھا۔۔۔اسٹرینگ سے ہاتھ ہٹے تھے۔۔بریک پہ سے پاوں لوز ہوا تھا۔۔۔ہوش میں۔وہ تب آیا تھا جب سامنے جاتے ٹرک سے اسکی نظر ٹکرائی تھی۔۔۔اسکا بند دماغ اتنی جلدی نا چل سکا تھا۔۔دوبارہ اسنے اسٹیرنگ تھامی تھی اور گاڑی کو بریک کرنا چاہا تھا لیکن اس سے کچھ نا ہوا تھا۔۔۔بامشکل اسنے گاڑی کو ٹرن کیا تھا جس کے باعث گاڑی روڈ سے جنگل کی طرف گئی تھی اور ایک بڑے دے درخت میں جا کے ٹھکی تھی۔۔۔

اسکا سر اسٹیرنگ پہ جا کے لگا تھا۔۔۔۔ایکسیڈینٹ اتنا شدید ہوا تھا کہ کچھ لمحوں میں ہی اسکا پہلے سے بند دماغ پورا بند ہوگیا تھا۔۔۔چند منٹوں میں ہی اسنے اپنا توازن کھو دیا تھا۔۔

ڈاکٹر کیا زیادہ سیریس کنڈیشن ہے۔۔اتنا سیوئر Severeتو ایکسیڈینٹ نا تھا۔۔۔

جیسے ہی ڈاکٹر روم سے باہر آیا تھا وہ ڈاکٹر کے پاس آکر پریشانی سے بولی تھی۔۔ان دو گھنٹوں میں وہ اچھی خاصی پریشان ہوگئی تھی۔۔۔

وہ حیام کو یونی ڈراپ کرکے آفس کی طرف جارہی تھی جب راستے میں ایکسیڈینٹ دیکھ کر وہ ہاپسٹل چلی آئی تھی۔۔

"ہوش میں آنے میں وقت لگے گا۔۔۔۔سوئر ہی ایکسیڈینٹ تھا پیشنٹ کے دماغ پی کافی چوٹیں آئی ہیں۔۔اسٹیچس لگادیے گئے ہیں"

وہ کہہ کر آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔

جبکہ وجیہہ گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگی تھی جہاں دو بج رہے تھے۔۔۔ڈاکٹر کی بات سن کر اسکا منہ کھلا رہ گیا تھا۔۔۔اسے آفس بھی پہنچنا تھا۔۔۔

وہیں بینچ پہ بیٹھ کر ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔

شام تک ہوش نا آیا تو وہ اٹھی تھی اور ڈاکٹر کے پاس واپس گئی تھی۔۔۔۔۔
ڈاکٹر کو اپنا کارڈ دکھا کے ساتھ چند ہدایات کرکے اب وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔

"اگر پیشنٹ کو ہوش آجاتا ہے تو پھر بھی آپ اسے یہاں سے جانے نہیں دینگے۔۔ ۔میں کل آکر ملونگی"

"کیسا گزرا میری بیٹی کا پہلا دن"

وہ پہلی دفعہ خود سے لاونج میں آئی تھی جہاں کھانے کے بعد عدیل صاحب اور تانیہ بیگم بیٹھے تھے ۔۔عدیل صاحب اسکے گرد بازو کیے اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔۔۔جبکہ حیام ان کے شفقت بھرے انداز، محبت بھرے حلقے میں موجود خوش تھی۔۔۔خود میں سکون اترتا محسوس کررہی تھی۔

"اچھا گزرا"

وہ مختصر بولی تھی۔۔

"وہاں لنچ میں کیا کھایا آپ نے"

یہ انکا دوسرا سوال تھا۔۔۔

"جوس لیا تھا"

اب بھی اتنا بولی تھی۔۔

"میں نے آپکو کہا تھا نا کہ آپ دائٹ اچھی لیں۔۔۔لنچ بھی تو دیا تھا آپکو وہ بھی نہیں کھایا"

تانیہ بیگم تاسف سے اسے دیکھتی رہ گئیں تھیں۔

"مجھ سے نہیں کھایا جاتا اتنا۔۔۔"

وہ نظریں جھکا کے شرمندگی۔سے بولی تھی۔۔

"کچھ بننا ہے تو کھانا تو پڑے گا نا۔۔۔۔اب دیکھ لیں ہم ایسے تو بزنس مین نہیں بنے نا۔۔۔ہم نے جی جان سے ڈٹ کے کھایا ہے ہر کچھ"

وہ اسکو سمجھاتے بولے تھے۔۔

"لیکن ڈیڈ۔۔

اچھا میں کوشش کرونگی"

وہ کچھ بولنے لگی تھی لیکن پھر چپ ہوگئی تھی۔۔۔

تب ہی عدیل صاحب کا فون رنگ کرنے لگا تھا۔۔

ضامن کی کال دیکھ کر وہ مسکرائے تھے۔

"ہاں برخودار پہنچ گئے"

وہ ہشاش بشاش لہجے میں بولے تھے جبکہ ساتھ بیٹھی حیام کا دل سکڑ کے رہ گیا تھا۔۔اسکے زکر سے اسکا دل لرز سا گیا تھا۔۔۔دل بھرانے لگا تھا۔

"ڈیڈ میں کل ہی پہنچ گیا تھا۔۔۔خیر مجھے ایک بات کرنی ہے بہت ضروری۔۔۔پلیز آپ ہی مدد کرسکتے ہیں"

وہ جلد بازی سے بولا تھا۔۔

"ہوں سن رہا ہوں"

"دارم کو لاہور میں ایک لڑکی پسند آگئی ہے اور اب اس سنڈے آپکو اور مام کو لاہور آنا ہے اس لڑکی کے گھر پروپوزل لے کے جانا ہے اور نکاح کی۔ڈیٹ فکس کرنی ہے"

"تم دونوں پاگل تو نہیں ہوگئے، ہر الٹا کام مجھ سے کرواتے ہو"

وہ ترخی سے بولے تھے۔۔

"ڈیڈ ہمارا رشتہ تو آپ ہی لے کر جائینگے نا۔۔۔اگر نہیں آنا تو بتا دیں۔۔۔دارم کو بتادیتا ہوں۔۔۔پھر آپ سگے پرائے میں فرق کررہے ہیں۔۔میرے لیے بھی تو اتنا کچھ کیا تھا۔۔"

ضامن نے بلیک میل کیا تھا۔۔

"اوکے آجاونگا اب ایسی باتیں نا کرو۔۔۔تم دونوں برابر ہو میرے لیے"

"اچھا ڈیڈ، وہ لڑکی حیام کی دوست سامیہ ہے۔۔۔سارا کام دارم خود کرچکا ہے بس آپ نے نیک کام کرنا ہے"

"وہاٹ۔۔۔۔یہ تم سے بھی دو ہاتھ آگے نکل رہا ہے"
وہ کچھ بھی الٹا سیدھا بولنے سے احتیاط کررہے تھے کیونکہ حیام۔ان کے ساتھ ہی لگی بیٹھی تھی جبکہ جبکھ بیگم چائے لینے چلی گئی تھیں۔۔

"ڈیڈ اچھا بندہ ہے---خوش رہے گی لڑکی"

"آپ حیام سے میری بات کرادیں ڈیڈ---اسکا فون آف جارہا ہے --پلیز"

ڈیڈ ہی اسکی مدد کرسکتے تھے--

"اوو---تو ابھی سے یاد ستارہی ہے---"

وہ ہولے سے مسکرائے تھے--

"رات کو نیند نہیں آتی اکیلے اب---

کل بھی نہیں سویا میں ڈیڈ"

وہ افسردگی سے بولا تھا---ویسے بھی حیام اپنا فون سے اسکی کال ریسیو نہیں کررہی تھی--یہ ہی ایک راستہ تھا--

"اوکے یار---

دے رہا ہوں فون---ساتھ ہی ہے میرے---"

وہ حیام کی طرف فون بڑھاچکے تھے--

"ضامن بات کرنا چاہتا ہے آپ سے---"

حیام نے انکی طرف دیکھا تو وہ بولے تھے---حیام نے ان کء سامنے بامشکل فون تھاما

تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم"

ڈیڈ کے سامنے بیٹھی خود پہ ضبط کرتے ہوئے اسنے سلام کیا تھا۔۔

دوسری طرف ضامن کے زہن کو سکون ملا تھا۔۔

اسکی آواز میں ایک ایسا سکون تھا کہ وہ آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

لب مسکرائے تھے۔۔۔

"تمہاری محبت میں پگھل رہا ہوں۔۔

تمہاری ناراضگی سے ترپ رہا ہوں۔۔

تمہارا رونا مس کررہا ہوں۔۔۔

تمہارا لمس محسوس کررہا ہوں۔۔۔۔"

"کیوں میری جان کی۔دشمن بنی۔ہوئی ہو۔۔۔۔"

وہ آنکھیں بند کیے بولا تھا۔۔جیسے ابھی وہ اسکے پاس اسکے نزدیک بیٹھی ہو۔۔

"ٹھیک ہوں میں۔آپ کیسے ہیں"

ڈیڈ اسکے نزدیک بیٹھے تھے تو وہ نظرانداز کرکے کچھ اور ہی بولی۔تھی۔۔

"کمرے میں جاو حیام"

دوسری طرف ضامن اٹھ کے بیٹھا تھا اور حیام کو تحکم بھرے انداز میں بولاتھا۔۔

"اٹس فائن۔۔۔سب نے کھانا کھالیا ہے"

وہ مزید اسکو ہلکان کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔یا اسکے ضبط آزمارہی تھی۔۔۔

"جان پلیز ایسے نہیں کرو۔۔۔

کیوں معصوم بیوی سے تم ظالم بیوی بن رہی ہو۔۔۔"

وہ بالآخر افسردگی سمیت بولا تھا۔۔۔

"آپ کے سر میں درد ہے ،آپ ٹیبلیٹ بھی کھا چکے ہیں تو نیند پوری کریں۔۔۔میں صبح بات کرونگی"

"خیال رکھیے گا"

وہ بات کو لمبا چوڑا کیے بنا ہی بڑے مہزب انداز سے ڈیڈ کی طرف مسکرا کے دیکھنے کے بعد بولی تھی۔۔

"ڈیڈ یہ لیں۔۔۔۔"

وہ فون بند کرکے انہیں دیتے بولی تھی۔۔

"بات تو کرلیتیں۔۔۔تم نہیں ہوتب ہی اسکی طبیعت صحیح نہیں ہے"

وہ فون لیتے بولے تھے۔۔

"ڈیڈ میں اپنے فون سے کرلونگی اب روم میں جاکر۔۔۔آپ بھی آرام کریں۔۔۔۔"

صوفے سے اٹھتی وہ گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

صبح کے چھ بجے کے قریب اسکی آنکھیں وا ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

مندی ہوئی آنکھوں سے اسنے آس پاس دیکھا تھا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

ابھی خود تو ول بیدار ہوگیا تھا لیکن اسکا دماغ بیدار نا ہوا تھا۔۔

ابھی وہ کچھ محسوس ہی کرنا چاہتا تھا جب ایکدم روم کا دروازہ کھلا تھا اور وہ۔اندر آئی تھی۔۔۔

برہان کی نظر سامنے دروازے پہ پڑی تھی اور پھر دروازے سے اندر داخل ہوتی لڑکی پہ پڑی تھی۔۔۔

بلیک جینس پہ بلیک ٹی شرٹ پہ وہ براون شال ایک کندھے پہ۔لاپرواہی سے ڈالے اپنے

کندھوں تک آتے سنہرے بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائے وہ اسکے سامنے اب بیڈ کے قریب کھڑی تھی--

"کیسا فیل کررہے ہو اب"

اسٹول پہ بیٹھتی اسکے بلکل سامنے وہ پوچھنے لگی تھی --

"سوری"

برہان کو لگا شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو------

"ہائے---

آئے ایم سوری--

میں نے اپنا تعارف تو کرایا ہی نہیں--

میرا نام وجیہہ ہے اور کل آپ کا جب کار ایکسیڈینٹ ہوا تھا تو میں ہی آپکو ہوسپٹل لائی تھی--اور اب جب آپکو ہوش نہیں تھا تو میں ہی یہاں تھی"

وہ بنا کسی تکلف کے بولی تھی---

"شکریہ"

وہ بس اتنا ہی کہہ چکا تھا---

"آپ مجھے اپنا ایڈریس بتادیں میں آپکی فیملی کو کال کرسکتی ہوں۔۔۔"

"بہت شکریہ۔۔۔میں خود کرلونگا"
وہ مزید۔اسکی۔مدد نہیں لے سکتا تھا۔۔

"ویل۔۔۔اوکے"

وہ کھڑی ہوگئی تھی۔"بھلا ئی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں ہے" وہ دل میں سوچ کر رہ گئی تھی۔۔

"آپ مجھے اپنا اکاونٹ نمبر دے دیں۔۔۔میں منی ٹرانسفر کردونگا۔۔۔اگین ٹھینکس "

وہ اسکو جاتا دیکھ کے ب جلدی سے بولا تھا۔۔

"ناٹ آبگ ڈیل۔۔۔ٹیک کئر"

زبردستی کی مسکراہٹ سجا کے وہ بولی تھی اور بنا اسکی طرف نظر ڈالے وہ باہر چلی گئی تھی۔۔

"مطلب کیا کرتے پھر رہے ہیں آپ کے دونوں بیٹے۔ ۔۔۔۔ہم ماں باپ تو ایلے ہی صرف پالنے کے لیے ہی تھے جب سے میچیورٹی کی ایج پہ آئے ہیں تب سے سارے فیصلے خود کرنے لگے ہیں ۔۔۔میں اپنی زمہ داریوں سے استعفٰی دے رہی ہوں بس۔ ۔۔"

ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھیں وہ بگڑ گئی تھیں۔ ۔عدیل۔ صاحب نے جب انہیں دارم کے کارنامے بتائے تب سے وہ غصے میں تھیں۔ ۔۔۔حیام بیگ لے کر ڈائننگ ٹیبل پہ آئی تھی۔ ۔بیگ اک کرسی پہ رکھ کے خود تانیہ بیگم کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔ ۔

"گڈ مارننگ "

وہ پلیٹ لیتی ہوئی بحث میں دخل کرگئی تھی۔ ۔

"مارننگ۔۔۔۔آج وجیہہ تو جلدی چلی گئی۔ ۔آپکے ڈیڈ دراپ کردینگے آپکو"

تھوڑی دیر پہلے والا غصہ بھول کے وہ حیام کی طرف متوجہ ہوِی تھیں۔ ۔

"اچھا۔ ۔۔۔"

وہ نارملی بولی تھی۔ ۔۔

"آپ لاہور چلینگی ہمارے ساتھ"

عدیل صاحب تانیہ بیگم کے غصے کو نظر انداز کرکے اس سے بولے تھے۔ ۔

"کیوں خیریت "

وہ متوجہ ہوئی تھی۔۔

"آپکی دوست کے گھر "

وہ محضوظ سے ہوئے تھے۔۔

"کیوں"

وہ الجھن آمیز نظروں سے انہیں دیکھنے لگی تھی ۔

"آپکی دوست کے گھر رشتہ لے کے جانا ہے اس لیے آپکے ڈیڈ انوائیٹ کررہے ہیں آپکو" تانیہ بیگم ان سے پہلے حیام سے بولی تھیں۔۔

"ر۔ش۔۔۔۔رشتہ"

اسکی زبان ہکلائی تھی۔۔۔

"دارم کو آپکی دوست بہت پسند ہے۔۔ایون وہ سب پلان کرچکے ہیں بس اب ہمیں اپنی شکل دکھانی ہے سامیہ کے ڈیڈ کو۔۔۔"

وہ جل کے بولی تھیں۔۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ ۔۔۔"

وہ الجھ کے رہ گئ ء تھی۔ ۔

"بس آپ یہ بتادیں کہ چلینگی کہ نہیں"

عدیل صاحب اصل مدعے پہ آئے تھے۔ ۔

"ڈیڈ مجھے تو آف نہیں لے گا۔ ۔۔آپ لوگ ہی مل کر آجائیں"

اسے شاید لگا تھا کہ۔ ضامن بھی انکے ساتھ وہاں موجود ہوگا سو وہ بہانہ بنا کے منع کرگئی تھی جبکہ اسکا سامنا وہ ابھی بلکل نا کرنا چاہتی تھی۔ ۔

"بائے دا وے کب جائینگے آپ لوگ۔ ۔۔۔"

"کل صبح نکلینگے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔"

تانیہ بیگم کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی تھیں۔ ۔۔

"تمہاری ماما بہت ناراض ہوتی ہیں۔ ۔۔

ساری زندگی انہیں مناتے ہوئے گزاری ہے لیکن اب تو انہیں ٹھیک ہوجانا چاہیے۔۔۔۔"

"میرے بیٹوں میں بھی ناجانے یہ گٹس آئے ہیں نا نہیں۔ ۔۔"

عدیل صاحب پہلے مایوسی پھر چہک کے بولے تھے۔ ۔انکی آخر ی بات پہ حیام گھبرا سی گئی تھی۔ ۔

"میرا مطلب ہے ضامن تمہیں ضرور مناتا تو ہوگا۔ ۔۔۔۔

آخر میرا بیٹا ہے"

وہ فخر سے بولے تھے ۔ ۔

"ڈیڈ۔ ۔۔۔آپکے بیٹے کے بے انتہا نخرے ہیں ۔۔۔۔۔۔"

وہ تاسف سے افسردگی سے بولی تھی۔ ۔

"اتنا ٹار۔ ۔۔۔میرا مطلب ہے تنگ کرتے ہیں"

وہ کہتے کہتے رکی تھی اور بات بدل گئی تھی۔ ۔

"کیا واقعی"

عدیل ہمدانی حیران سے ہوئے تھے۔

"نہیں میں جھوٹ بول رہی ہوں"

وہ ناراض نظروں سے انہیں دیکھنے لگی تھی ۔

"اب بلکل بھی ٹار۔ ۔۔میرا مطلب ہے تنگ نہیں کرے گا"
وہ اسکے انداز میں ہی بولے تھے جبکہ حیام ہنسنے لگی تھی۔ ۔

لاہور کے کلبس تو وہ لاکڈ کرواچکے تھے جبکہ اس لڑکی کو ضامن نے اپنی قید میں رکھا ہوا تھا۔۔۔۔وہ اس سے انفارمیشن لینا چاہتا تھا لیکن وہ کسی بھی صورت اسے کچھ بتانے کے حق میں نا تھی۔ ۔اسکو اسکے حال پہ چھوڑ کر وہ اگلے دن صبح ہی کراچی کو چھاننے نکلا تھا جبکہ دارم بھی اسکے ساتھ تھا ۔

بیڈ پہ لیٹا مستقل وہ سلمان نامی لڑکے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ۔ایک پورا دن اور ایک پوری رات اسنے ہاسپٹل میں گزاری تھی۔ ۔اتنا سوچنا اس وقت اسکے لیے ٹھیک نا تھا ۔ ۔تکیے پہ سر رکھے وہ پھر بھی سوچوں میں گم تھا۔ ۔

اسنے حیام کے ساتھ کیا کردیا تھا اسے سب سے زیادہ اس چیز کا دکھ تھا۔ ۔۔۔

آنکھوں کے کنارے اسکے بھیگ چکے تھے ۔ اور تکیے میں جزب ہوچکے تھے۔

جبکہ ماریہ کا سوچ کے اسکا زہن بند ہونے لگا تھا ۔۔۔۔۔۔

"کتنی گھٹیا ہو تم۔ ۔۔۔

اگر وہ سب سچ ہوا تو میں ایک لمحہ نہیں لگاونگا تمہیں فارغ کرنے میں" ۔

اسکا مزاج بہت بری طرح بدل چکا تھا ۔۔

وہ جو اسے پہلے ہی بری لگتی تھی اب زیادہ زہر لگنے لگی تھی۔ ۔۔

"بابا کیا جلدی ہے آپکو اتنی۔۔۔۔میری شادی کرنے کی۔ ۔۔۔۔

میں بتارہی ہوں ناراض ہوجاوگی آپ سے"

وہ جب رات کے کھانے پہ ٹیبل پہ آئی تو روہانسی انداز میں بولی۔ تھی۔ ۔

"کھانا کھا لو پہلے"

وہ کھانا لگاتے ہوئے بولے تھے۔ ۔

"میں آپ سے کبھی بات نہیں کرونگی بتارہی ہوں آپ کو"

وہ پھر بولی۔ تھی۔ ۔

"تمہیں کیا برا لگ رہا ہے اس میں ۔۔۔۔بیس سال کی ہوگئی ہو نا۔ ۔اس عمر تک لڑکی کی۔ شادی ہوجاتی ہے۔ ۔۔۔میں تم پہ کوئی زبردستی تھوڑی کررہا ہوں۔ ۔۔اگر تمہیں کوئی

پسند ہے کہیں بھی کیسے بھی تو مجھ سے شئر کرو اس کے بارے میں پھر بات کرینگے۔
۔اگر تم کچھ نہیں بتاوگی تو میں ہی کچھ سوچونگا۔ ۔۔۔۔"

وہ تفصیلی انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے بولے تھے۔ ۔اسے پہلے ہی وہ فری ہینڈ دے چکے تھے ۔

"بابا یار ۔ مجھے کوئی کیسے پسند آسکتا ہے۔ ۔میرے آئیڈیل تو آپ ہیں جو آپ پسند کرینگے تو وہ میرے لیے آف کورس بیسٹ ہوگا بٹ ابھی مجھے پڑھنے تو دیں"

وہ رونے کو ہوئی تھی۔ ۔

"پڑھائی ساری زندگی ہوتی رہتی ہے بیٹا ۔ ۔
اب کل تم یونی نہیں جاوگی اور جاوگی تو جلدی آوگی دو بجے تک ۔ ۔۔۔۔"

"آجاونگی اور کچھ بتادیں کہ کیا اہتمام کرونگی ان کے لیے"
وہ پلیٹ میں چاول نکالتی بولی تھی۔ ۔

"میں باہر سے لے آونگا تم پریشان مت ہونا بس"
وہ اب اسکو نارمل انداز میں دیکھ کر مسکرا کے بولے تھے ۔ مجبوراً سامیہ کو بھی مسکرانا پڑا تھا۔ ۔

"افف یار تُو گاڑی کو سائڈ میں تو لگا۔۔۔۔۔۔۔"

رات کے اس پہر وہ صبح سے ادھر ادھر پھر رہے تھے ۔۔

"کہاں اب بھی کچھ رہ گیا ہے کیا ڈھونڈنے کو"

ضامن جھنجلا کے رہ۔ گیا تھا۔ ۔

"یار وہاں کچھ ہے"

وہ جیکٹ پچھلی سیٹ سے اٹھا کر جلدی سے باہر نکلا تھا۔ ۔

"کچھ زیادہ ہی جلدی ہوگئی ہے اسے۔ ۔ہر چیز میں اتنی جلدی"

وہ چابی نکالتا اپنی جیکٹ تھامتا باہر نکلا تھا۔ ۔۔

باہر اتنی سردی تھی کہ اسے جیکٹ پہننی پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ۔ دونوں چلتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے ۔

"یار وہ لڑکی اتنی بے حیا ہے۔ ۔۔مجھے اپنے ساتھ بیڈروم میں لے گئی اور وہاں ۔۔۔اللہ معاف کرے"

دارم توبہ توبہ کرتے بولا تھا۔ ۔

"جبکہ تُو نے اس دو بچوں کی اماں کے ساتھ خوب مزے کرے ہونگے۔۔۔ "

وہ اسکو دیکھتا رہ گیا تھا ۔۔کتنا بدل رہا تھا وہ۔ ۔۔

"یار وہ جھوٹ بول رہی ہے صرف بچنے کے لیے۔ ۔۔۔حالانکہ وہ دو بچوں کی مما لگتی نہیں ہے"

دارم پرسوچ انداز میں بولا تھا۔ ۔

"تمہیں کیا لگتا ہے وہ تم سے سچ بولے گی"

ضامن کو بلکل نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنا بے وقوف ہے ۔

"بھاڑ میں جائے وہ"

وہ لطف لیتے بولا تھا۔۔

_____._____

_____

اگلے دن عدیل۔صاحب اور تانیہ بیگم لاہور کے لیے روانہ ہوگئے تھے. ۔۔۔

"یار ایک بات بتاو ۔۔۔"

وجیہہ اسکو لے کر کار پورچ میں آئی تھی۔۔

"بولو"

حیام گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔اس وقت وہ وجیہہ کے ساتھ یونی جارہی تھی۔۔

"اس دور میں اگر کوئی کسی کی مدد کرتا ہے تو ہم کیا اسے ایک شکریہ پہ ہی چلتا کردیں۔۔۔"

اسٹیرنگ پہ ہاتھ جمائے وہ تاسف سے بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔اسے ہمیں ڈنر پہ انوائٹ کرنا چاہیے"

حیام ہنسی تھی۔۔۔

"ہے نا میں بھی یہ ہی کہہ رہی تھی۔۔۔۔"
وجیہہ گاڑی اسٹارٹ کرتی زرا مطمئین سی ہوگئی تھی۔۔

"ارے مزاق کررہی ہوں میں۔۔۔
شکریہ کے علاوہ کیا اب اسے گھر لے آئیں۔۔۔۔۔۔
اب مدد کی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ہم نے تھوڑی کہا تھا کہ مدد کرو"

وہ کافی ہلکے انداز میں بولی تھی۔۔۔جبکہ وجیہہ کے ہاتھ اسٹیرنگ پہ سے ہٹے تھے اور اب وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

"آئی مین ۔۔مجھے پہلی دفعہ لگا کہ تم کتنی روڈ ہو"

"میں پھر مزاق کررہی ہوں۔۔۔اگر کوئی ہماری مدد کرتا ہے تو اس کے ساتھ بہت عاجزانہ طریقے سے پیش آنا چاہیے"
حیام اب ٹھیک سے بولی تھی۔۔وجیہہ اسے اس طرح دیکھ رہی تھی کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی تھی۔۔

"یار مطلب حد ہوگئی ہے۔۔۔شکر تم نے بتادیا ورنہ پوری ڈرائیونگ کے وقت یہ ہی سوچتی رہتی۔۔"

وجیہہ دوبارہ گاڑی اسٹارٹ کرتی ہوئی فری آف ٹینشن ہوِئی تھی۔۔

ابراہیم صاحب کے بتائے ہوئے وقت تک وہ تیار بھی ہوگئی تھی۔۔۔
شیشے کے سامنے کھڑی جلدی جلدی وہ بالوں کو سلجھارہی تھی ۔ویسے بھی اسکے بال کوئی اتنے خاص نہیں تھے کہ زیادہ وقت لگتا ، پشت پہ سیدھے بال چھوڑ کر اب وہ چہرے کو میک اپ کی آرائشوں سے فیضیاب کرنے لگی تھی۔۔۔۔

بلیو چھوٹی سی کرتی میں سفید جینز پہنے وہ بلیک ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ تیار کھڑی تھی۔۔۔۔خود کو ایک نظر شیشے میں دیکھ کے وہ مطمئین ہوئی تھی۔۔اسکی بڑی بڑی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔

موبائل اٹھا کر وہ کچن کی طرف گئی تھی جہاں ابراہیم صاحب چیزیں مینیج کررہے تھے۔۔

"میں کرلونگی یہ بابا۔۔۔۔"

وہ ان سے ٹرے لیتی چھینتے ہوئے انداز میں بولی تھی۔۔

"تمہاری تیاری برباد ہوگی پھر۔۔۔۔"

وہ اسکو دیکھ کے مسکراتے ہوئے بولے تھے۔ ۔

"کیا لڑکا بھی آئے گا بابا"

وہ شرماتے ہوئے مزاق بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"نہیں۔۔۔وہ مجھ سے مل چکا ہے پہلے ہی"

ویسے ایک بتاو کل تک تو کافی ڈپریس تھیں۔۔۔اب لڑکے کا پوچھ رہی ہو"

"ہاں۔۔کل رات ہی جاگ کر میں نے پوری رات یو ٹیوب پر شادی کے فوائڈ چیک کیے ہیں۔۔۔ موویز دیکھی ہیں ۔۔اب میں زرا موٹیویٹ ہوگئی ہوں"

وہ ڈوپٹہ گلے میں ٹھیک کرتے ہوئے اپنے کارنامے بتارہی تھی۔۔۔

"مطلب تم نے رات جاگ کے گزاری ہے۔۔کتنے سرکلز ہورہے ہیں تب ہی"

وہ اسکا چہرہ بغور دیکھتے بولے تھے۔۔

"کنسیلر سے چھپ جاتے ہیں یہ بڑے بڑے سرکلز۔۔۔۔۔۔لیکن آپکو کہاں یہ زنانہ چیزیں پتہ ہونگی"

"مجھے پتہ ہے میری بیٹی بہت بڑی ہوگئی ہے۔۔۔۔اب بلکل چپ"۔
وہ کبھی بھی کم نہیں بولتی تھی جبکہ اسکے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا تھا۔۔۔۔وہ زبردستی اسے چپ کراتے تھے۔۔

"بابا ایک بات بولوں"
وہ ضبط کرتی مسکراہٹ چھپائے بولی تھی.

"میرے بولنے پہ چپ ہوجاوگی کیا"
وہ ناراض نظروں سے دیکھتے بولے تھے.

"اگر چپ رہی تو آپکے مہمان باہر کھڑے کھڑے تھک جائینگے اگر آپ کو میں نے یہ نہیں بتایا کہ دوڑ بیل کی آواز مجھے سنائی دی ہے۔۔ "
وہ اتراتے ہوے چپس کا ٹکڑا منہ میں رکھتی بولی تھی۔۔۔

"چلو میرے ساتھ پھر"
وہ اسکا ہاتھ تھام کر گیٹ کی طرف لے گئے تھے۔

"انکل۔۔۔آ۔۔۔آنٹی آپ"
جب وہ انہیں پانی کے گلاس سرو کر چکی تو صوفے پہ بیٹھ کر حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں تو پری پلینڈ آئے تھے لیکن سامیہ کے لیے یہ ایک سرپرائز تھا۔

"جی۔۔۔کیوں آپکو ہم اچھے نہیں لگ رہے"
عدیل صاحب اپنے بیٹے کی پسند پہ۔رشک کر اٹھے تھے ۔۔دونوں نے ہی اپنی مرضی کی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔
میرا مطلب ہے حیام ضامن بھائی نہیں آئے"

"حیام کی اسٹڈیز کا گیپ ہوجاتا تب ہی وہ نہیں آئی جبکہ ضان کراچی میں ہے"
وہ اسکو تفصیلی بتانے گے تھے۔۔۔

"بھائی صاحب آپنے حیام کا تو پوچھا ہی ہوگا سامیہ سے۔۔۔وہ ہمارے بیٹے کے ساتھ بہت خوش گوار زندگی گزار رہی ہے۔۔۔اور اب ہم اپنے دوسرے بیٹے کے لیے آپکی بیٹی کو چوز کیا ہے۔۔اف یو دونٹ مائنڈ تو آپ ہاں میں جواب دے دیں"

تانیہ بیگم ابراہیم صاحب سے بولی تھیں۔۔ایک نظر عدیل ہمدانی نے انہیں دیکھا تھا۔۔گھر پہ تو بہت روڈ بن رہی تھیں اور اب سب سے پہلے خود ہی سب کچھ کہہ بھی گئیں ۔۔

"میں نے تو ہاں کب کی کردی تھی بس آپ دونوں سے ملنا چاہتا تھا ۔۔۔۔تاکہ تسلی ہوجائے"

ابراہیم صاحب انہیں باتوں باتوں میں ہاں بھی کہہ چکے تھے جبکہ سامیہ الجھن آمیز نظروں سے ان تینوں نفوس کو دیکھ رہی تھی۔ ۔۔۔انکا دوسرا بیٹا کون تھا اسے نہیں پتہ تھا۔۔وہ کس دوسرے بیٹے کی بات کررہے تھے۔۔۔۔۔۔اسے نہیں سمجھ آرہا تھا۔۔۔۔حیام کے ولیمے پہ تو نا تھا۔۔اسے یاد آیا تھا۔۔۔۔۔۔کیا وہ دارم کی بات کررہے ہیں۔۔۔اسکی ریڑھ

کی ہڈی میں ایک دم اسکا سوچ کے سنسنی سی دوڑ گئی تھی--- نہیں--وہ تو ضامن بھائی کا دوست ہے. -وہ کہاں انکا بھائی ہے---ایکدم اسنے خود کو بھی تسلی دی تھی.

"سامیہ ڈنر لگاو بیٹا---"

"جی بابا -" وہ انکے کہنے پہ اٹھ گئی تھی اور وہاں سے چلی گئی تھی.

"دارم ہمارا آفیشلی بیٹا تو نہیں ہے لیکن دارم میرے بھائی کا ایک ہی بیٹا ہے اور اسکے پیرنٹس بچپن سے ہی ایبروڈ میں شفٹ تھے جبکہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہتا آیا ہے بچپن سے----جبکہ ایبروڈ میں ہی انکی ڈیتھ ہوگئی تھی جسکی وجہ سے وہ مزید پاکستان کا ہوکر رہ گیا ہے ورنہ وہ ابھی یورپ میں ہوتا--.ضامن اور اسکی پرورش ہم نے ساتھ اور بلکل ایک جیسی کی ہے پلس-پوائنٹ یہ کہ وہ اور ضامن گہرے اور بہترین دوست ہیں ---باقی تو دارم نے سب بتا ہی دیا ہوگا-- کیونکہ وہ کافی ایکٹیو ہے----رسپونسبل---"-

عدیل صاحب انہیں تفصیلی بتارہے تھے-----

"جی میں اس سے مل لیا ہوں----
لیکن آپ اسے ساتھ نہیں لائے"

"وہ موسٹلی کراچی میں ہوتا ہے چونکہ انکی ڈیوٹی ہی وہاں ہے۔۔ابھی بھی وہ کراچی میں ہی ہے۔۔۔۔۔کوشش ہے کہ دونوں کا ٹرانسفر اسلام آباد میں ہی ہو جائے یا ہم لوگ ہی کراچی میں شفٹ ہوجائیں ورنہ میرے دونوں بیٹے تو سفر میں ہی آدھے ہوجائینگے۔ کبھی کراچی۔۔ کبھی لاہور تو پھر کبھی اسلامآباد"

عدیل صاحب کو اندازہ تھا بعد میں کتنی مشکل ہونے والی ہے انہیں۔۔

"اچھی بات ہے ۔۔۔"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکے تھے ۔۔۔۔

"بھائی صاحب اب آپ نکاح کی ڈیٹ دے دیں کیونکہ ہمارے ہاں منگنی جیسے فنکشن نہیں ہوتے۔۔۔باقی ہم چاہتے تو آفیشلی شادی کی ڈیٹ ہیں لیکن اگر آپ مناسب نا سمجھیں تو نکاح ہی سہی"

آپس کا مشورہ کرکے انہوں نے ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فکس کی تھی۔ .

"یار دیکھو آج میں بہت خوش ہوں اگر تم خود کو خوش دیکھنا چاہتی ہو تو اپنی زبان کو چلانا شروع کردو"

دارم ضامن کے فلیٹ میں آیا تھا اور اب اس کمرے میں موجود تھا جہاں اس لڑکی کا قیام تھا۔۔۔قیام کیا اسے ایک کرسی پہ بٹھا کے باندھ رکھا تھا۔۔جبکہ اسکے اردگرد کھانے کی ہلیٹیں رکھی تھیں۔۔۔جو کہ کھانے کی ہی تھیں۔۔

"پ۔۔۔پلیز پانی ۔۔پانی دے دو مجھے"

وہ اسکو کمرے میں دیکھتا بولی تھی۔۔۔ضامن کے سامنے تو وہ اف بھی نا کرتی تھی۔۔آج وہ دو دن بعد اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

"پی لو پانی۔۔۔ورنہ ہونہی ایسے ہی بیٹھی رہو"
جب اسے لگا کہ یہ بندی کسی کام کی نہیں ہے تو وہ جھنجلا کے رہ گیا تھا۔۔

"تم پہلے وعدہ کرو مجھے چھوڑ دوگے"
وہ پانی پیتی امید بھری آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی تھی۔

"آتمہارے کام ایسے نہیں ہیں کی تمہیں چھوزرا جائے لیکن پھر بھی تمہارے لیے گنجائش نکل ہی جائے گی"

اسکے سامنے کرسی پہ وہ آ بیٹھا تھا۔۔

"پوچھو اب"

وہ پانی پی کر زرا سی پر سکون ہوئی تھی۔۔

"بس اپنے باس کی رہائش بتادو۔۔۔۔بہت خواری کرلی ہے ۔۔۔"

وہ کب سے اسکے پیچھے بھاگ رہے تھے لیکن وہ ہاتھ ہی نا آیا تھا جبکہ وہ ادھر ادھر شہروں میں اسکے بنائے ہوئے کلبس بند کرواچکے تھے جہاں ڈرگز سپلائے، ڈرگز پروڈکشن بہت عام تھی۔۔۔۔

"ہمارا بوس ک کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔۔وہ ایک وقت ایک جگہ نہیں لے گا۔۔ کبھی ادھر ہوگا دو اگلے دو گھنٹے بعد کسی اور جگی۔۔ "

وہ اس پہ نظریں گاڑھتی ہوئی بولی تھی۔۔

"کچھ اور"

دارم ناجانے کیوں اس پہ یقین نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔لیکن اسکی مایوس شکل دیکھ کے وہ سر اثبات میں ہلاگیا تھا۔۔

"وہ لاہور میں ہی رہنے لگا تھا۔۔۔پہلے تو وہ لڑکیوں سے سیٹنگ کرکے ، انہیں اپنے جال میں پھنسا کے دوسرے ملکوں میں ٹرانسفر کردیتا تھا لیکن اب لاہور میں ایک لڑکی کے

پیچھے وہ ایلے پڑا تو پیچھے نہیں ہٹا۔۔۔پہلے ہم سمجھتے تھے کہ اس لڑکی کو بھی وہ کسی ملک بیچنا چاہتا ہے۔۔لیکن شاید وہ اسے پسند آگئی تھی۔۔۔تب ہی وہ لاہور میں تھا۔۔۔اب ہمیں نہیں پتہ ہے کہاں ہے۔۔جبکہ دو ہفتوں سے وہ کلب بھی نا آیا تھا ورنہ ہر تیسرے چوتھے دن وہ چکر ضرور لگاتا تھا۔۔۔"

اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں پتہ باقی تو تمہیں بھی معلوم ہوگا نا کچھ تو اسکے بارے میں"

وہ چپ ہوگئی تھی۔۔

"تمہیں پتہ ہے وہ کس لڑکی کے پیچھے تھا"

"ہمارا بوس ہمیں اتنا پرسنل نہیں کرتا تھا۔۔۔۔"

"اتنا ہی ٹھیک ہے۔۔اب تم دوبارہ سے آرام کرو"

وہ اسکا چہرہ تھپتھپا کے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے نکالو تو یہاں سے"

وہ جانے لگا تو زور سے چیخی تھی۔۔

"نہیں۔۔کونسی قسم کا حلوہ لیا ہوا ہے تم نے مجھے۔۔۔گاجر جا حلوہ۔۔سوہن کا حلوہ۔۔۔مولی کا حلوہ یا سوجی کا حلوہ۔۔۔

مجھے بھی آتا ہے تھپر لگانا۔۔۔مس ریڈ لپ اسٹک"

جیب میں ہاتھ ڈال کے وہ رکا تھا۔۔۔

"جھوٹے"

وہ چیخی تھی۔۔

"بہت بڑا جھوٹا ہوں میں۔۔۔"

کبھی بھروسہ نہیں کرنا"

اور ویسے بھی تم نے بتایا ہی کیا ہے یہ سب تو مجھے پہلے سے معلوم تھا"

اب وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا اور دروازہ لاکڈ کر کے جاچکا تھا۔۔

"بابا یہ سب کیا ہے۔۔۔

اتنی۔۔۔اتنی جلدی"

عدیل ہمدانی اور تانیہ بیگم جب سے گئے تھے وہ وہیں ڈرائنگ روم میں ڈری بیٹھی تھی۔۔۔

"نکاح کی بات ہوئی ہے بس۔۔"

ابراہیم صاحب زچ ہوگئے تھے اسے مناتے مناتے ۔

"ہاں میں نا دیکھا ہے نا کبھی اس سے بات کی ہے--نا کچھ پتہ ہے ---ناجانے کس کے ساتھ مجھے باندھ رہے ہیں------اتنی ہی بوجھ بن گئی ہوں آپ پہ تو بتادیں سچ مجھے"

اب وہ باقاعدہ رونے لگی تھی----

"تم بوجھ نہیں ہو---لیکن یہ بھی تو دیکھو نا تمہارے پاس میرے علاوہ کچھ نہیں ہے--کل کو مجھے کچھ ہوجائے تو تمہیں کون سنبھالے گا----اور سیکنڈ تھنگ یہ کہ تمہیں تمہاری دوست کا ساتھ ہمیشہ مل جائے گا----باقی وہ فیملی اتنی بیسٹ ہے---اور بیٹا تم ایک دم مجھ پہ بوجھ کیسے بن گئی ہو--میں تو کب سے کسی اچھے بھلے رشتے کے انتظار میں تھا اب میں ناشکری کیسے کروں------تم بلکل مل لو---باتیں کرلو--ریلیکس رہو"

اسکو سینے سے لگاتے وہ محبت بھرے لہجے میں کہہ رہے تھے جبکہ وہ چپ سی آنسو بہائے جارہی تھی--

"مجھے کوئی اشو نہیں ہے--آپ پہ بھروسہ ہے"

اب وہ ان سے ہٹ کر دور ہوگئی تھی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی--

.

کورس کی بک لیے وہ بیڈ پہ پاوں پھیلائے بیٹھی تھی ----

"دل نہیں کرتا آپ کو تنگ کرنے کا لیکن مجھے بھی بہت ستایا ہے---"

"حساب برابر ہوگا"

"لیکن ناراض ہوں میں ،
دل نہیں پگھل رہا میرا---"

ہاتھ میں اسکے کتاب تھی لیکن زہن و دماغ ضامن کے پاس تھا--

"پتہ نہیں کب آئینگے اب تو میرا دل بھی نہیں لگتا"

نامحسوس انداز طریقے میں وہ اسکو یاد کررہی تھی----رات کو صبح کو دن کو شام کو یہاں تک کے ہر لمحے وہ اسے یاد کرتی رہتی تھی---رات کو سوتے ہوئے وہ اسے سب سے زیادہ یاد آتا تھا---اور اب بھی یہ ہی تھا---یہ خالی کمرہ اسے کھانے کو دوڑتا تھا-----اور اتنا بڑا خالی بیڈ اسے رونے پہ مجبور کرتا تھا---کتنی بار وہ لیٹے لیٹے ترپ جاتی تھی-----

اسی سوچ میں اسنے ضامن کی جگہ پہ ہاتھ پھیرا تھا----اسکے تکیے کو اٹھا کر چوما تھا-----اور سینے سے لگایا تھا---

اسی اثنا میں اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا۔۔۔۔

"اور واٹس ایپ آن کیا تھا۔۔۔ضامن کے ڈھیڑ سارے مسیجز کو اگنور کرکے اسنے بڑی مشکل سے دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر۔۔۔ مسیج ٹائپ کیا تھا۔۔

"I want you in my bed"

مسیج ٹائپ۔کرکے اسنے موبائل بند کیا تھا۔۔۔

Sorry ye offer mehdud muddat k lye thi.....Filhaal ap akely he bed ko enjoy kren"

ضامن جو بیڈ پہ لیٹا ابھی اس کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔موبائل کی مسیج ٹون دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"ہاو روڈ۔۔۔"

بے ساختہ حیام کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔۔

Zyada Free hony ki zrurat nahi hai, by Mistake

" Message apko send hogaya

فوراً اسنے جواب ٹائپ کیا تھا --

"Kis ko bhej rahi thin Ye message mery elawa"

اسکے جواب پہ ضامن کا لہجہ تشویش ناک ہوا تھا ۔

....Ap sy matlab, mujay disturb na kren"

"Mai so rahi hun

حیام کو لگا تھا کہ وہ اس پہ پھر سے شک کررہا ہے لیکن ایسا بلکل بھی نا تھا--

"tumhy disturb karny ka Haq srf mera hai..

Tumhary sath bed share krny ka haq sirf mera hai..

Ab Tum so k tou dikhao....."

ضامن کے لہجے میں ہٹ ڈرمی تھی-- --

".....Soungi kya krengy"

اسے زچ کرنے کے لیے اسنے ضامن کے جواب کے الٹ میسج لکھا تھا---

Han aj sojao.....lekin jb Tum mry hath lagogi tw "
Tum aankh b band kr k dikHaana.....Rakho mobile
"..ab...or offline.hojao

وہ برا سا مان گیا تھا. . . .

"Nahi ho rahi offline, baat kar rahi hun mai"

ایک بار پھر اسنے جھوٹ بولا تھا۔۔

"Kis say bat krri ho itni raat mai"

ضامن نا چاہتے ہوئے بھی پوسیسو سا ہوا تھا ۔۔

"Kisi sy Bhi karu....ap chup kar k sojayen"
Shhhhhh.....!!

حیام کو اپنی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہوگی تھی۔۔

"! Okay"

Lekin ye time husband ko dety hain....lekin chalo jb
tk mai tum sy dur hun ya tum mj sy dur ho, dedo ksii

ko bhi....Apna sara badla mai Ek raat m he pura kar lunga....."Mra bacha....Biwi....jaania

وہ اب شرارتی مسکراہٹ سجائے لکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ صرف اسے تنگ کررہی ہے۔۔

Mai apka bacha nahi hun.....Mera naam hayam "hai"

حیام چڑ گئی تھی۔۔اس کے اس طرح کے القابات پہ وہ سرخ ہوگئی تھی۔۔۔

"jab Tak mery bachy nahi aajaty tab tak tum he mera bacha ho"

By the way Tum ny kitni der laga di hai Mujy Good news sunany mai.....kb Banaogi mujay DAD"

Narazgi apni Jaga lekin Ye sb Apni jaga....bs jldi sy Mery pas ajao "

اب وہ ساری حدیں پار کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

"So rahi hun mai.....wesy bhi mai naraz hun ap sy....islye zyada free nh hoyen....."

حیام اسکے بے شرمی والے ٹیکسٹ پڑھ کے حقیقتاً بدمزہ ہوئی تھی۔۔فون بند کرکے اسنے تکیے کے نیچے رکھا تھا۔۔

"کتنا بے شرم آدمی ہے۔۔۔

توبہ۔۔۔۔۔/!"

وہ اپنے دہکتے گلابی گالوں پہ ہاتھ رکھتی حیرت سے سوچنے لگی تھی۔۔

"ماما یہ میں کیسے پہنونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو اسے باندھنا تک نہیں آتی۔۔۔آئے یہ کتنا لمبا تھان ہے۔۔۔۔افف"

تانیہ بیگم نے اسے اپنے بیڈروم میں بلایا تھا۔۔یونی سے آکر وہ انکے روم میں ہی بیٹھی تھی۔۔جب تانیہ بیگم نے اسکے سامنے ساڑھی رکھی تھی۔۔۔اور وہ ساڑھی کو دیکھ کربدک گئی تھی۔۔۔

"تم یہ ہی پہنوگی اور یہ میرا حکم ہے"

سرخ رنگ کی ساڑھی اسکے سامنے پھیلاتے ہوئے وہ تحکمانہ انداز میں بولی تھیں۔۔۔۔

"آپ بھی زبردستی کرتی ہیں اور آپکا بیٹا بھی"

وہ اب باقاعدہ منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔اسکے گلابی ہونٹ سکڑ گئے تھے جبکہ چہرے پہ اتار چڑھاو آگئے تھے۔۔۔تانیہ بیگم نے ایک نظر اب اس پہ ڈالی تھی تو وہ مسکراہٹ ضبط کرکے اسکی منت سماجت سننے لگی تھیں۔۔

"میرا بیٹا کبھی زبردستی کر ہی نہیں سکتا۔۔۔

کیاپتہ بیوی کے معاملے میں پوسیسو ہو۔۔۔۔"

وہ اب اسکے پاس بیٹھتی بیٹے کی حمایت میں بولی تھیں۔۔۔

"ہاں مجھ سے کوئی پوچھے کتنی زبردستی کی ہے ہر معاملے میں۔۔۔۔۔"

وہ صرف سوچ کے رہ گئی تھی۔۔

"کیا سوچنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔اچھا اب آپ یہ پہن رہی ہیں اوکے۔۔۔۔۔اگر نہیں آتی تو سیکھ جائیں۔۔۔۔کیونکہ میرڈ لڑکیاں اس ڈریس میں سب سے زیادہ بیوٹی فل لگتی ہیں اور پھر آپ کے پاس تو ویلے ہی گاڈ گفٹڈ بیوٹی ہے۔۔۔۔تب ہی تو میرا بیٹا پاگل ہے"

"لیکن میری ہائٹ اتنی سی ہے"

وہ پھر نیا رونا لائی تھی--

"ہیلز کس لیے بنی ہیں"

انکے پاس ہر سوال کا جواب تھا--

"مطلب مجھے یہ لازماً پہننی ہے -------"

وہ۔روہانسی ہوئی تھی--

"ہاں بلکل----کیونکہ یہ میرے بیٹے کی پسند ہے---"

بالآخر وہ اصلی بات منہ پہ ہی لے آئی تھیں---

"آئی سی"

حیام انہیں دیکھتی رہ گئی تھی--

"اچھا ہے---

بہت اچھا ہے---"

"ماما یہاں چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسی وجہ سے لیٹ ہوگیا ہوں ، ایک ویک لگ جائے گا"

بیڈ پہ آرھا ترچھا لیتا فون کان سے لگائے وہ گویا ہوا تھا۔۔

"واٹ۔۔۔۔ تم اب میرے پوچھنے پہ بتارہے ہو۔۔
ویڈیو کال پہ آو۔۔۔۔۔ "

آرزو بیگم صوفے پہ بیٹھے سے اسکی بات سن کے اٹھ چکی تھیں۔۔کتنے دل۔سے وہ وہاں غائب تھا اور اب انہوں نے خود کال کی تو اسکی بات پہ وہ بھڑک گئی تھیں۔۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں ماما اب"
انکو تسلی دینا چاہتا تھا...

"ماریہ کو ہی کال کرلیا کرو۔۔یہاں اسنے مجھے پریشان کیا ہوا ہے اور وہاں جا کر تم نے۔۔۔۔"

وہ سخت خفا ہوئی تھیں۔۔

"ما۔۔۔ماریہ ماما۔۔۔۔۔اسکو اسکے گھر بھیج دیں ۔۔۔بس
اور قصہ ختم کریں"

اسکا نام سن کے برہان کا حلق تک کڑوا ہوگیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم"

انہیں اسکے رویے سے الجھن سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"فلحال کچھ نہیں۔۔مجھے ایک ویک گے گا۔۔۔۔۔پھر بات کرتے ہیں"

وہ انہیں فون کال کے بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا جبکہ وہ ماریہ کی شکل بھی دوبارہ نا دیکھنا چاہتا تھا۔۔

"حیام۔۔۔۔۔۔"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میرا دل گھبرارہا ہے"

رات کو وہ حیام کو فون کرکے بالکونی میں بیٹھی تھی۔۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسکے خوبصورت چہرے پہ پڑرہے تھے۔۔۔۔۔

"ڈرنے کی کیا بات ہے۔۔سب پہ یہ وقت آتا ہے اور ویلے بھی یہ نیچرلی ہوتا ہے"

حیام اپنی عقل سے زیادہ سمجھداری سے بولی تھی---

وجیہہ جبکہ حیام کے ساتھ لیٹی اسکی اور سامیہ کی باتیں بھی سن رہی تھی--

"تم بے فکر رہو---

ہمارا بھائی بہت پیارا ہے--

بہت خیال رکھے گا---

اور تم سے دب کر بھی رہے گا----جس طرح تمہاری ٹون ہے وہ ہی ڈرے گا تم نہیں"

آخری بات وجیہہ مزاقیہ لہجے میں بولی تھی--حیام نے فون اسپیکر پہ رکھا ہوا تھا--

"تم سمجھ نہیں رہی ہو وجیہہ ------"

سامیہ پریشان تھی--اسکا بلکل بھی موڈ مزاق کا نہیں تھا---کل اسکا نکاح تھا اور آج رات اسکو نیند تک نا آرہی تھی--

"دیکھو سامیہ تم آرام کرو---پھر کل رات تمہیں سونے کو ملے ی نا ملے---اب ملک لے کر سو جاو--جتنا سوچوگی اتنا ہی چہرے پہ کشش نہیں آئے گی کل کے دن----"

حیام بات کو سنبھالتے ہوئے بولی تھی---ان لوگوں کی بھی صبح فلائٹ تھی-------وہ بھی آرام کرنا چاہتی تھی --

"کیا مطلب۔۔۔کل تو وہ آرام سے سوئے گی۔۔سامیہ کی رخصتی تھوڑی ہورہی ہے صرف نکاح ہورہا ہے"

وجیہہ اب بھی شرارت بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"تم تو چپ رہا کرو بے شرم"

اب سامیہ اچھی خاصی تپ گئی تھی ۔۔

"اس لیے کہہ رہی ہوں کہ فون بند کرو کیونکہ تم دونوں نند بھاوج بن رہے ہو ابھی سے۔۔۔۔"

حیام ناراض سی ہوِی تھی۔۔۔کیونکہ وہ دونوں ایکدوسرے کی الٹ تھیں۔۔۔

"میں سفید پہن رہا ہوں ، تُو بھی سفید پہن رہا ہے۔۔۔اب یہ بتا کہ دولہے اور دولہے کے دوست میں کیا فرق رہ جائے گا"

رات کے وقت شیروانی بیڈ پہ پھیلائے دارم ضامن کو بغور دیکھتا بولا تھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ ان دونوں کے ڈریس ایک جیسے ہوگئے تھے۔۔۔

"کیونکہ میری بیوی لال پہنے گی اور کامبینیشن کو مکمل کرنے کے لیے مجھے سفید کا ساتھ دینا ہوگا"

ضامن موبائل پہ سے نظریں ہٹا کر اسکی طرف دیکھتا بولا تھا۔۔

"تو یار لال کے ساتھ بلیک کلر بھی اچھا لگتا ہے۔۔۔
تو نے تو میری چیٹنگ کرلی ہے"

دارم خفا سا ہوا تھا۔۔۔

"یار تیری شیروانی ہے جبکہ میرا تو سادہ سا سفید شلوار قمیض کا سوٹ ہے ۔۔اب اس میں تجھے کیا ایک جیسا لگ رہا ہے"

ضامن اسکی پریشانی دور کررہا تھا۔ ۔

"کلر تو ایک جیسا ہوگیا نا"

دارم اب بھی اسی بات پہ بحث کررہا تھا۔۔

"تو کیا چاہ رہا ہے کہ میں تیرے نکاح میں شرکت نا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ضامن موبائل بیڈ پہ پھینکتا اب بھڑکا تھا۔۔۔

"نہیں اگر تو چاہ رہا ہے کہ میں نا جاوں تو بھونک دے۔۔۔میں نہیں آونگا"

وہ غصہ ہوا تھا۔

"نکاح نہیں پوری شادی"

دارم نے اسکی بات کی تصحیح کی ۔۔۔۔

"اوقات۔۔۔۔۔میں رہ۔۔۔۔تُو۔۔۔۔

زیادہ پھیل مت۔۔۔۔۔۔

وہ بیچاری بچی ابھی مینٹلی راضی بھی نہیں ہوگی"

ضامن تو اسکی بات سن کر بدک گیا تھا۔۔

"تیری والی بھی مینٹلی راضی نہیں تھی۔۔۔۔تم نے سب ایڈجسٹ کیا نا۔۔۔۔۔۔۔میں تم سے زیادہ اچھا مینج کرلونگا"

دارم بھر پور اعتماد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔

ایسے بہت ہارش ہوجاتا ہے سب۔۔۔۔۔۔۔۔

تُو ایسا کچھ نہیں کرے گا"

ضامن نے بارہا اسے سمجھایا تھا۔۔۔لیکن دارم تو چپ تھا لیکن اسے سن بلکل نہیں رہا تھا۔۔

"مجھے پسند نہیں آئی ہے وہ ۔۔ محبت سے آگے اب عشق کی حدوں کو چھورہا ہے ، لمحہ لمحہ گزارنا مشکل ہورہا ہے"

وہ بیڈ پہ لیٹتا جزبات سے بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔جبکہ ضامن اسے تکتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکی سے آتی روشنی محسوس کرکے کروٹ بدل کر لیٹ گیا تھا۔۔۔رات کو سوتے سوتے دارم اور ضامن کو فجر ہوگئی تھی۔۔دونوں بھائی نماز پڑھ کر اپنے اپنے بیڈروم میں سوگئے تھے۔۔۔۔لیکن جیسے ہی اسنے کروٹ بدلی تھی ۔۔۔۔اپنے پاس خوشبو سے مہکتے وجود کو پا کر جیسے وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔۔۔۔۔

آنکھوں پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسنے دوبارہ دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

"کیا وہ کوئی سپنہ خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے سوچا تھا۔۔۔

"حیام"

برابر میں سوتی حیام کو اسنے آہستگی سے آواز دی تھی لیکن وہ بے خبر اسکی طرف کروٹ کیے سورہی تھی۔۔اسکا خوبصورت چہرہ ضامن کے سامنے تھا۔۔۔جبکہ ہاتھ بیڈ پہ تھے۔۔۔۔کمبل میں سکڑی سمٹی وہ مزے سے سورہی تھی۔۔۔

ضامن نے وال کلاک پہ نظر ڈالی تھی جہاں ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔۔۔مطلب دوپہر ہوچکی تھی۔۔

اسے یہ معلوم تھا کہ انکی صبح کی فلائٹ ہے لیکن اتنی صبح وہ پہنچ جائنگے اسے نہیں پتہ تھا۔۔۔یہ تو اسکے لیے کسی سرپرائز سے کم نا تھا۔.

وہ بے اختیار اسکی طرف کھسکا تھا۔۔۔اس سے زرا قریب ہوا تھا۔۔۔
اور اسکے چہرے پہ چھائے بالوں کو اپنے ہاتھ کی مدد سے نرمی سے کان میں اڑسے تھے۔۔۔

"مارننگ بیوی"

اسکا گلابی گال اپنے ہونٹوں سے چومتا وہ جزبات سے بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔اسکے لمس پہ وہ زرا سا کسمسائی تھی اور کروٹ بدل گئی تھی۔۔اب حیام کی پشت ضامن کی طرف تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پشت پہ بکھرے اسکے بال اسنے ہٹائے تھے۔۔۔۔اور اسکی گردن کی طرف جھکا تھا۔۔۔کتنے دن کا قرب اور دوری تھی کہ وہ خود پہ قابو نا رکھ سکا تھا ۔۔۔۔۔۔

"آج تو میں بھی چاہتا ہوں کہ تم سوتی رہو اور میں اپنا کام جاری رکھ سکوں"

اسکے گلے پہ ہاتھ پھیرتا وہ سرگوشی کے انداز میں بولا تھا اور اسکے گلے میں پہنی نازک چین اتار کے تکیے کے نیچے رکھی تھی اور اس پہ جھکتا چلاگیا تھا۔۔۔

سفید شرارے اور چولی پہنے وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔۔بیوٹیشن نے اسکے بالوں کا خوبصورت سا ہئر اسٹائل بنا کے اسکے خوبصورت تھیکے نقوش کو زرا سا پالش کیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔لائٹ سے میک اپ کے ساتھ بھر پور بھاری جیولری زیب تن کیے وہ بلکل تیار تھی۔۔۔۔۔۔۔۔سفید ہی ڈوپٹہ سر پہ ڈالے وہ کافی کلچرڈ برائڈل لگ رہی تھی۔ ۔۔

بیوٹیشن اسے تیار کرکے جا چکی تھی۔۔۔۔

نکاح کا چھوٹا سا فنکشن ابراہیم صاحب نے گھر پہ ہی ارینج کیا تھا ---------

"آج تمہاری ماں ہوتی تو بہت خوش ہوتی-------"

ابراہیم صاحب اسکے سامنے بیٹھتے اسکا ہاتھ تھام کے بولے تھے۔

"میری ماں اور میرے پاپا آپ ہی ہیں--
آپ خوش ہیں وہ ہی کافی ہے"

انکے ہاتھ کی پشت چومتی اور اپنی آنکھوں سے لگاتی وہ سکون سے بولی تھی---جیسے سکون اسکے بدن میں اتر گیا ہو----

"تم بہت اچھی بیٹی ہو"

وہ کافی چونک گئے تھے کیونکہ جتنا calm ری ایکشن اسنے دکھایا تھا اس سب کی ابراہیم صاحب کو اس سے امید نا تھی --

"آپ بھی بہت اچھے بابا ہیں"

وہ انکے برعکس انکے جیسے ہی جواب دے رہی تھی جب کہ ابراہیم صاحب محظوظ سے ہوتے جارہے تھے--آج کے دن بھی کوئی آسودگی افسردگی ان کے چہرے پہ نا تھی--وہ بہت پرسکون سے تھے----

"تم بہت تیز ہو سامیہ۔۔۔۔"

اب وہ جان بوجھ کے بولے تھے۔۔

"اور آپ بہت معصوم ہیں"

بے اختیار اسکے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ پھیلے تھے۔۔۔۔۔ اور آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔

انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ وہ باتوں میں مصروف ہوگئے تھے۔

باتھ روم سے وہ فریش ہو کر نکلی تھی۔۔۔۔اور اب ساڑھی ہاتھ میں لیے نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔اسے بلکل اندازہ نا تھا کہ اسے اتنی مشکلات کا سامنہ بھی کرنا پڑے گا

بامشکل اسنے ساڑھی کا بلاوز اور ساڑھی لی تھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

بیس منٹ بعد وہ ساڑھی سیٹ کرکے باہر نکلی تھی اور اب دراز آوار شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی دودھیا معدے جیسی رنگت اس سرخ چھوٹے سے بلاوز میں دمک رہی تھی جس کی آہستینیں فل تھیں جبکہ اگلے پچھلے گلے کافی گہرے تھے۔۔ایک پل کو یہ بلاوز پہن کر اسے شرم سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن ساڑھی کا پلو اسنے اچھے سے سیٹ کیا تھا۔۔وہ جو سمجھ رہی تھی کہ ایسا ڈریس کیری نہیں کرسکتی لیکن اب آرام سے وہ پہن چکی تھی۔۔۔۔۔

اپنے سیاہ بال اسنے پشت پی ایلے ہی کھلے ڈال دیے تھے اگر کوئی ہیر اسٹائل بناتی تو پیچھے سے ساری بیک جھلکتی ، تب ہی وہ بچت کرتی بالوں کے کسی بھی ہئر اسٹائل بنانے سے انکاری تھی۔۔۔۔۔۔جبکہ گلوبند اسنے گلے میں پہن لیا تھا جو تانیہ بیگم نے اسے ساڑھی کے ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔لمبے آویزے اسنے کانوں میں ڈالے تھے اور اب وہ میک اپ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔ جب ایک دم کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔وہ تو سمجھی تھی کہ دروازہ لاکڈ ہے لیکن یہ تو کھلا ہوا تھا۔۔۔ایکدم وہ آنے والے کو دیکھ کر گڑبڑائی تھی اور اسکے ہاتھ سے آئی برش جس سے وہ آئی میک اپ کررہی تھی، چھوٹ کت نیچے گرا تھا۔۔۔

ضامن دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اسکے قریب آتا جارہا تھا۔۔جیسے جیسے وہ قریب بڑھ رہا تھا حیام کی ہتھیلیوں میں پسینہ آتا جارہا تھا جبکہ چہرے کے رنگ جارہے تھے۔۔ایک خوف اسکے دل میں تھا۔۔۔ویلے بھی صبح جو اسنے حیام کے ساتھ اسکی بے خبری کی نیند کی وجہ سے کیا تھا۔۔وہ مزید خفا سی ہوگی تھی۔ ۔

وہ دھیرے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکا رخ اپنی طرف کرگیا تھا۔۔۔۔اسکی پیش قدمی پہ حیام کی آنکھیں خود بخود جھک گئی تھیں۔۔۔

"بیوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکو کمر سے اٹھاتا وہ ڈریسنگ ٹیبل پہ بٹھا کر وہ اسکے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کے انداز میں بولا تھا،حیام کی لمحہ لمحہ اسکی قربت سے جان نکل رہی تھی۔۔۔۔

"ج۔۔۔جی"

وہ گھبرائی تھی۔۔۔۔
اسکے سامنے وہ ہمیشہ کی طرح جھجکی تھی۔۔۔
اسکا سارا کانفیڈینس لوز ہوا تھا۔۔

"صبح والا سین کیسا تھا"

اسکی کلائی تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگاتا وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام کو اسکا چھونا برا لگ رہا تھا۔۔۔وہ تو یہ بھی ظاہر نا کر پارہی تھی کہ وہ اس سے ناراض تھی۔۔

"رات والا سین اس سے بھی اچھا ہوگا"

اسکو چپ دیکھ کر وہ خود ہی بول اٹھا تھا۔۔۔۔جبکہ حیام کی جان اس جملے پہ اٹک کے رہ گئی تھی۔ہرنی جیسی۔آنکھیں اسنے اٹھا کر ضامن کو دیکھا تھا لیکن دوسرے ہی مٹے اسنے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔

"موبائل پہ تو بہت زبان چل رہی تھی۔۔۔۔

اب وہ لہجہ۔۔۔

وہ لفظ۔۔۔۔

وہ نخرے۔۔۔۔

وہ ادائیں کہاں گئیں۔۔۔۔

جن سے تم نے مجھے اتنے دن گھائل کیا ہے"

اسکی کلائیوں کو سرخ چوڑیوں سے بھرتا وہ جزبات سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔

"تمہیں پتہ ہے یہ ڈریس میرا فیورٹ ہے۔۔۔۔۔

اور ابھی میرا موڈ بلکل نہیں ہورہا کہ تمہیں یہاں سے جانے بھی دوں۔۔۔۔"

اسکی تھوڑی پہ ہاتھ رکھتا اسکا جھکا ہوا لہجہ اوپر اٹھاتا وہ شرارتاً بولا تھا۔۔۔حیام گھبرائی شرمائی اپنی آنکھیں زور زور سے جھپکنے لگی تھی۔۔یقیناً وہ بہت بری طرح کنفیوز ہوگئی تھی۔۔اور اب آخری راستہ وہ ہی رونے کا تھا جسے دیکھ کر ضامن اسکو بخش ہی دیتا۔۔۔۔

"پلیز"

وہ روہانسی انداز، رونے کے لہجے میں بولی۔ تھی۔۔۔اسکی مسکارہ سے بھری آنکھیں جھلمل ہوئی تھیں۔۔۔

"آ. ۔۔آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ۔۔۔۔آج نہیں رونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔*

اسکی آنکھوں کو چومتا وہ محبت سے بولا تھا۔۔۔حیام جو پہلے ہی کنفیوز تھی۔۔اب باقاعدہ رہ پڑی تھی۔۔اسکی دل کی ڈھرکن مدھم سی ہوگئی تھی. ۔۔۔

"میں صرف یہ کہنے آیا ہوں۔۔۔کہ رات کو ملینگے میری جان"

اسکو روتا دیکھ کے وہ بامشکل خود پہ قابو پاتا بولا تھا۔۔۔۔۔اور پیچھے ہوگیا تھا۔۔۔۔۔جبکہ حیام اپنی تیزی سے چلتی سانسیں بہال کرنے لگی تھی. .

جیسے ہی اسکے کانوں میں مولوی صاحب کی آواز گونجی اسنے سر اٹھا کر ساتھ بیٹھے ابراہیم صاحب کو دیکھا تھا۔۔۔۔جو اسکا ہاتھ پکڑے شاید اسے تسلی دے رہے تھے۔۔۔

"آپکا نکاح دارم ----------

اس سے آگے سننے میں اس میں۔سکت نا رہی تھی۔۔۔اسکی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔گھونگھت کی آر میں اسکا دم سا گھٹنے لگا تھا۔۔۔ایک طرف ابراہیم صاحب جبکہ دوسری طرف حیام اسکے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔وجیہہ اسکے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔

"بولو بیٹا"

ابراہیم صاحب پریشان سے ہوئے تھے۔۔۔۔مولوی کے تیسری بار پوچھنے پہ بھی وہ چپ رہی تو ابراہیم صاحب کو اندیشے سے اٹھنے گے تھے۔۔۔سامیہ کا سر بری طرح چکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔۔۔

تین بار ہچکیوں سمیت اسنے کس طرح یہ بولا تھا صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔۔اسکا۔اس طرح تیزی سے رونا شاید یہ ہی سمجھا گیا تھا کہ اس وقت سب لڑکیاں ہی اس طرح ٹوٹ کے روتی ہیں۔۔۔۔لیکن اسکے دل کا حال کون جانتا۔۔۔۔۔۔

ابراہیم صاحب کے گلے وہ شدت سے رونے لگی تھی۔۔جبکہ مولوی صاحب اب دارم کی طرف چلے گئے تھے جو گاڑدن میں بنے ہال میں بڑی خوشی سے بیٹھا تھا۔۔

سفید شیروانی میں وہ پوری وجاہت سمیت اسٹیج پہ رکھے گئے صوفے پہ بیٹھا تھا۔۔اسکی چال میں اسکے انداز میں فخر سا تھا۔۔۔کب سامیہ کو نکاح کے بعد دارم کے پہلو میں بٹھایا گیا اسے معلوم نا ہوا تھا۔۔اسکا دل بند ہوچکا تھا۔۔کل رات تک کے جزبات سب مردہ ہوچکے تھے۔۔اسکی ساری فیلنگز مر چکی تھیں۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح خود کے ساتھ دھوکہ کرچکی ہے۔۔۔۔۔۔

دارم بغور اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ ہنوز چہرہ نیچے جھکائے اسکے پہلو میں اسکے برابر میں اسکی بن کے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔اسے خود نہیں پتہ چلا تھا کہ وہ کب اس سے محبت کرنے لگا ہے۔۔کب اسکے ساتھ کو مانگنے لگا ہے۔۔کب اسکی اتنی ضرورت پیش آگی ہے۔۔۔۔

اسکے دو آتشہ روپ سے وہ نظریں نہیں ہٹا پارہا تھا۔۔۔وہ چہرہ جھکاے شاید رو رہی تھی۔۔۔ایک نظر بھی اسنے دارم پہ نا ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"آ۔۔۔۔آ۔۔۔۔مسز۔۔۔۔۔دارم رو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رو رہی ہیں یا ڈرامے کررہی ہیں"

وہ پہلی بار اب بھی اس رشتے میں بندھ کے بھی باز نا آیا تھا۔۔اسکا ارادہ صرف اسے زرا سا چھیڑنا تھا۔۔وہ کوئی ہارش ری ایکشن نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

"تمہارا جینا حرام کردونگی میں تم پر۔۔۔
رو رہی ہوں لیکن تمہارے لیے نہیں رو رہی۔۔۔اپنی منحوس قسمت پہ رو رہی ہوں جو تم سے کبھی سامنہ ہوا۔۔۔۔بھاڑ میں جاو تم میری طرف سے۔۔۔۔"

لیکن ایکدم سامیہ اسکے زرا سے مزاق سے کہے گئے جملے پہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔دارم ایکدم اس سے زرا کھسک کے بیٹھا تھا۔۔۔سامیہ نے اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالی تھیں۔۔۔شکر تو یہ تھا کہ نکاح میں کوئی اتنے مہمان نا تھے بلکہ جو بھی فیملی تھی وہ بھی اپنے باتوں میں لگی تھی۔۔۔ورنہ اس طرح انہیں دیکھ کے ضرور چونکتی ۔۔۔

"آ۔۔۔۔آ۔۔۔۔مسز۔۔۔۔۔دارم رو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔
رو رہی ہیں یا ڈرامے کررہی ہیں"

وہ پہلی بار اب بھی اس رشتے میں بندھ کے بھی باز نا آیا تھا۔۔اسکا ارادہ صرف اسے زرا سا چھیڑنا تھا۔۔وہ کوئی ہارش ری ایکشن نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

"تمہارا جینا حرام کردونگی میں تم پر---
رو رہی ہوں لیکن تمہارے لیے نہیں رو رہی---اپنی منحوس قسمت پہ رو رہی ہوں جو تم سے کبھی سامنہ ہوا---بھاڑ میں جاو تم میری طرف سے----"

لیکن ایکدم سامیہ اسکے زرا سے مزاق سے کہے گئے جملے پہ پھٹ پڑی تھی----دارم ایکدم اس سے زرا کھسک کے بیٹھا تھا---سامیہ نے اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالی تھیں---شکر تو یہ تھا کہ نکاح میں کوئی اتنے مہمان نا تھے بلکہ جو بھی فیملی تھی وہ بھی اپنے باتوں میں لگی تھی---ورنہ اس طرح انہیں دیکھ کے ضرور چونکتی ---

"اب جہاں بھی جاونگا تمہیں ساتھ لے کر جاونگا---اب وہ جانا بھاڑ میں ہوا یا کہیں اور"

وہ برداشت کرتا ضبط کا مظاہرہ کرتا دھیمے لہجے میں بولا تھا--

"دارم صاحب تمہیں ابھی تو بہت اچھا لگ رہا ہے لیکن یاد رکھنا تمہیں رونے پہ مجبور نا کیا تو میرا نام بھی سامیہ ابراہیم شاہ نہیں"

وہ دانت کچکچا کے اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی------اسکی آنکھوں میں چھلکتی نفرت دارم صاف دیکھ سکتا تھا--

"نو ڈئر۔۔۔۔سامیہ دارم عمرانی۔۔۔

یار ایکچوئلی مجھے بھی اب رو کے دیکھنا ہے کہ کیسا محسوس ہوتا ہے ۔۔۔

آخر تم لڑکیاں جو اتنا روتی ہو اسکا بھی ہمیں اندازہ ہوجائے گا "

اسنے پہلے سامیہ کے جملے کی تصحیح کی تھی پھر اسکو ایک کرارہ جواب دیا تھا۔۔

"میں تمہیں نہیں بخشونگی ، جاہل آدمی"

سب تو کرلیا ہے تم نے اب ۔۔۔

نام تو میرا رہنے دو"

اسکے نام بدلے پہ تو وہ بدک گئی تھی۔۔

"ابھی تو تمہارا نام بدلہ ہے صرف ۔

آج رات تمہیں اپنا بنانا ہے۔۔۔۔"

اسکا چوڑیوں سے سجا ہاتھ تھام کے وہ بے باکی سے بولا۔تھا۔۔

"ک۔۔کیا کہہ رہے ہو"

وہ ایکدم گھبرائی تھی۔۔

"تم میری کون ہو اب"

وہ الٹا اس سے سوال کررہا تھا۔۔۔

"بولو نا مسز دارم"

وہ چپ رہی تو دارم نے اسکا تھاما ہاتھ دبایا تھا.

"ب۔۔بیوی"

اسکا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔

"ارے جان ابھی تو منکوحہ ہو آج منکوحہ سے بیوی تک کا سفر طے آپنے ہی کرنا ہے"

وہ مسکراہٹ سجا کے بولا۔تھا دارم کے بر عکس سامیہ جل کے رہ گئی تھی ۔۔

"کیا بکواس کررہے ہو"

اسنے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا تھا۔۔۔اسکی آنکھوں میں چبھن سی تھی۔۔

"شششششش۔۔۔۔۔"

اسکو آنکھیں دکھاتا وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔جبکہ سامیہ اسے جاتا ہوا اسکی پشت کو تکنے لگی تھی۔۔۔۔

"انکل آپ میرے سسر سے بات کریں۔رخصتی کی۔۔۔ورنہ میں خود لے جاونگا اسے"
وہ اسٹیج سے ضامن اور عدیل ہمدانی کے پاس آیا تھا۔۔۔

"ضامن اسکو کہے یہاں سے چلا جائے۔۔۔۔مجھے ہرٹ اٹیک کروائے گا آج"
وہ سختی سے بولے تھے۔۔

"میں محبت پیار سے کہہ رہا ہوں۔۔۔آپ خود مینج کرلیں ورنہ مجھے کچھ کرنا ہوگا"

وہ اٹل لہجے میں بولا۔تھا۔۔

"میرے بھائی ادھر آ۔۔۔۔
ضامن اسکو بازو کے گھیرے میں لے کر سائیڈ پہ آیا تھا۔

"کیا جلدی ہے یار۔۔۔
سب کچھ تیری مرضی سے ہورہا ہے۔۔
اب سب اچھا نہیں گے گا بیٹے۔۔۔"

"یار اگر آج اسے اپنے ساتھ نا لے کر گیا نا تو بہت بڑی غلطی ہوجائے گی۔۔۔پلیز تو سمجھ نا مجھے۔۔یار وہ مجھے چلینج کرتی ہے بار بار۔۔۔۔بہت اریٹیٹنگ ہے"

وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔

"اب اس اریٹیٹنگ بندی کو تم نے لائف ٹائم دیکھنا ہے---یہ حیام نہیں ہے یار----"

ضامن اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا۔تھا--

"میں نے دھوکہ نہیں کھایا ہے--مجھے پتہ ہے یہ حیام نہیں ہے"
مجھے پتہ ہے یہ کس نیچر کی ہے----اچھے سے پتہ ہے"

وہ طنزیہ ہوا تھا--

"تو اب فائنل اینڈ پہ کیا پہنچے ہیں آپ یہ بتادیں"
ضامن نے پوچھا تھا--

"ساتھ لے کر جاونگا کہہ دیا ہے ایک دفعہ اب دوبارہ مت پوچھیو مجھ سے"

وہ اسکا ہاتھ کندھے پہ سے ہٹاتا بولا تھا اور آگے بڑھ گیا تھا--

.._____

"بابا یہ کیا کہہ رہا ہے---
وہ جو بھی کہے گا کیا آپ مان لینگے--
میں نہیں جاونگی-----
اس آدمی کو بولیں اپنا فیصلہ واپس لے"

ابراہیم صاحب کس طرح مانے تھے یہ صرف دارم جانتا تھا۔۔عدیل ہمدانی نے بلکل اسکی۔مدد نا کی تھی۔۔۔۔۔۔۔انہیں کنوینس ضامن اور دارم نے ہی کیا تھا۔۔۔۔

اب جب سامیہ اپنے کمرے میں۔بیٹھی تھی تو ضامن دارم اور ابراہیم ۔صاحب اسکے ساتھ تھے۔۔۔ابراہیم صاحب کی بات پہ وہ بھڑک اٹھی تھی۔۔بنا۔کسی لحاظ کے وہ چلائی تھی۔۔

"سامیہ۔۔۔
یہ کس لہجے میں بات کررہی ہو"

وہ۔اسکی تیز آواز پہ تو چونکے ہی تھے لیکن اسکے لفظوں پہ تو دونوں کے سامنے زمیں میں گڑھ کے رہ گئے تھے ۔

"میں نہیں جاونگی۔۔۔۔۔۔بتارہی ہوں میں"

ہاتھوں کی کلائیوں سے چوڑیاں تیزے سے وہ اتارنے لگی تھی.

"انکل جزباتی ہورہی ہے بس۔۔۔۔حیام اور مام وغیرہ کا ساتھ لے گا تو ٹھیک ہوجائے گی۔۔۔۔آپ پریشان نا ہو۔۔اسے وقت دیں۔۔۔۔"

ضامن نے آگے بڑھ کر انہیں تسلی دی تھی. ۔

"بیٹا اس طرح بدتمیزی کروگی تم-----
اگر تمہارے ان لاز نے دیکھ لیا تو"

وہ اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھتے دبی دبی آواز میں بولے تھے ۔

"دیکھنا ہے تو دیکھ لیں ---ایسی ہی ہوں میں"

وہ اب بھی خود پہ قابو نہیں پارہی تھی---اسکی۔آواز کی۔تیزی پورے کمرے میں گونج رہی تھی---دارم اسکو تکتا رہ گیا تھا جو اپنے باپ کا بھی بھرم نہیں رکھ رہی تھی۔

"باہر چلو یار"
دارم کمرے سے باہر آگیا تھا------

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی وہ نیکلیس اتار رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا-----ان لوگوں نے دو دن کے لیے رہائش فارم ہاوس میں کی ہوئی تھی --اور اب وہ بیڈروم میں تھے----اسکے ہاتھ اپنی گردن پہ تھمے تھے --

"ابھی سب رہنے دو----
میری آنکھوں کو زرا ٹھنڈا تو ہونے دو"

ضامن ویسٹ کوٹ اتارتا ہوا بولا تھا اور صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔۔سر صوفے کی پشت پہ ڈالا تھا۔۔

حیام کے ہاتھ اسکی بات پہ تھم گئے تھے۔۔۔اور وہ سیدھی ہوکر بیٹھ گئی تھی۔۔شیشے سے ہی اسکے عکس کو دیکھ رہی تھی جو سکون سے بیٹھا تو صوفے پہ تھا لیکن اسکی نظریں حیام کی۔پشت اور اسکے سراپے پہ اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"اچھا ایزی ہوجاو"

جب وہ اسکے کہنے پہ اسٹل بیٹھی رہی تو اسنے حکم صادر کیا تھا۔۔اسے اسکی یہ عادت بے حد پسند تھی کہ وہ اسکی بات کو کبھی رد نہیں کرتی تھی۔۔۔اسے معلوم تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اسے منالے گا.

صوفے سے اٹھ کر وہ فریش ہونے کی غرض سے باتھ روم چلا گیا تھا

۔

"ان کی مرضی سے سوو۔۔۔انکی مرضی سے اٹھو۔۔۔
انکی مرضی سے کپڑے بدلو۔۔۔انکی مرضی سے تیار ہو۔۔
ہماری تو کوئی دین دنیا ہی نہیں ہے"

نیکلس اتارتی وہ بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

جیولری اتار کے وہ ہلکی پھلکی ہوئی تھی اور ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔سادہ سا نائٹ سوٹ نکال کے چینج کی غرض سے وہ وہاں گئی تھی۔۔

ضامن کچھ دیر بعد باہر آیا تھا۔۔بال سنوار کے پرفیوم اچھی طرح چھڑک کر وہ بیڈ کے ایک کارنر پہ جا لیٹا تھا۔۔۔اور اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔

موبائل اٹھا کے اسنے ایک مسیج دارم کو ٹائپ کیا تھا۔۔

" ,Hope you well First night "

موبائل بند کرکے سینے پہ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔نظریں اسکی ڈریسنگ روم کے گیٹ پہ ہی اٹکی تھیں۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وہ دروازہ کھول کے باہر آئی تھی اور پھر سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔شاید اسے انتظار کروانے میں مزا آرہا تھا۔۔۔اسے پتہ تھا کہ وہ اسکا انتظار کررہا ہے۔۔۔۔سب سے پہلے اسنے اپنے سلجھے ہوئے بالوں کو دس منٹ تک مزید سلجھایا تھا۔۔۔ضامن کی نظریں اسکی حرکتوں پہ ہی تھیں۔۔۔جب کنگھا کر کر کے تھک گئی تو اسنے لوشن کی بوتل اٹھائی تھی اور کلائیوں پاووں پہ لگایا تھا۔۔۔اب جب اس سے

فارغ ہوئی تو فئر نیس کریم اسنے اٹھائی ہی تھی کی ضامن کی آواز پہ اسکے ہاتھ رکے تھے

--

"اسکی ضرورت نہیں ہے---یو آر آلریڈی ویری فئر---"

اسکے ہاتھ میں فئرنیس کریم دیکھ کر وہ بولا تھا--اسکے انتظار کو وہ طویل پہ طویل کرتی جارہی تھی--

"آپ سے کوئی بات نہیں کررہا ہے---
چپ کرکے لیٹے رہیں یا سوجائیں یا پھر کمرے سے ہی باہر چلے جائیں"

وہ رخ موڑ کر اسے کاٹ دار نظروں سے دیکھتی بولی تھی ۔

"بیوی تم ایک بار یہاں تو آجاو پھر تمہاری یہ چلتی زبان قریب سے سننے کی چاہ رکھتا ہوں"

سینے پہ ہاتھ رکھتا وہ بڑے تحمل کا مظاہرہ کررہا تھا--حیام کا فوراً منہ بنا تھا--

"اگر آج آپ نے اپنی مرضی کی تو میں رو دونگی"
وہ کرسی سے اٹھتی کریم واپس رکھتی واقعے رونے لگی تھی ------

"تم کب نہیں روتیں یہ بتادو"

وہ نظرانداز کرتا بولا تھا۔۔

"میں نہیں سوونگی یہاں۔۔۔وجیہہ کے پاس جارہی ہوں میں"

وہ ڈوپٹہ صحیح کرتی ہوئی بولی تھی۔۔

"میں تمہیں واپس لے آونگا اگر تم اس طرح جانے کا ارادہ رکھتی ہو تو۔۔ویسے ہی اتنے دن بعد موقع ملا ہے ۔۔۔کل سے پھر تم نے وجیہہ کے ساتھ ہی سونا ہے۔۔۔آج میرے پاس آجاو"

وہ سمجھارہا تھا ۔۔

"میں ناراض ہوں آپ سے, نہیں بھولیں"

"تو منانے بھی تو دو نا۔۔۔۔۔۔۔پاس بھی نہیں آرہی ہو۔۔۔اب تمہیں ایسے کیسے مناوں۔۔۔۔اب رات بھی بہت ہوگئی ہے۔۔۔سوجاو آکر"

وہ کروٹ لیتا صرف یہ ظاہر کرنا چاہ رہا تھا کہ سونا چاہتا ہو۔۔۔۔اسکو کروٹ سے لیٹا دیکھ کے وہ چند منٹ کھڑی رہی ۔۔جب اسے لگا کہ وہ واقعی سوگیا ہے تو چلتی ہوئی بیڈ بے دوسری سائیڈ پہ آئی تھی۔۔اور آرام سے سکون سے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔کمبل شئر کیا تھا۔۔۔

ابھی وہ کچھ منٹ آنکھیں بند کیے لیٹی ہی تھی کہ ضامن کی آواز نے اسے جگایا تھا۔۔۔

"کیا تمہارے پاس ایسی نائٹیز نہیں ہیں کہ جس میں تم ہوٹ لگو"
اسکی طرف کروٹ لیتا وہ بے باک ہوا تھا۔۔

"سوگئی ہو"

جب کوئی جواب نا آیا تو اسنے حیام کا کندھا تھام کے اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔حیام نے آنکھیں زور سے میچی ہوئی تھیں۔۔

"یار سونا تھوڑی ہے۔۔۔رات کا سین تو باقی ہے نا"

وہ تنگ کرنے میں ہر حد پار کررہا تھا۔۔حیام اچھی طرح زچ ہوچکی تھی۔۔

"کیا سانس بھی آپکی مرضی سے لوں۔۔

نہیں بتادیں سانس لوں یا نہیں لوں۔۔

نہیں سورہی اب کیا ڈانس کروں۔۔۔
رات ہے بیڈ ہے تو سووں نہیں تو کیاکروں"

وہ زچ ہوتی لیٹی سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"رات ہے--بیڈ ہے---ہینڈسم شوہر ہے----

دوسرا آپشن بھی ہے---بی میچیور ناو"

اسکو واپس لٹاتا اب اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا تھا--

"م--میں--امیچیور ٹھیک ہوں"

اسکا لہجہ گڑبڑایا تھا---

"اچھا اس دن کے لیے معاف کیا یا نہیں--

آئے سوئیر------شرمندہ ہوں بہت"

اسکے کندھے پہ سر رکھ کے وہ دکھ سے بولا۔تھا---

"نہیں کیا"

اس سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن اسکو ہٹانا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔کتنے دن بعد اسکے ساتھ وہ ایک بیڈ ایک کمبل میں تھی۔۔اسکا ساتھ اسکی موجودگی ہی سے تو اسکا دل ڈھڑکتا تھا--

"کب کروگی پھر---

معافی مانگ رہا ہوں---

غلطیاں تو مجھ جیسے معصوم شوہروں سے ہی ہوتی ہیں"

وہ اس۔انداز سے بولا۔تھا کہ حیام کو واقعی وہ معصوم لگا تھا۔

"آپکو کونسا میری ناراضگی کا خیال ہے---

صبح بھی اپنی مرضی سے مجھ پہ رعب جمالیا----

کبھی سکوں سے سونے دیا ہو مجھے آج تک--

یہاں تو ناراضگی بھی ظاہر نہیں رہنے دیتے"

وہ خفگی سے بولی تھی--

"اتنے دن بعد تمہیں پاس دیکھا تھا---قابو نہیں کرسکا تھا خود کو---ورنہ تمہیں پریشان کرکے کونسا مجھے سکوں کی نیند آتی ہے"

"ہاں تو آج ہم دونوں کو سکون سے سونا چاہیے ------کردیا معاف آپکو"

اسکو دور کرتی وہ کمبل صحیح کرکے لیٹ گئی تھی---

"سنو بہت پیار کرتا ہوں تم سے"

اسکا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھ کے وہ آنکھیں بند کر کے بولا تھا حیام مسکرائی تھی۔۔۔۔

"اگر اس بندے کو زیر کرنا ہے تو بی نارمل سامیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب ہارش نہیں ہونا۔۔۔جو ہونا تھا ہوگیا۔۔۔لیکن معاف تو کسی کو نہیں کرونگی"

وہ خالی سے بیڈروم کو تک رہی تھی۔۔ایسا استقبال ہوا تھا اسکا۔۔۔۔۔حیام اسے یہاں بٹھا کے چلی گئی تھی۔۔۔۔لیکن اب وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنا کام کرنے لگی تھی ۔۔

وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔اس نے جیسا سوچا تھا ویسے ہی ہوا تھا۔۔لیکن اتنی جلدی سب ایکدم سب کچھ ہوجائے گا یہ اسے یقین نا تھا۔۔۔دروازے کا لاک گھما کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اور دروازے پہ ہی ٹیک لگا کے سینے پہ ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوگیا تھا۔۔یہ تو اسے معلوم تھا کہ ایک عام روایتی دلہن کی طرح وہ بیڈ پہ بلکل اسکی راہ نہیں تک رہی ہوگی۔۔۔

"اس لیے تم مجھے یہاں لائے ہو۔۔۔
ایک کپڑہ بھی نہیں ہے میرے پاس۔۔۔
اب کیا اس جوڑے میں سوونگی میں"

سامیہ جو بیڈ پہ دارم کا سوٹ کیس پھیلائے کھڑی اپنے لیے مناسب کپڑے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔اسکے آنے کا۔احساس ہو کر وہ اسکی طرف آئی تھی۔۔۔

"آج کی رات کون سوتا ہے مسز دارم"

وہ اس سے لڑنے کے لیے لاپرواہی سے دروازے کے پاس ہی آگئی تھی۔۔دارم نے اسکی کلائی پکڑ کے اسے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔چہرے پہ بلکل سنجیدگی طاری کی ہوئی تھی.

"کیوں تمہارے ہاں جاگا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ دانت کچکچا کے بولی تھی۔۔۔ایک ایک لفظ وہ چبا چبا کے بول رہی تھی۔۔۔

"تمہارے ہاں نہیں۔۔۔۔ہمارے ہاں۔۔۔

اب تم اور میں ایک ہی نا۔۔۔مطلب دو باڈی ایک جان۔۔۔ایسا ہی کچھ کہتے ہیں نا فلمز کی زبان میں"

"دیکھو دارم میرے سر میں درد نہیں کرو۔۔۔پلیز۔مجھے چینج کرنے کے لیے کچھ دو"

وہ اپنی کلائی اسکے ہاتھ سے چھڑاتی بیڈ کے کونے پہ جا بیٹھی تھی۔۔۔اب اسکا انداز زرا نرم۔سا ہوا تھا جیسے وہ مزید بحث کے موڈ میں نا ہو۔۔۔

" یہ کمرہ تمہارا، یہ بندہ تمہارا، یہ بندے کا سوٹ کیس تمہارا، اس میں سارے کپڑے تمہارے۔۔۔جو لینا ہے لے لو"

وہ ہنوز وہیں کھڑا بولا تھا۔۔

"تو بندے میرے۔۔۔۔۔تمہارے ہاتھی جیسے کپڑے کیا میں پہنونگی۔۔۔۔ مجھ جیسی دو آجائینگی اس میں۔۔۔۔"

وہ۔سر ہاتھوں میں تھام کر جیسے تنگ آکر بولی تھی۔۔۔۔

وہ اس طرح بولی تھی کہ اسکے اس انداز پہ دارم کے سنجیدہ چہرے پہ مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔۔

"انٹرسٹنگ"

وہ دل میں کہہ کر آگے بڑھا تھا اور بیڈ پہ بکھرے اپنے کپڑوں کو کنگھالنے لگا تھا۔۔۔

"بائی دا وے تمہیں کس نے کہا تھا کہ ڈائٹنگ کر کر کے سوکھی لکڑی بن جاو۔۔۔ویسے ایک راز کی بات یہ کہ اتنی سلم Slim مل لڑکیوں سے کوئی شادی بھی نہیں کرتا۔۔۔یہ تو میری اچھائی ، نیکی ہے کہ تم سے میں نے شادی کرلی۔۔۔۔ورنہ میرے سسر صاحب کو خاصا خوار ہونا پڑتا"

اسکے ہاتھ میں ٹی شرٹ اور ٹراوزر تھماتا وہ اسکے چہرے کے اتار چڑھاو انجوائے کرتا بولا تھا۔۔۔دارم کی بات پہ تو اسکا منہ کھلا رہ گیا تھا۔۔

" ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔

تمہاری نیکی اچھائی کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔دو مجھے طلاق۔۔۔۔۔تمہاری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی ہوں۔۔۔میرا باپ خوار ہوتا۔۔۔۔۔ہمارا مسئلہ تھا۔۔۔۔اٹینشن سیکر۔۔۔۔"

وہ بنا کسی تمیز لحاظ کے بدتمیزی سے بولی تھی۔۔۔

" سمجھتی کیا ہو خود کو تم۔۔۔۔

دارم اسکے طلاق کے لفظ پہ تیزی سے غصے میں آیا تھا۔۔ابھی کچھ گھنٹے تو ہوئے تھے انہیں اس رشتے میں بندھے، اور جو بھی اسنے کیا تھا سامیہ کی پوری رضا مندی سے کیا تھا۔۔۔

"مجھے مجبور نا کرو جاہل گوار آدمی بننے میں ورنہ تمہاری جیسی لڑکیوں کو صرف میرا ایک ہاتھ ٹھیک کرسکتا ہے۔۔۔۔۔"

اسکا غصہ بڑھا تھا۔۔۔

"دفعہ ہوجاو یہاں سے"

اسکا بازو پکڑ کے سامیہ کو باتھروم کی طرف گھسیٹتا وہ تیش سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔واپس آکر اسنے بیڈ پہ بکھرے سارے کپڑے سوٹ کیس میں واپس ڈالے تھے۔۔۔۔اور وہیں بیڈ پہ بیٹھ کے آگے کا سوچنے لگا تھا۔۔۔

****

آدھے گھنٹے بعد وہ کمرے میں آیا تھا۔۔اب کی بار اسکی شیروانی تبدیل تھی ۔۔۔۔بلیک شرٹ اور وائٹ ٹراوزر پہنے وہ بیڈ پہ آیا تھا جہاں سامیہ ایک کارنر پہ بیٹھی اپنے ہاتھوں کو غورو فکر سے دیکھ رہی تھی ۔۔

"تم نے میری تزلیل کی ہے"

وہ جب بیڈ پہ بیٹھا تو وہ شروع ہوگئی تھی ۔۔۔اسکو اب تک نا بھولا تھا کس طرح دارم نے اسکا ہاتھ پکڑ کے کمرے سے باتھ روم کی طرف ڈھکیلا تھا۔۔۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتیں"

وہ جیسے جھنجلایا تھا۔۔۔۔

"تم مجھے کمرے سے نکالو اور میں خاموش ہوجاوں-----

کس طرح تم نے میرا ہاتھ پکڑا----

تمہاری ہمت کیسے ہوگئی----

کچھ زیادہ نہیں پھیل رہے تم----"

میں۔بتارہی ہوں اپنی حدود کے دائرے میں رہنا"

اسکی طرف رخ کرکے وہ بے دلی سے بولی تھی. .

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم زیادہ پھیل رہی ہو--------

اسکی کلائی پکڑ کے دارم نے جھٹکا دیا تھا اور اپنے بلکل مقابل کیا تھا کہ دارم کی آواز اسے بلکل اپنے کان پہ سنائی دی تھی جیسے سرگوشی کی گئی ہو----

"چھوڑو میرا ہاتھ"

وہ گھبرائی تھی--اسکی آنکھوں سے نظروں سے گھبرا کے وہ خوبصورت سی بیڈ شیٹ پہ نظر جمائے نظریں جھکا کے بولی تھی---

"چھوڑ دیا"

دارم نے لگلے ہی لمحے چھوڑ دیا تھا، سامیہ پیچھے کو جاکے گری تھی --اور بیڈ کراون سے لگی تھی. .

"جس طرح پہلے تم سہم جاتی تھیں، اب بھی اس طرح ہی رہا کرو، اچھی نہیں لگتی ہیں مجھے وہ لڑکیاں جو شوہر کی برابری کریں یا انکے سامنے تیز آواز سے بولیں اسپیشلی وہ لڑکیاں جو بات با بات بس معاملے کو بڑھائیں ۔۔۔۔۔خاموش رہا کرو۔۔۔۔مجھے ہر بات کا جواب سننا پسند نہیں ہے، یہ نا ہو کے پھر مجھے ایک گوار آدمی بننے میں وقت لگے اور تمہیں پھر یہ محسوس ہو کہ تمہارا شوہر ایک ایسا آدمی ہے جو عورت پہ چلات ہے۔۔۔۔"

بیڈ کے کراون کے ساتھ دو تکیے سیٹ کرکے وہ کراون سے ٹیک لگا کے بیٹھا تھا۔۔۔اور اسکی طرف دیکھتا بولا تھا۔۔۔اسکے بال نم گیلے تھے ۔۔گہرا سانس لے کر وہ خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

"پہلے تم میرے بندے نہیں تھے تب ہی میں شاید سہم۔گئی ہونگی۔۔۔اب تم پیور میرے بندے ہو, کیوں ڈروں تم سے۔۔کیوں سہموں تم سے۔۔۔۔کیا ۱۹۶۰ کی لڑکی سمجھ رکھا ہے مجھے کہ بندے کو دیکھ کر ڈوپٹے سے منہ چھپا کے کچن میں بھاگے گی۔۔۔نو دارم۔۔۔اور اگر تم اسکیل Scale کی طرح سیدھے رہو گے تو میں بھی اسٹریٹ لائن کی طرح سیدھی رہونگی۔۔۔سو آگے نو مور بھاشن پلیز"

وہ خود بھی بیڈ کراون سے ٹیک لگاتی کمبل اپنے پاوں پہ ڈالتی بہت ہی کانفیڈینس سے بولی تھی جبکہ دارم تو اسکے 1960 پہ اٹک گیا تھا۔۔۔

"خوبصورت ، بہت خوبصورت---!!

وہ منہ کے ایکسپریشن بگاڑتا بڑی کمینگی سے بولا تھا.

"بہت اچھا بول لیتی ہو تم تو---

یونی میں تو پریزنٹیشنز میں پورے مارکس لیتی ہوگی"

"ہے نا بیگم"

اسکو اب باقاعدہ قریب اپنے پہلو میں بلاتا وہ بولا تھا----سامیہ اسکی نظروں کا اشارہ سمجھ کر وہ بھی اسکے برابر میں، دنگ سی رہ گئی تھی--

"تو --کیا جھوٹ بولا میں نے"

وہ اسکے اشارے کو نظرانداز کرتی نظروں کا زاویہ بدل کر بوہی تھی--

"غلط بولا یا صحیح بولا---

لیکن اب تم یہاں آجاو"

اپنی بات پہ زور دیتا ہوا وہ۔ سختی سے بولا تھا---

"میں یہاں ہی ٹھیک ہوں"

وہ اپنی طرف سے کافی نظرانداز کرنا چاہ۔رہی تھی--

"تمہیں اب s'60 کی ہیروئن بننے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔یہاں آو۔۔۔۔۔۔۔تم نہیں آسکتیں تو میں ضرور آسکتا ہوں بہتر ہوگا خود ہی آجاو۔۔۔۔"

اسکا لہجہ سنجیدگی سے بھرپور تھا۔۔۔سامیہ نے رخ موڑ کر اسکی طرف کاٹ دار نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اور کھسک کے اسکے پاس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔بات اسکی ایگو پہ۔آرہی تھی ۔۔

"آئندہ جب بلاوں تو دوسرے ہی سکینڈ تم موجود چاہیو۔۔۔۔۔دیر پسند نہیں ہے مجھے"

اسکو کمر سے تھامتا اپنے قریب کرتا اور اپنا۔سر زبردستی اسکے کندھے پہ رکھتا وہ خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔

"یہ کیا کررہے ہو تم"

اسے اپنی گردن پہ کچھ لمس کا احساس سا ہوا تو وہ ایکدم بدکی تھی اور پیچھے ہوئی تھی۔۔زرا سے لمس سے اسکے جسم میں برقی پہلے تھی چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔۔۔۔۔اسکی جھالر جیسی پلکیں جھکی تھیں۔۔۔۔۔

"محبت کررہا ہوں"

اب وہ اسکو بلانے کے بجائے خود اسکے قریب ہوگیا تھا اور ایک بار پھر سے اسے مقابل کیا تھا۔۔۔

"مجھ سے نہی۔۔۔نہیں کرو"

ناجانے کیوں اسکی بولڈنیس ہوا سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"تو کس سے کروں"

وہ اسکو محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
اب کے اسکے ریشمی جیسے بھیگے بال تھامنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

"دارم"

وہ اسکی جسارتوں سے گھبرا رہی۔ تھی۔۔۔۔۔سارا کانفیڈینس لوز ہوا تھا۔۔۔

"اچھا پلیز۔۔۔میری شرٹس کے بٹنس تو کھول دو سامیہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ ناجانے کیا سوچ کر بولا تھا۔۔۔۔۔سامیہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔مگر چپ رہی تھی۔۔

"کھولو نا یار۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ اپنی شرٹ کے بٹنز پہ رکھتا خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔

"تمہارے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں اپنے۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔لیکن دارم کی نظریں اسکے وجود پہ۔جیسے اٹک گئی تھیں۔۔۔سامیہ کو اب اپنے لباس برا لگا تھا۔اسے نہیں پتہ تھا کہ یہ کتنا چیپ انسان ہے۔۔

"میرے ہاتھ سلامت ہیں لیکن تمہارے ہاتھوں سے بھی تو کام لینا ہے۔۔۔میرا مطلب ہے Movement میں رکھوگی تو فائدے میں رہوگی"

اسکا ہاتھ پھر اسنے تھام کے اپنی شرٹ کے بٹنز پہ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اب اسکے لہجے میں پہلی کی طرح نرمی نہیں تھی۔۔۔۔سامیہ کی زبان درازی سن سن کے وہ تنگ آگیا تھا۔

۔

"تین تک کاونٹ کررہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔آگے کی خود تم زمہ دار ہوگی ویسے بھی تمہیں کسی سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے"

اب وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔

"ون۔۔۔۔۔۔

اسکے وجود پہ نظریں وہ بڑی بے باکی سے رکھا ہوا تھا۔۔۔

"ٹو"

"دا--رم-----

وہ جھنجلائی تھی--اسکا-ہاتھ اب تک دارم کے سینے پہ رکھا تھا--اسکی حالت غیر ہونے لگی تھی--- مسکین نظروں سے اسنے اسے دیکھا تھا-----وائٹ ٹی شرٹ اور بلیو ٹراوزر پہنے وہ اسکو کڑے امتحان میں ڈال رہی تھی---

"تھری----

وہ نظرانداز کرکے اسکی التجا بولا تھا--

"کھ کھول رہی ہوں"

اسکے ہاتھ زرا ہلے تھے اور اسکی شرٹس کی بٹن تک گئے تھے. -- نظریں اسے چراتے ہوئے اسنے ایک ایک کرکے شرٹس کے بٹن کھولے تھے--

"اب اچھی لگ رہی ہو"

اپنی دو انگلیاں اسکے گلابی گال سے مس کرتے ہوئے وہ بولا تھا----------اسکے لمس سے وہ جاگ اٹھی تھی اور اب اسکی شرٹ کو پکڑے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی------

"سٹوپڈ تم اپنے لیے کریٹیکل Critical بنا رہی ہو"

شرٹ کو پکڑے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔۔۔

"تم۔۔میرے ہاتھ چھوڑو پلیز۔۔۔۔۔۔"

وہ مزاحمت کررہی تھی۔۔

"چھوڑ دیے"

مزے سے کہتے ہوئے مسکراہٹ روک کر اسنے سامیہ کے چہرے کو تکا تھا۔۔۔۔۔اور اپنی شرٹ اتاری تھی۔۔۔سامیہ اس کے اس رد عمل کو دیکھ کر ایکدم پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔۔اور بیڈ سے اتری تھی۔۔۔۔اسکا بے باک انداز اسے کنفیوز کررہا تھا۔۔۔پوری جان سے وہ گھبرائی تھی۔۔۔۔۔۔۔پریشانی اسکے خوبصورت چہرے پہ عیاں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دارم کا بدن اب ہلکی سے سفید ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں موجود تھا۔۔۔

"واپس آو۔۔۔۔"

جب وہ بیڈ سے اتر گئی اور دور کھڑی ہوئی تو دارم نے واپس اسے بلایا تھا۔۔۔

"ش۔۔۔۔نہیں۔۔۔میں صوفے پہ سوونگی۔۔۔۔۔۔"

تکیے لینے کے لیے وہ جھکی تھی تب دارم نے اسکی کلائی اپنے مضبوط ہاتھ میں لی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"اتنا ظلم نہیں کرو آج کی رات----------آج تو دور نہیں جاو--------تمہیں پانے کے لیے بہت جدوجہد کی ہے میں نے--------اب یہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہوگا-----"

اسکو واپس بیڈ پہ بٹھاتا وہ گھمبیر آواز میں بولا تھا---------سامیہ کی زبان یکایک رک گئی تھی---

"تم ن---نے صرف نکاح کا کہا تھا---"
وہ بامشکل بولی تھی---

"پھر"
اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اپنے سامنے کرتے ہوئے وہ بولا تھا. . . . . -اسکی جھکی نظریں دیکھ کر دارم کے دل کے جزبات جاگ رہے تھے--اسکی-یہ-ادائیں تو اسنے کبھی سوچی ہی نا تھیں---

"پھر---- تم --- تم نے زبردستی رخصتی بھی کی اپنی مرضی سے"
وہ مدھم لہجے میں بولی تھی--اسکی آواز خود با خود اتنی دھیمی ہوگئی تھی--

"پھر----"

دارم کا لہجہ ایک جیسا ہی تھا---

"اب -----اب تم کیا کررہے ہو"

وہ سوالیہ نظروں سے اسکے چہرے کو جانچ رہی تھی جہاں ٹھاٹے مارتا سمندر اسکی آنکھوں میں نمایاں تھا جو یقیناً سامیہ کو دبا لے جائے گا--

" تم مجھے روک رہی ہو"

وہ بجائے جواب دینے کے سوال کرگیا تھا---

"تم ایکدم کچھ نہیں کرسکتے---

آئے نیڈ سم ٹائم--------مجھے کچھ وقت چاہیے تمہیں سمجھنے کے لیے----اس رشتے کو سمجھنے کے لیے----اور بھی بہت کچھ "

وہ اسکے ہاتھ اپنے چہرے پہ سے ہٹاتی بولی تھی---

"جو کچھ ہوتا ہے ایکدم ہوتا ہے---اور اگر تمہیں وقت دیا تو میں بہت پیچھے چلا جاونگا ------اگر سمجھنے کی بات ہے تو آج رات سے ہی مجھے اور میرے جزبات کو سمجھو------ اس رشتے کو سمجھو---تم میری بیوی اور میں تمہارا شوہر ہوں-------ناو وی آر میرِیڈ-----ہمیں پریکٹیکل ہونا پرے گا-----اور اگر تمہیں وقت دیا تو اس رخصتی کا

فائدہ۔۔۔۔میں تمہیں ہر پل ہر لمحہ ہر۔سیکنڈ ہر منٹ ہر گھنٹہ ہر دن ہر رات ہر سال تمہیں اپنے پاس اپنے سب سے قریب دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

اسکی گال کو چومتا وہ شدت سے بولا تھا۔۔سامیہ ایکدم کانپ سی گئی تھی۔۔اسکی چلتی سانسیں اسے اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تھیں۔۔اسکا چہرہ جیسے جھلس اٹھا تھا۔۔۔۔

"پسند ہو تم میری۔۔۔

محبت ہو میری۔۔۔۔۔

کسی بھی شے کی بنا پہ یہ۔رشتہ قائم نہیں کیا تھا۔۔۔۔

تم سے محبت ، تم سے الفت، تم سے اٹریکشن ہونے لگی تھی تب ہی تم سے شادی کی ۔۔۔

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر یہ سب کیا۔۔۔

تم سے پیار کرتا نہیں تھا۔۔۔۔آئے سوئیر۔۔۔۔

لیکن تم سے پیار کرنے لگا ہوں۔۔۔۔!!

اور اگر تم میرے ساتھ کچھ دن بھی رہیں تو آئے ایم دیم شیور کہ یہ پیار عشق کی منزلوں کو چھونے گے گا۔۔۔۔!!

"تم سے کچھ نہیں چاہتا، تمہاری محبت بھی نہیں چاہیے، تمہاری اٹینشن بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس تمہارا یہ وجود اپنے پاس چاہیے۔۔۔اپنے گھر میں اپنے کمرے میں ہر جگہ۔۔۔۔۔۔۔!!

میری محبت اتنی ہے کہ ساری زندگی ہم خوش باش زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھ میں بہت صبر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا ہر انداز مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

تمہارا ہر روپ مجھے پسند ہے۔۔۔۔

لیکن تمہارا ہر روپ بھی صرف میرے لیے ہی ہوناچاہیے۔۔۔صرف یہ میں چاہتا ہوں۔۔۔۔

باہر کی اٹھتی نظر اپنی اہلیہ پہ میں برداشت نہیں کرسکتا۔۔۔صرف اس چیز کا خیال رکھنا۔۔۔۔

Iwill love you more and more each day with every beat of my heart, until the day I die and my heart stops beating'

,You are not my wife

You are my life,

My hope,

The light that illuminate my days

I want a life with you

I need you by my side

I will always love you samiya 💖

ایک ہی رٹ میں کہتا وہ شاید سامیہ کو چونکا گیا تھا۔۔۔۔۔۔حیرت زدہ آنکھوں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی زبان جیسے بند ہوگئی تھی۔۔اسکو اپنے کانوں پہ یقین تک نا آیا تھا کہ اسنے کیا سنا تھا۔۔۔

"ت۔۔۔تم سچ کہہ رہے ہو"

وہ جھجکتی ہوئی بامشکل لفظ ادا کرپائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا اتنی جلدی کوئی کسی کو تسخیر کر سکتا ہے۔۔۔

کیا اتنی جلدی کوئی کسی کو اس قدر چاہ سکتا ہے۔۔

کیا اتنی جلدی کِوئی کسی کو اپنے عکس میں ڈھال سکتا ہے ۔۔

"میں تم سے کبھی جھوٹ نہیں بولونگا"

اسکے ماتھے پہ اپنی محبت بھری مہر ثبت کرتا وہ مسکرا کے بولا تھا۔۔۔۔۔بدلے می۔ سامیہ کے گلابی پنکھری کے مانند لب پھیلے تھے۔۔اسکے چہرے پہ ایک تبسم بکھرا تھا۔۔۔۔۔

اسکے کندھے پہ۔سر رکھ کے وہ بھر پور انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔

:_____

"Morning my Love"

سورج سے کھنکتی روشنی اسکے چہرے پہ پڑی تھی۔۔۔لیکن وہ تب بھی نا اٹھی تھی لیکن اپنے عقب سے آتی آواز پہ اسکے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔وہ ہلکا سا کسمسائی تھی اور اس سے دور ہوگئ تھی ۔۔۔۔۔

"اٹھو گی نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے بال گردن سے ہٹا کر کمر پہ کیے تھے اور خود اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔"

وہ آنکھیں بند کیے ہی بولی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔سب کیا سوچینگے کہ گیارہ بج گئے ہیں اور ہم بیڈروم میں ہیں اب تک"

وہ اسکو شرم دلانا چاہ رہا تھا جبکہ خود خاصا بے شرم ثابت ہوا تھا

"تم چلے جاو نیچے۔۔۔اور مجھے سونے دو"

"تمہارے بغیر جاتا ہوا کیسے لگونگا۔۔۔۔۔۔۔"

اسکو حصار میں لیتا رخ اپنی طرف کرکے وہ پریشانی سے بولا تھا۔

"تم مجھے تنگ کررہے ہو۔۔رات میں تم نے کہا تھا کہ تنگ نہیں کروگے"

اسکے سینے میں منہ چھپا کر اور ہاتھ دارم کے گرد پھیلا کر وہ محبت بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔اسکا نکھرا نکھرا روپ دیکھ کے دارم خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا پازیٹیو رد عمل اسے خوشی میں ہی مبتلا کررہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اگر اسنے پہل۔کی تھی تو سامیہ نے اسکا ساتھ دیا تھا۔۔۔اسکو ڈی گریڈ نہیں تھا۔۔۔اسکا اپنائیت بھرا انداز، محبت سے بھر پور لہجہ دارم کے لیے بلکل نیا تھا۔۔۔

"اچھا نہیں کرتا۔۔۔۔

میں اکیلے ہی چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔

لیکن تم تو پیچھے ہٹ جاو۔۔۔۔

تم ہٹوگی تو جاونگا نا"

وہ اس سے لپٹی پڑی تھی ۔۔۔دارم نے صرف تنگ کرنے کے لیے اسے کہا تھا ورنہ۔وہ اس پازیشن میں بلکل مطمئین اور خوش باش تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔
پھر مجھے سکون نہیں لے گا۔۔۔
ایسے ہی میرے پاس رہو تم"

حق جتاتی وہ پیار بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔دارم مسکرانے پہ اکتفا کرگیا تھا۔۔

"تمہیں کوکنگ کس نے سکھائی تھی بیوی"
مجھے آج کچھ بنا کے اپنے ہاتھوں سے کھلاو"

کوکنگ رینج پہ کھڑی حیام کو بغور دیکھتا وہ ٹیبل پہ بیٹھا ہوا بولا تھا۔۔۔

"آپ سے میں ناراض تھی۔۔۔۔۔۔
آپ کو چاہیے کہ مجھے کچھ بنا کے کھلائیں"

کام روک کر اسنے ضامن سے کہا تھا۔۔۔۔

"شوہر کچن کے کام کرتا کیسا گے گا"

وہ تاسف سے بولا۔تھا۔۔۔

"بہت اچھا گے گا۔۔۔"

دودھ گرم کر کے اسنے گرم دودھ کانچ کے گلاس میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ضامن کے پاس لے کر ٹیبل پہ۔آگئی تھی۔۔اب تک سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے ، ناشتہ انہیں سب کے ساتھ کرنا تھا تب ہی حیام نے ضامن کو ابھی صرف دودھ دیا تھا تاکہ وہ ناشتے کی گنجائش رکھ سکے. ۔۔

"کچھ فلیور ڈال دیتیں یار"

وہ سفید دودھ کے بھرے گلاس کو تھام کر بولا تھا اور حیام کا ہاتھ نرمی سے تھام کر اپنے پاس والی کرسی پہ بٹھا لیا تھا۔۔۔۔۔

"یہاں کچھ نہیں ہے ، ایسے ہی پینا ہوگا"

یہاں کے کچن میں کچھ بھی قسم کا ایکسرا سامان نا تھا صرف ضرورت کی بنیادی چیزیں تھیں۔۔۔

"تم اپنے لیے نہیں لائی ہو کیوں"

"مجھے دودھ نہیں پسند ، "

وہ دودھ کے سفید کلر سے ہی گھبراتی تھی اور پھر اسکی خوشبو------

"مجھے اتنی اسمارٹ نیس نہیں پسند ہے-------

اپنی ڈائٹ کا دھیان رکھا کرو------

اور دودھ نہیں پسند تو دودھ کمپلسری ہے------"

دودھ کا گلاس بجائے خود پینے کے وہ اسکے منہ کے قریب لے کر گیا تھا---

"ضام---ضامن--میں نہیں پیونگی"

جب ضامن نے گلاس اسکے لبوں سے لگایا تو وہ منہ بنا کے بولی۔تھی---دودھ کی گرم خوشبو اسے زہر سی لگی تھی ----------

"تھوڑا سا یار"

ایلے تھوڑا تھوڑا روز پیوگی تو عادت ہوجائے گی"

زبردستی اسنے اسکے لبوں سے لگا کے اسے پلانا شروع کیا تھا جبکہ حیام نے جھٹکے سے زرا ہی دیر میں ایک گھونٹ پینے کے بعد اسکا ہاتھ دور کیا تھا---اسکا جی بری طرح متلایا تھا---وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی زخمی نظروں سے ضامن کو دیکھتی وہاں سے بھاگی تھی----

ضامن اسکے اتنے شدید رد عمل سے کرسی سے اٹھا تھا گلاس وہیں ٹیبل پہ رکھ کے الٹے قدموں وہ حیام کے پیچھے بھاگا تھا. ---

کمرے میں پہنچا تو وہ باتھ روم میں واش بیسن کے سامنے جھکی ہوئی تھی ۔

"یار تم ٹھیک ہو-------"

اسکی کمر پہ ہاتھ رکھتا وہ اسکو سیدھا کرتا بولا تھا-----اور پھر اسکے چہرے کو بغور تکا تھا--زرا ہی دیر میں اسکی رنگت پیلی ہوگئی تھی---چہرہ زرد پڑ گیا تھا -------اسنے ٹیپ Tap کھول کر پانی ہاتھوں میں لے کر اسکا چہرہ دھلایا تھا اور پھر ٹاول سے خود ہی اسکا چہرہ دھلایا تھا-------اسکو تھام کر وہ کمرے میں لایا تھا اور بیڈ پہ بٹھایا تھا----

"کیا ہوا -----تمہیں ------

اسکے برابر میں بیٹھ کر وہ پریشانی سے گویا ہوا تھا -------اسکا۔مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ گھبرا۔سا۔گیا تھا---

"برا لگتا لیے دودھ مجھے"

دو سے تین ابکائیوں میں ہی اسکی حالت بری ہوگئی تھی--اسکی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں نم ہوئی تھیں---آنسو اسکے چہرے پہ پھیلنے گے تھے--ضامن مزید پریشان ہوا تھا---

"کب سے ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔

میرا مطلب ہے کب سے طبیعت خراب ہے تمہاری"

وہ اسکے گالوں پہ پھیلتے آنسو صاف کر کے تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا۔ .

"کبھی کبھی۔۔۔دو۔ہفتوں کے دوران سے"

وہ ہچکیاں لیتے روتے ہوئے بولی۔تھی۔۔۔۔اسے ضامن پہ۔غصہ آیا تھا زبردستی کرتا تھا وہ ہمیشہ اسکے ساتھ۔۔۔

"مام کو بتایا تھا تم نے پھر"

"ایک دفعہ پتہ ہے انہیں جب آپ گئے تھے تب بھی ایسا ہوا۔تھا۔۔۔۔۔"

وہ بچوں جیسی معصومیت لیے اسکا چین اور سکون برباد کررہی تھی۔۔۔

"افف ۔۔۔۔ڈاکٹر کے پاس نہیں لے کر گئیں وہ تمہیں"

اسکو بے اختیار وہ گلے لگاتا بولا تھا۔۔

"میں نے منع کردیا تھا انہیں۔۔۔"

وہ اسکو دور ہٹاتی بولی۔تھی اور پھر اسکے پاس سے ہی اٹھ گئی تھی۔

"تمہیں اپنی چلانی لازمی ہوتی ہے ہر بار"

ضامن کو اس پر جی بھر کے پیار آیا تھا۔ ---

"آپ چلاتے ہیں اپنی---ہر بار آپ ہی چلاتے ہیں---
کیوں پلایا دودھ مجھے---دیکھا کتنا زہر لگتا ہے دودھ مجھے----دل گھبراتا ہے میرا اس سے----"

وہ سرخ چہرہ لیے خفگی سے بولی تھی----------

"اب تم ڈیلی دودھ پیو گی آرہی ہے بات سمجھ------ ---فلیور کے ساتھ لوگی تو کچھ نہیں ہوگا"

اسکے پاس جاکر واپس کندھوں سے تھام کر اب اسے بیڈ پہ لایا تھا اور اسے نرمی سے لٹایا تھا-----

"تم آرام کرو ، میں تمہارے لیے ناشتہ لاتا ہوں----------فلحال آنکھیں بند کرکے لیٹ جاو"

اس پہ کمبل سیٹ کرتا وہ پیار سے بولا تھا--

"ہم۔نے سب کے ساتھ ناشتہ کرنا ہے"

اسنے ضامن کو یاد دلایا تھا۔۔

"اب تمہیں ڈبل ناشتے اور ڈبل ڈائٹ کی ضرورت ہے ،
سب کے ساتھ بھی کرلینا"

اسکی نا سنتے ہوئے وہ کمرے سے چلا گیا تھا جبکہ حیام اسکی بات پہ ہی اٹک کے رہ گئی تھی ---

---

"سب کچھ کتنا بدلا بدلا لگ رہا ہے نا ---مجھے لگ رہا ہے جیسے میں کسی خواب میں ہی ہوں ، حقیقت ہوتے ہوئے بھی کچھ بھی حقیقت نہیں لگ رہا ہے"

اسٹیرنگ کو تھامے وہ کافی آہستگی سے ڈرائیو کررہا تھا---وجہ یہ تھی کہ وہ دونوں باتوں میں بھی گے ہوئے تھے---آج وہ اسے ابراہیم صاحب کے گھر لے کر جارہ تھا---کل سب کچھ اتنا خراب تھااور آج سب اتنا اچھا نارمل تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔

"میں تو پوری بدل گئی ہوں-----تمہیں ناجانے اب کیا کمی لگ رہی ہے-------شکر کر لو خدا کا کہ تمہیں اتنی خوبصورت بیوی ملی ہے"

بجائے سیٹ سے ٹیک لگانے کے وہ فرنٹ دوڑ سے ٹیک لگائے دونوں پاوں سیٹ پہ رکھے اپنے حنائی ہاتھ گھٹوں پہ رکھے ساری توجہ دارم کی طرف کیے ہوئے تھی۔۔۔اسکی بات پہ وہ زرا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

"الحمداللہ۔۔۔۔جیسے کہ کیا چینج آیا تم میں"
وہ اب مرر سے نظریں ہٹا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"دیکھو میں سرخ کپڑوں میں ملبوس ، ڈھیڑ سارا میک اپ کیے تمہارے ساتھ بیٹھی ہوں۔۔۔اس سے زیادہ کیا چینج چاہیے تمہیں بے بی"

سرخ سوٹ پہنے وہ میک اپ بھی کافی حد تک ڈارک کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"قسم سے چڑیل والا لک دے رہی ہو۔۔۔
کس نے کہا تھا کہ اتنا میک اپ کرو"

اسکے میک اپ سے سجے چہرے پہ غور کرتا وہ اسے چڑانے والے انداز میں بولا تھا۔۔

"شش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چپ کر کے تم ڈرائونگ کرو۔۔۔۔۔۔۔میرے چہرے کو نظر نا لگاو۔۔۔۔"

بنا برا مانے وہ الٹا اسکی ہٹانے والے انداز میں بولی۔ تھی ۔۔۔۔

"انکل اب ہمیں نکلنا چاہیے اسلام آباد کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کل کا کیا پلان ہے۔۔۔۔آپ کا بھی تو لاس ہو رہا ہے"

چائے کا کپ عدیل ہمدانی کو تھماتی وہ بولی تھی اور انکے پاس ہی صوفے پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

"لیکن میں تو انکا ولیمہ پلان کررہا ہوں۔۔۔۔اب سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے اور کب کروں"

چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے وہ پرسوچ لہجے میں بولے تھے۔۔

"ولیمے کو فلحال پوسٹ پونڈ کردیں آپ۔۔۔ہمیں فلحال گھر جانا چاہیے اور میرا دل نہیں لگ رہا ہے یہاں"

وجیہہ انکے کندھے پہ سر رکھ کر بولی تھی۔۔

"کیوں نہیں لگ رہا آپکا دل؟"

اسکا اداس سا چہرہ ان سے چھپا نا رہا تھا۔۔۔

" موسم اچھا نہیں ہے شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسی وجہ سے"

وہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پہ سجا کے انکو مطمئین کرنا چاہتی تھی.

"ٹھیک ہے کوئی جائے نا جائے ہم دونوں کل چلینگے----------"

اسکا موڈ دیکھتے ہوئے انہوں نے جلدی میں ہی سہی لیکن پروگرام بنا لیا تھا----وہ مسکرانے پہ اکتفا کرگئی تھی--

---

"یہ کیا کہہ رہی تھیں ڈاکٹر------"
آئے مین ٹو سے وہ کیا کہہ رہی تھیں-----"

ضامن ہاسپٹل کے بعد اسے پارک لے آیا تھا--ارادہ اسکے ساتھ واک کرنے کا تھا لیکن حیام نے واک کرنے سے منع کردیا تھا---

"وہ ہی کہہ رہی تھیں جو تم نے سنا--------"
"آئے مین ٹو سے وہ وہی کہہ رہی تھیں جو تم نے سنا"

وہ۔اسی کے انداز۔میں مسکرا کے بولا تھا---

حیام خاموش۔سی ہوگئی تھی--

"کیا تم ہیپی نہیں ہو؟"

وہ اسکو خاموش دیکھ کر تشویش زدہ انداز میں بولا تھا۔۔

"ضامن۔۔۔۔۔
گھر جانا ہے مجھے"

وہ پارک کے کھلے ماحول سے گھبرا سی رہی تھی۔۔۔اسکا دل پوری رفتار سے ڈھرک رہا تھا۔۔۔آج ضامن زبردستی اسے ہاسپٹل لے آیا تھا۔۔۔۔اور پھر جو نیوز ڈاکٹر نے انہیں دی تھی۔اس کو سن کے وہ چپ سی ہوگئی تھی۔۔۔

"مگر تم نے ہی تو کہا۔تھا کہ تمہیں گھر نہیں جانا"
اسے لگا کہ حیام شاید ڈسٹرب ہوگئ ہے۔۔

"مگر اب جانا ہے پلیز"

بینچ سے کھڑے ہو کر اسنے جانے کے لیے پر تولے تھے ۔

"کیا تم اس طرح ہی مجھے تنگ کرتی رہو گی حیام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ابھی تو ہم آئے ہیں"

وہ بھی اسکے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"میں نے کب آپکو تنگ کیا، بس اتنا ہی تو کہا ہے کہ گھر چلیں۔۔۔۔۔۔اگر آپ کو یہاں رہنا ہے تو رہ لیں۔۔۔میں ٹیکسی سے چلی جاونگی"

وہ زرا برہم سی ہوئی تھی۔۔۔۔اسکا رویہ ضامن کو پریشانی میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"کیوں جاو گی تم ٹیکسی سے !"
میں لے کر چل رہا ہوں نا"

وہ اسکا بگڑتا موڈ نظرانداز کر کے اسکا ہاتھ تھام کے آگے بڑھ گیا تھا جبکہ۔حیام نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔

"کیا ہوا تھا۔۔۔۔صبح صبح ہاسپٹل کیوں چلے گئے تھے آپ دونوں۔۔۔۔سب خیریت ہے نا "

ضامن حیام کا ہاتھ پکڑے لاونج میں داخل ہوا تھا۔۔زرا دیر پہلے ہی وہ ہاسپٹل سے آئے تھے اور اب اسکا ارادہ حیام کو لے کر بیڈروم کی طرف جانے کا تھا۔۔۔

"یس مام۔۔۔۔بیڈروم میں چلیں آپ بھی۔۔۔۔۔۔۔"

حیام کا ہاتھ مضبوطی سے تھام وہ مسکراہٹ سمیت بولا تھا۔۔

"کیوں صاحبزادے۔۔۔۔۔؟
یہاں ہی رہو، ہمارے پاس بھی بیٹھو کچھ دیر"

صوفے پہ وجیہہ کے ساتھ بیٹھے عدیل ہمدانی مخاطب ہوئے تھے۔۔۔

"ابھی جتنے مزے اور اطمینان سے آپ بیٹھے ہیں۔۔۔۔میرے پاس جو نیوز ہے اسے سن کر بچوں کی طرح ادھر سے ادھر بھاگنے لگینگے۔۔۔"

وہ حیام کو لے کر دوسرے صوفے پہ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔بغیر حیام کی حالت مدنظر رکھے، حیام نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالنا چاہا تھا لیکن ضامن نے اسکی کوشش برباد کردی تھی۔۔

"اچھا پہلے بتاو،
گڈ نیوز ہے یا بیڈ نیوز۔۔۔!!
وجیہہ بولی تھی۔۔۔

"آف کورس گڈ نیوز ہے یار"
ہے نا حیام"

وہ چہکتا ہوا حیام کو دیکھتا بولا تھا۔۔۔اور آخر میں حیام سے پوچھنے پر حیام ایکدم گھبرا سی گئی تھی۔۔بڑی مشکل سے اسنے گردن اثبات میں ہلائی تھی۔۔۔

"کیا گڈ نیوز ہے، چپ کیوں ہو جلدی سے بتاو"
تانیہ بیگم حیام کے پاس آ بیٹھی تھیں۔۔۔حیام کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔ناجانے وہ کیوں گھبرا سی رہی تھی اور اب ضامن نے کوئی کسر نا چھوڑی تھی اسکی غیر ہوتی حالت کو بھی اسنے نا دیکھا تھا۔۔۔

"وجیہہ پھپھو بننے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

اسنے اتنی آرام سے کہا تھا جیسے کوئی عام بات ہو۔۔اور اس انداز میں کہا تھا کہ ہال میں بیٹھے چاروں نفوس اسکی بات پہ کنفیوز سے ہوئے تھے اور سوچنے لگے تھے۔۔۔

"میں۔۔۔۔میں. پھپھو۔۔۔۔مطلب تم ابا بننے والے ہو"

وجیہہ ان سب میں پہلے سمجھتی چلا کے بولی تھی اسکے چہرے پہ خوشی دیدنی تھی۔۔۔۔۔ضامن ہنسا تھا۔۔۔جبکہ حیام نے غصے بھری نگاہ سے ساتھ بیٹھے ضامن پہ ڈالی۔ تھی۔۔۔

"کیا واقعی حیام"
تانیہ بیگم نے اسکا دوسرا سرد پڑتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور تسلی چاہی تھی۔۔۔

"ج--جی" وہ بامشکل بول پائی تھی--------شرم کے مارے اسکا سر جھک گیا تھا---

"یار مبارک ہو تمہیں بہت------یہ تو سچ میں بہت گڈ نیوز ہے اور مجھے لگتا ہے کہ مجھے اب صوفے سے اٹھنا ہی پڑے گا"

وہ اٹھ کر ان دونوں کے۔قریب آئے تھے--حیام کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا اور ضامن اٹھ کر ان سے بغل گیر ہوا تھا---

"میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ ہوش و حواس میں نا رہینگے----"

وہ کھل کے ہنسا تھا اسکے جازب چہرے پہ پھیلتے خوشی کے رنگ دیکھنے لائق تھے---

"کیا--میں --میں کمرے میں جاوں---"

جب ضامن نے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا اور کھڑے ہوکر عدیل ہمدانی سے گلے لگا تھا تب حیام نے موقع غنیمت جان کر تانیہ بیگم سے کہا تھا---

"آف کورس----آپ کو ریسٹ کرنا چاہیے---"

وہ۔اسکا۔ہاتھ تھام کر اٹھی تھیں--------اور اسکو لے کر سیڑھیوں کی جانب چل دی تھیں--

"اتنی جلدی تمہیں یہ نیوز سنانی تھی کیا---

یار میرا مطلب ہے اتنی جلدی---

اب سنبھالتی رہنا بچوں کو ----"

جیسے ہی سامیہ کے کانوں میں نیوز گئی تھی وہ حیام کے کمرے میں شام سے ڈیرہ جمائے ہوئے تھی--اپنے ڈیڈ سے ملنے کے بعد وہ تب سے ادھر ہی تھی--

"چپ رہو تم---آئم ایے ویر بلیسڈ ٹو ہیو ہسبینڈ لائک ضامن-----اور میرا بس نہیں چل رہا کہ یہ پریڈ جلدی سے گزرے اور ہمارا بچہ ہمارے پاس ہو---تم نہیں سمجھو گی---مجھے یہ نیوز کتنی اچھی لگی ہے-----"

وہ چہرے پہ مسکراہٹ لائے بہت اعتماد سے بولی تھی ---

"ہسبینڈ تو تمہیں واقعی بہت اچھا ملا ہے-----ویری لکی یار----

ویسے آپس کی بات ہے میں مزاق کررہی تھی-------"

تم تو یہ پریڈ گزرجانے کا ویٹ کررہی ہو میں تو سوچ رہی ہوں بے بی جلدی سے بڑا ہو اور چیخ چیخ کے مجھے "آنی جان آنی جان" پکارے---ہائے--کیسے پیارے دن ہونگے وہ"

سامیہ پیٹ پہ ہاتھ رکھ کے ہنستے ہوئے بولی تھی--اسکی بات پہ حیام بھی ہنسی تھی--

"یار اب تم اپنے کمرے میں چلو , بھابھی کو ریسٹ کرنے دو۔۔۔رات ہونے لگی ہے۔۔انہیں سونا بھی ہوگا"

دارم ضامن اور حیام کے روم میں آتا ہوا سامیہ سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"ہاں تم نے ضامن بھائی سے خوب باتیں کرلی ہیں۔۔اب تم دونوں فارغ ہوگئے تو مجھے لینے آئے ہو۔۔۔۔"

سامیہ حیام کے پاس سے بیڈ سے اٹھتی بولی تھی۔۔۔۔دارم اسکے طنز پہ مسکرا کے رہ گیا تھا۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔۔اچھا بیٹھی رہو"

اسکا بدلتا موڈ دیکھ کر دارم خود ہی بول گیا تھا کیونکہ ویسے بھی ضامن اپنے روم میں آنے ہی والا تھا۔۔۔اور اسکے آتے ہی سامیہ نے ویسے ہی نکل جانا تھا۔۔

"نہیں اب تو تم نے مجھے اٹھا دیا ہے۔۔۔۔
اب چلو"

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے حیام کو گڈ نائٹ کرتی باہر چلی گئی تھی۔۔

"کیا کہہ رہی تھی سامیہ اتنی دیر لگادی اسنے یہاں سے جانے میں۔۔۔پہلے تو صرف وہ تمہاری دوست تھی خیر سے اب تو میرے بھائی کی بیوی بھی ہے۔۔اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے یہاں آکر نوٹ کرنے کا۔۔۔۔"

"تم ہی کہہ دیتیں کہ چلی جاو۔۔۔اب تمہیں ریسٹ کرنا ہے"

وہ بیڈ کے قریب اسکے سامنے بیٹھا ایک ہی انداز میں بولا تھا۔۔۔

"میں یہ نہیں کھاونگی۔۔۔۔"
ضامن نے کہتے ہوئے ساتھ میں دودھ کا گلاس اور ڈرائے فروٹس کی پلیٹ بیڈ پہ رکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"شش۔۔۔۔خاموش بیوی۔۔۔۔
وہ آنکھیں دکھاتا اسکے لبوں پہ انگلی رکھتا بولا تھا۔۔۔اور پلیٹ میں سے بادام اٹھا کے زبردستی اسکے منہ میں ڈالے تھے۔۔۔

"ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔۔

کہ۔۔۔۔

اپنی مسسز کو ہیپی رکھنا ہے"

وہ اچھے سے بادام چباتے ہوئے دکھ سے بولی۔ تھی۔۔۔۔۔

"تو میں کیا تمہیں مار رہا ہوں یا اپنی خدمت کررہا ہوں۔۔الٹا میں تمہاری خدمت میں لگا رہتا ہوں"

وہ دودھ کا گلاس اسکے لبوں سے لگاتا بولا تھا۔۔۔حیام نے ایک گھونٹ پی کر پرے کیا تھا۔۔

"بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔
دوپہر میں بھی سب کے سامنے لے گئے۔۔۔
پتہ بھی ہے کہ مجھے کتنی ۔۔۔۔
مجھے کتنی شرم آتی ہے"

وہ منہ موڑ کر غصے سمیت بولی تھی۔۔۔

"یار فیملی سے کون شرماتا ہے۔۔۔
تم یہ بتاو تمہیں کس سے شرم نہیں آتی۔۔
بی بولڈ نا be bold naw....!
ایسے کام تھوڑی چلے گا۔۔۔۔
دنیا کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔۔اس طرح پیچھے تھوڑی رہنا ہے۔۔۔

ایک شوہر اپنی بیوی کو کمزور برداشت کرسکتا ہے۔۔اسکی ویکنیس اگنور کرسکتا ہے۔۔۔لیکن جب وہ ہی بیوی ایک ماں کے عہدے پہ فائز ہوتی ہے تو اسکا بے بی۔۔۔اسے اسٹرانگ دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔ کبھی بھی کوئی بھی بچہ اس طرح سروائو نہیں کرسکے گا اگر اسکی ماں اس قدر ویک ہوگی۔۔۔دنیا سے ڈرتی ہوگی۔۔شائے ہوگی ۔۔۔

اور میں تو تمہیں چاہتا ہوں پوری کوشش کرتا ہوں کہ تم ہر کسی سے قدم سے قدم ملا کے چلو۔۔۔۔۔۔۔!! "

اسکے ہاتھ تھام کر وہ محبت سے بھرے انداز میں سمجھا رہا تھا۔۔وہ آنکھیں اسکے چہرے پہ ٹکائے غور سے اسے دیکھ رہی۔ تھی۔۔۔

"تم ایسے دیکھو گی تو ، میں تمہیں ریسٹ کرنے نہیں دونگا۔۔۔

اس طرح کرکے تم مزید میرے دل کے تاڑ چھیڑ رہی ہو یار"

وہ جب بنا پلک جھپکائے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی تو ضامن افسردگی سے بولا تھا۔۔

"مجھے ریسٹ نہیں کرنا۔۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ بہت سارا ٹائم اسپینڈ کرنا ہے۔۔۔

مجھے نہیں سونا۔۔۔۔مجھے آپکے کندھے پہ سر رکھ کے محسوس کرنا ہے۔۔

کیا۔پتہ کل آپ ہو یا نہیں۔۔۔۔وقت پہ بھروسہ نہیں ہے۔۔۔
مجھے ڈر لگتا ہے ضامن"

اسکے ہاتھ تسلی بھرے انداز میں پکڑے وہ خوف سے بولی تھی ۔۔

"کس چیز کا ڈر۔۔۔۔۔۔
اتنا سمجھانے کے بعد بھی ڈر رہی ہو۔۔۔کس سے۔۔۔
تمہیں صرف مجھ سے ڈرنا چاہیے۔۔۔۔میرے بعد کسی سے نہیں"

وہ اسکی بات مزاق میں اڑاتے ہوئے ہنسا تھا۔۔۔حیام اسے پھر سے غور سے دیکھنے لگی تھی۔۔کیا وہ اسے سمجھ نہیں پارہا۔۔۔یا سمجھنا چاہتا ہی نہیں ہے۔۔

"مطلب میرا یہ ہے کہ کیا میں آپکے ساتھ کراچی میں نہیں رہ سکتی۔ کیوں مجھے وہاں چھوڑ دینگے پھر سے"

اسکا زرا سی بات پہ منہ بن گیا تھا۔۔

"بلکل نہیں رہ سکتیں۔۔اور ویسے بھی اب تمہاری کنڈیشن ایسی ہے کہ کوئی نا کوئی تمہارے پاس ہو۔۔۔کراچی میں اکیلے کیسے رہوگی۔۔ویسے بھی وہاں تم سیف نہیں ہو۔۔۔مام اور وجیہہ تمہارا بہت خیال رکھینگے"

وہ اٹل انداز و لہجے میں بولا تھا۔۔

"آپ کے پاس سب سے زیادہ سیف ہوں نا۔۔۔۔
آپ سے زیادہ کوئی خیال نہیں رکھ سکتا میرا۔۔۔
پلیز نا۔۔۔۔۔
خود سے دور کیوں کررہے ہیں مجھے"

وہ نم۔آنکھوں سے بولی تھی۔۔۔۔ضامن کو اسنے جھنجوڑ سا دیا تھا۔

"یار۔۔۔ سمجھ نہیں رہیں نا تم۔۔۔۔
ابھی تو تمہارا سمیسٹر اسٹارٹ ہوا ہے۔۔۔
پڑھنا بھی تو ہے نا ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔۔۔پھر رہنا تو ویلے بھی تم نے میرے ساتھ ہی ہے۔۔۔۔"

اسکو یقین دلاتا وہ خود بڑی مشکل سے بولا۔تھا۔۔

"آپ بہت بے رحم ہیں"

وہ باقاعدہ رونے لگی تھی۔۔۔۔

"یار میں بے رحم نہیں ہوں۔۔۔۔۔تم تو وہاں پوری فیملی کیساتھ رہتی ہوں۔۔
وہاں میں سب سے دور اکیلے ہوتا ہوں۔۔۔گھر میں کوئی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔تم تو سیٹ
رہوگی۔۔۔۔ مجھ سے پوچھو کس طرح مجھے رہنا مشکل ہوتا ہے۔۔ "

"بہرحال اب تم سونے کی تیاری پکڑو۔۔۔۔"

اس پہ کمبل سیٹ کرتا وہ گلاس سائڈ ٹیبل پہ رکھتا اسکے برابر میں بیڈ پہ آلیٹا تھا.

"میں یونی نہیں جاونگی اب"

وہ کروٹ لیتی بے رخی سے بولی۔تھی۔۔

"دوبارہ تو کہو بیٹا"

اسکا۔رخ اپنی طرف کرکے وہ آنکھیں دکھاتا بولا تھا ۔

"میں یونی نہیں جاونگی"

وہ اٹل لہجے میں بولی۔تھی۔۔

"پھر سے بولو"

اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھے وہ بولا تھا۔۔حیام سے مزید اسکی نظروں کا سامنا نا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"جاونگی نا۔۔۔اب چھوڑیں"

وہ نظریں جھکا کر بولی۔تھی۔۔۔

"ویری گڈ۔۔۔۔۔۔

اب دوبارہ یہ نا سنوں "

اسکا بازو چھوڑتا وہ بولا تھا اور سیدھا ہوکر لیٹ گیا تھا ۔۔۔

اگلے دن وہ عدیل ہمدانی ، تانیہ بیگم اور وجیہہ کے ہمراہ اسلام آباد آگئی تھی۔۔۔۔۔
کل سے پھر وہ ہی روٹین اسٹارٹ ہوجانی تھی۔۔۔
تانیہ بیگم سب سے پہلے اسے اپنی فیملی ڈاکٹر کے پاس لے گئی تھیں۔۔۔
اسکے مکمل چیک اپ کروانے کے بعد وہ اسے گھر لے آئی تھیں۔۔۔۔
ڈاکٹر نے اسے ٹو ویک پریگنینسی کا بتایا تھا ساتھ میں ڈھیڑ ساری ہدایت بھی کی تھیں۔۔۔

"تم نے تو کہا تھا کہ ہم سب ساتھ رہینگے، ایک گھر میں ، حیام بھی میرے ساتھ رہے گی لیکن تم تو مجھے کراچی لے آئے ہو"

دارم ضامن کے ساتھ سامیہ کو بھی کراچی لے آیا تھا۔۔۔گھر پہنچ کر پہلی بات سامیہ نے اس سے یہ ہی کی تھی ۔

"ضامن اپنی بیوی سے دور رہ سکتا ہے لیکن سوری میں نہیں رہ سکتا"

شرٹس کے بٹن کھولتا وہ بیڈ پہ دراز ہوا تھا ۔

"عجیب آدمی ہو۔۔۔
تم نے جھوٹ بول کر مجھ سے شادی کی۔۔۔"

وہ جی بھر کے ناراض ہوِی تھی۔۔

"لیکن اب تو شادی ہوگئی نا"

وہ اسکا پھیکا چہرہ دیکھ کے محظوظ ہوا تھا۔

"کیا فائدہ ہوا شادی کا۔۔۔
مجھے فیملی کے ساتھ رہنا تھا۔۔۔ہمیشہ میں ڈیڈ کے ساتھ رہی ہوں۔۔مجھے اب فیملی چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولی تھی۔۔دارم کو اسنے خفا خفا نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"تو بلکل۔۔۔۔اپنی فیملی بنانے کی پلاننگ کرو میرے ساتھ۔۔۔مجھے بھی فیملی کے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔کب تک ہم دونوں اکیلے رہینگے اتنے بڑے گھر میں"

وہ بات کو نیا ہی موڑ دے گیا تھا۔۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔"

وہ چل کر اسکے قریب آئی تھی۔۔۔اور کمر پہ ہاتھ رکھ کے کھانے والے انداز میں بولی تھی۔۔

"یہ ہی کہ۔۔۔۔

کہ۔۔

ہماری بھی فیملی ہونی چاہیے"

وہ بیڈ پہ دراز مزے سے بولا تھا۔۔

"میرے صبر کا امتحان نہیں لو دارم۔۔۔۔

میں ناراض ہوجاونگی تم سے"

وہ سوٹ کیس سے نائٹ سوٹ نکال کر بولی تھی۔۔

"تو منالونگا میں۔۔۔۔ناراض ہونے سے کیا جاتا ہے"

وہ مسکرایا تھا۔۔

"چپ کر کے سوجاو۔۔۔۔اور مجھے سکون سے باتھ لینے جانے دو"

کپڑے ہاتھ میں لیتی وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

ایک ہفتے وہ کافی بہتر ہوچکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس ہفتے میں وہ تنہا رہا تھا۔۔یہ پہلی بار تھا کہ وہ دوسرے شہر آکر بھی ایک ہی کمرے میں بند رہا ہو۔۔ورنہ پہلے جب بھی وہ دوسرے شہر یا ملک میٹنگ کے لیے جاتا تو بھر پور انجوائے کرتا لیکن اب کی بار اس کے ساتھ جو ہوا تھا وہ قابل غیر تھا۔۔۔

آج کی میٹنگ کے لیے اسے جلد ہی ریڈی ہونا تھا۔۔ویسے ہی سب اسکی بیماری اور ایکسیڈینٹ کی وجہ سے پوسٹ پونڈ ہوچکا تھا۔۔

وائٹ شرٹ اور رائل بلیو کلر تھری پیس پہنے رائل بلیو ہی ٹائی لگائے وہ بلکل تیار تھا۔۔۔بالوں کو اسنے جیل۔سے سیٹ کیا تھا۔۔۔۔چہرہ پہ ہلکی بیڑد بلکل سیٹ تھی۔۔۔۔

لیپ ٹاپ بیگ میں ڈالتا وہ روم لاکڈ کر کے باہر نکلا تھا۔۔۔اور آفس کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

آفس پہنچ کر اسکی پہلی ملاقات مینیجر سے ہوِی تھی وہاں سے ہوتے ہوئے وہ عدیل ہمدانی کے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

ان سے سلام کر کے وہ انکے مقابل بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ . اور ساتھ لایا ہوا لیپ ٹاپ کھول کر انکے سامنے کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی کا مگ اسنے تھاما تھا اور لبوں سے ہی لگایا تھا جب ایکدم دروازہ کھلا تھا اور اندر آئی تھی۔۔

"انکل یہ والی فائل چیک آوٹ کرلی ہے۔۔۔۔۔
میں لنچ کے لیے جاونگی۔۔۔۔پھر یونی سے پک کرونگی"

اپنی ہی دھن میں چلتی وہ عدیل ہمدانی کے سامنے کھڑی ہوئی تھی ۔۔

بلیک کلرڈ جینز کے ساتھ شوکنگ ریڈ کلر کا سوئیٹر پہنے، بالوں کی ہمیشہ کی طرح پونی بنائے وہ انکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔فلیٹ تو اسنے کبھی پہنی ہی نہین تھیں اب بھی وہ ریڈ ہائی ہیلز میں موجود تھی۔۔

"آج لنچ کے لیے نا جاو بیٹا---

آپ انکے ساتھ زرا کچھ دیر مل کر ڈیل دسکشن کرلو----

یہ وہی ہیں جن کے ساتھ ہفتہ پہلے میٹنگ تھی---بٹ پوسٹ پونڈ کردی تھی----

عدیل ہمدانی نے اسکی نگاہ برہان کی طرف کروائی تھی-----ایک پل میں وہ اسکو دیکھ کر پہچان گئ تھی جبکہ برہان کو بھی اسکو پہنچاننے میں دیر نا لگی تھی---

---

"مجھے اچھی طرح پتہ ہے کہ آپکی اسکلز Skillsکیا ہے-----سو آپ یہاں تو اپنی اسکلز ڈیفائن نہیں کرینگے نا"

اسکے ڈاکومینٹس پہ نظر ڈال کر اب وہ اسے دیکھ رہی تھی---------. اسکو لیے وہ اپنے آفس میں آگئی تھی---

"مس میں یہاں اپنی کوالٹی یا اسکلز ڈیفائن نہیں کرنے آیا---بلکہ اپنی کمپنی کو پروموٹ کرنے آیا ہوں"

اسنے کافی بے رخی سے وجیہہ کو جواب دیا تھا---

"آپکی اسکلز تو اچھی طرح سے ڈیفائن ہوچکی ہیں۔۔۔مزید کونسی کمی رہتی ہے۔۔۔"
اسکے ڈاکومینٹس وہ اسکی طرف کرتی کافی سختی سے بولی تھی۔۔اسکے چہرے پہ کمال کے ضبط کا عالم تھا۔۔۔۔

"اس دن آپ نے خود سے کیا تھا جو کیا تھا۔۔۔
میں نے بلکل فورس نہیں کیا تھا کہ آپ مجھ پہ کسی قسم کا۔احسان کریں"

جب وجیہہ چئر سے اٹھی تو وہ بھپر کے بولا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ لڑکی چاہ کیا رہی ہے۔۔

"اوو۔۔۔۔۔
میں نے کب زکر کیا اس دن کا۔۔۔۔
میں تو بھول بھی گئ کہ میں نے کسی پہ "احساااااان" کیا تھا۔۔۔۔۔"

وہ احسان پہ زور دیتی بلکل نارملی بولی تھی لیکن اسکے الفاظ سن کے برہان کو اپنی انسلٹ سی فیل ہوئی تھی۔۔۔۔۔سبکی کا احساس کرکے وہ کرسی سے اٹھا تھا اور اسکے مقابل آیا تھا۔۔۔

وجیہہ۔اسکے کوٹ سے اٹھتی کلون کی خوشبو کو برداشت نا کرپائی تھی اور دو قدم پیچھے کیے تھے۔۔وہ ایک دم اسکے اتنے قریب آ کھڑا ہوا تھا کہ اگر کوئی دیکھ لیتا تو نا جانے کیا سوچ لیتا۔۔۔۔۔۔۔

"دنیا میں اتنے اچھے بندوں کا کوئی کام نہیں۔۔۔۔
نیکسٹ ٹائم سے بلکل اتنا اچھا بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔
اور اگر اتنا ہی اچھا بننا ہے تو اس دنیا سے تعلق ختم کرلو"

فری ایڈوائس!!

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا وہ اسکا سکون برباد کررہا تھا۔۔۔وجیہہ کو اپنا آپ ڈولتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اس قدر مضبوط اعصاب کی مالک تھی لیکن اس وقت وہ بلکل کمزور سی ہوگئی تھی۔۔۔آنکھیں جھپکائے بغیر وہ اسے ہی دیکھنے میں محو تھی۔۔۔۔۔

"گڈ بائے"

اسکے چہرے کے سامنے ہاتھ ہلاتا وہ بولا تھا اور آفس سے چلاگیا تھا۔۔جبکہ وجیہہ اسکی موجودگی اب تک اپنے آفس میں محسوس کررہی تھی۔

"انکل میں جارہی ہوں حیام کو لینے۔۔۔۔۔"

میں نے اسے مسیج کیا ہے۔۔۔وہ یونی میں ہی ہے۔۔۔"

گھر ڈراپ کرکے مجھے ایک کام سے جانا ہے ۔۔۔سو کھانے پہ ویٹ نا کیجیے گا"

برہان کو میٹنگ سے فارغ کرکے وہ دوبارہ عدیل ہمدانی کے آفس میں آئی تھی۔۔۔

"مسٹر برہان کو صحیح ٹریٹ کیا آپ نے۔۔۔۔۔

انکی کمپنی کے ساتھ ہمارا پروجیکٹ چل رہا ہے بیٹا"

وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بولے تھے ۔

"اول تو انکل میں کوئی بزنس وومین نہیں ہوں ۔۔۔صرف آپکا ہاتھ بٹانے یا اپنی فراغت کے لیے میں یہاں آجاتی ہوں۔۔مجھے نہیں پتہ کہ مسٹر برہان کا کیا میٹر ہے۔۔۔باقی میں نے کافی کچھ دیکھ لیا ہے۔۔سب سیٹ ہے۔۔۔"

وہ کافی بے دلی سے جینز کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی۔۔برہان کا رویہ اس سے برداشت نا ہوا تھا۔۔اسکا موڈ پوری طرح آف ہوچکا تھا۔۔

"میری بیٹی تو ہو۔۔۔بزنس وومین نا سہی۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں"

عدیل ہمدانی اسکا خراب موڈ نوٹ کرچکے تھے---

"نہیں انکل---حیام ویٹ کررہی ہے بس----
جانتے ہیں نا اسکی طبیعت خراب ہے--بس اسے لے کر گھر ڈراپ کردونگی تو سکون رہے گا"

ضامن کی۔ساری زمہ داری اسنے لے لی تھی--ضامن کے پیچھے وہ اسکا پوری طرح دھیان رکھتی تھی---

"اوکے آپ جاو"

وہ ان کی اجازت لیتے ہی آفس سے نکل گئی تھی---

"ماما------جب سے میری شادی ہوئی ہے--مجال ہے کہ مجھے ایک پل کا سکون میسر ہوا ہو----شادی کے پہلے ہفتے سے ہی وہ غائب ہوا ہے----اب تک میں اکیلی اس کمرے میں سڑ رہی ہوں جس کمرے کو پانے کے لیے میں نے کتنی جدوجہد کی ہے"

ماریہ آج شادی کے بعد پہلی بار انیلہ بیگم کے ہاں آئی تھی--ماں کے گلے لگ کے وہ سارے شکوے کرگی تھی --

ویلے بھی آرزو بیگم نے اسے انیلہ بیگم کے ہاں بھیج دیا تھا۔۔برہان ویلے بھی اسلام آباد گیا ہوا تھا۔۔

"دنیا کے لڑکے سارے مر گئے تھے جو تمہارا دل اس پہ ہی آیا۔۔۔بات کرونگی میں آرزو سے۔۔۔میری پھول سی بیٹی کو مرجھا کے رکھ دیا ہے"

انیلہ بیگم اسکی کملائی ہوئی شکل دیکھ کے بولی تھیں۔۔

"ماما وہ میری محبت ہے۔۔۔
اسکے لیے تو میں کچھ بھی کرسکتی ہوں۔۔۔
کچھ بھی مطلب کچھ بھی۔۔۔۔"
اگر دنیا کے سارے لڑکے مر بھی جاتے تو تب بھی میں برہان کے علاوہ کسی سے شادی نا کرتی"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔اسکا دھیان حیام اور برہان کے ماضی میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ دونوں ایک دوسرے سے انگیجڈ تھے۔۔۔۔

"پاگل ہوگئ ہو تم"
انیلہ بیگم اسکی مسکراہٹ پہ جل گئی تھیننن

"ماما اب تو سب میرا ہے کیا پاگل ہونا۔۔۔۔۔۔
میں بہت خوش ہوں"

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تھوڑی دیر پہلے تم مجھ سے اسی جگہ اسی وقت برہان کی شکایت کررہی تھیں۔۔۔اور اب تم اسکے ساتھ خوش ہو۔۔۔۔۔پتہ بھی ہے تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔کیا تم سچ میں پاگل ہوگئ ہو۔۔۔۔۔"

انیلہ بیگم اسے حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔۔

"ماما کیا ہے۔۔ایک تو میں اتنے دن بعد یہاں آئی ہوں اور بجائے کہ آپ کچھ میرے لیے اسپیشل کریں۔۔۔مجھے لیکچر دینے میں ہی لگی ہوئی ہیں"

ماریہ اب بدمزہ ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ انیلہ بیگم نے ملازمہ کو آواز دی تھی ۔

یونیورسٹی سے آکر وہ فریش ہو کر تانیہ بیگم کا خیال کرتی نیچے آگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔
ان کو لاونج سے لے کر بیڈرومز میں ڈھونڈتے ہوئے کچن میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

"کیا بنا رہی ہیں آپ۔۔۔
میں آپکی مدد کرواوں"

وہ سنبھل کر چلتی ہوئی کوکنگ رینج کے قریب آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔تانیہ بیگم کو رات کے کھانے کی تیاری کررہی تھیں اسکی موجودگی کو پاکر اسکی طرف دیکھ کے مسکرائی تھیں۔۔

"نہیں۔۔۔۔آپ سکون سے بیٹھو۔۔۔۔۔"

وہ اپنے پاس کھڑی حیام کو کرسی کی طرف اشارہ کرتی بولی تھیں انکے اشارے پہ وہ کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔۔

"یونی ورسٹی میں کیا کھایا تھا آپ نے"

وہ پیاز کو کاٹتی ہوئی بولی تھیں۔۔

"چیز سینڈوچ۔۔۔۔۔۔۔"
وہ مختصر سا بولی تھی۔۔

"بیٹا آئندہ پرہیز کرنا۔۔۔ باہر کی چیزیں کافی ان ہیلڈی unhealthy ہوتی ہیں"

"تو پھر کیا کھاوں میں"

مجھے میرا مینیو بتادیں"

حیام ایک دم سے پریشان ہوئی تھی جو کچھ وہ کھاتی تھی اسے تانیہ بیگم آگے سے پر ہیز کا نام دے کر اسے روک دیتی تھیں---

"آپ ہیلڈی فوڈ کھاو نا---یہ سب تو جنک Junk فوڈ ہے"

وہ اب فریج کی طرف بڑھی تھیں اور جوس کا جگ نکالا تھا---

"سوری---،

حیام کو شاید اپنی ہی غلطی لگی تھی---

"آپ سوری مت کہیں----آپکا جو بھی دل ہوا کرے کھانے کو بتادیا کریں وہ ہی چیز میں گھر میں بنادونگی ---

فلحال آپ جوس لو"

وہ مینگو شیک کا بھرا گلاس اسے تھماتی بولی تھیں---

جب سے انہوں نے گڈ نیوز کا سنا تھا تب سے وہ اسکی ڈائٹ کا بے حد دھیان رکھتی تھیں۔۔ویسے بھی ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق وہ کافی ویک تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ باہر کی چیزیں اور جنک فوڈز سے پرہیز کرواتی تھیں۔۔

میٹنگ اٹینڈ کر کے وہ واپس ہاٹل آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ساتھ ہی اسنے لاہور جانے کی ٹکٹ بک کروائی تھیں۔۔۔۔

چینج کرنے کے بعد اسنے کھانا کھایا تھا۔۔۔کھانا کھا کے وہ بیڈ پہ پھیل کے لیٹا تھا۔۔۔ایک بھی دن اس ڈیڑھ ہفتے میں ایسا نا ہوا۔تھا کہ اسے ماریہ یاد آئی ہو یا اسنے ماریہ کو کال کی ہو۔۔۔۔

ماریہ۔کا جیسے وہ نام و نشان یہاں آکے بھول گیا تھا۔۔۔۔۔

جتنا سکون وہ یہاں محسوس کررہا تھا اتنا ہی بے سکون وہ لاہور اپنے گھر میں تھا۔۔۔۔

"میں تو بھول ہی گئی کہ میں نے کسی پہ احساااااان کیا تھا"

وجیہہ کا کہا ہوا جملہ اسکے کانوں میں گونجا تھا۔

"عجیب لڑکی ہے---

ہر بار پیچھے پڑ جاتی ہے---

دونوں ملاقاتوں میں مجھ پہ جیسے اسنے احسان کیا ہے---نا جانے کونسی مخلوق خود کو سمجھتی ہے"

وجیہہ کا۔کچھ اس طرح اسکیچ اسکے زہن میں بنا تھا---

"کیسے میں اسے فیس کرونگا ہر میٹنگ میں------

ہر بار وہ مجھ پہ جتائے گی کہ مجھے ہاسپٹل پہنچا کر اسنے احسان کیا ہے"

اسنے خفگی سے سوچا تھا---

رات کا ڈنر کرکے وہ تھوڑی دیر وجیہہ اور تانیہ بیگم کے پاس بیٹھ کر کمرے میں آگئی تھی---

وہ جیسے ہی کمرے میں آئی تھی----فون اسنے ہاتھ میں لیا تھا جو چارجنگ پہ۔لگا کے وہ نیچے گئی تھی--

ضامن کی دو مسڈ کالز دیکھ کے اسکے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔
دوبارہ کال کرنے کی اسکی ہمت نا ہوئی تھی تب ہی اسنے میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔

"Kiun call karty hain bar bar؟"

اسنے پہلا میسج ٹائپ کرکے بھیجا تھا۔۔

" Itni door sy Sirf Call He kar sakta hun! Tum kiya Chahti ho ky ab kiya krun؟ 😋😍

ایموجی کے ساتھ ضامن نے میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے میسج کرکے غور سے موبائل کو دیکھا تھا۔۔

"Kya keh rahy hain ap؟"

وہ نا سمجھی سے ٹائپ کررہی تھی۔۔

" Keh raha hun k Door reh kay Sirf Call he kar skta hun....."

اب اسنے آسان لفظوں میں سمجھایا۔تھا۔۔

Apki mama or meri mama Mujy kuch khaany nahi " deti hain....har cheeze khany pai wo Pabndi laga rahi hn😉😫😪"

اسنے افسردگی کے ساتھ لکھا تھا۔۔۔

Wo islye pabndi laga rahi hain k mery bachy ki " mama healthy rahen...you know na mery bety ki 😖"....mama boht weak c hain

مسکرا کر ضامن نے میسج کیا تھا۔۔

ایک شرمیلی مسکراہٹ حیام کے چہرے پہ بکھری تھی . .

Ap unki side ly rahy hain😒""

"Tw kya mai unki side nhi lu? Wo meri mama hain...unki waja sy tw hm sth hain..Or.wesy b wo experience lady hain , wo zyada janti hn na k tmary

lye kya set h or kya set nhi..

Biwi....Acha acha khaya kro... ♡"

اسنے سمجھانے کے انداز میں لکھا تھا۔۔۔

Mai ye thori keh rh k ap unki side na len but muj sy "

"nh ho payega ye sab

وہ نارمل ہوئی تھی۔۔۔

..."Acha choro na in baato ko

Ye batao .... Kal Uni jaogi؟

"Jee jaoungi...kya nh jaou?

"Jao ...wsy b mjy kya faida hoga Tmary jany ya na jany sy" 💔

ضامن نے ٹائپ کیا تھا۔۔

..."Zaamin please 🤲 mujy apny paas bula len

... Mera dil nahi lgta yaha

..😢 kya mai Apky sth nahi reh skti

..Ye bedroom mjy acha nh lgta apky bagair

....Ye ghr b mujy nh pasnd

Mujy karachi ana h waha sy Mai ny apni zndgi shuru

♡...ki th...us ghr sy mujy mhubat hai

...Us ghr k bedroom sy Mujy mhubt hai

😉...Ye kamra apky bagir mjy bht bura lgta

!Ap meri bat nahi sunty hain

خفا ہوتے ہوئے حیام نے ٹائپ کیا تھا۔۔۔۔۔اور وائی فائی بند کرکے اسنے موبائل تکیے کے نیچے رکھ دیا تھا۔۔۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ایک ہی جواب آنا ہے۔۔۔"ماما تمہارا دھیان اچھے سے رکھ سکتی ہیں۔۔۔جب تمہیں بلانا ہوگا تو تمہیں خود سے دور کیوں رکھونگا"

کتنی بار وہ اس سے کہہ چکی تھی لیکن ضامن کا ایک ہی بات وہ ہی جملے سن کے رو جاتی تھی۔۔۔

حیام کا مسیج پڑھ کے وہ دکھی سا ہوا تھا۔۔۔اسے معلوم ہوگیا تھا کہ وہ۔افسردہ ہے۔۔۔۔ مسیج کے بجاے اسنے اسے اب کی بار کال ملائی تھی لیکن کوئی جواب اسے موصول۔نا ہوا تھا۔۔

روزانہ جیسے اس طرح ہی ہوتا تھا۔۔۔اور کئی راتیں۔وہ۔اسی طرح سوچ کے گزار دیتا تھا۔۔۔اب بھی وہ خالی دماغ لے کر بیڈ پہ دراز ہوگیا تھا لیکن نیند اسکی آنکھوں۔سے کوسو دور تھی۔۔۔

صبح سویرے اٹھتے ہی اسنے پیکنگ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشتہ منگوانے کے بعد وہ باتھ لینے گھس گیا تھا۔۔۔دس منٹ میں باتھ لے کر وہ پانچ منٹ میں تیار ہوا تھا۔۔۔ناشتے کے نام پہ اسنے چائے کو لبوں۔سے لگایا تھا۔۔۔ بھاپ اڑاتی چائے نے اسے جیسے اس ٹھنڈ میں سکون دیا تھا۔۔۔

"ماما میں آج گھر آرہا ہوں۔۔۔۔لنچ ریڈی رکھیے گا"

واٹس ایپ پہ ایک وائس میسج اسنے آرزو بیگم کو کیا تھا۔۔۔۔اور چائے کا کپ۔واپس رکھا تھا۔۔۔بیڈروم سے اپنا بیگ لے کر وہ روم سے باہر نکل۔گیا تھا۔۔اب اسک ارادہ ائر پورٹ جانے کا تھا۔۔۔

سورج سے کھنکتی شعاوں کی روشنی نے اسے جگایا تھا۔۔۔
انگرائی لے کر اسنے کروٹ بدلی تھی۔۔۔اب بھی اسکا اٹھنے کا دل نا چاہا تھا۔۔۔۔۔سونے کی اسے عادت نا تھی لیکن کراچی آکر جیسے اسے بہت نیند آنے لگی تھی۔۔۔۔گھر میں فارغ رہ رہ کر یا تو وہ سوتی تھی یا تو گھر میں گھومتی رہتی تھی۔۔۔

"اب شاید مجھے اٹھ جانا چاہیے"

وہ گھڑی میں نگاہ ڈال کر خود سے بولی تھی جہاں بارہ سے اوپر ٹائم۔ہورہا تھا۔۔

"کتنا بے حس شخص ہے یہ مجھے اٹھائے بغیر۔۔۔مجھے ناشتہ کرائے بغیر۔۔۔مجھے ہیڈ کس کیے بغیر۔۔۔۔آفس کے لیے نکل جاتا ہے"

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر خود سے بولی تھی۔۔دارم کے لیے اسکے خیالات بدلتے رہتے تھے ۔۔۔ کبھی وہ اسے بہت اچھا لگتا تھا اور کبھی اسے بہت بے حس۔۔۔اور کبھی اسے وہ رومانٹک شوہر لگتا تھا اور کبھی بلکل ان رومانٹک ..

اپنے ریشمی بالوں کا اس نے جوڑا بنایا تھا اور کمبل ہٹا کر اٹھی تھی۔۔اب اسکا ارادہ فریش ہونے کے لیے باتھ روم جانے کا تھا۔۔

"او مائے گاڈ۔۔آج تو ضامن بھائی کے ہاں جانا تھا۔۔رات ہی تو دارم نے بتایا تھا ۔۔میں کیسے بھول گئ۔۔"

ایک تو وہ اتنا لیٹ اٹھی تھی دوسرا وہ بلکل ہی فراموش کرچکی تھی کہ دارم نے اسے کل رات ہی کہا تھا کہ آج کا ڈنر ضامن کی طرف ہوگا۔۔۔

وہ جلدی سے کبرڈ کی طرف بڑھی تھی کبرڈ کھول کر اسنے کپڑے نکالنا چاہے تھے۔۔۔ڈھیڑوں کپڑوں میں اسے سمجھ نا آیا تھا کہ کیا پہنے اور کیا دارم کے لیے سلیکٹ کرے ۔۔

بالآخر اسنے دو جوڑے نکالے تھے۔۔۔۔اور بیڈ کی طرف لائی تھی۔ اب اسنے بیڈ کراون کی طرف پڑا اپنا موبائل اٹھایا تھا اور دونوں سوٹ کی پکچرز لے کر دارم کو واٹس ایپ کی تھیں۔۔۔

"یہ دونوں سوٹ تم بے کار کے لائے ہو اور یہ میں بلکل نہیں پہننے والی ۔۔۔میرے لیے آتے ہوئے بلیک کلر کا سوٹ لے کر آنا۔۔۔"۔۔

تصویروں کے ساتھ اسنے میسج بھی لکھ کے بھیجا تھا ۔۔اور مسکرائی تھی. ۔

"اسلام و علیکم ماما۔۔۔کیسی ہیں آپ"

برہان گھر پہنچ کر سب سے پہلے آرزو بیگم کے پاس پہنچا تھا۔۔۔جو کچن میں اسکے لیے ہی کھانا بنارہی تھیں۔۔

"آگیا میرا بیٹا۔۔۔وعلیکم آسلام۔۔۔"

وہ محبت سے اسکے گلے لگی تھیں۔۔۔آج کتنے دن بعد انہوں نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔۔۔

وہ انکا ہاتھ چومتا ہوا بولا تھا۔۔

"تمہیں میری طبیعت کی کونسی فکر ہے بیٹا۔۔۔

نا تمہیں بیوی کی فکر ہے نا ماں کی۔۔۔"

وہ بے رخی سے بولی تھیں۔۔۔

"ایسی بات نہیں مام...آپکا تو بہت خیال ہے مجھے"

وہ پیار سموئے بولا تھا۔۔۔

"آپ نے لنچ میری پسند کا ریڈی کیا ہے نا"

وہ اب کوکنگ رینج کی طرف آتا ہوا بولا تھا۔۔

"ہاں ہاں تمہاری پسند کا ہی ہے ۔۔"

وہ اسکی جلد بازی پہ مسکرائی تھیں۔۔

"آپ کو پتہ ہے کتنے دن سے آپکے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا۔۔بہت مس کیا یے آپکے کھانے کو۔۔تب ہی میں ایسا ہورہا ہے۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر کھانا کھاتے ہیں"

وہ محبت سے بولتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

آفس سے ڈائریکٹ وہ ایک مال کے اندر داخل ہوئی تھی ۔۔۔
سست روی سے چلتی ہوئی ایک جیولری شاپ میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

"یس میم"

ایک لڑکا فوراً اسکے پاس آیا تھا۔۔

"ہائے۔۔۔کیا مجھے کچھ لاکٹس دکھاسکتے ہو۔۔۔"

وجیہہ چئر پہ بیٹھتی بولی تھی۔۔

"کس طرح کے لاکٹ میم---فار بوائے اور گرل---"

"آف کورس لیڈیز ایکسیسریز ---"

اسکے کہنے پہ لڑکے نے کافی سارے لاکٹ کے سمپل سے سیٹ اسکے سامنے کیے تھے..

وجیہہ نے وہ سارے لاکٹ اچھی طرح دیکھے تھے.. لیکن اسے ایک بھی اپنے مطلب کا نظر نا آیا تھا--

"اوو---یہ سارے سوئٹ ایبل نہیں ہیں --پلیز کچھ ایسا دکھائیں کہ جس کی چین میں ایک بڑا سا اسٹون ٹائپ کچھ ہو"

لڑکا اسکی بات سن کے واپس اسے الگ پیسس دکھانے لگا تھا---

کچھ دیر میں وجیہہ اپنے مطلب کا پیس لے کر مال سے نکل چکی تھی. -

---

"تم جانتے ہو برہان تمہیں میں نے کتنا مس کیا ہے اس پورے ہفتے"
وہ رات کے کھانے کے بعد کچن کے کچھ کام سمیٹ کر بیڈروم میں آئی تھی--آرزو بیگم کی کال پہ وہ دوپہر میں نا سہی لیکن ڈنر سے پہلے آگئی تھی----

"میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا"

وہ بیڈکراون سے ٹیک لگائے اپنا بازو پھیلاتا بولا تھا۔۔۔ماریہ اسکی بات سن کر اور اسکا بازو پھیلا دیکھ کر ایکدم دم چونکنے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوئی تھی۔۔۔وہ فوراً اپنی سائیڈ سے کھسک کر اسکے قریب ہوگئی تھی۔۔

"ک۔۔کیا تم سچ کہہ رہے ہو برہان"

وہ اسکے کندھے پہ سر رکھ مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

"کیا میں نے کبھی تم سے جھوٹ بولا ہے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"آئے لو یو برہان۔۔۔یو آر مائے لائف۔۔۔"

اسکا چہرہ تھامتی وہ محبت بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے بلکل اچھی نہیں لگتی ہیں وہ لڑکیاں ماریہ جو اس قدر بے شرمی سے شوہر کے سامنے اپنی جھوٹی محبت کا اظہار کریں"

وہ ایکدم اسے اپنے قریب سے ہٹاتا دھکہ دیتا بولا تھا کہ وہ بیڈ سے نیچے گرتے گرتے بچی تھی

۔

"ب۔۔برہان۔۔۔۔"

ماریہ کا لہجہ ایکدم ٹوٹا تھا۔۔۔

"واٹ برہان"

برہان ایک دم اسکے قریب آکر اس پہ جھکا تھا۔۔۔اسکو بازووں سے پکڑ کر دوبارہ بٹھایا تھا۔۔۔اسکے ہاتھوں کی سختی ماریہ کو اپنے بازووں میں محسوس ہوئی تھی۔۔۔ایکدم اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔

"تمہارے سلمان نے تمہیں سلام دیا تھا۔۔۔
جواب دے دو۔۔۔آئے مین اس پہ سلامتی بھیج دو۔۔۔"

وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا جبکہ ماریہ کی آنکھیں سلمان کے نام پہ پھٹی رہ گئی تھیں۔۔

"ک۔۔کون ۔۔۔کون۔۔۔ سل۔۔۔ سلا۔۔۔ سلمان"

ماریہ کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔برہان کی آنکھیں اسکے چہرے پہ ہی جمی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"تمہارا پارٹنر سلمان---
اتنی جلدی بھول گئیں تم"

وہ اسکا منہ پکڑتا چلایا تھا--

"درد---ہورہا ہے مجھے-------برہان"

اپنا منہ چھڑاتی وہ بولی تھی----------

"تمہیں بھی درد ہوتا ہے کیا---
لوگوں کی زندگیاں برباد کرتی پھرتی ہو---
تمہیں بھی درد ہوسکتا ہے"

اب وہ واقعی میں اسے بے دردی سے دھکہ دیتا ہوا بولا تھا کہ ماریہ اب کی بار بیڈ سے نیچے منہ کے بل گری تھی---وہ اتنی زور سے گری تھی کہ اسکی چیخ نکل گئی تھی---

اب بھی برہان باز نا آیا تھا---

خود بھی بیڈ سے اترتا اسکے قریب گیا تھا اور جو وہ بیڈ کے پاس ہی کارپیٹ پہ منہ کے بل اوندھی پڑی تھی --اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا تھا اور سیدھا کیا تھا---

ماریہ کا چہرہ دیکھ کے اسے زرا سی ہمدردی بھی نا ہوئی تھی. ۔

ماریہ کا سفید چہرہ لا ل انگارہ ہوچکا تھا جبکہ پورے چہرے پہ آنسو اور برہان کی انگلیوں کے نشان واقع تھے۔۔۔

"خود سے بتاوگی تم یا میں کوئی اور طریقہ فالو کروں"

وہ شیر کی طرح اس پہ ڈھاڑا تھا۔۔

"م۔۔میں۔۔۔نے کچ۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

جھ۔۔جھوٹ بول. ۔۔

ابھی وہ مزید بولتی برہان نے اپنے دائیں ہاتھ اٹھا کے اسکے بھیگے چہرے پہ رسید کیا تھا۔۔۔وہ جو پہلے ہی اس قابل نا ہوئی تھی کہ خود کے سہارے کھڑی ہوسکے۔۔برہان کے تھپر نے اسکے ہوش اڑادیے تھے۔۔۔ وہ اسکے چھوڑنے پہ واپس بیڈ پہ گری تھی۔۔۔اسکا منہ بیڈ کے پاس رکھی سائیڈ ٹیبل پہ لگا تھا۔۔

"کتنی گھٹیا لڑکی ہو تم۔۔۔

مرجاو نا تم۔۔۔۔۔

تمہیں میں خود ماردونگا۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے"

وہ جنونی کیفیت میں اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔

"بر۔۔۔ برہان۔۔۔ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔کر۔۔کرو

ّوہ گڑگڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ماریہ۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم۔رکا تھا۔۔۔۔اور گہرا سانس لیا تھا جیسے کچھ سوچا ہو۔۔

"ماریہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔ .

میں تمہیں۔۔ ۔۔

اسکے بولنے سے پہلے ہی ماریہ اسکے اوپر جھپٹ پڑی تھی اور اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

"پلیز۔۔۔ برہان۔۔۔
مرجاونگی میں۔۔۔۔

وہ شدت سے روتی بولی تھی اور اسکے سینے سے لگی تھی. ۔اسکے گرد حصار باندھ کر وہ تیزی سے رو رہی تھی۔۔۔

"اب کچھ نہیں بولنا برہان۔۔۔

"ہٹو ماریہ----

وہ اسکے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتا اس پ نگاہ غلط ڈال کر بولا تھا--اور کمرے سے نکل گیا تھا---جبکی ماریہ بیڈ پہ بیٹھی رونے میں مصروف تھی--

---

"کیا کھانا آپ نے خود بنایا ہے ضامن بھائی -----"

سامیہ ٹیبل پہ کھانا لگاتی ہوئی بولی تھی--دارم ڈائننگ ٹیبل کی چئر پہ بیٹھا تھا جبکہ ضامن اور سامیہ کھانا لگا رہی تھیں---

"تھوڑا سا خود بنایا ہے تھوڑا سا آرڈر کیا ہے---"

وہ پلیٹس ٹیبل پہ رکھتا ہوا بولا تھا---

"واو---کیا آپ کھانا بھی بنا لیتے ہیں"

سامیہ کو اچھی خاصی حیرت ہوئی تھی--

"ہاں جب بس بیوی بیمار ہو یا بیوی گھر نا ہو"

وہ پھر کچن میں کچھ لینے چلا گیا تھا---

سامیہ اسکے پیچھے گئی تھی۔۔۔

"واو۔۔۔اور ایک آپکا دوست ہے اسے موبائل دے دو یا آفس کی کوئی فائل۔۔۔۔۔"
مجال ہے کہ پانی بھی خود ہل کے پی لے"

سامیہ کباب پلیٹ میں رکھتی منہ بنا کے بولی تھی۔

"میرے دوست کی میرے سامنے کی برائی کررہی ہو تم"

ضامن نے حیرانگی سے سامیہ کو دیکھا تھا۔۔

تو کیا ہوا۔۔۔سچ تو سب کے سامنے ہی بولنا چاہیے"

سامیہ نارمل انداز میں بولی تھی۔۔

"اور ابھی یہ سچ تمہارا شوہر اور میرا دوست سن لے تو آپ کی خیر نہیں"

ضامن نے جیسے اسے کچھ یاد دلایا تھا۔۔

"کیا باتیں ہورہی ہیں۔اور تم کس سچ کی بات کررہی ہو"
دارم فون ہاتھ میں پکڑے کچن میں داخل ہوا تھا۔۔

سامیہ ایک دم اسے کچن میں دیکھ کر چونکی تھی۔

"تمہیں فرصت مل گئی یہاں جھانکنے کی۔۔۔"

سامیہ بھنویں چرائے اسے ہی دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تم جہاں میں وہاں۔۔۔جانِ من"

وہ ضامن کی موجودگی بھلائے یکدم اسے فراموش کیے سامیہ کی طرف بڑھا تھا۔۔

"شرم کرو تھوڑی سی تم ، ضامن بھائی کب سے میرے ساتھ کام کروارہے ہیں جبکہ تم موبائل کے ساتھ بزی ہو۔۔۔جاو اب بھی یہاں سے"

وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتی بولی تھی۔۔۔

جبکہ ضامن بھائی پہ اسنے اچھا خاصا زور دیا تھا۔۔۔تاکہ وہ ہوش میں آسکے۔۔

"ضامن کو عادت ہے اچھا بننے کی۔۔۔اچھا بننے کی نہیں ایکسرا اچھا بننے کی "

وہ کارنر پہ رکھی سلاد کی پلیٹ میں سے کھیرا کا پیس لیتا ہوا بولا تھا۔۔۔ضامن نے گھور کے اسے دیکھا تھا کیسا وہ اپنی بیوی کے سامنے اسے بے عزت کرگیا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔دارم۔۔۔یہ کیسی بات کررہے ہو۔۔۔

ضامن بھائی اتنے اچھے ہیں۔۔۔۔"

سامیہ نے بروقت اسے گھوری سے نوازہ تھا۔۔۔

"ارے تم کیوں لڑرہی ہو اس سے۔۔۔آو کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔ویسے بھی ٹھنڈ اتنی ہے اچھا خاصا گرم کھانا ٹھنڈا ہوجائے گا"

ضامن دارم کو اگنور کیے سامیہ سے بولا تھا جبکہ سامیہ اسکی بات پہ فوراً کچن سے چلی گئی تھی۔۔

"بیٹا تو اکیلے میں مل۔۔۔۔
ایکسرا اچھا پن دکھاونگا تجھے"

ضامن سامیہ کے جانے کے بعد اسے بولا تھا۔۔۔۔۔۔اسکا انداز ایسا تھا جیسے اسے وارننگ دے رہا ہو۔۔۔

کھڑکی کے پاس کھڑی وہ مستقل سوچوں میں گھم تھی ۔۔۔۔کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا کا احساس جب اسے ہوا تو وہ زرا پیچھے کو ہوئی تھی۔۔

وہ کھڑکی بند کرکے ہٹی تھی اور بیڈ سے اپنا تکیہ لیا تھا۔۔۔اب اسکا ارادہ حیام کے بیڈروم میں جانے کا تھا۔۔۔جاتے ہوئے وہ کبرڈ سے ایک باکس نکال کے لے گئی تھی۔۔۔

"میں کیا کروں کبھی آپ نے تو مجھے کچھ بنا کے کھلایا نہیں ہے۔۔۔اب کونسی تعریفوں کے پل باندھوں میں"

حیام فون کان سے لگائے نخوت سے بولی۔تھی۔۔۔جب ضامن نے آج کے ڈنر کا اسے بتایا تھا۔۔

"ارے یار کبھی موقع ہی نہیں ملا ۔۔۔اور تمہیں تو میں ساری زندگی کھلاونگا۔۔۔اس میں کیا مسِلہ ہے"

"مجھے پزا کھانا ہے۔۔کیا آپکو آتا ہے پزابنانا۔۔۔۔"
حیام نے اپنی خواہش ظاہر کی تھی ۔

"پزا تو نہیں آتا لیکن سیکھ لونگا۔۔۔"
ضامن افسوس سے بولا تھا۔۔

"اچھا آئسکریم بنانی آتی ہے آپکو؟ وہ تو آتی ہوگی نا"
حیام۔کی دوسری فرمائش پہ ضامن ایک لمحے کو چپ سا ہوا تھا۔۔

"ن۔۔نہیں یار۔۔آئسکریم بنانی تو نہیں آتی"

"اوو۔۔۔۔اچھا۔۔۔پھر کیا آپکو لزانیہ آتا ہے بنانا۔۔۔یہ تو آتا ہوگا نا ضامن"

وہ کافی امید سے بولی تھی۔۔

"نہیں جان۔۔یہ تو نہیں آتی لیکن پکا وعدہ سیکھ لونگا۔۔۔"
ضامن نے اسے اچھی خاصی تسلی دی تھی۔۔۔۔

"پھر آپکو کھاوسہ Khaosa تو بنانا آتا ہے نا۔۔۔اگر آپ نے بولا کہ نہیں آتا تو ۔۔۔۔میں ناراض ہوجاونگی"

حیام اب زرا سریس ہوگئی تھی۔۔وہ جو پوچھ رہی تھی وہ ضامن کو بنانا ہی نہیں آتا تھا۔۔

"ک۔۔کیا ۔۔۔کھاوسہ۔۔یہ کیا ہے۔۔۔"

ضامن حیرت سے بولا تھا۔۔

"آپ کو بنانا آتاہے یا نہیں ۔۔۔۔؟"
حیام تیز لہجے میں بولی۔ تھی جیسے اسکا ضبط چھلک گیا ہے۔۔

"یار میں نے تو اسکا۔نام ہی پہلی دفعہ سنا ہے تو بنانا کیسے آتا ہوگا"
ضامن افسردگی سے بولا۔تھا۔۔

"اچھا صحیح۔۔۔پھر حلیم آتا ہے بنانا۔۔۔ حلیم۔کھانے کا دل بھی کررہا ہے میرا"

"یار کیا میں تمہیں گھریلو عورت لگ رہا ہوں جو مجھے یہ سب آتا ہوگا۔۔ صحیح امتحان لے رہی ہو میرا تم"

ضامن برا مناتے بولا تھا۔۔

"ہاں تو آپ مجھے پیار کرنے والے شوہر بھی نہیں لگ رہے ہیں جو بیوی کی زرا سی پسند کا خیال نہیں ہے"

حیام اس سے زیادہ برا مانتے بولی تھی۔۔۔

"یار۔۔۔اتنا تو پیار کرتا ہوں۔۔۔
کہاں سے ثبوت لاوں میں تمہیں دینے کے لیے"
ضامن پریشان سا ہوا تھا۔۔

"اچھا فون بند کررہی ہوں میں۔۔آپ کوئی ثبوت نا دیں۔۔۔۔۔کیونکہ مجھے آپ پہ یقین ہے۔۔۔اور وجیہہ بھی آگی ہے۔۔۔بائے"

حیام دروازے سے اندر داخل ہوتی وجیہہ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو اپنا تکیہ اٹھائے اسکے پاس ہی آرہی تھی۔۔

"اوکے اوکے ٹیک کیئر "

ضامن نے عاجزی سے فون بند کیا تھا۔۔۔

"ہائے۔۔۔کہیں ڈسٹرب تو نہیں ہوگئیں تم"
وجیہہ اسکے پاس اپنا۔تکیہ رکھتے بولی۔ تھی۔۔

"بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔کیا آج یہاں سونے کا پلان ہے"

حیام اسکی تیاری اور تکیہ دیکھ کے یہ ہی گمان کر گئی تھی۔۔۔

"ہاں سوچا تم سے باتیں کی جائیں۔۔۔۔۔"
وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی۔۔

"شیور۔۔۔"
حیام مسکرائی تھی۔۔

"اچھا میں تمہارے لیے یہ لائی ہوں حیام۔۔۔۔"
وجیہہ نے باکس اسکے سامنے کیا تھا۔۔۔۔

"لیکن کیوں یار" حیام نے باکس تھام کر اسے سراہا تھا جس کے اندر سے ایک لاکٹ چین نکلا تھا۔۔۔

"کیونکہ یہ بہت ضروری تھا یار۔۔۔۔"

بس میں تمہیں یہ ہی سجیسٹ کرونگی کہ اسکو تم ہمیشہ اپنے گلے میں پہنی رہنا۔۔۔۔۔۔کیا تم ایسا کروگی"

وجیہہ لاکٹ کو پکڑتی اسکے گلے میں پہناتی پر امید نظروں سے بولی تھی۔۔

"ہمیشہ پہنی رہوں اینی ٹائم"

حیام ہنستے ہوئے بولی۔ تھی۔۔۔

"ہاں اینی ٹائم۔۔۔مطلب ہر وقت۔۔۔ہر ملے۔۔۔اسکو بس اتارنا نہیں۔۔اور باتھ لیتے وقت اسے اتار دینا پھر بعد میں فوراً پہن لینا۔۔۔۔آر یو گیٹنگ مائے پوائنٹ"

وجیہہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

"ہاں بٹ تم اس طرح تلقین کررہی ہو جیسے میرا شوہر ہو۔۔"

حیام کو ہنسی آئی تھی ۔۔

"شوہر نا سہی لیکن تمہاری بہن تو ہوں نا۔۔۔۔"

اسکا ہاتھ تھامتی وہ محبت بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو تم۔۔جیسا تم نے کہا ہے ویسا ہی ہوگا۔۔ڈونٹ وری"

"تھینکس حیام" وجیہہ مسکرائی تھی۔۔

"اٹھ جاو۔۔۔۔
یہاں آرام کرنے کے لیے نہیں آئی ہو تم"

برہان ڈریسر کے سامنے سے ہٹ کر اب بیڈ کی طرف آیا تھا اور ماریہ کے اوپر سے کمبل کھینچا تھا۔۔۔۔

ماریہ اس اچانک افتاد کے باعث ہڑبڑا کے اٹھی تھی۔۔۔درد کی ایک لہر اسے اپنے جسم میں اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"جا کے نہاو۔۔۔اور ماما کے ساتھ کام کرواو۔۔۔۔"
کمبل کارپیٹ پہ پھینکتا وہ اس پہ۔ڈھاڑا تھا۔۔۔اسکی حالت سے وہ نظر تک نا چرا پایا تھا جیسے وہ خوش تھا اسکو اس حال میں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔

"برہان"

وہ ایک بار پھر رونے لگ گئی تھی۔۔۔

"واٹ برہان--

مر گیا برہان---

میرا نام مت لیا کرو اپنی زبان سے--

بھول جاونگا کہ تم میری کوئی کزن بھی تھیں--

وہ رخ موڑ کے چلایا تھا---

"ب--برہان میں---میں تمہاری بیوی ہوں---

"نہیں ہو تم میری بیوی----

بہت جلدی تمہارا انتظام کرتا ہوں میں--"

پرفیوم کی باتل ڈریسر سے اٹھا کر اب وہ فریگنینس کرنے لگا تھا---

"برہان--پلیز----

وہ اٹھ کر اسکے پیچھے آئی تھی---

"دفعہ ہوجاو یہاں سے---"

وہ درشت لہجے میں چلایا تھا----وہ بھاگتی ہوئی باتھ روم میں بند ہوگئی تھی--

برہان کے جانے کے بعد وہ بیڈروم میں واپس آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔موبائل جھپٹنے کے انداز سے اسنے ڈریسنگ کی دراز سے لیا تھا۔۔۔

لاک کھولنے کے بعد اسنے ہائیڈ کانٹیکٹ میں سے ایک کانٹکیک کو ڈائل کیا تھا۔۔

ایک بیل۔۔۔

دو بیل۔۔۔

تین بیل۔۔

رنگنگ جارہی تھی لیکن کال کوئی ریسیو نہیں کررہا تھا۔۔

"کال اٹھاو منحوس انسان۔۔۔بیڑہ غرق ہو تمہارا"

وہ خود سے بولتی دروازے کو ایک دفعہ پھر لاکڈ چیک کرکے بیڈ پہ آئی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔"

وہ جیسے ہی بیڈ پہ بیٹھی تھی فون سے آواز آئی تھی۔۔

"ہیلو--

ہیلو؟/

سلمان---

وہ ایکدم تیزی سے بولی۔تھی کہ دوسری طرف سے کہیں فون ہی نا بند ہوجائے------

"جی زہ نصیب کیسے یاد کیا؟"

دوسری طرف سے سلمان مسکرا کے بولاتھا--اسکے لہجے کی شوخی ماریہ اچھی طرح نوٹس لے چکی تھی--

"میں تمہیں نہیں چھورونگی سلمان-------
تم نے کیا بتایا ہے برہان کو------
تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس تک پہنچنے کی"

وہ اس پہ چلائی۔تھی---رات سے اسکا دل کررہا تھا کہ سلمان کو مار دے----

"میں---میں نے---
میں نے کچھ نہیں بتایا---

کون۔ برہان۔۔۔

میں تو نہیں جانتا اسکو"

وہ دوسری طرف سے بولا تھا۔۔

"وہ ہی برہان جس کی سابقہ منگیتر کو بھری سماج دنیا کے آگے تم بے عزت کرنے آئے تھے اس ارادے سے کہ وہ تمہاری ہوجائے گی لیکن افسوس وہ تمہاری نہیں ہوسکی۔۔۔اب یاد آیا کون برہان۔۔۔"

وہ غصے کو ضبط کیے بولی تھی۔۔۔

"اوو۔۔۔۔اوو۔۔۔آئی سی"

سلمان مسکراہٹ ضبط کیے بولا تھا۔۔

"میں ضامن کو بتادونگی کہ تمہاری رہائش اسلاآباد میں ہے"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"اوو۔۔۔بول کے تو دکھاو تم۔۔۔۔میری ایک فون کال برہان کو تمہاری زندگی برباد کرگئی ہے تو سوچو جب تمہاری ساری باتیں راز اسے بتاونگا تو تمہارا کیا حال ہوگا"

وہ وارننگ کے انداز میں بولا تھا۔۔

جب برہان اسلام آباد میں میٹنگ کے سلسلے میں گیا ہوتا ہے تب ہی سلمان اسے کال کرتا ہے کال پہ وہ کچھ ایسا بتاتا ہے کہ برہان کے حواس قائم نہیں رہتے جس کی وجہ سے اسکا ایک چھوٹا سا ہی سہی لیکن ایکسیڈینٹ ہوجاتا ہے. وجیہہ اسے ہاسپٹل لے آتی ہے جہاں انکی پہلی ملاقات ہوتی ہے۔۔۔لیکن برہان کا رویہ وجیہہ کے ساتھ خاصہ بہتر نہیں ہوتا۔۔۔۔دوسری طرف ضامن ایک بار پھر اپنی جاب کے سلسلے میں کراچی چلاجاتا ہے۔۔۔جبکہ حیام اسلاآباد میں ہی رہائش پزیر ہے۔۔اسلاآباد میں جس میٹنگ کے لیے برہان گیا ہوتا ہے اس کمپنی کے مالک کی بیٹی وجیہہ ہوتی ہے جب اسکی دوسری ملاقات تب وجیہہ سے ہوتی ہے۔۔تب بھی وہ اسکو کوئی خاص رسپانس نہیں کرتا۔۔۔دارم بہت تیزی سے ابراہیم صاحب کو سامیہ سے شادی کرنے پہ۔مناتا ہے اور اس سے شادی کرنے کے بعد اسے کراچی لے آتا ہے جہاں وہ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔۔۔۔اسلاآباد میں برہان میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد واپس اپنے گھر لاہور آتا ہے جہاں وہ ماریہ کو طلاق دینے تک پہنچ جاتا ہے۔۔۔جبکہ حیام ضامن سے روزانہ کالز پہ ضد کرتی ہے کہ وہ اسے اپنے پاس کراچی بلالے۔۔۔۔برہان سے لڑائی ہونے کے بعد صبح ماریہ سلمان کو کال ملاتی اور اس سے پوچھی ہے کہ اسنے ایسا کیوں کیا۔۔اب آگے پڑھیے. ۔۔۔!!!!!

"تم ایسا نہیں کرسکتے سلمان۔۔۔۔۔۔"

تمہارے لیے میں نے کیا کیا ہے مت بھولو۔۔۔۔"

وہ غصے میں آنے کے باوجود کمال کا ضبط کیے آہستگی سے بولی تھی ۔۔

"میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔۔

تم نے جیسی نظریں پھیری تھیں میں وہ بھی جانتا ہوں۔ ۔۔

اب تم مجھے کال نا ہی کرو تو بہتر ہے۔۔۔۔۔"

وہ عام سے لہجے میں بولا تھا۔ ۔

"سلمان تم مجھے مجبور کررہے ہو کہ تمہارے ساتھ میں کچھ کروں۔۔۔۔ تمہاری ایک ایک بات ایک ایک ثبوت میرے پاس ریکارڈ ہے۔۔۔۔صرف ایک گھنٹے میں تمہیں میں پولیس کے حوالے کرسکتی ہوں صرف ایک گھنٹے میں ۔ ۔ تمہارا نمبر ابھی میں ایجنسی تک پہنچاتی ہوں۔ ۔پھر دیکھتی ہوں کہ تم کہاں کیسے اور کب تک یہاں سے بھاگو گے۔ ۔۔"

"تم جانتے نہیں ہو کہ میں کیا کرسکتی ہوں"

وہ اب باقاعدہ دھمکیوں پہ اتر چکی تھی۔۔۔

"ماریہ----

ایسا کیسے کرسکتی ہو تم--

کیا میں تم سے ڈر جاونگا---

تم کیا سمجھتی ہو کس طرح تم میرا نمبر ٹریس کروگی --ابھی توڑ دونگا نیٹ ورک--- تم بھول رہی ہو کہ کسے دھمکی دے رہی ہو----ابھی تو صرف برہان نے تمہیں زرا سا سنایا ہوگا لیکن اب میں وہ کرونگا جس سے تمہیں وہ زرا دیر میں فارغ کرکے رکھ دے گا"

اسکی دھمکی پہ تو وہ آپے سے باہر ہوا تھا----اپنی بات کہہ کر اسنے فوراً فون رکھا تھا--

سنو----

سل---

سلمان-----"

وہ فون بند ہونے پہ چلائی تھی--

"اف اللہ کیا کروں میں----"

وہ سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئی تھی--

"آ۔۔۔کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"رک کیوں گئیں۔۔۔۔۔"

سڑک پہ چلتی گاڑی ایک دم سے رکی تو حیام نے پریشان ہو کر وجیہہ سے پوچھا تھا۔۔۔اس وقت وجیہہ اسے یونیورسٹی چھوڑنے جارہی تھی.

"پتہ نہیں یار۔۔۔۔
دو منٹ رکو۔۔
میں چیک کرتی ہوں۔۔۔۔"

وہ سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے اتری تھی جبکہ حیام شیشے سے باہر دیکھنے لگی تھی ۔

وجیہہ دو منٹ بعد اب حیام کی طرف آئی تھی ۔۔۔

"یار حیام ۔۔۔"
وہ شیشے پہ جھکی تھی اور گاڑی میں بیٹھی حیام کو مخاطب کیا تھا۔۔

"ہاں کیا ہوا۔۔۔"
حیام بولی تھی.

"ٹائر پنکچر ہوگیا ہے---

اور میں چینج بھی نہیں کرسکتی ---"

وہ پریشانی سے گویا ہوئی تھی--

"اوو---اب؟

کیسے جائینگے؟"

میں تو لیٹ ہورہی ہوں---کلاس نو بجے ہے"

اب تو ٹائم بھی ہونے والا ہے"

حیام نے کلائی پہ بندھی گھڑی پہ نظر ڈالی تھی. -

"مجھے بھی تو آفس پہنچنا ہے--لیکن اب اس گاڑی سے تو نہیں پہنچ سکتے-- باہر آو-- میں کیپ دیکھتی ہوں ---"

وہ اب روڈ پہ نظر دوڑاتی ہوئی بولی تھی.

"نہیں تم اندر ہی بیٹھو---ابھی جب دوسری گاڑی آجائے گی تو باہر آنا--فضول کی دھوپ میں تم جلوگی"

وہ فیصلہ بدلتی جلدی سے بولی تھی جبکہ حیام مسکرا کے رہ گئی تھی۔۔ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پہ وہ اسکا خیال کرتی تھی ۔

روڈ کے کراس دور کھڑی گاڑی میں بیٹھا وہ یہ منظر بڑی غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے یہ کوئی گمان یا شک سا ہوا تھا لیکن یہ گمان یقین میں جب بدلا جب وجیہہ نے ٹیکسی کے آنے پہ حیام کو باہر آنے کا کہا تھا اور خود گاڑی لاکڈ کرکے ٹیکسی میں حیام کے ساتھ جا بیٹھی تھی۔ ۔۔اسے اپنی نظروں میں ابھی بھی شک سا لگ رہا تھا وہ اسے اتنی جلدی مل جائے گی یہ تو اس نے بلکل نا سوچا تھا۔۔تھوڑی دیر پہلے جو موڈ اسکا ماریہ کی کال کے بعد خراب ہوا تھا اب وہ بلکل ٹھیک ہوچکا تھا۔۔۔ٹیکسی کے پیچھے اسنے اپنی گاڑی دوڑائی تھی ۔۔

سیٹ سے پشت ٹکائے جسم کو ڈھیلا چھوڑے وہ بیٹھنے کے انداز میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔آج آفس میں بھی اسکا دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"کیا مجھے ضامن کو بتانا چاہیے۔۔اور اگر بتاوں بھی تو کس طرح بتاوں۔۔میرے پاس تو اسکا نا نمبر ہے ، نا ایڈریس ، نا کچھ۔ کچھ بھی تو نہیں ہے میرے پاس ۔۔۔۔"

وہ مستقل اسی بارے میں سوچ رہا تھا ۔

"اگر پھر سے حیام کو کچھ ہوگیا تو۔۔۔

میری ہی غلطی ہوگی ۔

پہلے بھی میں نے بہت کچھ خود کے ساتھ اور اسکے ساتھ غلط کردیا ہے لیکن اگر اب بھی کچھ ہوگیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کرپاونگا"

برہان ایکدم سوچتے سوچتے سیدھا ہو بیٹھا تھا ۔

ٹیبل پہ پڑا لیپ ٹاپ قریب کیا تھا۔۔۔

اور اسے کھولا تھا۔۔۔۔

فیس بک کا سوچ کر اسنے فیس بک آن کی تھی۔

ہوسکتا ہے تمہاری آئی ڈی کے زریعے تم تک پہنچ جاوں۔ ۔ ۔

اور اگر آئی ڈی نا ہوئی تو ۔۔۔سا۔۔۔میہ۔۔۔۔سامیہ ۔۔۔سامیہ بھی تو ہے ۔۔۔"

فیس بک کھول کر اسنے ضامن نام کی مختلف آئی ڈیز سرچ کی تھیں ۔۔۔۔۔لیکن اسکے ہاتھ کچھ نا آیا تھا۔۔۔

تھک ہار کر پریشان ہو کر اسنے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کی تھی۔

"ڈیمن شٹ ۔۔۔۔"

وہ شدید پریشان ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار تو ڈھیلا کیوں پڑا ہوا ہے------
جا دیکھ کام اور کر کرا کے ختم کر ---روز کا رونا ختم ہوجائے گا"

دارم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا-----ہمیشہ کی طرح ضامن سکون سے موبائل میں مگن بیٹھا ہوا تھا--

"ہائے"
ضامن نے ایک نظر موبائل سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا اور مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی--

"مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ تو بیٹھے بٹھائے سیلری کھاتا ہے---- اپنی شادی کے بعد تو کتنا ڈھیلا پر گیا ہے"

وہ ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھتا بولا تھا. -

"کیا کہنا چاہ رہا ہے تو؟"

ضامن نے ایک آئبرو اونچی کرکے اسے دیکھا تھا--

"میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ اپنا کیس کب سالو Solve کروگے تم۔۔۔۔۔۔۔۔"
کتنے دن ہوگئے ہیں اس کیس کو لٹکے ہوئے۔۔
مجھے تو لگتا ہے کہ تم بھول گئے ہو کہ تمہارے زمے ایک کریمنل کا کیس تھا"

دارم بلکل سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔

"یار مجھے پتہ ہے کب کیا کرنا ہے۔۔۔اور ویلے بھی جب تک وہ کتا پن کررہا تھا تب تک کا میں سب سالو Solve کر چکا ہوں۔۔اور اگر اب وہ خاموش ہے تو میں بھی خاموش ہوں۔۔۔باقی جو جو کام کرتا وہ کرتا تھا وہ سب بند کرچکا ہے اور ساری رپورٹ میں خود دے چکا ہوں۔۔اب رہی اسکو چاروں ہاتھ لینے کی تو میں اسکے پاس نہیں جاونگا وہ خود میرے پاس آئے گا۔۔"

"جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو ۔۔۔۔
سکون سے ہوں سکون سے رہنے دو مجھے"

ضامن موبائل بند کرے سائیڈ پہ رکھ کہ کہنیاں ٹیبل پہ ٹکائے بھرپور سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"آور کانفیڈینٹ نہیں ہو۔۔۔۔ تجھ سے کوئی غلطی نا ہوجائے۔۔۔دو سے تین دن اس کیس کو دو اور ختم کرو۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔"

دارم جھنجلا گیا تھا۔۔

"واٹ۔۔کیا ختم کروں دارم ۔۔
کیا اس لڑکی نے تمہیں آج تک کچھ بتایا۔۔۔
اسکو کتنا کنوینس کر چکے ہو تم اور میں. لیکن مجال ہے کہ اسنے کبھی اپنے باس کے بارے میں ایک لفظ اگلا ہو۔۔۔۔اور جو اسنے بتایا وہ تو ہم سب جانتے ہیں نا۔۔۔جو کرنا تھا میں کر چکا ہوں۔۔۔۔جس دن ہتے چڑھے گا اس دن گولی سے اڑا دونگا پھر بات ختم کیس ختم سب ختم"

وہ ایک دم غصے میں گویا ہوا تھا۔

"کول ڈاون یار۔۔۔
وہ لڑکی کو میں رہا کر چکا ہوں۔۔۔ویسے بھی اسکی کوِی ایسی غلطی نہیں تھی۔اسکے اکسانے پہ ہی وہ ایسے کام کرتی تھی. ۔۔بہرحال کچھ مسِلہ نا ہو تب ہی میں کہہ رہا تھا"

"واٹ۔۔۔کس سے پوچھ کر تم نے اسے رہا کیا ہے"

ضامن تو ایک دم کرسی سے ہی کھڑا ہوگیا تھا. .

"یار----

آئے سیڈ کول ڈاون---"

دارم ایکدم اچھلا تھا---اسکے غصے سے کبھی وہ بھی ڈر جاتا تھا۔

"واٹ کول ڈاون-------

ضامن چلایا تھا---

" ضامن تم مجھے بتاوگے کہ کس طرح وہ خود تمہارے پاس آئے گا؟"

دارم نے اسے آرے ہاتھوں لیے تھا--

"مجھے خود نہیں پتہ کہ کس طرح---بٹ میں نے کہا ہے نا جیسا ہے ویسا چلنے دو

بس------گہرائی میں پہنچو گے تو اپنا ہی نقصان کروگے"

ضامن نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی.

"تم کچھ غلط کررہے ہو ضامن---

مجھے لگتا ہے تم غلطی پر ہو"

سمجھنے کی۔کوشش کرو"

دارم کو ناجانے کیا ڈر تھا کہ وہ بولا تھااسکے چہرے پہ پریشانی ضامن سے چھپی نا رہی تھی--

"یا تو وہ مرے گا یا تو میں مرونگا۔۔۔۔۔۔*

لیکن

دعا کرنا میں نا مروں۔۔۔"

ابھی مجھے اپنے بچے اور بیوی کے لیے جینا ہے بہت سارا*

وہ دارم کے گلے لگتا اسکی کمر کے گرد دونوں بازو باندھے دبی ہوئی آواز میں بولا۔تھا۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضامن۔۔۔

پلیز۔۔۔۔

نو مور کتا پن۔۔۔۔

آئے لو یو ♡"

وہ اسکے بال بگاڑتا مسکرا بھی نا سکا تھا۔۔

"انکل آئے ایم سریس۔۔۔۔!!

آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں۔۔۔کہ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔۔"

ابراہیم صاحب کے سامنے سر جھکائے مسکین نظروں سے کافی دیر سے وہ ان کی منتیں کررہا تھا جبکہ ابراہیم صاحب اپنی آنکھیں ماتھے پہ چڑھائے صرف اسے تک رہے تھے۔۔۔

"تم پہ میں کبھی یقین نہیں کرسکتا۔۔۔۔

تم آدمی نہیں ہو ۔۔۔۔۔ تم تو بزدل ہو بہت۔۔۔۔۔

تم پہ میں کس طرح یقین کرسکتا ہوں"

ابرہیم صاحب صاف برہان کو جھٹک چکے تھے.

انکی بات سن کے وہ ایک بار پھر شرمندہ ہوگیا تھا۔۔۔

اسکا پہلے سے جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔۔۔۔

برہان آفس کے بعد ڈائریکٹ سامیہ کے گھر آپہنچا تھا ۔۔۔۔۔سامیہ کو گھر میں نا پا کر وہ ابراہیم صاحب کی کب سے انکی منتیں کررہا تھا لیکن وہ اپنی ضد پہ اڑے تھے۔۔

"ایک بار مجھ پہ یقین کرلیں انکل۔۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔میں اپنی پرانی غلطی پہ بے حد آپ سے کیا خود سے بھی شرمندہ ہوں۔۔ہاں میں ہوں بزدل۔۔۔لیکن خدا کے لیے مجھے سامیہ سے ملوادیں"

اب وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ کے انکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔

"سامیہ کی شادی ہوچکی ہے۔۔
نہیں ہے سامیہ یہاں۔۔۔۔"

وہ ایک دم اسکے سامنے سے اٹھے تھے اور گارڈن کی طرف کھلتی کھڑکی کی طرف کھڑے ہوگئے تھے

"لیکن۔۔۔کب۔۔۔۔سامیہ کی شادی۔۔۔اتنی جلدی۔۔۔کیا کہہ رہے ہیں انکل ، آپ جھوٹ بول رہے ہیں"

وہ انکے پاس آیا تھا۔۔۔اسے خاصی حیرت ہوئی تھی.

"مہینے پہلے سامیہ کی شادی ہوگئی ہے اور اب وہ کراچی میں رہائش پزیر ہے۔۔۔۔۔
میں تم سے جھوٹ کیوں کہونگا کیا ہمارا مزاق ہے ؟
ہمارا ایسا کوئی رشتہ نہیں کہ تم سے بات بھی کی جائے"

"انکل پلیز، انسانیت کا بھی تو کوئی رشتہ ہوتا ہے۔۔آپ جانتے ہیں میں ڈائے ورٹ ہوگیا تھا ۔۔۔لیکن میں معافی مانگ تو رہا ہوں۔۔۔اور کیا کروں۔۔۔اپنی غلطی تو سدھار نہیں سکتا لیکن معافی تو مانگ سکتا ہوں۔۔۔۔میں اتنا برا نہیں ہوں جتنا برا اس غلطی کے بعد بن گیا

---آپ یہ مشکل حل کرینگے تو اس کے آگے بھی مزید امتحان ہیں---آپ ایک بار ساتھ دے دیں سب سیٹ ہوجائے گا. -------پلیز انکل دیں مجھے سامیہ کا نمبر---------

وہ آخر زچ ہوگیا تھا---

"تم نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کی صرف اس لڑکے کے بہکاوے میں آکر اور اپنی کزن کی باتوں پہ یقین کرکے---تب مرگئی تھی تمہاری انسانیت------"

وہ رخ موڑ کر اس پہ اس قدر شدید انداز سے چلائے تھے کہ وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا---

"انکل اگر میں اسکو نہیں چھوڑتا تو ضامن سے کیسے اسکی شادی ہوتی--ہر کام میں اللہ کی بہتری ہوتی ہے--------"

بارہا اسنے سمجھایا تھا---

"تم کتنی اچھی طرح سے اپنی غلطی پہ پردہ ڈال رہے ہو---"

"انکل---آپ-----

وہ ناچاہتے ہوئے بھی پریشان آگیا تھا--

"جاو جا کر میرا چشمہ اٹھا کے دو ٹیبل سے-----"

وہ موبائل جیب سے نکال کر اس سے بولے تھے--برہان نے سیکنڈ سے پہلے انہیں چشمہ

مہیا کیا تھا۔۔۔جبکہ ابراہیم صاحب نے عینک لگا کر موبائل کی سکرین کو ٹچ کرتے ہوئے اسے سامیہ کا نمبر واٹس ایپ کیا تھا۔۔

"تھینکس انکل۔۔۔۔۔بہت شکر گزار ہوں آپکا۔۔۔۔"

وہ انکا ہاتھ تھام کر شکر گزار لہجے میں بولا تھا۔۔

"اگر تم اپنی جگہ ٹھیک ہو تو ٹھیک ہی رہنا۔۔۔باقی چائے پی کر جاو یہاں سے"

اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے وہ واپس صوفے پہ بیٹھ گئے تھے.

"کیا ہوا بیٹے۔۔۔ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔"

یونیورسٹی سے آکر وہ اوپر جانے کے بجائے صوفے پہ ہج بیٹھ گئی تھی۔۔۔تانیہ بیگم کو کافی دیر سے اسکا ہی انتظار کررہی تھیں۔۔۔اسکو یوں اس طرح بیٹھا دیکھ کر گھبرا گئی تھیں۔۔۔

"ماما۔۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا بی پی لو ہورہا ہے۔۔۔۔۔"

سر پہ ہاتھ رکھتی وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔جبکہ اسکے چہرے پہ پسینے کی بوندیں تک نمایاں تھیں۔۔آنکھیں تھکی ہوئی تھیں۔۔

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے-----"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر وہیں اسکے پاس بیٹھ گئی تھیں--لیکن اسکے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ کو محسوس کرکے وہ مزید گھبرا گئی تھیں---پل بھر میں انہوں نے اپنا ہاتھ اسکے ماتھے پہ لگایا تھا ماتھا بھی ہاتھ کی طرح ٹھنڈا یخ تھا-----

"پتہ نہیں --میری آنکھیں بند ہورہی ہیں--

وہ اب سر صوفے کی پشت پہ ڈال کے بولی تھی اور آنکھیں موند گئی تھی--ایکدم اسکی بگڑتی حالت دیکھ کر تانیہ بیگم پریشان ہوگئی تھیں---فوراً وہ صوفے سے اٹھی تھیں---کال کرکے ڈاکٹر کو بلایا تھا----------

"میری جان اوپر چلو بیڈروم میں-------

یہاں بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے"

اسکو کندھوں سے تھام کر وہ اٹھارہی تھیں جبکہ حیام بے سود سی صوفے پہ ڈھے گئی تھی----------تانیہ بیگم اسکو حواس میں نا دیکھ کر اچھی خاصی گھبرا گئی تھیں---

"حیام----

اٹھو----؟

اسکا پسینے سے تر چہرہ تھتھپاتی وہ چیخی تھیں۔۔اتنے میں انکی میڈ بھی انکے سر پہ نازل ہوچکی تھی۔۔

"جوس لاو پلیز۔۔۔۔"

وہ میڈ کو سامنے دیکھ کر بولی تھیں۔۔۔اور خود مزید اسے اٹھانے کی کوشش میں لگ گئی تھیں۔۔

"بیٹا اٹھو۔۔حیام۔۔۔

حیام۔۔۔

کیا ہوگیا ہے۔۔۔

اسکا ہاتھ مسلتی وہ بولی تھیں۔۔

"م۔۔مجھے۔۔۔۔نیند آ۔۔آرہی ہے۔۔۔"

"اوپر چلو۔۔پھر سوجانا۔۔۔"

وہ بمشکل اسے گھسیٹتی اوپر اسکے بیڈروم میں لے کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

بیڈ کو پا کر ہی وہ ہوش سے بیگانہ ہوگئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے" انہیں ٹینشن ہوگئی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں ۔۔۔۔آج تم نے دیر نہیں کردی دارم۔۔۔۔۔۔"
مہارت سے پیاز کاٹتے اسکے ہاتھ دارم کو دیکھ کر رکے تھے۔۔۔۔

"دیر ہوگئی ہے تب بھی تمہارے کچن کے کام نہیں مکمل ہوئے*
گھڑی میں نگاہ ڈال کر اور اسکو کام کرتا دیکھ کر وہ گویا ہوا تھا۔۔

"کام سارے ہوگئے ہیں۔۔بس سلاد ہی رہتی ہے۔۔ویسے ایک بتاو کیا تم یہاں مجھے کام کروانے لائے ہو۔۔۔ایک تو میں تمہارے گھر کے سارے کام کرتی ہوں۔۔اتنا چمکا کے رکھتی ہوں اور تمہارے لڑکیوں کی طرح نخرے ختم نہیں ہوتے۔۔۔"

چھری پلیٹ میں رکھتی وہ تپ گئی تھی۔۔کمر پہ دونوں ہاتھ جمائے وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"لڑنے کا موڈ ہے کیا آج*

وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتا بولا تھا۔۔۔

"تمہارا دل تو یہ ہی کررہا ہے کہ میرا رومینٹک موڈ برباد ہوجائے۔۔اور پھر میں لڑنے لگ جاوں تم سے"

منہ بسورتی مسکراہٹ ضبط کر کے وہ بولی تھی.

"تمہارا موڈ اور رومینٹک---
یار تم مجھ سے لڑ لو یہ ہی کافی ہے"

وہ ہنسا تھا--

"میں مزاق کررہی ہوں کیا---میں سچ کہہ رہی ہوں--لیکن تم نے میرا موڈ اسپائل Spoil کردیا ہے"
واپس وہ کچن کارنر پہ آکر چھڑی اٹھا کر بولی تھی ---

"جانِ دل ---!
خیر میں اپنا موڈ رومینٹک بنارہا ہوں---تم کھانا ریڈی کرلو----*
اسکے پاس آکر اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ پیار سے بولا تھا--

"ڈیش انسان----یہ چھڑی سے قتل ناہوجاو تم--
کھانا ریڈی ہے---فریش ہوکر آو--گندے"

اسکا موڈ اچھی طرح برباد ہوچکا تھا--

"اچھا میں آتا ہوں۔۔غصہ تو نا کرو"۔

وہ دور ہٹا تھا اور کچن سے ہی چلا گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

دوائیوں کے زیر اثر وہ دوپہر سے سورہی تھی۔۔۔۔آزان کی آواز سے اسکی بند آنکھیں زرا سی وا ہوئی تھیں۔۔۔کہنیوں کی مدد سے اسنے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔تمام تر کوشیشیں کرنے کے باوجود وہ اٹھی تھی اور بیڈ کراون سے ٹیک لگا کے بیٹھی تھی۔۔۔اپنی بے بسی پہ اسے شدت سے رونا آیا تھا۔۔ جب اسکو ضرورت تھی تب ہی کوئی نہیں تھا۔۔۔۔اب بھی وہ خود کو بہت کمزور محسوس کررہی تھی۔۔۔دوپہر میں ناجانے اسکے کیا ہوا تھا کہ وہ ایکدم بے ہوش ہوگئی تھی۔۔۔جبکہ اس وقت اسکا بھوک سے برا حال ہورہا تھا۔۔۔لیکن کیسے کسی کو بلاتی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔خود کو اکیلا سوچ کر ہی اسکی سرخ آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تمہارے بابا بدل گئے ہیں بیٹا"

اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کے وہ مدھم لہجے میں بولی تھی۔۔

"میرا اور آپکا انہیں بلکل بھی خیال نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ اس طرح بات کررہی تھی جیسے وہ اسکے سامنے ہو۔۔۔۔۔۔

ایکدم دروازہ کھلنے پہ وہ ایکدم چونکی تھی۔۔۔جلدی سے اسنے اپنے پیٹ پہ سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔اور مزید سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔ہمیشہ کیطرح وہ آج بھی ڈرنے والوں میں سے ہی تھی۔۔۔

"آ۔آپ اٹھ گئیں۔۔۔۔۔۔۔"

تانیہ بیگم کھانے کی ٹرالی لے کر بیڈ تک آئی تھیں۔۔۔۔

"جی ابھی اٹھی بس۔۔۔۔نماز پڑھنی ہے"

وہ بے دلی سے بولی تھی۔۔۔۔اسے اس وقت وہ بھی اچھی نہیں لگ رہی تھیں.

"دوپہر میں آپ بے ہوش ہوگئی تھیں۔۔۔آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ کتنا لاپرواہ ہیں۔۔۔ڈاکٹر کتنی ہدایت کرکے گئی ہیں۔۔۔۔"

وہ بیڈ پہ بیٹھ کر اسکے چہرے کو غور سے دیکھتی بولنا شروع ہوگئی تھیں۔۔۔

جواب میں وہ چپ ہی رہی تھی۔۔۔

"سن رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔؟

جب وہ کچھ نا بولی تو تانیہ بیگم دوبارہ بولی تھیں۔۔

"ج--جی سن رہی ہوں"
انکی دانٹ پہ وہ ایکدم غصہ ہوئی تھی.

"آئندہ سے خیال رکھا کریں--ناو یو آر میچیورڈ------آپ کو خیال کرنے پڑے گا اپنا بھی اور بے بی کا بھی---دوپہر میں بھی فضول ڈائٹ کی وجہ سے آپکا بی پی شوٹ کرگیا تھا---یہ وےway نہیں ہے حیام----"

وہ سمجھا اسے کم رہی تھیں---دانٹ زیادہ رہی تھی---

"آنٹی یہ میرا فرسٹ ٹائم ہے--مجھے نہیں آئڈیا---"
حیام کو ان کے اس طرح ڈانٹنے پہ غصہ آیا تھا-----ناچاہتے ہوئے بھی اسکے آنسو بہہ نکلے تھے-----چہرہ زیادہ سونے کی وجہ سے پہلے ہی سوج رہا تھا----

"اب کیوں رو رہی ہیں---
جاو فریش ہوکر آو----"
اسکا بھیگا چہرہ دیکھ کر وہ تاسف سے بولی تھیں-----انکے کہنے پہ حیام بیڈ کی دوسری سائیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر بیڈ سے اتری تھی ---شکر کرتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھی تھی----اٹھ کر اسے چکر سے محسوس ہوئے تھے لیکن تانیہ بیگم کا بدلہ ہوا رویہ دیکھ کر وہ خود کوشش کرتے ہوئے باتھ روم تک پہنچی تھی---

انکے بیٹے نے اور انہوں نے ناجانے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے---

میری اپنی کوئی مرضی ہی نہیں ہے----

میں کیوں بنونگی اپنے ہی بچے کی دشمن---

مجھے کیاپتہ کب کیسے ہوتا ہے---

بیسن کے کارنرز پہ ہاتھ ٹکائے وہ غصے سے سوچ رہی تھی--

چار منٹ بعد وہ باہر نکلی تھی--اب خود کو وہ فریش سا محسوس کررہی تھی..

بددلی سے وہ بیڈ تک گئی تھی--جہاں تانیہ بیگم کھانا سیٹ کیے ہوئے بیٹھی تھیں----

"تھینکس"

تانیہ بیگم کو کہتی وہ کھانا کھانے شروع ہوگئی تھی--بھوک بھی اتنی شدید لگ رہی تھی کہ وہ سب کچھ بھلائے کھانے میں مگن ہوگئی تھی --

جب وہ کچھ دیر بعد کھا چکی تو تانیہ بیگم نے اسے تین طرح کی دوائیاں دی تھیں جو دوپہر میں ڈاکٹر دے کر گئی تھی--

"جیسے آج کھانا کھایا ہے ویلے ہی روزانہ پراپر وے میں کھایا کرو ------پوری میڈیکیشن Medication کیساتھ---------اب ریسٹ کرو"

"اور ضامن سے بھی بات کرلو---اسنے کالز کی ہونگی آپکے نمبر پہ"

اسکو مزید ہدایت کرتی وہ کھانے کے برتن سمیٹنے لگی تھیں۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی ۔۔۔۔؟ کہاں سے آیا تمہارے پاس میرا نمبر۔۔۔۔۔"

دارم سے بات کرتے کرتے سامیہ کا فون بجا تھا۔۔دارم کو ایکسکیوز کر کے اسنے کال اٹینڈ کی تھی۔۔انجان نمبر دیکھ کر وہ بلکل پریشان نا ہوئی تھی۔۔۔لیکن جانی پہچان آواز سن کے تو وہ ایکدم بھڑک اٹھی تھی۔۔کہ دارم بھی چونک گیا تھا۔۔

"میری بات تو سنو سامیہ۔۔۔۔۔

برہان اس رد عمل سے واقف تھا۔۔وہ کافی دیر سے گھر جانے کے بجائے ایک پارک میں آگیا تھا اور اب خود کو پریپئر کر کے اسنے سامیہ کو کال ملائی تھی۔۔

"کیا بات سنوں تمہاری۔۔۔انتہائی زہر لگتے ہو تم مجھے۔۔۔۔۔"

اسکا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوا تھا۔۔۔دارم نے پاس بیٹھی سامیہ کو دیکھا تھا جس کے چہرے کے تاثرات بگڑ چکے تھے.

"کس کا فون ہے سامی---"

دارم پوچھے بنا نا رہ سکا تھا--

"برہان----"

کا ہے---!

سامیہ نے فون کان سے ہٹا کر سائیڈ کیا تھا------

"او------دارم اسکی پہچان سے انجان نا تھا------

"کیا کہہ رہا ہے برہان---مجھے دو فون--میں بات کرتا ہوں"

وہ مدھم آواز سے بولا تھا-------اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا----

"میں کیا تم بھی بات نہیں کرو گے اس منحوس انسان سے----بھاڑ میں جائے وہ اور اسکے ایشوز-----وی آر نوٹ انٹرسٹڈ----"

وہ غصے سے دارم کی بات پہ بھی چلائی تھی --

"نو سامیہ---دو مجھے فون---بی کول----تم بیڈروم میں جاو--شاباش--"

اس سے زبردستی فون لے کر وہ اسکو بہلاتا ہوا بولا تھا--

"نہیں--میں کہیں نہیں جاونگی--آئی بات سمجھ----اسپیکر پہ کرو فون"

"ہیلو برہان---؟

دارم اشارتن سامیہ کو چپ رہنے کا کہہ کر فون کان سے لگا کر بولا تھا۔

"ہائے---دارم---مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے کیا تم میری مدد کروگے پلیز۔--؟"
دیکھو حیام کا میں گناہگار ہوں بٹ پلیز تم میری مدد کردو---!

وہ بنا سلام دعا کیے اصل مدعے پہ آیا تھا--اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں فون بند نا کردیں--

"بولو یار کیا کرنا ہے--میں سن رہا ہوں----"
دارم صوفے سے اٹھ کر بلکونی میں جا کھڑا ہوا تھا-------سامیہ لپک کے اسکے پیچھے گئی تھی--

"بس میں ضامن کا فون نمبر چاہتا ہوں جو ایکٹیو ہو ---"
کیا تم دو گے پلیز--؟

وہ سیدھے اور صاف لہجے میں بولا تھا--

"اچھا------
دارم نے اچھا کو کافی لمبا کھینچا تھا اسے سمجھ نا آیا تھا کہ وہ کیوں مانگ رہا ہے--

"اچھا تم لکھو، میں بتارہا ہوں۔۔۔۔"

دارم نے بنا کوئی سوال کیے اسے نمبر لکھوایا تھا۔۔۔

"شکریہ دارم۔۔۔تمہارا بڑا شکر گزار ہوں۔۔۔۔ٹیک کئر۔۔۔۔"

برہان لمبی چوڑی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اپنا کام ہوتے ہی وہ مسکرا کے فون بند کرنے کی طرف آیا تھا۔۔

"اے ہیلو۔۔۔ٹیک کئر ڈیش سالے۔۔۔پہلے بتاو نمبر کیوں لیا ہے۔۔ضامن نے تمہارے بارے میں ایک دو دفعہ اچھے لفظوں میں زکر کیا ہے تب ہی میں راضی ہوگیا ہوں۔۔اب جو اچھے لفظوں میں زکر کیا ہے اسکو زرا ثابت بھی کردو۔۔۔۔"

دارم ایکدم تیزی سے بولا تھا۔۔کہ کہیں فون بند ہی نا ہوجائے ۔

"صبر کرلو کچھ میں تمہیں فری ہو کر کال بیک کرتا ہوں۔۔۔۔مجھے تم اپنا نمبر بھی دے دو جس پہ تمہیں باآسانی کال کرسکوں۔۔ویسے بھی یہ سامیہ کا نمبر میں نے ابراہیم انکل سے لیا تھا۔۔اور سامیہ سے مزید میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹاک ٹو یو لیٹر۔۔گڈ نائٹ"

تفصیلی بات سمجھا کر برہان کال کاٹ چکا تھا ۔

"عجیب آدمی ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ فون کی سکرین کو گھور کر رہ گیا تھا۔۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔اور تم کتنے بدتمیز ہو۔۔وہاں سے یہاں کیوں آئے تھے"

سامیہ اسکے پیچھے کھڑی غصے سے بولی تھی۔۔

"تاکہ حسین موسم اس رات کی چاندنی میں تمہارے ساتھ انجوائے کرسکوں۔۔۔۔۔۔"

وہ ہونٹوں پہ آیا تبسم چھپا نا پایا تھا اسکا فون اسے واپس پکڑا کر اسے محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

بس اس سے زیادہ نظر انداز کرنے کی کوشش اس سے زیادہ نا ہوئی تھی۔۔۔۔اسکی بار بار آنے والی کالز کو وہ اب نظر انداز نا کرسکی تھی تب ہی کال ریسیو کرکے فون کان سے لگایا تھا اور خود سر تکیے پہ ڈال کر اعصاب ڈھیلے چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔۔تاکہ وہ اس سے بات کرتے کرتے ہی سو جائے ورنہ اسے آج رات نیند نا آنی تھی۔۔۔

"وعلیکم اسلام کہاں غائب ہو یار۔۔۔آئے مسڈ یو۔۔۔۔۔۔میں کب سے مس کررہا ہوں تمہیں"

ضامن سلام کا جواب دے کر شروع ہوگیا تھا۔۔فائنلی دوپہر سے وہ جو کال اٹینڈ کرنے کی اور اسکی آواز سننے کی کوشش میں لگا تھا اب وہ پوری ہوگئی تھی.

''سو رہی تھی میں۔۔۔''

روکھا سا اسنے جواب دیا تھا۔۔

''اب ہوگئی نیند پوری۔۔۔آئے مین گیارہ بج رہے ہیں اگر ابھی اٹھی ہو تو اب تو نہیں سوگی یقیننا''

''نہیں ، دوبارہ سونا ہے مجھے۔۔آپ بتائیں کس لیے فون کیا ہے''

وہ الٹا جواب دے گئی تھی۔۔

وہ تو اسکی کال سننا بھی نا چاہتی تھی لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہوگئی تھی.

''اوو۔۔۔میں تو بھول ہی گیا کہ میری بیوی کس قدر سوتی ہے۔۔۔او گاڈ. ''

وہ ہنسا تھا۔۔۔

''میں مزاق نہیں کررہی ہوں ضامن۔۔۔۔''

اس کے اس طرح ہنسنے پہ حیام چڑ سی گئی تھی۔۔۔۔

''کیا ہوا ہے۔۔۔ہمارے بیچ کبھی مزاق رہا ہے کیا جو میں مزاق کرونگا تم سے. ۔۔''

"ہمم وہی ---پھر رکھوں میں فون----مجھے کام ہے "

اسکا دل ضامن کی بات پہ چور چور ہوگیا تھا---

"کیسی طبیعت ہے حیام ---میں تو تھوڑا سا فنی اس لیے ہوا تھا کہ شاید تمہارا موڈ بہل جاے--ماما نے بتایا مجھے کہ تم دوپہر میں بے ہوش ہوگئی تھیں--یار بتاو کیا ہوا---مجھے پریشانی ہورہی ہے----دل بھی نہیں لگ رہا میرا"

اب وہ سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا تھا مجھے--اب ٹھیک ہوں میں-----دوپہر کی بات تھی دوپہر میں ہی ختم ہوگئی ہے"

آنسو روکتی وہ صبر سے بولی تھی---

"رو رہی ہو حیام----؟

مائے لو--کیا ہوا-------"

محسوس کرو میں تمہارے ساتھ اور بلکل تمہارے پاس----"

اسکی حالت محسوس کرتا بولا تھا---

"اگر میں یہاں مر بھی جاتی ہوں تو آپکو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔بہتر یہ ہی ہے کی مجھے کال کرکے میرا حال احوال پوچھ کر مجھ پہ احسان کرنے کی کوشش مت کیا کریں۔۔۔نہیں ہے مجھے ضرورت آپکی فون کالز کی اور ان فضول سی تسلیوں کی۔۔۔۔"

ضامن کا اس طرح سے کہنا مزید برا لگا تھا۔وہ جل کے رہ گئی تھی۔۔وہ کافی حد تک اس سے بدگمان ہوچکی تھی۔۔۔وہ اپنی تیز آواز پہ قابو پاتے ہوئے ہولے سے بولی تھی۔۔کمزوری کی وجہ سے اسکی آواز ہلکی ہلکی کپکپارہی تھی جیسے زبردستی بات کررہی ہو۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔
پھر کس کی ضرورت ہے تمہیں ۔۔
کسی طرح تو خوش ہوجاو۔۔۔۔"

حیام کے کہے گئے لفظ اسے کافی خودغرضی کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔رسٹ واچ اتارتے ہوئے وہ تپے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ اس فکر سے آزاد ہوچکے ہیں کہ میں کس وجہ سے خوش ہوتی ہوں ، کسی کی ضرورت ہو یا نہیں ہو لیکن آپ کی فون کالز کی مجھے بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

کسی نے صحیح کی کہا تھا کہ جب محبت ہورہی ہوتی ہے تو مقابل انسان سے دور رہنا محال ہوجاتا ہے۔۔یہاں بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔حیام کو لگ رہا تھا کہ ضامن اس سے دور جارہا ہے

جبکہ وہ اسکے قریب ہوتی جارہی ہے ---اس خیال کو سوچتے سوچتے وہ کافی کمزور ہوتی جارہی تھی ----------دوسری طرف ضامن اسکی حالت، اسکی سوچ و فکر سے بلکل آزاد سا تھا---

"تو پھر میں کس کو فون کالز ، مسیج کروں--کس کو اپنی محبت کا احساس دلاوں---چاہتی کیا ہو --؟ "

وہ زچ ہوگیا تھا---

"مجھ سے محبت کا اظہار یا احساس دلانے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔ میری بلا سے کسی سے بھی اظہار کریں"

اسکی خفگی بے حد بڑھ چکی تھی جو ضامن کے سمجھ سے باہر تھی--

"تو پھر تم مجھے میرا بیٹا جلدی سے دے دو تاکہ میں اپنی محبت کا احساس اور اظہار صرف اس سے ہی کروں------! تم بھی سکون سے رہنا اور میں بھی---اپنے بیٹے کو لے کر میں کراچی آجاونگا"

وہ ناجانے زچ ہوکر کیا بولنے لگا تھا---

"سوچیے گا بھی مت کہ میں اپنا بچہ دونگی بھی کسی کو----"

وہ میرے ساتھ رہے گا---آئی بات سمجھ"

ضامن کی اس بات پہ تو اسے حیرت ہوئی تھی۔۔حیرت کے مارے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔اسکا مرجھایا ہوا چہرہ بھیگنے لگا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔۔سریسلی۔۔۔میں کیا کبھی ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔تم جیسا چاہوگی ویسا ہی ہوگا۔۔۔۔رونا تو بند کرو۔۔۔۔*

وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

"آپ تو وہاں جا کے یہ بھی بھول گئے ہیں کہ آپکی کوئی بیوی تھی۔۔۔
مجھے بار بار بیوی کہہ کے احساس کیوں دلاتے تھے کہ میں بیوی ہوں کسی کی۔۔۔
اب کیوں نہیں بولتے ہو۔۔۔بھول گئے ہیں نا مجھے۔۔میں یاد نہیں آتی نا۔۔۔میں بات نہیں کرونگی آپ سے۔۔۔۔۔۔"

وہ روتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔بیوی میری بیوی سوری۔۔۔۔مجھے یار نہیں رہا میں جانتا ہوں لیکن بیوی تو تم ہی نا ہو۔۔۔اور بیوی کو کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔۔اور زیادہ یاد کرونگا تو پھر رہنا محال ہوجائے گا۔۔اس لیے ہر چیز بیلنس لے کر چل رہا ہوں ۔۔مائے لو۔۔۔مجھے سمجھنے کی کوشش کرو میری جان۔۔۔"

وہ اس طرح شکوہ کرتے ہوئے اسے بہت اچھی لگی تھی اگر وہ اسکے سامنے اس طرح شکوہ کرتی تو وہ اسے اچھی طرح اپنی محبت کا احساس دلاتا کہ وہ اسکے لیے کتنی عزیز ہے--

"آپ کی مام مجھے ڈانٹی ہیں یہاں کہ میں خیال نہیں رکھتی--میں کیوں اپنے ساتھ برا کرونگی--کوئی بھی یہاں میرا خیال نہیں کرتا---میرا دل نہیں لگتا یہاں---"

وہ ہچکیوں سمیت روتے ہوئے بولی تھی--

"آافففف----رونا تو بند کرونا یار---پلیز----
ماما کو میں ڈانٹ دونگا---آئے مین سمجھاونگا---اب وہ کچھ نہیں بولینگی----لیکن پلیز چپ ہوجاو پہلے"

وہ اسکے تیزی سے رونے کو محسوس کرچکا تھا تب ہی وہ گھبرا سا گیا تھا--

"آپ کیا سمجھائینگے--آپ بھی ان جیسے ہی ہیں---جب مرجاونگی نا تب فکر ہوگی آپکو--یا جب آپ سے دور چلی جاونگی تب بھاگتے ہوئے آنا یہاں----اور جب میں یہاں اسلام آباد نہیں ہونگی تو تب ہی آپ کراچی کو چھوڑینگے---"

وہ سرخ چہرہ اور سرخ آنکھیں لیے ناجانے کیا اول فول بول رہی تھی ۔

"حیام یہ کیسی باتیں کررہی ہو۔۔۔خاموش ہوجاو۔۔۔میری یہاں جاب ہے تب ہی میں یہاں ہوں۔۔۔تم سے دور رہ کر کونسا میں خوش ہوتا ہوں۔۔۔ہر چیز کے پیچھے وجہ ہوتی ہے نا۔۔۔اگر تم پریگنینٹ نا ہوتیں تو تم میرے ساتھ ہی رہتیں۔۔اور اگر تمہیں میں یہاں لے بھی آوں تو صبح اٹھ سے رات دس آٹھ تک تم رہ لوگی اکیلی اس کنڈیشن میں۔۔۔میرے پیچھے تمہیں کچھ ہوجائے تو میں کیا جواب دونگا خود کو یا تمہیں۔۔۔سلی گرل نا بنو۔۔۔تمہیں اسٹرانگ ہونا ہے۔۔۔اور تم کیوں مجھ سے دور جاوگی۔۔۔یا کون تمہیں مجھ سے دور لے کر جائے گا۔۔۔میں ابھی زندہ ہوں ۔۔۔تمہیں کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔کوئی چھو بھی نہنیں سکتا۔۔۔آئی بات سمجھ تمہیں میرے علاوہ کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔۔۔۔اور جو کوئی ایسا کرنے کا سوچے گا بھی تو میں اسے زندہ نہیں چھورونگا۔۔۔۔"

It doesnot matter what is in front of you but remember i am always behind you, YOU ARE UNDER MY PROTECTION! You are my Queen , i protect You Because you are very imprtant to me, i'll be there for you when ever u need me I'll protect, i will love you,In my Arms you'll be safe

وہ پہلے تھوڑا سا جنونی لہجے میں بولا تھالیکن پھر اپنا ضبط آزما کے وہ محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔

"مجھے ان سب ڈائیلاگز سے کچھ فرق نہیں پڑ رہا ضامن۔۔۔
اللہ حافظ۔۔ صبح مجھے یونی بھی جانا ہے۔اب میں فون رکھتی ہوں"
وہ لہجے میں بے زاری سموئے بولی تھی جبکہ دوسری طرف ضامن سن کے ہی بھڑک اٹھا تھا۔۔

"تمہیں میری محبت ڈائلاگ لگ رہی ہے"
وہ چونکا تھا۔۔۔۔۔۔جیسے اسے کرنٹ سا لگ گیا ہوں۔۔

"جی کسی ڈرامے کے ڈائیلاگز لگ رہے ہیں۔۔۔۔"
وہ پرسکون لہجے میں بولی تھی۔۔وہ جو کب سے اسکا چین اور سکون لے اڑا ہوا تھا۔۔۔اسکا بھی حق بنتا تھا کہ وہ اسکا سکون ختم کرے ۔۔

"حیام دز از ٹو مچ۔۔۔This is too much"
وہ غصہ ہونے کے باوجود ضبط کرکے بولا تھا۔۔

"جی ہاں This is Too much بہت وقت ہوگیا ہے۔۔۔ صبح مجھے اٹھنا بھی ہے۔
میری جان چھوڑیں اب۔۔۔۔سونے دیں مجھے"

وہ مزید اسکو جلانے کے لیے اسکی نیند حرام کرنے کے لیے بے تکا بولی تھی جسے سن کے ضامن کو کافی تکلیف کا سامنہ کرنا پڑا تھا۔۔

"گڈ نائٹ۔۔۔۔۔"

وہ مزید کچھ بولے مختصر بول کے چپ ہوگیا تھا جب کہ حیام فون کال کاٹ بھی نا سکی تھی اسے بلکل بھی نا معلوم تھا کی وہ اسکی اتی جلدی جان چھوڑ دے گا۔۔۔

اسکی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

جبکہ ضامن صوفے پہ بیٹھا صرف سوچنے کے علاوہ کچھ نا کرسکا تھا۔۔۔

کافی دیر سوچنے کے بعد وہ اٹھا تھا اور کبرڈ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

"برہان کھانا"

وہ جیسے ہی بیڈ روم میں آیا ماریہ کچن سے کھانے کی ٹرے سجا کے بیڈروم میں لے آئی تھی۔۔آج گھر وہ معمول کے مطابق چار گھنٹے لیٹ آیا تھا۔۔۔

"تمہیں کس نے اجازت دی ہے میرے سامنے آنے کی"

جاو یہاں سے"

وہ بنا اسکی طرف دیکھے موبائل پہ ٹائپنگ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"تمہارے لیے کھانا لائی ہوں برہان۔۔۔میں نے بھی تمہارے انتظار میں کچھ نہیں کھایا ہے"

وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔کل رات کے بعد وہ کافی حد تک صبح میں ہلان کرچکی تھی کہ اب کیا کرنا ہے۔۔

"تمہیں میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔
اور نا ہی تمہیں میرے لیے انتظار کرنے کی کرنے کی ضرورت ہے۔۔
اب اس بیڈروم سے اپنی یہ شکل اور وجود لے کر دفعہ ہوجاو۔۔۔"
وہ اب بھی بنا اسکی طرف دیکھے بولا تھا جیسے اسے دیکھنے سے اسکا وضو ٹوٹ جائے گا۔۔

"لیکن۔۔برہان۔۔۔۔کھانا تو۔۔۔

"میں نے کہا ہے نا کہ دفعہ ہوجاو یہاں سے۔۔۔۔۔"
اب وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔
اسکی آواز اتنی تیز تھی کہ ماریہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور کمرے سے منسلک اسٹڈی روم میں چلی گئی تھی۔۔

"جاہل عورت۔۔"

وہ غصے سے کہتا دوبارہ کال ملانے لگا تھا۔۔وہ کافی دیر سے ضامن کو کال ٹرائے کررہا تھا لیکن مستقل گھنٹے سے زیادہ ہوگیا تھا کہ ضامن کا نمبر مصروف جارہا تھا۔۔۔۔۔

"صبح بات کرلونگا۔۔۔۔۔"

جب وہ کالز کر کر کے تھک چکا تو وہ موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کے خود سے ہی گویا ہوا تھا۔۔۔وہ بھی بیچ میں پھنس کے رہ گیا تھا۔۔۔کچھ معلوم بھی ہوا تھا تو وہ پریشان ہی ہوگیا تھاکہ کس طرح وہ اس تک پہنچائے۔۔۔

اگلے روز وہ سکون سے بیدار ہوکر اٹھی تھی۔۔لیکن اسکا سر شدید بھاری ہورہا تھا۔۔۔رات کو ضامن سے بات کرنے کے بعد وہ رونے میں مصروف ہوگئی تھی۔۔نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی جس کی وجہ سے وہ بغیر کسی تدبیر کے نیند کی گولی لے کر سوئی تھی۔۔۔اور اب اسکا سر کافی بھاری ہورہا تھا۔۔۔اسکا یونیورسٹی جانے کا دل نہیں تھا لیکن وہ گھر میں رہ کر کمرے میں بند ہو کر ضامن کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی اور نا ہ ء تانیہ بیگم کی باتیں سننا چاہتی تھی۔۔۔روزانہ کے یونی کے معمول کے مطابق وہ لیٹ اٹھی تھی اور اب اسکا ارادہ گیارہ بجے یونی جانے کا تھا۔۔۔

کمبل ہٹا کر وہ باتھ لینے چلی گئی تھی۔۔۔

باتھ لے کر جب وہ کمرے میں آئی تو ساڑھے دس بج رہے تھے ۔۔
ڈارک پنک گھیر دار فراک پر وائٹ ٹراوزر پہنے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔اسکا کمزور جسم اب تھوڑا تھوڑا بھر چکا تھا ان دو مہینوں میں تانیہ بیگم نے اور وجیہہ نے اسکا خاصہ خیال رکھا تھا جس کے باعث وہ تھوڑی صحت مند ہوگئی تھی۔۔اسکا چہرہ بھرا بھرا ہوگیا تھا۔۔۔گول گول گال بھر چکے تھے ۔۔اپنے کندھوں تک آتے بال اسنے پونی میں مقید کیے تھے اور بلیک کلر کی شال کندھوں پہ ڈالی تھی۔۔۔آنکھوں میں کاجل اور لبوں پہ ڈارک پنک شیڈ لگایا تھا۔
کانوں میں پنک ہی کلر کے ٹاپس پہنے تھے جبکہ گلے میں وجیہہ کا دیا ہوا لاکٹ وہ اتار کر ٹاپس کی میچنگ کی سمپل سی چین ڈال چکی تھی ۔۔تیاری مکمل کرنے کے بعد وہ خود کو زرا فریش محسوس کررہی تھی۔۔اور ابھی وہ جان بوجھ کے تیار اس لیے ہوئی تھی تاکہ تانیہ بیگم اسے فریش دیکھ کر یونی جانے دی سکیں ورنہ وہ اسکے کل کی وجہ سے بلکل بھی نا جانے دیتیں۔۔۔۔بیگ اٹھا کر وہ کمرے سے باہر آگئی تھی۔۔۔اسے بلکل بھی یاد نا رہا تھا کہ وجیہہ ن ء اسے کیا کہا تھا۔۔۔

"ماما کیا وجیہہ گئیں"
جب وہ ناشتہ کر چکی تو بولی تھی۔

"ہاں آج آپ لیٹ اٹھی ہو۔۔۔وہ صبح ہی اپنے انکل کے ساتھ آفس چلی گئی تھی"
وہ اسکو فریش فریش تیار دیکھ کر مسکرائی تھیں.

"اوو اب یونی کیا مجھے اکیلے جانا پڑے گا"
وہ منہ لٹکائے بولی تھی. ۔

"بائی دا وے آپ کو یونی کون جانے دے رہا ہے مس حیام"
تانیہ بیگم ہنسی تھیں۔۔

"ماما، آج مجھے پریزینٹیشن دینی ہے۔۔پچھلے بیس دن سے آسائمنٹ ریڈی کری ہے۔۔۔آپ میرا سمیسٹر فیل نا کروائیں پلیز*

وہ آرام سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔کل سے وہ اسے بری لگ رہی تھیں۔ بلکہ آج کل اسے ہر کوئی برا لگنے لگا تھا۔۔وہ خاصی چڑ چڑی ہوگئی تھی.

"لیکن آپ بھول رہی ہیں کہ کل آپ کی طبیعت اور بی پی کتنے خطرناک حد تک لو ہوچکا تھا۔۔اگر کل دیر ہوجاتی تو بہت بڑا نقصان ہوجاتا۔۔۔ڈاکٹر پتہ بھی ہے کیا کہہ رہی تھیں۔۔"

"مام وہ کچھ بھی کہہ رہی ہو۔۔ لیکن میں اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔"

"آپ سر پہ ہاتھ رکھیں میرے ۔۔۔اور اجازت دیں"

وہ چڑ گئی تھی انکی بات پہ۔۔۔

"ڈاکٹر کہہ رہی تھیں کہ اب ایسا کچھ ہوا تو آپکے اور آپکے بے بی کیلیے مشکل ہوجائے گی۔۔۔آپکو سب سمجھنا چاہیے حیام۔۔اب آپ اکیلی نہیں ہو۔۔۔۔اور پھر آج آپ جارہی ہیں۔۔۔"

وہ تیز لہجے میں بولی تھیں۔۔

"مام۔۔۔۔۔میں اپنے بے بی کے ساتھ کیوں کچھ غلط کرونگی ۔۔۔خیال رکھ لونگی اپنا۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں ہیں"

وہ شاید پہلی دفعہ انکے سامنے اتنی زبان کھول رہی تھی۔۔

"اچھا جائیں آپ۔۔۔۔"

وہ بلاآخر است اجازت دیتی بولی تھیں۔۔۔

انکی اجازت پہ وہ فورا باہر کی طرف بڑھی تھی ۔۔۔جبکہ تانیہ بیگم اسے دیکھتی رہ گئی تھیں۔۔۔

آلارم کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تھی--- --- موندی ہوِی آنکھیں کھولنے کے بعد اسنے پہلی نظر وال کلاک پہ ڈالی تھی جہاں دس بج رہے تھے ---

"اوو ابھی تو وقت ہے"

ضامن بیڈ پہ لیٹا ہوا سوچ کے خود سے ہی بولا تھا-- اسکی آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود بند سی ہورہی تھیں-- آنکھوں میں لال دوڑیے تھے جو اسکے رات دیر تک جاگنے کی چغلی کھا رہے تھے --حیام کو سوچتے سوچتے ہی نا جانے کب رات اسکی آنکھ لگی تھی-- اس نے رات ہی اسلاآباد جانے کا فیصلہ کر لیا تھا جب اسکی حیام سے کال پہ لڑائ ہو گئ تھی--اود جب ہی اسنے پہلی فرصت میں رات ہی پیکنگ بھی کر لی تھی----اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ حیام کے سارے گلے شکوے دور کر دیگا --وہ اس معاملے کو جتنا ہلکا لے رہا تھا -یہ اتنا ہی اس پہ بھاری پڑ رہا تھا --حیام اس سمجھنے کے بجائے مزید بد گمان ہورہی تھی اور رشتے کے بیچ آئی بدگمانیاں اسے برداشت نا تھیں--

مزہد نا سوچنے کا ارادہ کرکے وہ کمبل ہٹا کے اٹھتا ہے--وائٹ بنیان اور بلیک ٹراوزر میں اسکا کسرتی جسم کافی نمایاں ہورہا تھا---ٹانگیں بیڈ سے نیچے کرکء دو پٹی کی کالی چپل اپنے سفید

پاووں میں اڑسنے کے بعد وہ صوفے پہ رکھے گئے کپڑے جو اسنے رات کو ہی ڈیسائیڈ کرلیے تھے کہ کیا پہننا ہے--کپڑے لے کر وہ باتھ روم کی جانب بڑھ چکا تھا--

باتھ لینے کے بعد وقت کم ہونے کی وجہ سے ناشتے کا ارادہ ترک کرتے ہوے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوتا یے -- اسکے مضبوط ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے---جیل سے بالوں کو سیٹ کیا تھا--رسٹ میں رسٹ واچ پہن کر اسنے ایک نظر خود کے سراپے پہ-ڈالی تھی--بلیک جینز پہ بلیک ہالف سلیوز کی ہی ٹی شرٹ پہنے وہ ہینڈسم لگ رہا تھا--اسکا سفید رنگ کالے کپڑوں میں مزید ابھر رہا تھا--- مسکراتے ہوئے وہ اب فریگنینس اسپرے کررہا تھا--کام کرتے ہوئے بھی وہ حیام کی باتیں اور اسکے روٹھے ہوئے جملے زہن میں آرہے تھے---اسکا تصور اپنے پاس کرکے ایک پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ اسکا غصے سے پھولا ہوا چہرہ گمان کررہا تھا--- ---

My love after few hours i will be there ..And i will " . . hold you" in my arms and remove all your anger with my love ..my angel ..my only one .. ♡ ♡ ....your fears ,Your innocence yours tears your smile your body ..your eyes has made me crazy 😍 😍

"ہائے میں اور میری معصوم بیوی----- 😭😭

افف حیام تم مجھے پاگل کردوگی----------

تمہاری ناراضگی..

تمہارا روٹھنہ---

تمہارے غصے سے بھرے شکوے---

تمہارا بات کرتے کرتے رو جانا-----

کیسے میں خود کو بچا پاونگا تمہارے اس شر سے------"

شیشے میں خود کو دیکھتا ہوا وہ مستقل اسے سوچ رہا تھا---ہونٹوں پہ۔حسین مکسراہٹ اس بات کا پتہ دے رہی۔تھی کہ وہ کس قدر خوش ہے اور کتنا بے تاب ہے اس سے ملنے کے لیے--------خیر اپنی مکمل تیاری کا اطمینان کرکے اب وہ تیزی سے luggage آٹھاتا لیے اور سرخ رنگ ہی جیکٹ بازو پہ۔ڈال کر وہ موبائل اٹھاتا ہے---رات سے اب موبائل وہ ہاتھ میں لیتا ہے لیکن اب بھی چیک کرنے کے بجائے وہ آگے بڑھ جاتا ہے-- جاتے ہوئے اسے کچھ عجیب سا محسوس ہواتھا لیکن وہ اسے نظر انداز کرتے ہوے اپنی منزل پہ روانہ ہوتا ہے ---جہاں اس کیلیے قسمت نے ایک سرپرایز رکھا ہوا ہے -------

---

حیام آہستہ آہستہ اپنے قدموں کو آگے بڑھاتے یونی میں داخل ہوتی ہے --پنک کلر کے پرنٹڈ سوٹ پہنے اپنے وجود کو بلیک شال سے ڈھانکے -- بہت کیوٹ لگ رہی تھی----
سامنے اسے اسکی کلاس فیلو (زمل) جس سے اسی اتنی خاص دوستی تو نہیں ہے لیکن اچھی بات چیت تھی جس سے اکثر وہ اپنی پڑھائ کے معاملات ڈسکس کر لیتی ہے --- بیٹھی نظر آتی ہے -- حیام بھی اسکی طرف اپنے قدموں کو بڑھاتی ہے --اور وہ بھی اسے دیکھ لیتی ہے

Hy hayam ....how are you? ....how did u come؟

زمل کی چہکتی ہوئ آواز اسکے کانوں میں پڑتی ہے

-- ہاے میں ٹھیک تم سناٶ

حیام اسے جواب دیتی ہے --اج کی کلاس کینسل ہوگی ہے جبھی میں یہاں ہوں --اور وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو جاتی ہیں -- حیام صبح کے اس خوشگوارموسم میں خود کو بہت فریش اوربہتر محسوس کر رہی ہوتی ہے ۔

برہان صبح صبح کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا ہوتا ہے۔۔۔ایک بار پھر وہ ضامن کو فون کالز ٹرائے کررہا تھا۔۔لیکن اسکا فون مستقل آف جارہا تھا۔۔ ابھی وہ بیڈ پہ بیٹھتا ہی ہے کہ ماریہ کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرتی ہے۔۔

برہان ناشتہ

۔۔۔ماریہ پھر سے کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش میں کمرے میں داخل ہوتی ہے اور برہان کے پاس آکر کہتی ہے ۔۔

برہان ناشتہ ۔۔۔"

برہان اسکی آواز اور موجودگی کو اگنور پہ اگنور کررہا تھا جبکہ وہ بار بار اسکے سامنے آرہی تھی اور مخاطب کرنا وہ بلکل نا بھول رہی تھی۔۔ وہ غصہ پیتے ہوئے اسکے ہاتھ سے ناشتے کے ٹرے لے کر سائڈ پہ رکھتا ہے ۔۔۔آج اسنے آفس جانے کا ارادہ بھی ملتوی کردیتا لیے ۔۔۔اسکے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی ۔۔اور ماریہ کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر اسے سخت چڑ ہوتی ہے

۔۔۔

"لے لیا ناشتہ اب جاو یہاں سے"

برہان اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھتا ہے ۔۔انداز ایسا تھا جیسے کہا ہو کہ اپنی شکل گم کرو ۔۔

بر----ہا--ن وہ مجھے ---

--ابھی اسکی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ برہان چلایا تھا----

جاوں یہاں سے ماریہ---- ۔ اتنی زور سے کہتا ہے کہ وہ اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھے سے اٹھ جاتی ہے اور اس سے دور کھڑی ہوجاتی ہے--

ایک تو ضامن سے رابطہ نہیں ہو رہا ہوتا اوپر سے ماریہ اسے مزید زچ کر رہی تھی اسکی شکل دیکھنے کا بھی وہ روادار نا تھا --ماریہ نو لفٹ پا کر وہاں سے چلی جاتی ہے---- ناشتے کی ٹرے میں رکھے پراٹھے کی بھینی بھینی خوشبو اور اسٹیم قیمے کی پلیٹ دیکھ کر وہ ناچاہتے ہوئے بھی ناشتے کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے ----ویسے بھی رات کو وہ کچھ نا کھا سکا تھا ٹینشن اتنی تھی کہ اسے سکون ہی نا مل رہا تھا اور اب کھانا دیکھ کر اسکی بھوک چمکی تھی. .

"کہیں اس لڑکی نے اس میں کچھ ملایا تو نہیں-----

پراٹھے کا نوالہ توڑ کر اسنے واپس رکھا تھا--

"جو اپنی بہن جیسی کزن کے ساتھ اتنا کچھ کرسکتی ہے--ایک غیر آدمی کے ساتھ مل۔ سکتی ہے---مجھے راستے سے ہٹانے کے لیے ناجانے مجھے زہر سے ملا کچھ کھلانا نا چاہتی ہو ویسے ہی کل سے وہ بار بار "برہان ناشتہ--- برہان کھانا--- برہان چائے---کے ڈائلاگز بول رہی ہے"

خود سے کہتا وہ ناشتہ پرے کرچکا تھا۔۔۔

ّوہ اس وقت اسلاماباد ائرپورٹ پہ تھا۔۔آنکھوں پہ گلاسس لگاے ادھر ادھر سے وہ بے پروا اپنے موبائل میں جکھا ہوا تھا۔۔رات کے بعد وہ اب موبائل یوز کررہا تھا۔۔۔ ہر آنے جانے والے کی نظر اسے پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"کیا میں آج زیادہ تیار ہوگیا ہوں۔۔۔۔۔"

۔۔وہ لگ ہی اتنا جاذب لگ رہا تھا۔۔خود سے بول کر وہ مسکرایا تھا۔۔۔

اپنے فون پہ لاتعداد ان نون نمبر سے مسڈکالز دیکھ کر اسکی مسکراہٹ ایک دم رکتی ہے اور وہ ٹھٹھکتا ہے ۔۔"کون ہے جو مجھے اتنا یاد کررہا ہے وہ بھی رات سے"

کچھ سوچ کر کیب کی تلاش میں چلتے ہوے ادھر ادھر نظریں دوڑاتا اس نمبر پہ کال بیک کرتا ہے۔۔۔جسے دوسرے ہی بیل پہ وصول کر لیا جاتا ہے گویا اسی کا انتظار ہو۔۔۔

"ہیلو ضامن میں برہان بات کر رہا ہوں ۔۔۔پلز کال کٹ نہیں کرنا مجھے تم سے حیام کے بارے میں بہت ضروری بات کرنی ہے ۔۔۔۔"

حیام کے نام پر اسکے چلتے چلتے قدم رکے تھے--اپنی بیوی کا نام کسی دوسرے مرد کی زبان سے سن کر اسکی ماتھے پہ لکیریں پھیلی تھیں---

"--خبردار جو حیام کا نام اپنی زبان سے لیا ----دو منٹ ہے تمہارے پاس کہو کیا کہنا ہے "

غصے سے کہتا وہ احسان کرنے والے انداز میں کہتا ہے--اسکی آواز دبی ہوئی ضرور تھی لیکن لہجہ ضرور سخت تھا---

برہان اسے شروع سے لیکر اب تک ساری بات بتاتا ہے کس طرح سے وہ غلط فہمی کا شکار ہوا تھا حیام سے اپنی شادی کے وقت--- سلمان کے ارادے بتاتا ہے ---"

"اور ضامن پلز میری بات غور سے سنو --- تم پلش حیام کے پاس جاو اسے خطرہ ہے سلمان سے اسکے ارادے ٹھیک نہیں ہیں --تمہاری ضرورت ہے اسے تم اسکے بہترین محافظ بن سکتے ہو--تمہیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ---مجھے جب سے اسکے بارے میں معلوم ہوا ہے ---جب سے تم سے رابطہ کرنے میں تگو دو ہوں --اپنا اور حیام کا خیال رکھنا"""

برہان سے جتنا ہو سکا تھا اتنا اسے باور کردیا تھا۔

"برہان صاحب ، اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی بیوی حیام سے اتنا لاپرواہ ہوں تو بے فکر ایسا کچھ نہیں ہے---وہ میری زمہ داری ہے اس پہ رکھنے والی ہر بری اور اچھی نظر کے بارے میں علم رکھتا ہوں--"

"بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ مجھے باور کرادیا-------"

"سی یو لیٹر--------"

انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر ضامن نے کرارہ جواب برہان کو دیا تھا--کچھ تو بدلہ لینا تھا اسنے اپنی بیوی کی طرف سے---------بات پوری کرکے وہ رابطہ منقطع کرچکا تھا---لیکن برہان کے سامنے وہ روڈ سا ہوگیا تھا جبکہ وہ اسکو پہچانتا تھا جانتا تھا کہ وہ اچھا لڑکا ہے---اسکے سامنے وہ سخت ہی رہنا چاہتا تھا---برہان کی بات کو وہ بلکل ہلکا نا لے سکتا تھا--اسکی باتوں سے اسکے ماتھے پہ سوچ کی لکیریں ابھری تھیں-------

-

ضامن کے اس قدر سفاک لہجے کو سن کر برہان کا تو دماغ گھوم گیا تھا ۔

"کتنا مین شخص ہے یہ------

میں کونسا لے کے بھاگ رہا ہوں تمہاری بیوی کو----جو اس قدر غرور کررہے---یہ کیوں بھول گیا ہے کہ میں نے چھوڑا تب ہی وہ اس کے پاس آئی----جاہل انسان---"

"کبھی کبھی تو نیکی ہی گلے میں پڑ جاتی ہے-----"

وہ ضامن کی کال کے بعد غصے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا-----تب ہی بیڈ کے پاس پڑے تکیے پہ رکھا فون بج اٹھا ہے---فون کی آواز سن کر ماریہ ڈریسنگ روم سے کمرے میں داخل ہوئی تھی لیکن برہان کو کمرے میں موجود دیکھ کر ایکدم گھبرا گئی تھی-----

فون ایک بار بجتے بجتے بند ہوگیا تھا---اسنے پل بھر برہان کو دیکھا تھا جس کا چہرہ سرخ ہورہا تھا---برہان نے اپنی نظریں اسکی طرف سے پھیری تھیں-----اسی اثنا میں اسکا فون دوبارہ بجنے لگا تھا----

"ریسیو یور کال کانٹڈلی----"

بار نار بجتے فون کو دیکھ کر برہان اس پہ ڈھاڑا تھا -----وہ پہلے ہی غصے میں تھا اور ماریہ کی شکل اسے مزید غصہ دلا گئی تھی جبکہ فون کی رنگ بیل ن ء اسکے سر میں درد کردیا تھا---

اسکی آواز سن کر وہ جلدی سے بیڈ کی طرف بھاگی تھی------لیکن فون پہ جگمگاتا نمبر دیکھ کر تو اسکے ایکدم طوطے اڑ گئے تھے----فون اسکے ہاتھ سے اچھل کر بیڈ پہ گرا تھا---برہان

کی نظروں سے یہ منظر چھپا نا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ماریہ کے چہرے پہ پھیلتا خوف دیکھ کر وہ اسکے قریب آیا تھا اور فون اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ریسیو کیوں "
فون پہ جگمگاتا نام دیکھ کر وہ بولتے بولتے رکا تھا اسکی بات زبان پہ ہی رہ گئی تھی ۔۔۔

"واٹ از دز ماریہ ۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم حد سے پار ہوا تھا۔۔۔

"م۔۔مج۔۔مجھے کی۔۔۔کچھ نہیں پت۔۔پتہ ب۔۔برہان۔۔۔۔"
اسکی زبان کو جیسے تالہ لگ گیا تھا۔۔۔ماریہ نے فون پہ کال کرنے والے شخص کو کوسا تھا ۔۔کہاں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔

"بات کروگی تم اور اگر نہیں کی بات تو میں تمہیں ابھی زندہ یہاں اس کمرے میں ختم کردونگا۔۔۔"

اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔ماریہ نے بامشکل گردن ہاں میں ملائی تھی ۔۔

فون پہ آنے والی واٹس ایپ کال سلمان کی تھی۔۔۔۔

"ہیلو ؟

برہان نے فون اسپیکر پہ کیا تھا اور اپنے ہاتھ میں رکھا تھا جبکہ ماریہ برہان کی آنکھوں کے اشارے سے بامشکل ہیل ہیلو ہی بول پائی تھی--

"ماریہ---

سوچا تھا کہ تمہیں پھر پریشان کرونگا اور تمہاری زندگی اجیرن کردونگا لیکن پھر وہ ہی سب یار آگیا جو جو تم نے میرے لیے کیا تھا--تمہاری ایک غلطی کے پیچھے میں وہ سب کچھ نا بھلا سکتا تھا-- بہرحال تمہارے شوہر کو میں نے جو بتایا اسکے لیے مجھے معاف نا بھی کرو تو خیر ہے اتنا تو میرا حق بنتا تھا آخر تم نے مجھے زچ ہی اتنا کرکے رکھ دیا تھا---وہ کہتے ہیں نا کہ لڑکیوں کو ہمیشہ نیچا ہو کر چلنا چاہیے لیکن تم اس وقت سے میرے سر پہ چڑھ رہی تھیں----کہنا یہ تھا کہ حیام کو لے کر میں یورپ جارہا ہوں آج رات کی فلائیٹ سے-- فائنلی میں اپنی زندگی شروع کرونگا آج رات سے ہی------ تھینکس ماریہ----"

وہ ایک ہی ٹون میں آہستہ آہستہ بولتا چلا گیا تھا جبکہ ماریہ نے آنکھیں بند کیے اس بہت مشکل سے سنا تھا دوسری طرف برہان کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں---

"حیام کدھر ہے"

برہان نے تیزی سے ماریہ کا کندھا ہلایا تھا اور ماریہ کے کان میں اتنی آہستہ سے کہا تھا کہ صرف وہ ہی سن سکتی تھی.

"س---سلمان-----حیام تمہارے پاس آگئی کیا-- کس طرح ایپروچ کیا اسے---گڈ لک فار یور فیوچر"

وہ برہان کی سرخ آنکھوں سے گھبرا کر اسکے اشارے میں کہے گئے لفظوں کو بول سکی تھی--

"ہاں وہ کچھ دیر میں میرے ساتھ ہی ہوگی-----"

"تم جانتے ہو نا اسکا شوہر بہت بہت تیز ہے--کیا کیا ہے اب تم نے؟"

وہ مزید بولی تھی---

"میں پک کروارہا ہوں اگلے کچھ لمحوں میں حیام کو اسکی یونی سے-----اور تم جانتی ہو نا میں کتنا شاطر ہوں"

وہ ہنسا تھا--

"اچھا میں فون رکھتا ہوں اب"
کال ڈسکنیکٹ ہوئی تھی---

برہان نے ماریہ کا پکڑا ہوا بازو چھوڑا تھا اور اسے بیڈ پہ دھکہ دیا تھا۔

"کیا تھا یہ سب ماریہ---- تم مجھ سے بار بار جھوٹ کہتی رہیں---------دو رات پہلے بھی تم نے یہ ہی کہا کہ وہ جھوٹا ہے اور تم سچی ہو---شکر یہ کہ میں تمہارا یقین نا کرسکا تمہاری اس حسین شکل کے پیچھے بہت برا روپ ہے تمہارا----"

اسے ماریہ سے گھن آرہی تھی---مزید وہ جاننے کے لیے اسکا واٹس ایپ آن کرچکا تھا ------سلمان کی چیٹ ڈھونڈ کے اب وہ چیٹ پڑھ رہا تھا---ماریہ ایکدم اچک کے اسکے پاس آئی تھی---

"برہان اور کچھ نہیں کرو پلیز"
وہ اس سے اپنا موبائل جھپٹ رہی تھی لیکن برہان نے اپنا ہاتھ ہوا میں کیا تھا---

"شٹ اپ ماریہ----------دیکھنے دو مجھے اگر اتنا ہی ڈر تھا تو کیوں سیو ہے سب"
وہ چیٹس کو پڑھ بھی رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسنے ماریہ کو قابو کیا ہوا تھا---اسکی آنکھیں ایکدم مزید حیرت سے پھیلی تھیں۔۔

"حیام کی آنے والی پکچرز دیکھ کر اسکی چلتی ہوئی انگلیاں رکی تھیں۔۔۔۔۔۔حیام کی ڈھیڑوں بھیجی گئیں دیگر عجیب زاویوں کی پکچرز دیکھ کر اسکا زہن آج سے تین مہینے پہلے اپنی بارات کی رات کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔اسکے دماغ کا میٹر تو تب گھوما تھا جب سلمان کی طرف سے واپس آئی ہوئی حیام اور سلمان کی پکچرز اسکے سامنے آئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔"

"ماریہ۔۔۔۔اسکی آنکھیں شرم سے جھک گئیں تھی۔۔۔

اتنی غلط چیزیں ماریہ"

تم کیا سچ میں میری کزن ہو۔۔۔تم ہمارا خون تو نہیں ہوسکتیں"

وہ اس سے دو قدم دور کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔۔

"ب۔۔برہان۔۔س۔۔سوری

میں نے ۔۔۔۔بھرو۔۔سہ کرو میرا"

وہ ڈرتے ڈرتے اسکے پاس آئی تھی۔۔

وہ غصے سے اسکا ہاتھ تھام کر بیڈروم سے باہر لے آیا تھا اور سیڑھیوں سے کھینچتاہوا ڈرائنگ روم سے بیرونی گیٹ کی طرف لے گیا تھا۔

"میں اپنے گھر سے اپنی زندگی اس رشتے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہیں آزار کرتا ہوں۔۔۔تمہیں طلا**دیتا ہوں، ****دیتا ہوں ۔۔۔اور ****دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ کار پورچ میں چھوڑ کر اپنے حوش و حواس میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

"برہان۔۔۔
ماریہ چلائی تھی۔۔۔جبکہ آرزو بیگم جو تیزی سے انکے پیچھے آرہی تھیں۔۔انکے قدم دروازے پہ ہی ٹھہر گئے تھے اپنے بیٹے کی اس حرکت کو سن کر تو وہ بے ہوش ہونے کو تھیں۔۔۔

"ی
برہان کیا کیا تم نے"
آرزو بیگم حیرت کی زیادتی سے بولی تھیں

"ماما یہ اس ہی لائق تھی۔۔اسکو یہاں سے باہر کردیں ورنہ میں باہر چلا جاونگا"
وہ الٹے قدموں گھر کے اندر کی طرف بڑھا تھا جبکہ آرزو بیگم اب ماریہ کے بولنے کے انتظار میں تھیں۔۔

کیپ میں بیٹھا وہ حیام کو مستقل کال ملارہا تھا لیکن اسکا نمبر آف جارہا تھا۔۔۔برہان کی بات سن کر وہ زرا پریشان سا ہوگیا تھا اور اب بے چینی اور گھبراہٹ اس پہ حاوی ہورہی تھی۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسکا موبائل ایک بار پھر بلنک کرنے لگا تھا۔۔۔

If hayam go to any uni ....then go there at once ...it seems something will bad happen , be careful han!

..Burhan#

موصول ہوا پیغام پڑھ کر وہ اور چونکا تھا۔۔۔پہلی فرصت میں اسنے ڈرائیور کو یونی جانے کا کہا تھا پہلے وہ گھر جارہا تھا لیکن اسے ایکدم یاد آیا تھا کہ حیام رات صبح جانے کی بات کررہی تھی۔۔

"کیا تم مجھے پک کرسکتی ہو وجیہہ؟*

اسنے ایک مسیج وجیہہ کو کیا تھا۔۔یونی وہ آ تو گئی تھی لیکن اب بور ہورہی تھی۔۔۔کلاسس ویسے بھی آف تھیں اور صبح وہ لڑ کے اور جزباتی ہو کر نکل تو گئی تھی لیکن اب اسے اپنی طبیعت اچھی محسوس نہیں ہورہی تھی۔۔

"ان آ میٹنگ۔۔۔
ایک گھنٹے بعد آسکونگی"

وجیہہ کا ٹیکسٹ پڑھ کے وہ منہ بنا گئی تھی۔۔۔اب ایک گھنٹہ بیٹھ کے تمہارا انتظار کروں۔۔۔

"میں خود چلی جاونگی کیپ سے یار"
تم میٹنگ اٹینڈ کرلو"

وہ ٹیکسٹ کرکے یونی سے باہر آگئی تھی۔۔۔۔۔

کیپ کی تلاش میں وہ روڈ پہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔دوپہر کا وقت تھا سارے پوائنٹس اپنے ٹائم پہ نکل چکے تھے جب کہ آدھی سے زیادہ یونی خالی ہوچکی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ زرا ہی دور آئی تھی۔۔۔۔اسکو یہاں اکیلے کھڑا ہونا بڑا عجیب لگ رہا تھا ڈر بھی اسے کچھ کچھ محسوس ہوا تھا۔۔۔دھوپ شدید تھی جس کی وجہ سے اسکا چہرہ پسینے سے شرابور ہوگیا تھا

۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے"
وہ زرا دور اور آئی تھی اور ایکدم خود پہ حملہ پا کر وہ بدک گئی تھی۔۔خود کو چھڑانے کے

ل ئی ے اس نے پورا زور لگایا لیکن مقابل کی گرفت بہت مضبوط تھی،وہ نازک سی لڑکی اس توانا مرد کے سامنے کچھ نہ تھی، وہ چاہتا تو ایک منٹ سے بھی کم وقت میں اسکا کام تمام کرسکتا تھا ....اسے اپنے اوپر ناز ہو رہا تھا کہ وہ کچھ بھی کرسکتا ہے، اپنا پلان کامیاب ہونے پر ایک کمینگی سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پہ تھی ----

---

"چھوڑو مجھے"

خود کو چھڑانے کے ل ئی ے اس نے پورا زور لگایا لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی،وہ نازک سی لڑکی اس توانا مرد کے سامنے کچھ نہ تھی، وہ چاہتا تو ایک منٹ سے بھی کم وقت میں اسکا کام تمام کرسکتا تھا ....اسے اپنے اوپر ناز ہو رہا تھا کہ وہ کچھ بھی کرسکتا ہے، اپنا پلان کامیاب ہونے پر ایک کمینگی سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پہ تھی ----

"آہ---------"

اتنی بے دردی سے اس نے حیام کو گاڑی کی بیک سیٹ پہ ڈالا تھا کہ وہ اسکی کمر کار کے دروازے کے ساتھ زور سے ٹچ ہوئی تھی کہ وہ ایکدم کراہ اٹھی تھی---اسکا بازو پہ لٹکا بیگ ایکد جھٹکے کی وجہ سے اسکے پیٹ پہ آلگا تھا---

"ضا---ضامن"

وہ ایکدم پیٹ پہ ہاتھ رکھ کے زور سے چلائی تھی ۔۔ساتھ ہی ساتھ اسکی آنکھوں سے آنسو جھلملانے لگے تھے۔۔۔۔

"یس سر"

"ڈن Done"

کانوں پہ لگے بلو توتھ کی مدد سے اسنے جواب آگے پہنچایا تھا۔۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ سے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔۔

"کہاں لے کے جارہے ہو مجھے"

وہ روتے ہوئے بھی لہجہ مضبوط بنائے تیز آواز میں بولی تھی ۔۔۔

"روکو گاڑی۔۔۔۔"

ہوا میں تیز اڑتی گاڑی کو وہ دیکھ کے بولی تھی وہ گاڑی اس قدر تیزی سے چلارہا تھا کہ وہ ایک جگہ سیٹ ہو کے نا بیٹھ سکی تھی۔۔بار بار اسے جھٹکے لگ رہے تھے۔۔ایک دفعہ تو اسکا منہ فرنٹ سیٹ کے بیک پہ جاکے لگا تھا.

"چپ کرکے بیٹھو"

آدمی فرنٹ شیشے سے دیکھتا اسے بددلی سے بولا تھا۔۔رفتار اسنے مزید تیز کی تھی.

یونی ورسٹی کے گیٹ پہ اتر کے وہ کیپ سے باہر نکلا تھا۔۔

"تم یہاں ٹھہرو ، میں آتا ہوں واپس"

وہ ڈرائیور کو کہہ کر آگے بڑھا تھا۔۔۔ابھی وہ آگے اور گیا ہی تھا کہ نسوانی چیخ پہ اسکا چہرہ مڑا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔سامنے کھڑی بلیک کرولا پہ اسکی نظر پڑی ہی تھی کہ وہ گاڑی ایکدم غائب سی ہوگئی تھی۔۔۔وہ گاڑی اسکے پاس سے ہی گزری تھی۔۔۔اندر سے آتی نسوانی آواز کو پہچاننے میں اسے لمحہ بھی نا لگا تھا۔۔وہ اگلے قدموں اس گاڑی کے پیچھے بری طرح بھاگا تھا لیکن پھر وہ جلدی سے کیپ میں جا بیٹھا تھا۔۔

"جلدی چلاو گاڑی۔۔

ب ۔۔بلکہ بھگاو۔۔۔۔۔

ضامن کیپ کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کے ڈرائیور سے تیز آواز میں بولا تھا۔ ۔ ۔۔جھٹکے سے ایکدم گاڑی اسٹارٹ ہوئی تھی۔۔

"یار اس بلیک کرولا کا پیچھا کرو۔۔۔جلدی کرو"

وہ ڈرائیور سے کہتا گاڑی پہ بھی نظر رکھا ہوا تھا.

ابھی وہ تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ ٹریفک جام دیکھ کے اسے غصے اور پریشانی نے آ گھیرا تھا۔

"ڈیمن شٹ۔۔۔کسی طرح نکالو گاڑی کو۔۔۔مجھے نظر نہیں آرہی اب بلیک کرولا۔۔۔"

وہ ڈرائیور سے بولا تھا۔۔

"صاحب۔۔۔کیسے نکالوں۔۔۔آپکو نظر نہیں آتا سگنل ہے ابھی۔۔کس طرح بڑھاوں آگے"

اور ابھی ویلے بھی وقت گے گا۔۔۔۔"

گاڑیوں کا رش بے حد تھا۔۔۔وہ سامنے اور اردگرد کھڑی گاڑیوں کو مددنظر رکھتا ہوا ضامن سے بولا تھا۔

"وٹ ڈا ہیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت وقت لگ جائے گا ایلے تو"

خیر تم یہ رکھو"

اس سے مزید ایلے بیٹھ کر سگنل کھلنے کا انتظار نہیں کرنا تھا۔۔اور ایسا کرلیتا تو شاید بہت دیر ہوجاتی۔۔۔۔۔جیب میں سے والٹ نکال کے کچھ پیسے ڈیش بورڈ پہ رکھے تھے اور خود اپنا ہینڈ کیری بیگ لے کر گاڑی سے اتر چکا تھا۔۔۔

گاڑیوں سے بچ بچا کے وہ بھاگا تھا۔۔۔اسکے پاس اپنی ٹرانسپورٹ بھی نہیں تھی جس کی وجہ سے اسے کسی کیپ یا لفٹ کا سہارا لینا پڑا تھا۔۔زرا دور نکل کے وہ رکا تھا۔۔۔۔۔بھاگتے ہوئے اسکا سانس بڑھ چکا تھا اور اب وہ ہانپ رہا تھا۔۔۔۔۔سیکنڈ کے لیے وہ کھڑا ہوا تھا۔۔۔تب ہی اسکے سامنے ایک گاڑی آ کے رکی تھی ۔۔۔۔

"کیا آپ کو لفٹ چاہیے"

گاڑی کے دروازے کا شیشہ نیچے ہوا تھا اور اس میں سے ایک نو عمر لڑکے نے ضامن کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"کیا تم دوگے"

ضامن ایکدم تیزی سے بولا تھا۔۔۔۔۔ضامن کو وہ لڑکا کسی یونی ورسٹی کا طالب علم لگا تھا۔۔گندمی رنگت کا وہ لڑکا سر اثبات میں ہلا کے ضامن کو اندر آنے کی اجازت دے چکا تھا۔۔۔۔۔تب وہ گھوم کے فرنٹ سیٹ کا دوڑ کھول کر بیٹھا تھا اور اپنا ہینڈ کیری اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔۔۔

"کہاں جانا ہے بھائی"

ضامن اس لڑکے سے کم ازکم آٹھ نو سال بڑا تھا۔۔اسے دیکھ کے وہ لڑکا بھائی ست ہی مخاطب کرگیا تھا۔۔

"یار سیدھا لے چلو ابھی تو مجھے بھی نہیں پتہ کہاں جانا ہے۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے بولا تھا کیونکہ بلیک کرولا اسکے ہاتھ اور نظروں سے کافی آگے نکل چکی تھی اس وقت اسے اپنا بیڈ لک لگا. تھا۔۔۔

پینٹ کی جیب سے اسنے اپنا فون نکالا تھا اور ٹیکسٹ کیے گۓ مسیج کو کال کی تھی ۔۔۔ایک کال۔۔دو کال پھر تیسری کال پہ کال پک کرلی گی تھی۔۔

"بولو ضامن"

برہان دوسری طرف سے اسکی کال دیکھ کے چونکا تھا. ۔بہرحال وہ اسے کافی مغرور سمجھتا تھا۔۔

"ایک فیور چاہیے۔۔۔"

وہ برہان سے بولا تھا۔۔

"میری ایک کال ملا سکتے ہو لڑکے پلیز۔۔کیا تمہارے پاس فون ہے"

اسنے اپنا فون کان سے لگائے دوسرا جملہ کار ڈرائیو کرتے ہوئے لڑکے سے بولا تھا.

"شیور"

اس لڑکے نے فوراً اپنا فون ڈیش بورڈ سے اٹھایا تھا۔۔

"کیسا فیور چاہیے تمہیں ضامن۔۔بولو"

برہان نے کہا تھا۔۔

"نمبر ڈائل کرو۔۔۔۔۔تم"

اس لڑکے نے جب فون لاک کھول کے ضامن کی طرف دیکھا تو ضامن نے کہا تھا۔۔

"زیرو ، تھری ، تھری ،سکس، فائیو ، فار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے منہ سے جلدی سے اسے نمبر نوٹ داون کروایا تھا۔تب لڑکے نے اس نمبر پہ کال کی تھی اور فون ضامن کو تھمایا تھا۔۔

"برہان جو جو ڈیٹیل اور مسیج تم مجھے پہنچارہے ہو کیا تم بتاسکتے ہو کہ یہ سب کیسے تمہیں پتہ لگا*

وہ ایک کان پہ اپنا فون لگائے برہان سے بات کررہا تھا جب کہ دوسرے کان پہ اس لڑکے کا فون لگایا ہوا تھا جس سے دوسرے نمبر پہ بیل جارہی تھی ۔

"ہاں، کیونکہ مجھے خود اس بندے نے بتایا ہے کال کرکے۔۔۔میں تم سے جھوٹ نہیں بول رہا ضامن۔۔۔سریس پلیز۔۔۔۔جھوٹا نہیں ہوں میں*

برہان جیسے اسے صفائی دے رہاتھا۔۔

"تو میرے بھائی وہ نمبر جس نمبر سے تمہیں یہ سب معلوم ہوا وہ نمبر سینڈ کرو دو سیکنڈ ہے تمہارے پاس، جلدی سینڈ کرو"

وہ جلدی سے کہہ کر فون کاٹ چکا تھا ۔۔کیونکہ دوسرے فون پہ لگی کال اب اٹھالی گئی تھی اور وہ ایک وقت میں ایک ہی بندے سے بات کرسکتا تھا۔۔

"دارم۔۔۔۔۔آر یو دئر۔۔۔۔ضامن اسپیکنگ۔۔۔۔۔۔"
اسنے کال دارم کو ملوائی تھی۔۔

"ضامن۔۔۔۔۔تمہارا فون کہاں ہے*

دارم فوراً بولا تھا۔۔

"سب چھوڑو۔۔۔بس تمہیں ایک نمبر سینڈ کررہا ہوں۔۔۔۔۔۔تم اسکو ٹریس کروا کے لوکیشن بتاو مجھے۔۔۔پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس بس۔۔۔پانچ منٹ*

"پانچ منٹ۔۔۔کیا ہوگیا ہے ضامن"

دارم کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔بائے۔۔"

فون بند کرکے اس نے غصے سے سامنے دیکھا تھا۔ ایک منٹ بعد ہی اسے پھر ایک میسج موصول ہوا تھا۔۔۔۔اپنے مطلب کا میسج دیکھ کر اسنے وہ ہی میسج دارم کو فارورڈ کیا تھا جس میں ایک نمبر لکھا ہوا تھا۔۔

"تھینکس بیٹا"

اسنے اس لڑکے کا فون اسے واپس کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"خیر ہے بھائی۔۔۔آپ پریشان لگ رہے ہیں خیریت تو ہے"

وہ اسکے تیزی سے چلتے دماغ اور ہاتھوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اور اب تو وہ چونک کے ایک دم چیخا تھا۔۔۔۔

"یہ --یہ کیا کررہے ہیں"

"تم بے فکر رہو، تمہیں کچھ نہیں کررہا"

جب اسنے ہاتھ اپنے ہینڈ کیری میں ڈالے اور اپنی مخصوص پسٹل باہر نکالی تو وہ لڑکا ڈر چکا تھا ایکدم وہ چیخا تھا---ضامن نے وہ پسٹل نکال کے اپنی سرخ جیکٹ کی اندر بنی خفیہ جیب میں ڈالی تھی اور اسکو تسلی دیتے ہوئے مسکرایا تھا--

"آ---آپ مشکوک لگ رہے ہیں-------

آ--آپ اتریں پلیز*

وہ لڑکا واقعی ڈر چکا تھا---

"یار کچھ نہیں ہورہا بس تم مجھے میری منزل تک پہنچا دو------ابھی لوکیشن پتہ چلتی ہی ہوگی"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ مارتا ہوا بولا تھا--پہلے کی نسبت وہ کافی پرسکون سا ہوگیا تھا--ساتھ ہی اسنے وجیہہ کو ساری صورتحال سے اگاہ بھی کردیا تھا--

---

"یہ کیا حولیہ بنا رکھا ہے ماریہ---یہ کس کے ساتھ تم آئی ہو اور تمہارا دوپٹہ کہاں ہے*

وہ جیسے ہی اپنے گھر میں داخل ہوئی تھی ویسے ہی انیلہ بیگم اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے تڑپتے ہوئے بولی تھیں۔۔

"بیٹھنے دیں مجھے خدا کے لیے"

وہ اتنے سارے سوالوں کے ساتھ جھنجنا گئی تھی۔۔۔

"ماریہ۔۔۔کیا ہوا ہے *

وہ اسے صوفے پہ بٹھا کر خود اسکے سامنے بیٹھی تھیں۔۔

"جیسا آپ نے کہا تھا نا ویسا ہی ہوگیا ہے ماما۔۔۔
برہان نے دے دی ہے ڈائیورس مجھے۔۔۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے بولی تھی۔۔

"کیا۔۔۔کہہ رہی ہو تم۔۔۔
ہوش میں تو ہو۔۔۔۔!"

"جی ماما میں ہوش میں ہوں۔۔۔۔۔اور مجھ سے مزید کچھ نا پوچھیں آپ۔۔۔۔*

وہ ایکدم جھٹکے سے اٹھی تھی اور بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔

"ماریہ---

بیٹا----سنو--

انیلہ بیگم اسکے پیچھے بھاگی تھیں----

بیڈ پہ اوندھی پڑی وہ ابھی اپنی قسمت پہ رو ہی رہی تھی----کہ ایکدم دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی--کمرہ میں ہر طرف اندھیرہ تھا یا ساری لائٹس آف تھیں---جس طرح وہ بندہ اسے چھوڑ کر گیا تھا اسی طرح سے وہ بیڈ پہ پڑی رو رہی تھی---اسکا دماغ بلکل ماوف ہوچکا تھا کہ اسکے ساتھ ہوا کیا تھا--

دروازے کے کھلنے کی آواز پہ وہ الٹی سے سیدھی ہوکے لیٹی تھی---اوع لیٹنے سے اٹھنے کی کوشش کی تھی----اسکی کمر میں شدید درد ہورہا تھا جیسے ابھی کچھ نا کیا گیا تو وہ شدت درد کے مارے مر جائے گی--اپنے جسم کے ہر حصے میں اسے ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئی تھیں--حیام نے نظریں سامنے دھندلے ہوئے منظر پہ ڈالی تھیں--

"کک---کون ہے"

اسکی دبی دبی آواز باہر آئی تھی----

ایکدم ہی کمرے میں لگے سارے فنوس اور لائٹس روشن ہوئی تھیں۔۔

"حیام مائے لو۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا اسکی طرف آرہا تھا۔۔۔جبکہ حیام کی ایک زور دار چیخ پر اسکے قدم تھمے تھے۔۔۔۔۔۔

"ق۔ ۔۔۔۔قر۔۔۔قریب نہیں آ۔۔۔آنا۔۔۔۔"

وہ سر نفی میں ہلاتی ہاتھ بیڈ پہ جمائے پیچھے کو سرکی تھی۔۔اور بیڈ کراون سے جا لگی تھی۔۔۔

"تمہیں یہاں تم سے دور رہنے کے لیے تھوڑی بلایا ہے مائے لو۔۔۔۔"

وہ ہنستا ہوا مزید آگے بڑھا تھا۔۔

"نہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔*

وہ روتے ہوئے زور سے چیخی تھی۔۔اسکا بھیانک چہرہ ایک بار پھر سامنے دیکھ کر وہ سب کچھ کھو دینے کو تھی۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے آج سب ختم ہوجائے گا۔۔۔

سلمان اسکی چھوڑی ہوئی جگہ پہ بیڈ کے بیچ میں بیٹھ گیا تھا۔۔

"تمہارا بہت انتظار کیا ہے میری جان۔۔
تمہیں اپنے سامنے دیکھنے کے لیے ناجانے کیا کیا کردیا ہے میں نے۔۔

دن ایک کیا ہے رات ایک کی ہے--

کیا میری ساری محنت ایسی ہی رائیگاں جاے گی--

یہ تو نہیں ہوسکتا نا---

تمہیں تو آج اپنے ساتھ اپنی زندگی میں شامل کرنا ہے. "

وہ اسکو سر تا پا غور سے دیکھتا ہوا بولا تھا--

"پاس آو----------

بیڈ کراون سے چپکی گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے چہرہ چھپائے وہ صرف سن رہی تھی---اسکے دل کی ڈھڑکن کافی حد تک بڑھ چکی تھی--اسکے حسین چہرے پہ خوف کا سایہ وعکس نمایاں تھا--سلمان کے کہے گئے گھٹیا لفظوں اور جملوں کو سن کر اسکا دل کٹ کے رہ گیا تھا--

"پاس آو-------"

ایکبار پھر دہرایا گیا تھا--لیکن حیام نے ہلنے کی بھی کوشش نا کی تھی بلکہ خود کو اور مضبوطی سے تھام لیا تھا--

"حیام"

اب کی بار آواز اونچی تھی کہ وہ ایکدم اچھل پڑی تھی---چہرہ اوپر کو اٹھا تھا-----

اب کی بار وہ اسے حکم دینے کے بجائے خود اسکے قریب بیڈ کے کراون کے پاس آگیا تھا۔۔اسکو قریب پاکر حیام ایکدم دور کھسکی تھی ۔

"آ۔۔۔آ۔۔۔ نہیں یار پلیز۔۔۔۔۔

حیام کے ہاتھ اسنے اپنے سخت ہاتھوں میں لیے تھے۔۔وہ ایکدم تڑپی تھی ۔۔۔۔
وہ شاید پہلی بار اسکو اتنی قریب سے دیکھ رہا تھا۔۔
جھیل جیسی بڑی بڑی آنسوؤں سے بھری آنکھیں۔۔۔
ستواں ناک میں چمکتی لونگ۔۔۔۔جو اسکے چہرے کی خوبصورتی کو مزید دلکش بنارہی تھی۔۔۔
سرخ لرزتے گدازہونٹ ۔۔۔۔
اسکے سرخ ہونٹوں کو دیکھ کے وہ خود پہ قابو نا کرسکا تھا۔۔اپنے دل کی مدت پرانی خواہش پر لبیک کہتا وہ اسکے چہرے پہ جھکا تھا۔۔۔۔۔

"ہٹو دور گھٹیا آدمی"

اپنا پاوں ناجانے اسنے کیسے اٹھایا تھا اور سلمان کے پیٹ میں دے مارا تھا۔۔۔اس اچانک افتاد پہ فوراً اچھل کے پیچھے کو گرا تھا۔۔یہ ہی لمحہ تھا کہ حیام ڈوپٹہ صحیح کرتی بیڈ سے اٹھی تھی اور بھاگتی ہوئی کمرے کے دروازے پہ جاکے لپکی تھی۔۔اسکا لرزتا ہوا ہاتھ ہینڈل کی طرف گھوما تھا۔۔۔

"حیام----

واٹس رانگ وڈ یو--؟

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی بھی-----"

وہ پلٹ کر بھاگتا ہوا دوسرے ہی لمحے اسکے پاس پہنچا تھا اور اسکی کلائی بہت بے دردی سے تھامی تھی کہ اسکی کلائی میں کھنکتی چوڑیاں ٹوٹی تھیں----

"چ--چھوڑو مجھے---

اسکے آنسو رفتاری سے اسکے گال پہ پھیلے تھے---لیکن سلمان اسے بے دردی سے گھسیٹتا ہوا اسے بیڈ تک لایا تھا اور ایک ہی جھٹکے سے اسے بیڈ پہ پھینکا تھا---

"آ----ہ----ضامن--------

پلیز-----

س------سی--سیو می---"

وہ درد سے روئی تھی---اسنے اسے اس بے دردی سے بیڈ پہ پھینکا تھا جیسے کوئی چیز ہو-----اپنے دونوں ہاتھ وہ پیٹ پہ رکھ کے بری طرح روئی تھی---------آنکھوں سے نکلتے آنسو اب بیڈ کی چادر بھگو رہے تھے--

"کیوں مجھ پہ ظلم کررہی ہو میری جان----
اتنی خوبصورت آنکھوں ---کو مت دو آنسو--
نہیں کرو اپنے ان حسین لبوں پہ ظلم-------

وہ خود بھی ایکدم اچھل کر بیڈ پہ اسکے پاس آبیٹھا تھا-----اور ایک ہاتھ اسکے کندھے کے پاس رکھ کر اس پہ جھکا تھا---اسکی نظر اسکی سرخ آنکھوں سے ہوتی لرزتے ہوئے سرخ ہونٹوں پہ ٹھر گئی تھی--

وہ ایک بار پھر دل کی خواہش اور پرانی تمنا کی آواز پہ ہامی بھرتا اسکے چہرے کے قریب جھکا تھا----

"مم--میں بیوی ہوں کسی کی----معاف کردو مجھے----"

وہ اپنے ہاتھ پیٹ پہ سے ہٹاتی اب چہرے پہ رکھتے ہوئے تڑپتے ہوئے بولی تھی. ---

"افسوس ----"
لیکن کسی کو کیا فرق پڑتا ہے *

اسکے گلے میں جھولتی چین پہ اسکی نظر پڑی تھی اور اب اسکا ہاتھ اسکے ڈوپٹے پہ گیا تھا۔۔۔ڈوپٹہ گردن سے ہٹا کر اسنے اسکی چین کو ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔اسکے غلیظ ہاتھوں کا لمس گردن پہ محسوس کرکے وہ ضبط سے آنکھیں میچ گئی تھی۔

"آئے لو یو حیام۔۔۔لو یو سو مچ"

وہ اس پہ جھکا ہی ہوا تھا کہ ایکدم دروازے کھلنے کی آواز پہ بدمزہ ہوا تھا۔۔

"کیا ہے پورے سین کی تم نے دھجیاں اڑا دی ہیں۔۔۔کس سے پوچھ کر آئے ہو یہاں"

وہ نخوت سے کہتا اسنے گردن موڑی تھی اور پیچھے دیکھا تھا۔۔وہ سمجھا تھا کہ شاید اسکا ہی کوئی بندہ اسے کسی کام کے لیے بلانے آیا ہے لیکن کسی غیر شخص کو دیکھ کر وہ سیدھا ہوا تھا اور دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے شخص کو اسنے بری اور غصے بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"کس سے پوچھ کر آئے ہو یہاں۔۔۔۔
شرم نہیں آتی کسی کی پرائیویٹ روم میں آتے ہوئے"

حیام کا ہاتھ اسنے ایکدم سے ہی تھاما تھا اور ضامن کو دیکھ کر خار بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

اسنے جیسے ہی حیام کا ہاتھ تھاما تھا اسی وقت ضامن نے کمر کے پیچھے چھپایا ہوا اپنا ہاتھ آگے کیا تھا اور سلمان کے اس ہاتھ کا نشانہ بنایا تھا۔۔لیکن اسی وقت بہت ہی شاطرانہ انداز۔میں سلمان نے حیام کا ہاتھ چھوڑا تھا گولی ااکے ہاتھ کے بجائے حیام اور سلمان کے بیچ بیڈ کروان پہ جالگی تھی۔۔اسی اثنا کے ساتھ ایک

چیخ ہوا میں بلند ہوئی تھی اور یہ چیخ حیام کی ہی تھی۔۔۔

اسکے بے آواز آنسو اب ہچکیوں کی شکل دے گے تھے وہ بہت بری طرح تیزی سے زور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔۔کہ ضامن کیا سلمان نے بھی چونک کر اپنے پاس پڑی حیام کی طرف فکرمندی سے دیکھا تھا۔۔۔

اس وقت سب سے ضروری کام حیام اور وجیہہ کو اسپتال پہنچانا تھا۔۔وہ ابھی حیام کو وجیہہ کی لائی ہوئی گاڑی میں ڈال کے پیچھے ہی مڑا تھا کہ اسکے پیچھے آتا ہوا ایک ساتھی وجیہہ کو گود میں لائے اسکی جانب آیا تھا۔۔وہ شاید وجیہہ کو گولی لگتا دیکھ چکا تھا ورنہ باقی تو بنگلے کے اندرونی جانب جا چکے تھے۔۔۔اسکی مدد سے ضامن ان دونوں کو اسپتال لایا تھا۔۔

"اتنا سب کچھ ہوگیا اور تم نے ہمیں بتانا تک ضروری نا سمجھا۔۔۔
ضامن اگر ان دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ ہوگیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔۔۔"

تانیہ بیگم جیسے ہی اسپتال پہنچی تھیں اور سارے معاملے کو جانچ پڑتال کرنے کے بعد وہ دم سادھے رہ گئی تھیں۔۔۔

اسپتال پہنچاتے ہی ان دونوں کو ایمرجنسی میں شفٹ کیا گیا تھا۔۔اتنی دیر سے وہ اکیلے ہمت کیساتھ کھڑا تھا لیکن اب ماں کو دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہوگیا تھا۔۔

"وہ دونوں ٹھیک ہوجائے گی۔۔آپ امید تو اچھی رکھیں مام"

"واٹ۔۔ کیا امید رکھوں ، کتنے لاپرواہ ہو تم"

تانیہ ایک بار پھر بولی تھیں۔۔

"مام۔۔قسم سے میں سب کچھ ٹھیک کرچکا تھا مجھے باقاعدہ طور پر ایسا کچھ نہیں پتہ تھا ۔۔۔لیکن بہرحال آپ کو صبرو تحمل کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔آپ بیٹھ جائیں بس"

وہ ان کو اس ماحول میں کسی طرح خاموش کروانا چاہتا تھا لیکن وہ برس رہی تھیں۔۔

"تم مان لو کہ تم لاپرواہ ہو پھر تمہاری ماں چپ بھی ہوجائینگی اور بیٹھ بھی جائینگی"

عدیل ہمدانی بیٹے کی سنجیدہ شکل دیکھتے ہوئے مسکرا کے بولے تھے وہ بس زرا سا ماحول ٹھنڈا کرنا چاہتے تھے۔۔

"ہاں ڈیڈ ، میں لاپرواہ ہوں ، اب آپ دونوں مجھے تھوڑی دیر چھوڑ دیں۔۔۔پلیز"

وہ موبائل پہ آتی کال نظرانداز کرتا ضبط کیساتھ بولا تھا. اور کال سننے کے لیے سائیڈ پہ چلا گیا تھا۔۔

"حیام ٹھیک ہے بٹ میری دوست صحیح نہیں ہے برہان۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ بہت زیادہ انجرڈ ہے۔۔۔۔"

وہ کاریڈور کے آخر میں کھڑا ایمرجنسی سے کافی دور تھا۔۔۔۔جہاں لوگ کم ہی تھے۔۔۔۔۔

"او۔۔۔ٹھیک ہوجاے گا سب۔۔۔"
کچھ ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتانا ہاں۔۔۔

وہ نارمل انداز۔ میں بولا تھا۔۔

"نہیں یار۔۔تمہارا پہلے ہی شکریہ ادا کرنا ہے۔۔۔مزید اب دارم بھی آنے والا ہوگا شام تک۔ وہ دیکھ لے گا سب ۔تم ٹینشن نا لو"

کہیں نا کہیں وہ برہان کا مشکور ضرور تھا اس لیے نرم لہجے میں بولا تھا.

"تم میرا شکریہ ادا مت کرنا لیکن میں تم سے ایک فیور چاہتا ہوں۔۔کیا تم مجھے اجازت دوگے ضامن۔۔۔۔؟؟

برہان کہنے سے بلکل نہیں ڈرا تھا۔۔۔اسے معلوم تھا کہ وہ ابھی سب کچھ مان لے گا۔۔۔۔جبکہ بعد کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔

"جب تم نے میرے لیے اتنا کچھ کیا ہے تو تم اب کس چیز کی اجازت لینا چاہتے ہو۔۔۔۔۔بولو آرام سے"

"ضامن۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔جلدی کہو یار۔۔

ڈاکٹر کے پاس جانا ہے مجھے پھر"

"میں حیام سے ایک بار صرف ملنا چاہتا ہوں ،
کیا تم ملنے دوگے--مجھے اس سے ملنے کے لیے تمہاری اجازت-------

"تم مل سکتے ہو---وہ تمہاری کزن بھی ہے-----"
برہان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ضامن بول پڑا تھا---

"شکریہ ضامن----"
وہ ضرورت سے زیادہ اسکا مشکور ہوا تھا.

"پھر کل تمہارا انتظار کروں میں----
آخری بات ضامن نے کی۔تھی---

"سیٹ ہے"
برہان نے کہہ کر فون بند کردیا تھا--

"مسسز ضامن از فائن---آپ ان سے مل سکتے ہیں"
نرس اور ڈاکٹر آگے پیچھے باہر آئی تھیں -----ڈاکٹر تانیہ بیگم سے کہہ کر آگے بڑھ گئی تھیں---

"شکر ۔۔۔۔"

تانیہ بیگم ضامن کو گھورتی دروازہ کھول کر اندر چلی گئیں تھیں۔۔۔جبکہ عدیل ہمدانی ضامن کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے تسلی دینے کے انداز میں خود بھی آگے بڑھ گئے تھے۔۔

"Be calm now zamin"

اب شاید خود وہ ٹھنڈا کررہا تھا۔۔۔۔وہ پہلے بھی Calm تھا کیونکہ حیام صرف بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔ڈاکٹرز کے کلیرائفائے کرنے کے بعد وہ مزید پرسکون ہوگیا تھا۔۔لیکن اسے وجیہہ کی فکر تھی۔۔۔اسکے آپریشن کے لیے وہ دل سے دعا گو تھا۔۔۔اب بھی وہ حیام کو چھوڑ کر وجیہہ کو ہی سوچ رہا تھا۔۔۔حیام کو منالونگا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے لیے ہی تو یہاں آیا تھا ۔۔۔

دیوار سے لگا وہ سوچو میں ہی گھم تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک خود کو کمپوز کرنے کے بعد وہ بھی اندر گیا تھا.

"حیام تم ٹھیک ہو؟"

وہ بیڈ تک آتے ہوئے آرام سے بولا تھا۔۔

ضامن کے سوال کے جواب میں حیام نے جن نگاہوں سے ضامن کو دیکھا تھا وہ نگاہیں ضامن کو اندر تک کاٹ کے رکھ گئی تھیں ، کیا کچھ نہیں تھا ان نگاہوں میں، غصہ ، بے اعتباری، تکلیف، درد ، ناراضگی ، بے بسی ، کرب۔۔۔۔۔

"ہوں*

آنسوؤں کو اسنے حلق میں اتارا تھا۔۔۔

"تم نے ٹھیک چھوڑا ہے اسے کیا"
وہ ابھی اسکی نظروں کے مفہوم کو سمجھ ہی رہا تھا کہ تانیہ بیگم بول پڑی تھیں۔۔

"ڈیڈ۔۔مام کو۔۔۔۔۔ضامن نے رخ موڑ کے صوفے پہ بیٹھے عدیل ہمدانی کو اشارتً کہا تھا
۔۔

"کیا ڈیڈ۔۔ اگر کچھ غلط ہوجاتا تو ، تم ہی روتے پھر۔۔۔۔۔ویسے ہی حیام بہت لاپرواہ ہے اور تم اس سے بھی زیادہ لاپرواہ ہو۔۔۔۔۔تم لوگ پاسیسو ہو یا نا ہو لیکن میں بہت ہوں۔۔۔"

جوس کا گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھتیں حیام کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اٹھانے
اتھانے کوشش کررہی تھیں ۔۔

"توبہ۔۔ڈیڈ۔۔۔۔"
وہ حیام کے پاس سے ہٹ کر عدیل ہمدانی کے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔۔کیونکہ تانیہ بیگم اسے سنانے کے علاوہ کچھ نا کرنے دیتیں۔۔

"بیٹا یہ پیو۔۔۔۔اب کیسا فیل کررہی ہو ۔۔

رنگ کتنا زرد پڑ گیا ہے۔۔

میری تو جان ہی نکل گئی تھی ۔۔۔

لیکن شکر ہے کہ تم دونوں ٹھیک ہو"

اسکے بال سنوارتی وہ محبت بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔وہ واقعی میں ڈر گئی. تھیں.

"وجیہہ کہاں ہے وہ کیسی ہے*

حیام نے دھیرے سے جوس کا گلاس سائیڈ پہ رکھتے ہوئے تانیہ بیگم سے ہی پوچھا تھا وہ ضامن کو دیکھنے سے پرہیز کررہی تھی۔۔

"وہ بھی خطرے سے باہر ہے، آپریشن ہوا ہے۔۔۔کچھ دیر بعد ہوش آئے گا۔۔

ضامن تم نے پوچھا ڈاکٹر سے کہ ہوش کب تک آئے گا*

تانیہ بیگم پہلے حیام کو بتا کر پھر ضامن سے پوچھنے لگی تھیں۔۔

"جی مام اگلے ڈھائی تین گھنٹے لگینگے"

وہ جلدی سے بولا تھا۔۔

"ڈیڈ آپ آفس واپس چلے جائیں اور مام کو گھر ڈراپ کردیں۔۔۔تاکہ وہ بھی ریسٹ کرلیں، پھر رات میں ایک چکر لگا لینا آپ دونوں۔۔۔میں ہوں یہاں حیام کے پاس*

وہ کسی طرح موقع چاہ رہا تھا۔۔۔اور موقع اسے ان دونوں کو یہاں سے بھیجنے کے بعد ہی ملنا تھا۔۔پھر رات تک دارم اور سامیہ نے بھی آجانا تھا۔۔

"تم پہ تو کوئی بھروسہ نہیں رہا ہے ضامن *تانیہ بیگم اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"بیگم۔۔۔۔آپ چل لیں کیونکہ گھر پہ کوئی نہیں ہے جب سامیہ آجائے گی تو آپ واپس اپنی بہو کے پاس آجائیگے"

عدیل ہمدانی ضامن سے متفق تھے۔۔۔۔۔۔۔

"شکر ہے ڈیڈ۔۔۔آپ نے تو ساتھ دیا میرا"
وہ آہستگی سے انکے کان میں بولا تھا۔۔۔

"کیسا محسوس کررہی ہو اب۔۔۔
کہیں پین تو نہیں ہورہا۔۔۔"

وہ دوڑ لاکڈ کر کے اسکے پاس ایک بار پھر آیا تھا۔۔اور بیڈ پہ ہی اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔وہ دونوں اس وقت ایکدوسرے کے سامنے بیٹھے تھے.

"ویسا ہی محسوس ہورہا ہے جیسا سلمان کے سامنے ہورہا تھا*
وہ لفظ چبا چبا کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے غصے سے بولی تھی۔۔

"واٹ۔۔۔یار تم اسکا نام میرے سامنے مت لو۔۔۔۔
میں سریس ہوں حیام"

وہ سلمان کا نام سن کر ہی بھڑک اٹھا تھا۔۔

"ہاں تو میں بھی یہاں کوئی جوک نہیں سنا رہی ہوں۔۔سریس ہوں میں بھی"
اسکا صبر اب ٹوٹ پڑا تھا۔۔

"تو تم جوک یا سریس کیا۔۔۔۔اچھا زکر بھی تو نہیں کررہی ہو نا حیام*
وہ واپس نرم لہجے میں بولتا اسکی گود میں رکھا دایا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔

"میں آپ سے کسی قسم کا زکر نہیں کرنا چاہتی ضامن۔۔۔۔جائیں آپ یہاں سے"
وہ غصے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے تیز لہجے میں بولی تھی ۔

"کیا ہوگیا ہے حیام---

کتنی محبت سے میں تم سے بول رہا ہوں اور تم مجھ سے لڑ رہی ہو*

"مت کریں بات آپ محبت سے لیکن خدا کے لیے یہاں سے جائیں ----اور آرام کرنے دیں مجھے---مجھے ہر جگہ پین ہورہا ہے--جہاں جہاں مجھے اس انسان نے اپنے ناپاک ہاتھوں سے آپکی وجہ سے چھوا تھا مجھے وہاں وہاں شدید درد ہورہا ہے اور وہ درد آپ بلکل ختم نہیں کرسکتے---جائیں آپ بس*

وہ اسکو کندھوں سے تھامتی اپنے سامنے سے اٹھاٹی ہوئی تڑک کر بولی تھی...

"حیام----

وہ اسکا آنسوؤں میں بھیگا ہوا چہرہ تھامتا ہوا آہستگی سے بولا تھا--

"آئے ایم سوری --

پلیز مجھے معاف کردو-----

میں بہت شرمندہ ہوں اپنی غلطی پہ-----

میں تمہارا درد سمجھ سکتا ہوں--

میں ہی غلط ہوں کہ تمہاری حفاظت نہیں کرسکا --

اگر تمہیں اسکے چھونے کا درد ہے تو یہ درد تم سے کہیں زیادہ مجھے بھی ہے کیونکہ اسنے میری

نظروں کے سامنے تمہیں چھونے کی محسوس کرنے کی کوشش کی تھی --

پلیز---ٹرائے ٹو انڈراسٹینڈ---"

وہ اسکا چہرہ تھامے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں بولا تھا--

"اور اس سب میں میرے بچے کو نقصان پہنچتا تو------

کچھ ہوجاتا اسے تو----

تو کیا جواب ہوتا آپ کے پاس---

کتنے مین شخص ہیں آپ---

نہیں کر سکے نا آپ میری حفاظت کوئی بات نہیں -ناو یو کین گو-----

وہ اب اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی روتے ہوئے بولی تھیں-------اسکے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی--آج وہ دوسری دفعہ ضامن سے لڑرہی تھی ----

"میرا بھی تو بے بی ہے نا یہ----حیام"

وہ چھوٹے دل کے ساتھ بولا تھا اسکا اتنا بھڑکتا ہوا غصہ دیکھ کر لجھاے ہوے انداز سے گویا ہوا تھا--

"نہیں ہے آپکا---

آپ یہاں سے جارہے ہیں یا نہیں----"

وہ اس سے بحث کسی بھی طرح نہیں کرنا چاہتی تھی ۔۔لیکن پل پل کا حساب ضرور لینا چاہتی تھی۔۔۔

"ج۔۔جا۔۔رہا ہوں۔۔۔۔۔۔کول۔۔کول ڈاون"

بیڈ سے اٹھتا وہ پیچھے ہوا تھا اور صوفے پہ بیٹھنے ہی لگا تھا کہ حیام کی آواز نے اسے بیٹھنے سے روکا تھا۔۔

"اس روم سے جائیں آپ۔۔۔۔۔ضامن"

"تمہیں اکیلے چھوڑ کے کیسے جاسکتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ الجھی نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

"کراچی بھی تو گئے تھے نا مجھے اکیلا چھوڑ کے۔۔یہاں تو پھر بہت کچھ ہے ۔۔۔۔۔شکریہ۔۔*

وہ طنز کے تیر اچھے سے چلا رہی تھی۔۔

"اوکے"

وہ چپ کرکے روم سے باہر ہی نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ حیام بند دروازے کو گھورنے لگی تھی۔۔

اس رات بہت عرصے بعد وہ تینوں اک ساتھ بیٹھے تھے لیکن فرق اتنا تھا کہ وہ وجیہہ کو ہنستا ہوا مسکراتا ہوا مس کررہے تھے۔۔۔بیڈ پہ لیٹی وجیہہ کو دیکھ کر وہ دونوں اسے ہنسانے کی بھرپور کوشش کررہے تھے۔۔لیکن وہ مسکرا بھی نا پارہی تھی۔۔۔

"وجیہہ تمہیں یاد ہے کہ ہم کرکٹ جب کھیلتے تھے تو تم کس قدر چھکے لگاتی تھیں*

دارم اسکے ایک سائیڈ پہ بیٹھا اسے یاد کرارہا تھا ، دارم ابھی گھنٹے پہلے ہی سامیہ کے ساتھ یہاں آیا تھا ضامن کے فون کال پر فوراً ہی یہاں آنے کا پلان بنا چکا تھا۔۔۔سامیہ اس وقت حیام کے ساتھ حیام کے روم میں تھی.

"لیکن اب تو میں چل بھی نہیں سکتی دارم*

وہ دارم کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"او بریو لڑکی ، تم بھاگ بھی سکتی ہوں پیاری"

ضامن اسکے سامنے بیڈ پہ ہی بیٹھا تھا وہ دونوں دائے بائیں اسکے ساتھ بیٹھے تھے جبکہ وہ ان دونون کے بیچ بیٹھنے کے انداز میں لیٹی تھی.

"بلکل صحیح ۔۔۔تم کیوں اتنا سینٹی ہورہی ہو۔۔۔ہم دونوں کے ہوتے ہوئے تم ٹینشن نا لیا کرو"

وہ سیب کا پیس اسے فورک کی مدد سے کھلاتا ہوا بولا تھا۔۔

جب سے وہ ہوش میں آئی تھی تب سے وہ دونوں اسکی دلجوئی کررہے تھے۔۔ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق وہ دونوں پیروں پہ نہیں چل سکتی تھی۔۔ اسکے پاوں کا آپریشن تو سکسیس فل ہوگیا تھا لیکن اسے مکمل وہیل چیئر کا یوز بتایا تھا۔۔۔۔۔۔

"مہینوں میں تم سیٹ ہوجاوگی ، اور یہ چند مہینے یوں ہی گزر جائینگے"
ضامن نے اسے تسلی دی تھی۔۔

"انشاء اللہ۔۔۔۔حیام ٹھیک ہے۔۔۔۔اسے بھی تو لگی تھی*
وجیہہ نے ٹاپک بدلہ تھا۔۔

"ٹھیک تو ہے لیکن ناراض بہت ہے ۔۔۔
اور مان بھی نہیں رہی*

"اوع کانفیڈینٹ بھی تو بہت تھے، سزا تو ملنی چاہیے تمہیں"
دارم نے اسکی بات کا مزاق اڑایا تھا۔۔

"یار میں ٹینشن میں ہوں اور تم اوقات سے باہر نا آیا کرو ہر باری ۔۔۔"
ضامن کو دارم کا ہنسنا زہر لگا تھا۔۔

"اب تم دونوں لڑنا مت شروع کردینا"
وجیہہ نے دونوں کو دیکھتے ہوئے ڈپٹ کے کہا تھا۔۔

"میں لڑ نہیں رہا وجیہہ ، یہ ہمیشہ کتا پن کرتا ہے۔ ۔"
وہ دارم کو گھورتا ہوا بولا تھا۔۔

"یار اب کیوں رو رہی ہو تم۔۔۔جو ہونا تھا ہو چکا ہے۔۔۔
برا وقت جاچکا ہے"

سامیہ جب سے آئی تھی ، حیام کو روتا ہوا دیکھ رہی تھی جو اسکے کندھے سے لگے مستقل آنسو بہا رہی تھی ساتھ میں اپنے اوپر گزری داستان وقفے وقفے سے سنارہی تھی۔۔

"تمہیں نہیں معلوم آج کتنا سفر Suffer کیا ہے میں نے سامیہ*
میں مرجاتی تو۔۔۔۔۔۔۔؟
یا ضامن کو کچھ ہوجاتا تو کیا کرتی میں پھر اکیلے سب کچھ۔۔۔۔*

وہ اپنا سر اسکے کندھے پہ سے ہٹاتی بے دردی سے آنکھیں صاف کرتی ہوئی درد سے بولی تھی۔۔

"تمہیں اپنے مرنے کا دکھ ہوتا یا ضامن بھائی کے؟

سامیہ کو اسکا بلاوجہ کا اب رونا برا لگ رہا تھا۔۔ہاں وہ اپنی فرسٹریشن کم کرنا چاہتی تھی لیکن اسکے لیے ناراض ہونا یا رونے کی ضرورت کیا تھی۔۔

"دونوں کا۔۔۔۔۔"

اب وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رونے لگی تھی۔

"کیا مصیبت ہے حیام۔۔۔اب تو سب ٹھیک ہے نا۔۔کیوں رو رو کے اپنے اور میرے سر میں درد کررہی ہو۔۔۔۔۔"

سامیہ اسکے پاس سے اٹھتے ہوئے لڑنے والے انداز میں بولی تھی.

"اگر تم میری جگہ ہوتی تو تم بھی رو رہی ہوتیں"

حیام نے نظریں اٹھا کر بے زار سی کھڑی سامیہ کو دیکھا تھا۔۔

"افف یار۔۔۔

جب ضامن بھائی تمہارے پاس آگئے تھے تو پھر تمہیں کسی بھی سلمان فرمان سے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی پاگل۔۔۔۔۔۔*

وہ پھر اسکے پاس بیٹھتی اسکا ہاتھ تھامتی تحمل بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"تمہارے ضامن بھائی نے کچھ نہیں کیا تھا آکر بھی۔۔۔چپ کر کے کھڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔اس منحوس انسان نے میرے ساتھ کیا کیا نہیں کیا۔۔۔مجھے یہاں چھوا۔۔۔یہاں بھی چھوا۔۔میرے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔میرے اوپر جھکا۔۔یہ سب ضامن نے چپ کر کے دیکھا۔۔۔اگر تمہارے ساتھ کچھ ایسا ہوتا تو دارم چپ کر کے دیکھ لیتے کیا۔۔۔"

حیام ایکدم پھٹ پڑی تھی۔۔۔

"واٹ ڈا ہیل حیام۔۔۔۔۔۔۔۔تم کیوں نہیں سمجھتیں کہ تم ضامن بھائی کی ویکنیس ہو۔۔۔اسٹرانگ پوائنٹ نہیں ہو۔۔۔کہ تم کسی کے پاس ہو کسی کے قبضے میں ہو اور وہ اپنی ہیرو گری شو کریں۔۔اور اگر وہ کر بھی لیتے خود کو ہیرو بنانے کی کوشش کرتے تو یاد رکھو، تم ابھی اس طرح ٹھیک نا بیٹھی ہوتیں۔۔۔ہر مرد کی کمزوری اسکی عورت ہوتی ہے اور جب یہ ہی عورت کسی اور کے ہاتھوں میں ہو تو ہر مرد ہیرو سے زیرو بن جاتا ہے۔۔۔میرا دارم بھی زیرو ہی بن جاتا کیونکہ اس وقت ہارڈ ورک کرنے کے بجائے اسمارٹ ورک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"لیکن تم ابھی بہت چھوٹی ہو نہیں سمجھوگی کچھ۔۔۔پریکٹیکل لائف جی کر بھی تم بڑی نہیں ہوئی ہو۔۔۔افسوس"

سامیہ کو دکھ سا ہوا تھا۔۔وہ اب تک ویسی ہی معصوم بچوں جیسی ہرکتیں کرتی ہے جبکہ اب خود وہ ایک ماں کے رتبے پہ فائز ہونے والی تھی۔۔۔

"اتنے بڑے لیکچر نہیں دیا کرو مجھے تم۔۔۔۔
سر دباو میرا ، میرے سر میں درد ہوگیا ہے تمہاری باتوں سے"
حیام اسکے دیے ہوئے اتنے لمبے لیکچر کو سن کر سر تھام کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"ضامن بھائی پلیز اپنی بیگم کا سر دبادیں ، کیونکہ مجھ سے اسکی مزید خدمتیں نہیں ہونگیں۔۔۔۔۔۔۔نا ہی اسکے رونے مجھ سے سنے جائینگے پتہ نہیں کیسے برداشت کرتے ہیں آپ ان کو۔۔۔"
ضامن کو دیکھ کر سامیہ ساری تمیز حدود بھلائے حیام کو گھورتی ہوِی اس انداز میں بولی تھی کہ حیام شرمندہ سی ہوگی تھی۔۔۔

"چپ رہو سامیہ ، فضول باتیں نا کیا کرو "ضامن نے بدلے میں سامیہ کو گھورا تھا اور ایک پیار بھری نظر جھکے ہوئے سر کے ساتھ بیٹھی حیام پہ ڈالی تھی جو بے بی پنک کلر کے نائٹ سوٹ پہنے بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"کیا چپ رہوں۔۔۔مجھے تو ٹینشن ہے آپکے آنے والے بچے کی۔۔۔اس معصوم بچے کو ماما ہی اتنی معصوم اور چھوٹی سی لے گی تو اسے سنبھالے گا کون ۔۔یہ تو خود کو نہیں سنبھال پاتی۔۔۔آپ لوگوں نے جلدی نہیں کردی ضامن بھائی ویلے"

سامیہ ضامن کی جگہ بنانے کے لیے بیڈ سے تو اٹھ گئی تھی لیکن اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان نا رکی تھی ۔۔ سامیہ کی بات پہ حیام کو چہرہ سرخ تو ہوا تھا لیکن مزید جھک گیا تھا۔۔۔دل میں دی گئی گالیوں سے اسنے خود کو سکون پہنچانے کی کوشش کی تھی. جبکہ ضامن اسکی بات پہ ضبط کرنے کے باوجود بھی ہنس پڑا تھا۔۔۔اسکے ہنسنے پہ ہی حیام نے سر اٹھایا تھا اور نظر پہلے سامیہ پہ ڈالی تھی جو اسکی بے عزتی کررہی تھی پھر ضامن پہ ڈالی تھی جو اب اسکے آنسو سے بھرے نین دیکھ کر خاموش ہوگیا تھا۔۔

"میں اپنے بچے اور اپنی بیوی کو سنبھالونگا۔۔۔تمہیں فکر کرنے کی یا بے کار کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔میری بیوی بہت کیوٹ ماما ثابت ہوگی"

وہ حیام کے ساتھ بیٹھتا ہوا اسکے گرد ایک بازو رکھ کے اسے ساتھ لگاتا بولا تھا۔۔۔۔

"میں کیوں فکر کرونگی جارہی ہوں آپکو تو مزاق بھی برداشت نہیں ہوتا، کتنی دیر سے آپکی ہی طرفداری کررہی تھی"

وہ خفگی سے کہتی روم سے باہر چلی گئی تھی ۔

"کھانا کھالیا تم نے-------؟"
سامیہ کے جانے کے بعد وہ حیام کی طرف دیکھتا بولا تھا۔۔

"ہوں کھالیا"
اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتی وہ بے رخی سے بولی تھی۔۔

"یار تم گھر جا کر مجھے بے عزت کرلینا کم ازکم یہاں تو میری عزت رکھ لو۔۔۔
کب سے تمہیں منانے کی کوشش کررہا ہوں۔۔۔"

"آپکو کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے منانے کی۔۔۔جاو بھئی یہاں سے میرے سر میں درد نا کرو
"

وہ نظریں دروازے پہ جمائے بدتمیزی سے بولی تھی ۔

"حیام حدود میں رہو۔۔۔تم بار بار مجھے اپنے پاس سے جانے کا نہیں کہہ سکتیں"
اگر اب تم نے ایک دفعہ بھی کہا تو انجام کی زمہ دار تم ہی ہوگی"
اسکی بات اور رویے کی وجہ سے ضامن کو کافی برا لگا تھا۔۔

"کیا انجام ہوگا اب ، اب بھی کچھ کرنا رہتا ہے کیا---

ایسے ہی کہونگی میں---

نہیں برداشت ہ-----

"چھوڑو مجھ---مجھے----"

حیام اپنے منہ پہ ضامن کا ہاتھ ہٹانے کی ناکام کوشش کررہی تھی---ضامن نے ایک ہاتھ اسکی کمر پہ رکھ کے دوسرا ہاتھ اسکے منہ پہ رکھا تھا کہ وہ پوری طرح اسکے قابو میں آگئی تھی--

"تمہاری زبان بہت چلنے لگ گئی ہے----مجھے زبردستی یا بدتمیزی کرنے پہ مجبور نا کیا کرو---------

وہ اسکا منہ زور سے دبوچ چکا تھا کہ حیام کی زبان بھی رک ہی گئی تھی--اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے وہ لفظ چبا چبا کے بولا تھا--

"شٹ اپ---درد ہورہا ہے مجھے"

"واٹ ایور------"

اسکا منہ چھوڑتا اسنے غصے سے کہا تھا---

"کل برہان آئے گا تم سے ملنے اسکے سامنے اپنا رویہ سیٹ رکھنا۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔نانسینس"

ملبے ڈگ بھرتا ایک آخری جملہ کہہ کے وہ روم سے نکل گیا تھا۔۔جبکہ حیام پہلے تو اا کے رد عمل پہ۔شاکڈ تھی پھر برہان کے نام پہ چونک گئ ء تھی۔۔۔

حیام اسکو شاید کمزور سمجھتی تھی لیکن وہ خود یہ نہیں جان پارہی تھی کہ وہ خود ضامن کی کمزوری ہے۔۔۔وہ حیام کے ساتھ سخت رویہ بلکل نہیں اپنانا چاہتا تھا لیکن حیام کے جملے اسے تکلیف پہ تکلیف دے رہے تھے ۔۔اور جب اس سے اسکے جملے برداشت نا ہوئے تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی تھوڑا سخت ہوگیا تھا۔۔۔اسکے لہجے نے ضرور حیام کو تکلیف پہنچائی ہوگی لیکن حیام نے بھی کوئی اسکو ناراض کرنے میں کسر نا چھوڑی تھی۔۔۔

"آرزو تمہیں معلوم بھی ہے ماریہ نے کیا حال بنالیا ہے...اس دن کے لیے بیاہ کے لے کر گئیں تھی میری بیٹی کو تم اپنے گھر۔۔یہ دن دیکھنا پڑرہا ہے مجھے *

انیلہ بیگم نے ساری صورتحال کا معائنہ کرکے آرزو بیگم کو کال ملائی تھی۔۔ماریہ کے منع کرنے کے باوجود انہیں سب معلوم کرنا تھا۔

"بھابھی اگر آپ اپنی بیٹی کی حسد دیکھ لیتیں یا وقت پہ اسے سدھار لیتیں تو آج یہ دن ہمیں بھی نا دیکھنا پڑتا۔۔۔۔۔"

آرزو بیگم کو برہان نے الف سے یہ تک سب بتادیا تھا۔۔۔انہیں سن کر خاصا دکھ اور افسوس ہوا تھا۔۔۔انکا دل بھی نہیں کررہا تھا کہ انیلہ بیگم سے بات بھی کریں لیکن وہ انکی بھابھی تھیں تو زبردستی وہ انکو سن رہی تھیں۔۔

"کیا کہہ رہی ہو یہ تم ۔۔میری بیٹی نے تمہارے بیٹے کو صرف چاہا ہے یہ ہی تو غلطی کی ہے۔۔۔۔۔اسکا انجام اس طرح کرنا تھا تم لوگوں نے تو میں کبھی اسکی شادی برہان سے نا کرواتی۔۔۔"

"بھابھی آپکی بیٹی نے چاہا تو ہے لیکن اس تک پہنچنے کے لیے ہر ناجائز کام کیا ہے۔۔آپ نے ہمیشہ اسکا ہر غلط کام پہ ساتھ دیا ہے لیکن اب بھی وقت ہے اس ٹھیک
کرلیں۔۔۔شکر کریں کہ ہم نے یہ پولیس کیس نہیں بنایا ورنہ جس کے ساتھ ماریہ ملی ہوئی تھی۔۔ماریہ کا انجام بھی موت ہوتا"

آرزو بیگم برہان کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر بولی تھیں جو انکے پاس ہی آرہا تھا۔ برہان کو آتا دیکھ کر انہوں نے جھٹ سے کال بند کی تھی کیونکہ برہان نے انہیں سختی سے ان سے بات کرنے کو منع کیا تھا۔۔

"مما کل میں اسلاآباد جارہا ہوں۔۔۔کیا جاوں"

وہ انکے پاس صوفے پہ بیٹھتا ہوا بولا تھا۔۔

"تم مجھے بتارہے ہو یا پوچھ رہے ہو*

"مما میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

میں حیام اور ضامن سے ملنے جارہا ہوں اسلام آباد۔۔۔۔۔

امید ہے کہ آپ مجھے منع نہیں کرینگی۔۔۔

ایک دفعہ مل کر معافی مانگنا چاہتا ہوں ۔۔دل ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔*

وہ انکی گود میں سر رکھ کے لیٹ چکا تھا۔۔

"لیکن۔۔۔کس طرح جاوگے۔۔۔۔کیا تمہیں ملنے دے گا ضامن"

"جی مما میں نے اجازت لے لی ہے۔۔۔بس اب آپکی اجازت چاہیے"

"تم جیسا کرنا چاہتے ہو ویسا کرو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے برہان۔۔۔۔۔خوش رہا کرو بس*

وہ اسکے سر کے بال ٹھیک کرتیں بولی تھیں۔

"ماما اب خوش کیسے رہوں۔۔۔کوئی خوش رہنے کب دیتا ہے۔۔۔
مجھے لگتا ہے کہ میری کوئی زندگی ہی نہیں ہے۔۔ صبح جاو شام آو اور پھر کمرے میں بند رہو۔۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔حیام کی بددعا لگ گی ہے مجھے۔۔اسنے بہت کچھ کہا ہوگا مجھے *

وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

"تم واپس آجاو پھر دیکھنا تمہاری ایک پیاری سی لڑکی سے شادی کرواونگی۔۔۔۔جلدی سے تم سیٹ ہوجاوگے۔۔۔۔دکھی نا ہوا کرو"

"میرا ایمان، بھروسہ اٹھ گیا ہے مام لڑکیوں پہ سے۔۔۔۔
میں نہیں کرونگا اب شادی ۔ ایک دفعہ پہلے بھی آپکی مرضی سے شادی کرچکا ہوں"

وہ گردن نفی میں ہلاتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔تم خود کو تھوڑا وقت دو۔۔سب ٹھیک ہوجائے گا*

میں کھانا گرم کرواتی ہوں۔۔۔۔"
تم ڈائننگ ٹیبل پہ آجاو۔۔۔"

وہ اٹھتی ہوئی بولی تھی۔۔جبکہ برہان بھی صوفے سے اٹھ گیا تھا۔ شرٹ کے بٹن ٹھیک کرتا وہ انکے پیچھے گیا تھا۔۔

"میں نے اب تک تمہارا بیڈروم نہیں دیکھا ہے دارم۔۔۔۔۔۔کب لے کر جاوگے گھر مجھے" ہاسپٹل کے گارڈن میں گھاس پہ بیٹھی وہ دارم سے بولی تھی جو ایک کہنی کے بل گھاس پہ مزے سے لیٹا ہوا تھا۔۔

"کل چلینگے تو تب دیکھ لینا*

وہ موبائل سینے پہ رکھ کر اسکی بے زاریت کو دیکھتا بولا تھا۔۔

"تم تھک گئی ہو نا۔۔۔میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔چلیں گھر"

وہ اسکی مرجھائی ہوئی شکل دیکھ کر اٹھ بیٹھا تھا اور اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔تھک تو گئی ہوں لیکن گھر تمہارے ساتھ ہی جاونگی۔۔ابھی نہیں جاونگی"

وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔

"تو بیٹا اب بھی میں ہی لے کر جاونگا۔۔۔کیپ سے تھوڑی بھیج رہا ہوں"

"تو پھر تم واپس بھی تو آجاوگے نا-- پھر اکیلی وہاں کیا کرونگی-----مجھے تو اب اکیلے تمہارے بغیر نیند بھی نہیں آتی"

وہ منہ بنا کر بولی تھی کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ زرا دیر کے لیے بھی اسکو اکیلا نہیں چھوڑتی تھی--

"اف--تو واپس بھی تو آنا ہوگا نا--وجیہہ روم میں اکیلی ہے--اسے ضرورت ہوسکتی ہے کسی بھی چیز کی--ضامن بھی بھابھی کے کمرے میں ہے"

"آج رات کی ہی بات ہے-------پھر کل سے ساتھ ہی تو ہونگے*

آخر میں وہ شرارت سے بولا تھا--

"تم تو چپ ہی رہو----چلو اندر چلیں"یہاں تو ٹھنڈ ہے"

وہ اکی بات پہ دوبارہ مسکرائی تھی جبکہ کھلے آسمان ک ء نیچے بیٹھے ہوئے اسے کافی ٹھنڈ لگ رہی تھی--اسکا ہاتھ تھام کا زبردستی اسکو اٹھاتے ہوئے اندر لے گئی تھی---

---

صبح سویرے ضامن اسکے لیے خود ناشتہ گھر سے بنوا کے لایا تھا---وہ کل اس سے ناراض ہوگیا تھا، رات بھر بھی اسنے صوفے سے گے بس اسکو دیکھتے ہوئے گزاری تھی--لیکن آج

پھر صبح وہ خود کو ایک بار پھر تیار کر کے اپنی انا کو بھلا کر اسکے لیے باقاعدہ ناشتہ ٹرے میں سجا کر اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔وجیہہ ابھی سو رہی تھی جس کی وجہ اسنے ٹفن اسکے روم میں ہی رکھ دیا تھا۔۔

"اب طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"

وہ نوالہ بنا کے اسکے منہ کی طرف لے جا کر نرم لہجے میں بولا تھا۔

"میں خود کھا لونگی ضامن۔۔۔آپ تکلف نا کریں"

وہ نوالہ اسکے ہاتھ سے لیتی اسکی بات کو نظرانداز کر چکی تھی۔۔

"لیکن میرا دل کررہا ہے نا تمہیں خود کھلانے کا۔۔۔۔تم مجھے روک نہیں سکتیں*

وہ دوسرا بائٹ بناتا ہوا بولا تھا۔۔

"ہاں جب جب میں آپکو روکونگی تب تب آپ مجھے تکلیف دینگے۔۔کبھی ہاتھ اٹھا کر کبھی میرا منہ دبا کر تو کبھی کچھ اور۔۔۔۔

وہ طنز کرنے سے باز نا آئی تھی.

"حیام۔۔۔۔

اانے ایک دم حیام کو آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"کیا کیا بولتی رہتی ہو تم-----

تمہیں بلکل نظر نہیں آتا کہ میں کتنا ہرٹ ہوتا ہوں-----

کیا تم ایک دو غلطیاں میری معاف نہیں کرسکتیں----"

وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش میں آرام سے بولا تھا--

"میں تو سچ ہی کہا ہے---

کوئی سچ سے بھی کیا ہرٹ ہوتا ہے کیا"

ّاسکے چہرے پہ ایک زخمی مسکراہٹ آئی تھی---

"او---میں یہ کیوں بھول جاتا ہوں کہ تمہیں میرا احساس کب ہے----مطلب میں تمہارے لیے بلکل معنی نہیں رکھتا----چلو دیکھتے ہیں کب تک تم مجھے طنز کروگی یا کب تک مجھے اگنور کروگی---

لیکن ایک بات یاد رکھنا----منانے والا کہیں روٹھ ہی نا جائے---دیر نا ہو تم سے"

وہ ناشتے کی ٹرے اسکے سامنے رکھ کے اٹھ گیا تھا---

"ٹیک کئر"

اسکا گال تھپتھپا کے وہ کمرے سے نکل گیا تھا--

"درد ہورہا ہے نا تمہیں---
ایسا درد مجھے بھی ہوتا تھا"

ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی اسنے رکے ہوئے آنسوؤں کو بحال کیا تھا----------

---

"مجھے امید ہے کہ تم مجھے معاف کردوگی حیام-----میں تمہارا گناہ گار ہوں----
اور میں چاہتا ہوں کہ تم ماما سے ایک بار ملو انکو بھی معاف کردو----*

اس وقت برہان حیام کے سامنے بیٹھا ہوا تھا----وہ شام میں اسلاآباد پہنچا تھا اور دائریکٹ ہاسپٹل آیا تھا--ضامن نے ااکی یہاں تک پہنچنے میں خاصی مدد کی تھی---پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ حیام کے سامنے بیٹھا ناجانے کیسی کیسی صفائیاں دے رہا تھا--

"مجھے نا تم سے اور نا ہی تمہاری مام یعنی پھپو سے کوئی شکایت نہیں---
تم لوگوں نے جو کیا وہ انسٹینٹ رئکشن تھا--
اگر میں تم لوگوں کی جگہ ہوتی تو یہ ہی کرتی--
مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے--
میں تمہیں پہلے ہی معاف کرچکی ہوں"

اسنے بھرپور سنجیدگی کے ساتھ آرام آرام سے تمام جملے ادا کیے تھے۔۔۔برہان کے ساتھ ساتھ ضامن اور سامیہ بھی حیران ہوئے تھے جو صوفے پہ بیٹھے تھے۔۔۔۔

"تمہاری دوست سمجھداروں والی بات کیسے کررہی ہے**

ضامن مسکراہٹ ضبط کرکے سامیہ سے بولا تھا جو حیام کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔اسے برہان کو دیکھ کر غصہ تو بہت آیا تھا لیکن پھر دارم نے جب اسے سب بتایا کہ کس طرح اسنے ہماری ہیلپ کی ہے تو وہ چپ ہوگی تھی۔۔۔کہ وہ واقعی شرمندہ ہے۔۔۔

"آپ تو چپ ہوجائیں ضامن بھائی* سامیہ نے اسے گھوری سے نوازہ تھا۔۔

"تو پھر ہم۔دوست نا سہی لیکن کزنز تو ہیں نا*

برہان ہمت کرکے بولا تھا کیونکہ حیام کافی سنجیدہ شکل بنائے زمین کو ہی گھور رہی تھی۔۔

"میں آل ریڈی تمہاری کزن ہی ہوں"

وہ اسکی بات پہ مسکرا بھی نا سکی تھی۔۔

"میں واقعی معافی مانگ رہا ہوں حیام۔۔۔۔

تم کھلے دل سے مجھے معاف کردو پلیز*

وہ اسکا رویہ روکھا انداز ، اسکو بھرپور نظرانداز کرنا اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ دل سے معاف نہیں کرپائی ہے۔۔

"اور کیا اسٹیمپ پیپر پہ لکھ کے دوں کہ میں تمہیں معاف کرچکی ہوں"
وہ اب نظریں اٹھا کر تیز آواز میں بولی تھی۔۔اسکا نرم لہجہ کڑوا ہوا تھا۔۔

"ن۔۔نہیں"
برہان اسکے اس رئکشن پہ ایک دم کرسی سے کھڑا ہوگیا تھا اور نظر اسکی ضامن پہ گئی تھی۔۔۔

"برہان۔۔۔ایزی۔۔۔حیام نے تمہیں پہلے ہی۔معاف کردیا تھا۔۔اور ہم لاہور ملنے ضرور آئینگے۔۔۔۔تم آجاو۔۔۔حیام کی ابھی طبیعت خراب ہے جسکی وجہ سے وہ ڈسٹرب ہے۔۔اسکے لہجے کے لیے سوری"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اسے اپنے ساتھ لگائے روم سے باہر لے آیا تھا۔

"وہ تھوڑی سی ڈسٹرب ہے۔۔۔ایکدودن میں صحیح ہوجائے گی تو اچھے سے بات کرے گی"
وہ کوریڈور سے چلتا ہوا اسے دوسرے روم میں لے آیا تھا۔

"آئے کین انڈراسٹینڈ ضامن۔۔۔
یو آر آگڈ گائے۔۔۔نائس آف یو"
وہ اسکے ہم قدم چلتا ہوا ااکے ساتھ ہی دوسرے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔
لیکن سامنے جیسے ہی نظریں اٹھی تھیں ااکے قدم جم گئے تھے۔۔

"یار وجیہہ تمہیں منع کیا ہے نا موبائل یوز کرنے کو اور تم اس میں ہی لگی ہوئی ہو*
ضامن اسکو ڈپٹتا ہوا اس سے اسکا موبائل لے چکا تھا۔۔جبکہ وجیہہ اسکے ساتھ آئے بندے کو دیکھ کر نظریں بدل لی تھیں۔۔

"وہ۔۔وہ دارم نہیں تھا تو بور ہورہی تھی اس لیے صرف۔۔
وہ مناسب سا بہانہ بناتے ہوئے ضامن کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"یہ میرا دوست ہے اور برہان یہ میری بہن ہے۔۔۔۔"
وہ برہان اور وجیہہ کا آپس میں تعارف کرانے لگا تھا۔۔

"گیٹ ویل سون مس" برہان نے ریڈ کلر کے روز اور چاکلیٹس کا پیکٹ اسکی طرف بڑھایا تھا۔۔جو وہ آتے ہوئے حیام اور اسکی بہن کے لیے لایا تھا۔۔حیام کو وہ پہلے ہی دے چکا تھا اور اب اسے بلکل نہیں معلوم تھا کہ وہ اسکی بہن وجیہہ ہوگی۔۔۔آج کوئی تیسری ملاقات ہوئی تھی۔۔اور وہ اس تیسری بار میں پہلے والی وجیہہ کو اور اب والی وجیہہ میں ڈیفرینس کرسکتا تھا۔۔۔ڈل سا چہرہ ، اداس آنکھیں۔۔۔روکھے بال، وہ اسے اداس ہی لگی تھی۔۔ضامن نے اسے پہلے ہی اگاہ کردیا تھا کہ اسنے کس طرح سیو کیا تھا اور اب وہ کس کنڈیشن میں ہے۔۔اسے اسکے لیے دل سے دکھ ہوا تھا۔۔

"ٹھینکس *

وہ تازہ گلابوں کو تھامتی مسکرا بھی نا سکی تھی۔۔۔اسے اپنی آنکھوں پہ حیرت ہورہی تھی۔۔کیوں قسمت بار بار اسے اسکے سامنے لاتی ہے۔۔۔بلیک جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ پہنے وہ سرخ گلابوں جیسی ہی جیکٹ پہنا ہوا تھا جو اسکی گوری شفاف رنگت پہ مزید اٹھ رہی تھی۔۔اسکے جازب نین نقش کسی کو بھی ایک پل میں اسکا دیوانہ بنا سکتے تھے جب کہ اسکی پرسنیلیٹی میں کچھ ایسا سحر تھا کہ وجیہہ بار بار دیکھنے پہ مجبور ہوتی تھی۔۔۔پہلی ملاقات سے اب تک وہ اسکے خاص پرفیوم کی خوشبو نا بھولی تھی۔۔۔اور اب بھی خوشبو کء باعث وہ خود کو فریش محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

"میں آتا ہوں۔۔ویٹ *

ضامن کا فون اچانک بجنے لگا تھا جسکی وجہ سے وہ برہان کو ایکسکیوز کرتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

"کیوں ہر بار کسی نا کسی کو بچاتی رہتی ہو۔۔۔

خدمت خلق کرنے کا بہت شوق ہے تمہیں *

وہ اسکے سامنے بیٹھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"آپ میرا مزاق بنارہے ہیں*

وہ اپنے بال کندھے پہ ڈالتی، بلیو ٹی شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے بولی تھی--

"نہیں میں حقیقت بیان کررہا ہوں مس وجیہہ*

کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں*

وجیہہ کا اسکی بات سن کر نظریں جھک گئی تھیں --اب اسکی نظر اسکے سفید نرم ہاتھ پہ تھی---اسکے ہاتھ کی رسٹ میں واچ تھی جبکہ دوسرے ہاتھ کی رسٹ میں ایک بلیک کلر کا بینڈ تھا---

"نہیں آپ سچ کہہ رہے ہیں لیکن یہ میرا فرض تھا----*

اب وہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی تھی جہاں اسکے چہرے پہ سکون تھا---

وہ ابھی اس حالت میں اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی--

"اپنی زندگی پیاری نہیں ہے تمہیں*

وہ ااکے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا---اسے ایسا لگا تھا کہ اب وہ مزید کچھ بولے گا اور وہ رونا شروع کردے گی---

"ن-- نہیں"

اسنے پلکیں جھپکاتے ہوئے آہستگی سے بولی تھی..

"نہیں۔۔۔۔ برہان نے اسکا ادا کیا لفظ دہرایا تھا۔۔ جیسے تسلی کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔

"پیاری نہیں ہے مجھے اپنی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
بلکل بھی پیاری نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھ کے نکلتا ہوا ایک آنسو کا قطرہ انگلی کی مدد سے صاف کرتی ہوئی سنجیدہ انداز میں بولی تھی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔

"اپنی زندگی پیاری نہیں ہے تمہیں *
وہ اسکے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔اسے ایسا لگا تھا کہ اب وہ مزید کچھ بولے گا اور وہ رونا شروع کردے گی۔۔۔

"ن۔۔ نہیں"
اسنے پلکیں جھپکاتے ہوئے آہستگی سے بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔۔ برہان نے اسکا ادا کیا لفظ دہرایا تھا۔۔ جیسے تسلی کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔

"پیاری نہیں ہے مجھے اپنی زندگی----------
بلکل بھی پیاری نہیں ہے-------

وہ آنکھ سے نکلتا ہوا ایک آنسو کا قطرہ انگلی کی مدد سے صاف کرتی ہوئی سنجیدہ انداز میں بولی تھی---

"مزاق کررہی ہو میرے ساتھ"
وہ ہنسنے کی ایکٹنگ کررہا تھا--ورنہ اسکے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی.

"ہمارا کب مزاق رہا ہے "
لیکن--

میں پھر بھی مزاق کررہی ہوں-----"

وہ زبردستی کی مسکراہٹ اپنے لبوں پہ سجائے ہوئے بولی تھی. -------

"گڈ---دونٹ وری بہت جلدی صحتیاب ہوجاوگی---انشاء اللہ"
وہ بیڈ سے اٹھ گیا تھا--اسکو کھلے دل سے کہتا چہرے پہ مسکراہٹ لائے بولا تھا---بدلے میں وجیہہ صرف مسکرا سکی تھی--

رات کے ڈنر کے بعد ہال کمرے میں گھر کے تمام لوگ براجمان تھے وجیہہ اپنے کمرے میں تھی جبکہ حیام نے ڈنر بھی اپنے بیڈروم میں کیا تھا۔۔۔باقی تمام افراد ہال میں بیٹھے تھے۔۔

"میری پہلے جاب برہان سے ملاقات ہوچکی ہے، بلکہ میری ہی نہیں وجیہہ بھی برہان کو اکہ طرح جانتی ہے ، برہان بیٹے کیا میں تمہیں یاد ہوں"

عدیل ہمدانی چائے کا سپ لیتے ہوئے برہان کو دیکھتے ہوئے بولے تھے ۔۔۔چائے کا کپ تھامے ضامن نے پہلے باپ کو پھر سنجیدہ سے بیٹھے برہان پہ ڈالی تھی ۔۔

ضامن ضد کرکے اسے رات رکنے کے لیے اپنے گھر ہی لے آیا تھا ویسے بھی ایک ہی رات کی تو بات تھی۔۔اور اسے پھر یہ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا کہ ہمارا گھر ہوتے ہوئے بھی وہ ہوٹل میں وقت گزارے۔۔تب ہی وہ ان سب کے ساتھ یہاں ان سب کے بیچ موجود تھا۔

"کیا واقعی۔۔۔۔یہ تو اچھا کو انسیڈینس Coincidence ہے"
اس سے پہلے ضامن کچھ بولتا دارم پہلے بولا تھا جو ضامن کے ساتھ بیٹھا ڈنع کے بعد چائے سے لطف اندوز ہورہا تھاجبکہ اسکے ساتھ ہی سامیہ بیٹھی تھی۔۔

"ہاں، دو ہفتے پہلے میں اسلاآباد آیا تھا اور عدیل انکل کے ساتھ میری بزنس کے حوالے سے ایک میٹنگ تھی تب ہی میری ان سے اور وجیہہ سے ملاقات ہوئی تھی اور وہ میٹنگ وجیہہ نے ہی کنڈیکٹ کی تھی"

وہ چائے کا کپ جھک کر ٹیبل پہ رکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"او پھر تو بہت اچھا ہوا کہ ضامن تم انہیں یہاں لے آئے۔۔
بیٹا تم اپنی مام ڈیڈ کو نہیں لائے"

ضامن نے تانیہ بیگم کو بتایا تھا کہ وہ حیام کا کزن ہے اور اس سے ہی ملنے آیا ہے۔۔۔تانیہ بیگم اسے اکیلا یہاں دیکھ ک ء بولی تھیں۔۔

"میرے ڈیڈ نہیں ہیں لیکن مما کو نیکسٹ ٹائم ضرور لاونگا۔۔آج جلدی جلدی میں آیا تھا"

"اوو۔۔۔۔۔۔سیڈ۔۔۔۔۔!!
اور برہان لائف میں بیوی تو ہوگی تمہاری"
شادی کرلی تھی نا تم نے"

جیسے ہی تانیہ بیگم اور عدیل ہمدانی ہال سے اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھے تھے ویلے ہی سامیہ نے کاٹ دار نظروں سے برہان کو دیکھا تھا وہ بس موقعے کی تلاش میں تھی۔۔

"ہوں ، کرلی تھی"
برہان کو معلوم تھا کوئی چھوڑے یا نا چھوڑے لیکن وہ نہیں چھوڑے گی.

"اوو۔۔تو پھر اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاتے نا۔۔۔
اسے بھی تو حیام سے معافی مانگنی ہوگی"

سامیہ کی بات پہ اب برہان چونکا تھا۔

"میں صرف اپنے کیے گئے گناہوں کی معافی مانگ سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔کسی اور کو فورس نہیں کر سکتا کہ وہ یہ سب میرے کہنے پہ کرے۔۔۔۔میں صرف اپنے گناہوں کا زمہ دار ہوں"

وہ ایک ہی رٹ میں تیز لہجے میں بولا تھا۔۔

"سامیہ کیسی باتیں کررہی ہو یار* دارم نے اسے ٹوکا تھا۔۔

"میں تو صرف پوچھ رہی ہوں دارم۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ برہان کو برا لگ گیا ویسے تو میں نے سب سچ ہی کہا تھا"

"مجھے لگتا ہے کہ سب کو اپنے اپنے بیڈرومز میں جانا چاہیے۔۔۔۔
برہان تم بھی ریسٹ کرو۔۔۔۔میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں*

ضامن سامیہ کا کاٹ دار رویہ اچھی طرح محسوس کرچکا تھا، بات زیادہ نا بڑھے اس لیے وہ صوفے سے اٹھتا بولا تھا۔۔۔اسکے کہنے پہ وہ تینوں بھی باری باری اٹھ گئے تھے۔

برہان کو روم دکھا کر اب وہ اپنے بیڈروم میں آگیا تھا۔۔اسے معلوم تھا کہ اب تو حیام ٹھیک ہوگئی ہوگی۔۔اسنے کتنی کوشیشیں کرلی تھیں اسکو منانے کے لیے لیکن وہ بلکل نا مانی تھی۔۔۔اب بھی ضامن کے بڑھتے قدم رک گئے تھے۔۔۔۔اور وہ کبرڈ سے نائٹ ڈریس لے کر باتھروم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ نائٹ کریم کا مساج کرتے ہوئے مرر کے سامنے کھڑی حیام نے اسے پل بھر کے لیے دیکھا تھا اور پھر واپس اپنے کام میں مشغول ہوگئی تھی۔۔۔

جب وہ ہاسپٹل سے گھر آئی تھی تب اسے اپنا بیڈروم بلکل سادہ اور عام جیسا تھا ویسا ہی لگا تھا لیکن جب وہ ڈنر کے لیے نیچے والے پورشن میں گئی تھی۔۔اسکے بعد ناجانے کیا ہوا ، واپس جب وہ رات کے کھانے کے بعد وہ سونے اور آرام کی غرض سے کمرے میں واپس آئی تو اسے اپنے کمرے کا نقشہ بلکل تبدیل لگا تھا۔۔

پورا کمرہ سرخ گلابوں کے ساتھ سجا ہوا تھا جبکہ بیڈ کے سامنے کارپیٹ پہ سرخ گلابوں کی پتیوں سے ہارٹ بنا ہوا تھا جو شاید ضامن نے ہی بنایا تھا۔۔پورے بیڈروم میں جگہ سفید اور سرخ غبارے بھی ادھر ادھر پڑے تھے۔۔جبکہ کلرفل لائٹس کی وجہ سے کمرہ پورا رنگین روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔۔۔

حیام نے اپنے بالوں سے کیچپر اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا تھا اور اب اپنے کھلے بالوں میں برش کرنے لگی تھی۔۔۔تب ہی ضامن چینج کرکے باہر آیا تھا وہ سیدھا موبائل چارجنگ پہ لگا کے بیڈ پہ جا کر لیٹ گیا تھا۔۔

وہ اسکا موڈ خراب دیکھ چکی تھی جبکہ جب وہ روم میں انٹر ہوا تھا تو وہ امید لے کر آیا تھا لیکن حیام کو دیکھ کر اسکا موڈ آف ہوگیا تھا۔۔۔اور اب وہ ناراض سا ہوگیا تھا۔۔۔حیام نے سوچتے ہوئے برش ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا تھا اور اپنے بالوں کو پیچھے پشت پہ ڈال کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی ۔۔۔

ڈریسنگ روم میں آکر اسنے وہ باکس اٹھایا تھا جو بیڈ پہ پڑا تھا وہ باکس بھی شاید اسکے لیے ضامن کی طرف سے تحفہ تھا جسے اسنے بلکل قبول نا کیا تھا۔۔باکس کھول کر دیکھنے کے بعد اسنے جب اس میں لیٹر دیکھا تو وہ پڑھ کے مسکرائی تھی۔۔۔۔نظرانداز کرکے اانے باکس ایسے ہی ڈریسنگ روم میں رکھ دیا تھا ۔۔۔کیونکہ اس باکس میں ایک خوبصورت سا ریڈ اور وائٹ کلر کے کامبینشن کا نائٹ ڈریس تھا لیٹر میں باقاعدہ اسکو پہننے کی تاکید کی گئی تھی۔۔اور ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ اسکو تب ہی پہننا جب ناراضگی ختم کردو۔۔۔ی پڑھ کر اسنے باکس ہی سرے سے چھپا دیا تھا۔۔۔اور اب وہ اسکو صحیح طرح تپا کر ڈریسنگ روم میں آئی تھی۔۔۔۔

"اپنی باری پہ کیسے ناراض ہوکر لیٹ گئے ہیں"
وہ خفگی سے کہتی دوپٹہ اتار کر ہینگ کرچکی تھی --اور اب وہ ضامن کا لایا ہوا نائٹ سوٹ پہن رہی تھی---

نائٹ سوٹ چینج کرکے کمرے میں آئی تو ضامن اب منہ پر تکیہ رکھ کر لیٹا ہوا تھا ---

"کچھ اپ سیٹ لگ رہے ہیں ضامن آپ"
وہ آہستگی سے دبے قدموں چلتے ہوئے بیڈ کی دوسری سائیدآئی تھی اور اتنی ہی آہستگی سے بیڈ پہ بیٹھی تھی کہ ضامن کو احساس تک نا ہو--کمفرٹر اوڑھ کر اسنے زرا سا ضامن کی طرف کھسک کے ااکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے مخاطب کیا تھا---

اسکی آواز اور لمس کو اپنے کندھے پہ محسوس کرکے ضامن نے اپنی بند آنکھیں کھولی تھیں اور تکیہ منہ سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا جو اس پہ جھکی لبوں پہ مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی---پہلے تو اسکی نظر صرف ااکے چہرے پہ پڑی تھی جہاں وہ لبوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بھی مسکرا رہی تھی ----پھر اسکی نظر اسکے سوٹ پہ گئی تھی وائٹ شرٹ اور ریڈ ٹراوزر میں وہ ہمیشہ کی طرح کیوٹ لگ رہی تھی---

"ناراض زیادہ دیر تک نا ہوا کرو سانس نہیں آتا مجھے پھر"

وہ بھی اسکو دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے سینے سے لگا کر اسکے بالوں کو چھوتا وہ پیار س بولا تھا۔۔۔۔

"آپ کو تو بلکل ٹھیک سانس آرہی تھی۔۔

آپ سے بس باتیں بنوالو کہ کس طرح بیوی کو راضی کرنا ہے"

وہ اسکے گرد بازو رکھتی خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"بیوی راضی تب بھی نہیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اتنے گٹس ہونے کے باوجود بھی*

وہ اسکو اپنے ساتھ لٹاتا ہوا اسکی آنکھوں میں جھانک کے بولا تھا۔۔۔

"ہاں تو آپ سے ناراض ہو کر کونسا مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔

خود بھی تو کتنے دن سے مجھے چھوڑ کے چلے گئے تھے اور پھر میری باتیں ماننا بھی آپ نے کم کردی تھیں۔۔۔۔۔*

وہ گزرے ہوئے وقت کو یاد بھی نا کرنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی شکوہ نکل گیا تھا۔۔۔

"یار میں تمہاری ساری باتیں مانتا ہوں۔۔۔۔۔۔تم تو ویلے ہی اکیلے ہی مجھ پہ حاوی ہوجاتی ہو کہ میں کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں رہتا اور اب ہمارا بیٹا آجائے گا تو تم مجھے قریب بھی نہیں آنے دوگی*

وہ رخ موڑ کر اسکے گرد ہاتھ رکھ کے اس پر جھکا تھا۔۔

"کیا بیٹا بیٹا لگا رکھی ہے"
مجھے بیٹی چاہیے ضامن۔۔۔۔"

وہ اسکے ہر وقت بیٹے کی خواہش پہ چڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح شام وہ بس یہ ہی کرتا رہتا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔۔میں بیٹی ہی سہی لیکن پھر تم خود ہی اعتراض کروگی اگر میں اسکی زیادہ تعریف کرونگا یا اسے زیادہ پیار کرونگا تو۔۔۔۔اگر تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔۔مجھے بیٹی چاہیے"

وہ بلکل سنجیدگی سے بولا تھا کہ حیام نے ایک ہاتھ اسکے گال پہ اس بری طرح رکھ تھا کہ ضامن کو لگا تھا کہ حیام نے اسکے گال پہ سلیپ Slap کیا ہو۔۔۔جبکہ حیام کا ہاتھ کچھ زہادہ زور سے ہی لگ گیا تھا۔۔

"میری حصے کا پیار صرف میرا ہی رہنا چاہیے"
وہ اپنے چہرہ تکیے میں چھپا کر بولی تھی۔۔۔

"تم نے مجھے سلیپ کیا ہے حیام----

ضامن بیٹھ کر بیڈکراون سے ٹیک لگا کے بولا تھا۔

"پیار سے کیا ہے ڈئر ہسبینڈ،

کائنڈلی اب آپ لیٹ جائیں تاکہ میں آپ کے سینے پہ سر رکھ کر دو مہینوں پچیس دن بعد سکون سے سو سکوں----"

وہ اسکا ہاتھ تھامتی اسے زبردستی لٹاتے ہوئے بولی تھی---اور جب وہ لیٹا تو اسنے ااکے گال پہ اپنے لب مس کیے تھے---

"زاتا سرا مِنا کُم "

وہ اسکے لبوں پہ ہاتھ پھیرتی تھوڑی تک آئی تھی اور اپنے لب آہستگی سے رکھے تھے--

"ح--حیام*

وہ پہلے ااکے لفظوں پہ پھر اسکے عمل سے چونک سا گیا تھا اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھتا وہ بولا تھا۔کیونکہ جس طرح حیام اسکے چہرے کو نڈر ہو کر دیکھ رہی تھی وہ چونکا تھا--

"کیا کہہ رہی ہو*

"اِسے کے زاتا سرا اکھپلے منھے اظہار کوما"
اب وہ آہستگی سے لب اسکے ماتھے پہ رکھتی اسکے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولنے لگی تھی۔۔

"واٹ آر یو سیئنگ حیام۔۔۔۔اپنے ہوش میں ہو تم*
وہ ایک بار پھر تب چونکا تھا جب وہ اسکے سینے پہ جھکی تھی۔۔۔

"چپ شا۔۔۔۔"
وہ اپنے کام میں مصروف اسکے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کے بولی تھی۔۔ناچاہتے ہوئے بھی ضامن چپ ہوکر سانسیں روک کر اسکے عمل کو دیکھ رہا تھا۔۔اسے بلکل پتے نا پڑا تھا کہ حیام نے اسے کیا کہا ہے اور اب وہ تو حیرت سے بس چپ سادھے اپنی بیوی کو دیکھ رہا
تھا۔۔۔۔جبکہ حیام خاموشی سے اسے پوری طرح محسوس کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

صبح اسکی آنکھ موبائل کی بیپ سے کھلی تھی ۔۔۔۔اس نے آنکھیں کھول کر اپنے ساتھ لیٹے ضامن کو دیکھا تھا جو بے خبر دوسری طرف رخ کرکے لیٹا ہوا تھا۔۔

"ہائے۔۔۔۔"
وہ ضامن کی پڑی شرٹ اس کے منہ کے اوپر ڈال کر کمفرٹر ہٹا کے اٹھی تھی اور بیڈ سے نیچے اتری تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے اسکے اٹھنے سے پہلے تیار ہوئی تھی اور اب اسکا ارادہ نیچے کچن میں جا کر ناشتہ ریڈی کرنے کا تھا۔۔۔حالانکہ ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کا کہا تھا لیکن وہ خود کو ہیلڈی محسوس کررہی تھی۔۔۔

"تم یہاں کیوں آگئیں"

سوتی رہتیں*

سامیہ پیڑے بناتے ہوئے کام میں مگن تھی۔۔۔کچن میں آتی حیام کو دیکھ کر وہ بولی تھی جو فریش اور کھلی کھلی لگ رہی تھی۔۔

"ناشتہ بنانے آئی ہوں۔۔۔۔۔

وہ چہرے پہ پیاری سی مسکراہٹ سجا کر بولی تھی۔۔

"اوو تمہیں کس نے کہا ہے ناشتہ بنانے کو ، میں ہوں نا۔۔۔میں بنارہی ہوں"

سامیہ بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔تم دارم کو اٹھا کر آو۔۔۔ میں کرلونگی ناشتے کا انتظام"

وہ اسکو کچن سے بھیجتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"ارے ارے جارہی ہوں زرا صبر تو کرو* وہ اس قدر خطرناک دھکے پہ حیام کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

حیام نے مسکراتے ہوئے اسے بائے کیا تھا اور خود ہاتھ دھو کر پیڑوں کو باری باری بیلنے لگی تھی۔۔۔۔سامیہ ناشتے کی آدھے سے زیادہ تیاری کرچکی تھی ۔۔پراٹھے بنا کے اسنے سارے ایک ساتھ ٹرے میں رکھے تھے ۔۔۔۔

اب وہ کیبنیٹ کی طرف بڑھی تھی بیسن کا جار لے کر اسنے ایک پین لیا تھا۔۔۔پین میں چینی تیل دال کر وہ چینی کو چمچ کی مدد سے گھولنے لگی تھی جبکہ ایک پین میں اسنے بیسن کو بھوننا شروع کیا تھا۔۔وہ یہ کام جلدی جلدی کررہی تھی۔۔۔۔زرا دیر میں ہی اسنے بیسن کو جلدی جلدی بھون کر دوسرے تیل والے پین میں ڈال کے تیزی سے مکس اپ کیا تھا۔۔۔بیسن کا حلوہ اب اپنے آخری مراحل پہ تھا۔۔۔وہ چولھے کی آنچ آہستہ کرکے کیبنٹ کی طرف بڑھی تھی اور ڈرائے فروٹس لائی تھی۔۔۔نائف کی مدد سے اسنے بادام اور پشتوں کے پیس کیے تھے اور انکو بیسن کے حلوے میں مکس کیا تھا۔۔ساتھ ہی اسے اب جوس بنانے کے لیے فریج سے فریش سیب نکالے تھے ۔۔۔سیبوں کو پیل کرکے اسنے دودھ کے ساتھ جوسر میں ڈالا تھا ۔۔جوس تیار کرکے اسنے جگ میں ڈالا تھا۔۔۔اپنا کام کرکے وہ فارغ ہوئی تھی۔۔چائے ان کے ہان کک ہی بناتا تھا ۔۔اب وہ ہاتھ دھونے کے لیے مڑی ہی تھی کہ اسکے قدم ایک دم تھمے تھے۔۔۔وہ اپنے کام میں اتنی تیزی سے مگن تھی کہ کچن کے دروازے پہ کھڑے ضامن کو دیکھ ہی نا سکی تھی اور اب وہ سنک پہ جانے کے بجائے رک ہی گئی تھی ۔۔

"نائس ورک۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک ساتھ ملا کر کلیپ کرتا ہوا بولا تھا۔۔

وہ خاموش سی اسے دیکھے گئی تھی جو بلیو ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنے نہایا ہوا فریش اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔

"تم نے تو رات بھی مجھے اپنے رد عمل سے کام سے چونکایا تھا اور اب بھی حیران و پریشان کردیا ہے۔۔اتنی ٹریننگ کہاں سے لی۔۔۔۔رات تو تمہارے رنگ روپ ہی الگ تھے"

وہ قدم اٹھاتا اسکی طرف آرہا تھا جب کہ وہ نظریں نیچے کیے اپنی جگہ جامد ہوگئی تھی۔۔

"ضامن۔۔۔وہ۔۔۔نا مجھے کام کر۔۔نے دیں"

وہ ہچکچا کے معصومیت سے بولی تھی۔۔۔

"تمہیں جس طرح میں نے رات کو نہیں روکا تھا اسی طرح تم بھی مجھے نہیں روک سکتیں"

وہ اسکو کندھوں سے تھام کر سلیپ سے لگا کر بولا تھا۔۔

"وہ بیڈروم تھا ضامن"

وہ گھبرا گئی تھی۔۔

"خاموش۔۔۔۔۔۔وہ اسکے گلابی لپ اسٹک سے سجے لبوں پہ انگلی رکھ کر بولا تھا.

"کیا کہہ رہی تھیں رات کو۔۔۔اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر وہ زرا سا جھکا تھا۔۔

"ہٹیں ضامن۔۔۔۔
وہ تلملا گئی تھی۔۔۔۔

"پہلے بتاو مطلب۔۔ساری رات تم نے مجھے اپنی محبت سے یہ ثابت کردیا ہے کہ تم جنگلی بلی کے ساتھ ساتھ ظالم بھی ہو*

"چپ شا ضامن۔۔۔۔
وہ منہ بنا کر بولی تھی۔۔ضامن ک ء باتوں کا مطلب وہ باآسانی سمجھ گئی تھی شرم سے اسکا چہرہ سرخ اناری ہوا تھا۔۔

"بیٹا بہت چپ کروالیا ہے تم نے۔۔۔
اب تمہاری باری ہے چپ ہونے کی"
وہ اسکو ایک دم کلائی سے پکڑتا کچن سے باہر لے جاتا ہوا بولا تھا۔۔

"بیڈروم میں لاکر اسنے پاوں سے دروازہ بند کیا تھا اور بیڈ پہ آہستگی سے بٹھایا تھا۔۔

"اب بتاو رات والا سین کیا تھا۔ ۔"
وہ اسکے پاس بیٹھتا بولا تھا۔۔۔جبکہ ہاتھ اسکے چہرے پہ تھے.

"پیار کررہی تھی اپنے شوہر سے۔۔۔اس میں حیرت والی کیا بات ہے۔ اب کیا باہر والی آ کر کرے گی کیا آپ سے محبت"

وہ اسکے اتنے شاکڈ ہونے پہ غصے سے بولی تھی۔۔

"تو وہی تو کہہ رہا ہوں پانچ مہینے بعد آپ کو کس طرح یہ خیال آگیا میری پیارہ بیوی۔۔۔*

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ضامن۔۔اتنا برا لگ رہا ہے تو میں نہیں کرونگی پھر کبھی ایک کس بھی"

وہ منہ بناتی چہرے کے تاثرات سنجیدہ کرتی بڑے بے خوف انداز میں بولی تھی۔۔اور جبکہ ضامن اسے دیکھتے رہ گیا تھا۔۔۔وہ پہلے سے بھی زیادہ کیوٹ اور پیاری ہوگئی تھی ۔۔

"ہائے ظالم۔۔۔تم کیوں مجھے مارنا چاہتی ہو۔۔۔"

وہ اسکو آرام سے بیڈ پہ لٹاتا ہوا بولا تھا اور خود اس پہ جھکا تھا۔ ۔ ۔

""""زاتا سرا مِنا کُم

اسکا مطلب ہے کہ آئے لو یو"

وہ مزے سے لیٹی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

"یہ کونسی زبان ہے یار"

اظہار بھی کیا تو کونسی زبان اٹھا کے لے آئی ہو*

وہ ہنستا ہوا اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا۔۔

"آپکو اظہار س محبت ہے یا لینگویج سے مسِلہ ہے"

وہ چڑی تھی۔۔

"آئے لو یو مور مائے پریٹی کیوٹو وائف"

وہ اسکا گال چومتا اٹھ بیٹھا تھا اور ساتھ اسے بھی اٹھا دیا تھا۔۔۔اسکو لے کر وہ واپس نیچے نے چے طرف جانے کے یلے بڑھ گیا تھا۔۔۔لیکن اب اسکے چہرے پہ دلکش دلفریب مسکراہٹ تھی جو حیام کے بخشے ہوئے مان کی وجہ سے تھی۔۔

۔۔_____

"دارم اٹھو ۔۔۔۔۔اوئے دارم اٹھو نا یار"

وہ کمرے میں دندناتی ہوئی تیز آواز میں بولی تھی جبکہ وہ سن سا سینے پہ ہاتھ رکھے مزے سے بے خبر سورہا تھا۔۔۔۔۔

"اللہ کی قسم یہ آدمی۔۔۔رات بھر اس سے جگوالو اور صبح دیر تک بس نیند پوری کرواو۔۔۔یار اٹھو۔۔۔سب لیٹ ہورہے ہیں ناشتے کے یلے"

وہ اسکے پاس اب اسکے سرہانے بیٹھی اسکے چہرے پہ ہاتھ رکھتی ہوئی بولی تھی چہرے پہ بئرد کی چبھن سامیہ کو اپنی ہتھیلی پہ محسوس ہوئی تھی ۔

"دارم۔۔۔جانو۔۔اٹھو نا بے بی" اسکے ماتھے پہ کس کرکے وہ اکتا گئی تھی لیکن وہ ڈھیٹ سوتا بنا رہا تھا۔۔

"اب تم دیکھو زرا"

اسے شدید غصہ آیا تھا وہ پھرتی سے اسکے سرہانے سے اٹھی تھی اور کچھ سوچتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل پہ گئی تھی۔۔۔ریڈ کلرڈ کا گلوس لے کر وہ واپس آئی تھی ۔۔

"تم مزے سے سوتے رہو" وہ گلوس کو کھولتی ہوئی آہستگی سے بولی تھی اور گلوس کے برش کو اسکے لپس پہ رکھا تھا اور اتنی مہارت سے اسنے اسکے لپس پہ گلوس لگایا تھا کہ وہ حیرت کرگئی تھی کہ خود نے یہ نیک کام کیا ہے۔۔

"سامیہ۔۔۔کی بچی"

وہ اپنے لبوں پہ کچھ محسوس کرتا اٹھا تھا وہ ویسے بھی اتنی گہری نیند میں نہیں تھا۔۔۔

"ک۔۔کیا ہوا۔۔۔" وہ ایکدم گھبرا کر پیچھے ہونا چاہتی تھی لیکن دارم نے اسکے ہاتھ سے پہلے گلوس لیا تھا اور پھر اسکی کلائی پکڑ کے بیڈ پہ اس بری طرح لٹایا تھا کہ وہ چلا اٹھی تھی۔۔۔

"موبائل کا فرنٹ کیمرہ کھول کر اسنے خود کو دیکھا تھا اور پھر ایک گھوری سے اسنے سامیہ کو نوازا تھا جو لیٹی اسے ہی دیکھ رہی تھی کس مشکل سے اسنے خود کو ہنسنے سے روکا تھا یہ صرف وہ ہی جانتی تھی.

"تم رکو زرا" اسنے گلوس اٹھا کر برش نکالا۔تھا ۔

"درام. . دور ہٹو"
وہ کھسکتی ہوئی بیڈکراون سے لگی تھی. ۔

"خبردار جو تم نے زرا سی آہٹ بھی کی تو*
وہ اسکو آنکھیں دکھاتا برش اسکے چہرے پہ لے کر گیا تھا اور اسکے لبوں پہ لگانے کے بجائے اسکے لپس کا سارا ایریا اسنے سیکنڈ کے اندر ریڈ کردیا تھا ۔۔

"اب بہت پیاری لگ رہی ہو"
وہ گلوس سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا ہوا بیڈ سے اٹھات ٓھا۔۔۔اسکے پیچھے ہی سامیہ اٹھی تھی اور شیشے میں اپنے لال چہرے کو دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا۔۔۔

"تم بہت برے ہو درام" وہ ناراض ہوئی ت ٓھی۔۔

"تو ایسے کوئی شوہر کو تنگ کرتا ہے کیا۔۔۔*

وہ کبرڈ سے ٹاول نکالتا ہوا بولا تھا وہ یقیناً فریش ہونے باتھ روم جارہا تھا.

"ہیڈ کس کرکے شوہر کو اٹھایا تھا لیکن شوہر کو وہ منظور نہیں تھی۔۔۔تب بھی نہیں اٹھے تھے تم*

وہ ٹشو کی مدد سے چہرہ صاف کرتی ہوئی غصے سے بولی تھی ۔۔

"مجھے تو محسوس بھی نہیں ہوا کہ تم نے مجھے چھوا بھی ہے* وہ جاتے جاتے رکا تھا۔۔

"جاو تم نہانے اب۔۔۔۔"

وہ شیشے میں سے ہی اسے گھورتے ہوئے بولی تھی جیسے اسے ابھی کچا چپا جائے گی"

"اوکے اوکے کول" وہ جلدی سے اندر گھسا تھا۔۔۔اور سامیہ کا غصہ اور گلوس کی وجہ سے چہرہ لال سرخ اناری ہورہا تھا۔۔

ناشتے سے فارغ ہوکر وہ اپنے روم میں جانے ہی لگا تھا کہ حیام اسے لاونج میں بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔۔وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھ گیا تھا.

"حیام۔۔ "

کیا بات کرسکتا ہوں تم سے"

حیام کی نظریں میگزین پہ تھیں اسنے ایک نظر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے برہان کو دیکھا تھا جو اسکا ہی منتظر تھا۔

"کیا بات کرنی ہے تمہیں"
وہ قدر تحمل سے بولی تھی۔۔۔۔۔

"تم نے صبح ناشتہ اچھا بنایا تھا۔۔۔برہان نے تعریفی جملے سے آغاز کیا تھا۔۔

"ضامن کے لیے بنایا تھا وہ ناشتہ" ناچاہتے ہوئے بھی اسکے لبوں پہ مسکراہٹ امڈ آئی تھی۔۔

۔

"مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ تم ضامن کے ساتھ اتنی ویل سیٹلڈ اور خوش ہو۔۔کیا تم چاہتی ہو کہ ہمارے بیچ سب بدگمانیاں ختم ہوجائیں۔۔۔مام تم سے ملنا چاہتی ہیں ۔میں بھی چاہتا ہوں سب کچھ اچھا ہوجائے۔۔۔کیا تم راضی ہو اس چیز سے۔۔۔۔تم جیسا چاہوگی ویسا ہی ہوگا"

وہ دوسرے صوفے پہ بیٹھتا ہوا بولا تھا۔۔

"جو ماریہ نے چاہا تھا کرلیا۔۔۔اسکا مقصد صرف تمہیں پانا تھا۔۔۔اور وہ پاچکی ہے۔۔۔لیکن جس طرح تم نے ضامن کی ہیلپ کی تمہاری شکرگزار ہوں میں۔۔۔۔"

وہ اطمینان سے بولی تھی ۔

"میں ماریہ کو ڈائیوارس دے چکا ہوں۔۔۔۔۔۔
آئے ہیٹ ہر"

اسکے چہرے کے نارمل تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

"اچھا کیا تم نے۔۔۔۔۔۔ناو آئے ایم ہیپی۔۔۔اور تمہیں بار بار شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر تم مجھے نا چھوڑتے تو ضامن نا ملتا مجھے۔۔۔اور تم ماریہ سے شادی نا کرتے تو تم میری مدد کیسے کرتے۔۔۔سب کچھ ایسا ہماری قسمت میں لکھا تھا۔۔۔اب تم بھی خوش رہو"

"اور میں لاہور آونگی تو ضرور ملونگی پھوپو سے"

وہ مسکراکر بولی تھی۔۔

"شکریہ حیام۔۔۔۔۔تم بہت اچھی ہو۔۔۔"

وہ بھی بدلے میں مسکرایا تھا۔۔

"اچھا اب میں زرا وجیہہ کو سوپ پلا کر آتی ہوں ۔۔۔تم ریسٹ کرو"
جب میڈ اسکے پاس آئی تھی اور اسے سوپ کا باول تھمایا تھا تب وہ صوفے سے اٹھتی ہوئی بولی تھی اسنے وجیہہ کے لیے اسپیشل سوپ بنوایا تھا۔۔۔برہان بھی اسکے ساتھ ہی اٹھا تھا۔۔۔

"حیام* ضامن کی آواز پہ وہ اسنے مڑ کر اوپر کی طرف دیکھا تھا جو سیڑھیوں سے اسے اور برہان کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کم فاسٹ" وہ کہہ کر دوبارہ روم میں چلا گیا تھا.

"برہان۔۔۔تم یہ سوپ وجیہہ کو دے آوگے۔۔ پلیز۔۔۔میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں"
وہ جلدی میں باول اسے تھماتی ہوئی بولی تھی۔۔۔اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی ۔۔

"یار۔۔۔مجھے کہاں پتہ ہے کہ کہاں کمرہ ہے اسکا" وہ باول تھم کر اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔

وہ بیڈروم کو جج کرتا ہوا اسکے بیڈروم تک آیا تھا۔۔۔۔۔۔ناک کرکے وہ چند سیکنڈ رک گیا تھا ۔۔۔۔۔۔اجازت ملنے پر وہ دروازہ کھول کر اندر آیا تھا. ۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔۔۔۔
وہ اندر آتا ہوا جھجکا تھا۔۔۔اسکی آواز بھی اسکا ساتھ نا دے پارہی تھی ۔۔۔

"کم ہیر----

ایزی"

وہ بیڈکراون سے ٹیک لگائے ہوئے لیپ ٹاپ تکیے پہ رکھے شاید کچھ دیکھ رہی تھی----

"یس---یہ سوپ بھیجا ہے حیام نے"
وہ بیڈ کے قریب آکر سوپ اسے تھماتے ہوئے بولا تھا لیکن وجیہہ نے تھامنے سے صاف انکار کردیا تھا--

"یہ کیا میں خود پیونگی"
وہ نظریں اسکے سراپے پہ جما کے بولی تھی--

"تو کیا میں پلاونگا"
وہ نا سمجھی کے عالم میں بولا تھا--

"جو لارہا تھا وہ ہی پلاتا مجھے، ویسے بھی مجھے ڈاکٹر نے موومنٹ سے منع کیا ہے* وہ کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے بولی تھی.

"واٹ-----
مجھے حیام نے صرف یہ آپکو دینے کو کہا تھا*

"بلاو حیام کو پھر"وجیہہ ضدی لہجے میں بولی تھی.

"فائن---میں مدد کردیتا ہوں"

وہ بیڈ پہ اسکے سامنے ہی بیٹھ کر زبردستی بولا تھا-------

وہ گرم بھاپ اڑاتا سوپ چمچ کی مدد سے اسے پلانے لگا تھا---جبکہ وجیہہ صرف اسے ہی دیکھ رہی تھی--وہ بار بار اسکی نظروں سے کنفیوز ہورہا تھا---اسکی نظریں اپنے چہرے پہ وہ باآسانی محسوس کرسکتا تھا--

کیا-اسی طرح سوپ پلا سکتے ہیں مجھے آپ زندگی بھر-----"

سوپ کو حلق میں اتارتے اسکا زائقہ محسوس کرتے ہوئے وہ اسکی آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی --

"کیا مطلب ہے آپکا؟"

برہان کا سوپ پلاتا ہاتھ تھما تھا----وجیہہ کی نظروں کا مفہوم وہ اچھی طرح سمجھ سکتا تھا لیکن پھر بھی وہ مطلب سمجھنا چاہتا تھا--

"جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ ہی مسٹر برہان----"

وہ بہت تحمل اور صبر سے بولی تھی --------اسکا انداز اس بار بھی نارمل تھا--

"آئے ایم میرڈ---نان پاسبل"

وہ صاف گوئی سے بولا تھا---کتنی بریو لڑکی ہے یہ---وہ سوچ کے ہی رہ گیا تھا۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے---آپ پاسبل بنا سکتے ہیں برہان*

وہ جھٹ سے بولی تھی--اسے شاید محسوس ہی نا ہوا تھا کہ اسنے بولا کیا ہے--

"کوئی دوسری عورت کو برداشت کرلوگی تم میرے ساتھ------

کیا کرلوگی شادی ایک میرڈ انسان کے ساتھ۔

مجھے کوئی اشو نہیں ہے تمہیں زندگی بھر سوپ پلانے میں----"

لیکن پھر صبر برداشت کرنا ----"

چیچ اسکے منہ کی طرف لے جا کر وہ ضبط کے ساتھ رک رک کے بولا تھا---وجیہہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں --ایک آنسو پھسل کے اسکے گال پہ بکھرا تھا--

"بولو قبول ہوں میں تمہیں---------"

وہ اسکو خاموش خود کو دیکھتا پاکر اسے کھاجانے والی نظروں سے دیکھتا ہوا زور سے بولا تھا لیکن پھر بھی وجیہہ ٹس سے مس نا ہوئی تھی---

"ہاں---قبول ہے---

قبول ہے--

سب کچھ ---قب

وہ جزباتی ہوکر روتی ہوئی بولی تھی اسے خود بھی معلوم نا ہوا تھا کہ اسکی آنکھیں اور گال نم ہوگئے ہیں--

"بس ایک بار اور مت بول دینا ، ورنہ نکاح ابھی ہی ہوجائے گا"
وہ اسکو آنکھیں دکھاتا ڈپٹ کے بولا تھا-- اور اسے بیچ میں روکا تھا-----
جبکہ وجیہہ اسکی بات پہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر اب تیزی سے رونے لگی تھی ----

"اب کیا ہوا ہے ------ کیوں رونے لگی ہو----- کہہ تو دیا ہے لائف ٹائم سوپ پلا سکتا ہوں----"

وہ سوپ کا باول سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا ہوا بولا تھا---------

"زندگی میں پہلی بار کسی کو ایسا بولا ہے---
وہ چہرے پہ سے ہاتھ ہٹاتی ہوئی بولی تھی---اسکی چھوٹی سی ناک سرخ ہوگئی تھی--جبکہ گال اور آنکھیں نم تھیں-----

"اور اگر مجھے آپ منع کرتے تو میں شوٹ کر دیتی آپکو۔۔۔۔"

وہ اب گال ہاتھوں سے صاف کرتی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو تم"

وہ چونکا تھا۔۔اسنے تو بھلائی کی تھی لیکن وہ تو اسے شوٹ کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

"اپنے طریقے سے بھی کام نکالنا آتا ہے مجھے۔۔۔

میں یہ کہہ رہی تھی"

وہ اب بلکل ٹھیک ہوگئی تھی اسکے آنسو بلکل صاف ہوگئے تھے برہان کو لگا تھا کہ اسنے کوئی چھوٹا سا ڈرامہ کیا ہے یا ایک لڑکی نے پھر اسے اپنے جال میں پھنسا لیا ہے۔۔۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں مجھے گھر کے لیے نکلنا ہے"

وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا تھا۔۔

"بہت جلدی ہے گھر جانے کی۔۔۔۔۔۔"

اسنے اسکا ہاتھ تھامنا چاہا تھا لیکن برہان نے اسکی یہ کوشش ناکام بنادی تھی ۔

"ہاں بیوی انتظار کررہی ہے میری۔۔۔کل رات بھی نہیں سوئی تھی۔۔۔میرے بغیر اسے نیند نہیں آتی اور اب تو آج رات سے پہلے پہنچنا ہے مجھے۔۔۔ورنہ وہ خفا ہوجائے گی"

وہ اچھے سے بات بناتا ہوا بولا تھا۔۔

"فون نمبر تو دے کر جائیں۔۔۔۔۔۔
یا سارا وقت اپنی پہلی بیوی کو دینگے"
وہ اسطرح مسکرا کر بولی تھی کہ برہان جل کے رہ گیا تھا۔۔

"مجھے نہیں پسند گھنٹوں فون پہ باتیں کرنا۔۔۔۔۔۔۔فرسٹ نائٹ ملینگے۔۔۔۔ناو یو ٹیک کئر
۔۔۔"

وہ ہاتھ سے با بائے کرتا ہوا بیڈروم سے نکل گیا تھا۔۔

"آہائے۔۔۔۔مزہ آنے والا ہے *
وہ اسکے جانے کے بعد زور سے ہنسی تھی۔۔

چھ ماہ بعد۔۔۔۔۔۔

"ضامن۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔

وہ ہڑبڑا کے بچے کی رونے کی آواز سے اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔اور یہ کسی اور بچے کی نہیں بلکہ اسکے اپنے بیٹے ضہام کے رونے کی آواز تھی۔۔۔۔۔۔جو پوری شدت سے تیزی سے رورہا تھا۔۔آج سے ایک مہینے قبل اسنے ایک خوبصورت اور صحتمند بچے جو جنم دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے ۔۔۔۔

وہ آنکھیں مسلتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا۔۔

"ضامن ضہام رورہا ہے۔۔اسے چپ کروائیں۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے *

وہ روہانسی بیڈ پہ بیٹھی پریشانی سے بولی تھی ۔۔۔۔جبکہ اسکا اشارہ بیڈ پہ انکے بیچ لیٹے ضہام کی طرف تھی ۔۔

"افففف۔۔۔میرے مالک۔۔۔۔حیام۔۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہاتھوں میں تھام کے رہ گیا تھا۔۔۔

"کب تک ڈرتی رہوگی میری جان۔۔۔"

وہ پہلے چیخا تھا لیکن پھر اسکی روہانسی شکل دیکھ کے محبت سے بولا تھا۔۔۔جو اسکو خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔۔

اسے معلوم تھا وہ اسے اٹھانے سے ڈرتی تھی۔۔۔اسکو کبھی بھی اکیلے ہینڈل کرنا حیام کے لیے بے حد مشکل تھا۔۔۔اب بھی وہ خود کرنے کے بجائے ضامن کو اٹھا چکی تھی ۔۔۔

ضامن نے دونوں ہاتھوں سے روتے ہوئے ضہام کو اٹھایا تھا۔۔

"آ۔۔۔۔ڈیڈی کا شیر۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔

وہ اسکا سرخ چہرہ چومتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔اسکے ہاتھوں میں لینے کی دیر تھی ضہام ایک دم چپ ہو کر ضامن کو دیکھنے لگا تھا جبکہ اسی طرح حیام ان دونوں کو غور سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔وہ ایکدم بیڈ سے اتر گئی تھی ۔۔۔شاید خفا ہوگی تھی۔۔۔

"کہاں جارہی ہو۔۔۔۔بھوکا ہے یہ۔۔۔*

وہ اسکو بیڈ سے اترتا دیکھ چکا تھا۔۔

"آپ کو پتہ بھی ہے ضہام اتنا چھوٹا سا ہے۔۔صرف ایک ماہ کا تو ہے۔۔مجھے ڈر لگتا ہے اسے ہینڈل کرنے میں۔ ایک دفعہ پہلے بھی وہ گر چکا ہے نا مجھ سے۔۔ مجھے خوف سا آتا ہے ۔اگر آپ میری تھوڑی سے ہیلپ کردینگے تو کیا مجھے آپ اسی طرح طعنے دینگے*

وہ ناراض ہوتی بیڈ پہ دوبارہ ایک کونے میں ٹک گئی تھی۔۔۔ صبح سات بجے ہی وہ دونوں لڑنے گے تھے لیکن یہ لڑائی نہیں تھی پیار بھری نوک جھوک تھی۔۔

"یار مزاق کررہا تھا۔۔۔
میں سمجھتا ہوں نا تمہیں۔۔۔
اب قریب آو اور میرے بیٹے کو گود میں لو"
وہ ایک ہاتھ سے حیام کو بازو سے پکڑ کے اپنے قریب کرتا ہوا بولا تھا اور پھر اسکی گود میں خاموش ضہام کو دیا تھا۔ ۔ ۔۔جو ماں باپ کو گھورنے میں مگن تھا۔۔۔

"اب میں ہاتھ لینے جارہا ہوں۔۔۔اب روئے تو دوبارہ چیخنا شروع مت کردینا۔۔۔۔۔خود چپ کروانا"

وہ اسکی گود میں جھکتا ضہام کے ماتھے پہ پھر سے پیار کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔یہ ہی کام اسنے حیام کے ماتھے پہ بھی کیا تھا۔۔

وہ دونوں کو بروقت برابر پیار کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔تاکہ حیام کبھی اسکو گھوری سے نا نوازے۔۔۔۔ان گیارہ مہینوں میں وہ اسکے پیار کی اس قدر عادی ہوگئی تھی کہ اس سے دور رہنا اسکے لیے محال ہوجاتا تھا۔۔۔۔اسی دوری کی سبب کی وجہ سے انکی ساری فیملی کراچی میں شفٹ ہوگئی تھی اور حیام کو یہ بیڈروم بہت ہی عزیز تھا۔۔۔

مرر کے سامنے کھڑی وہ آفس کے لیے تیار ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وائٹ تھری پیس میں وہ بہت جازب نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریڈ ہیلز پہننے کے لیے وہ بیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔اسے آپریشن کے بعد ڈاکٹرز نے منع بھی کیا تھا کہ وہ ہیلز وغیرہ سے پرہیز کرے گی لیکن جب سے وہ ٹھیک ہوئی تھی اس نے ایسی کوئی پریکوشنز نہیں مانی تھیں۔۔ہیلز پہننا اسکا جنون شوق سب کچھ تھا۔۔۔۔ ابھی وہ اپنے گداز سفید پاووں میں ایک ہیل پہنی ہی تھی کہ اسکا خاموش فون بج اٹھا تھا۔۔

"ہائے۔۔۔۔"

کیا کررہی ہو۔۔۔۔"

ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ برہان سے رات بھر بات کرتی ہوئی فون رکھ کے باتھ لینے گئی تھی۔۔۔رات کب گزرتی تھی اسے معلوم ہی نا ہوتا تھا اور تقریباً روزانہ کا یہ ہی حال تھا۔۔۔اور اب پھر برہان کی کال دیکھ کر وہ مسکرائی تھی

"آفس کے لیے تیار ہورہی ہوں۔۔اور آپ"

وہ جھک کر دوسرے پاوں میں بھی ہیلز پہن رہی تھی۔۔

"اوکے تیار ہوگئی ہو تو پکچر سینڈ کرو اپنی۔۔۔۔*

برہان کی چھوٹی موٹی فرمائشیں وہ پورہی کرتی ہی رہتی تھی۔۔۔۔اب بھی وہ کال بیک کرکے بیک کیمرہ آن کرکے دیوار پہ گے فل مرر کی طرف گئی تھی اور پھر اسنے ایک مرر سیلفی لی تھی جس میں اسکا پورا خوبصورت سراپا سماگیا تھا۔۔۔پکچر لے کر اسنے برہان کو سینڈ کی تھی اور پھر فون کان سے لگالیا تھا۔۔

"ہمیشہ کی طرح سلیئر (Slayer)لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔بیوٹی فل"

اسکی دلکش آواز سن کر وجیہہ کے چہرے پہ سرخی پھیلی تھی ۔۔۔وہ ان چند مہینوں میں ہی اسکے بہت قریب ہوگیا تھا اور وہ ہمیشہ سے ہی ایسے لائف پارٹنر کی تلاش میں تھی جو اسکے آس پاس ہر پل ایکٹیو Active رہے ۔۔۔۔۔۔

"آپ کی ہوں "

وہ کھلکھلاکے بولی تھی ایک ہاتھ سے اسنے بال سنوارے تھے.

"وجیہہ تم نے پھر سے ہیلز پہنی ہیں۔۔۔۔کیا تم انہیں چینج نہیں کرسکتیں*

وہ اسکو کسی چیز سے روکتا ٹوکتا نہیں تھا جبکہ جس طرح کی وہ ایڈوانس ڈریسنگ کرتی تھی اسے قطعی پسند نہیں تھی لیکن اسنے کبھی اسے اس بات کا احساس ہونے نہیں دیا تھا کہ وہ

اس پہ ڈیپینڈ کرے لیکن پھر وہ ناجانے کیوں یہ بول۔گیا تھا اور اس جملے کے پیچھے اسکی کئ چھپی ہوئی تھی۔۔

"آج ہی تو پہنی ہیں۔۔۔

آج پہننے دیں برہان۔۔"

وہ اپنی ہیلز کی طرف نگاہ کیے بولی تھی.

"نہیں نا۔۔۔تمہیں منع کیا ہے۔۔۔۔۔ابھی پوری طرح ٹھیک ہوجاو پھر کبھی نہیں روکونگا"

وہ بھی اپنی ضد پہ تھا۔۔

"اب میں کوٹ پینٹ پہ کیا پہنوں برہان۔۔۔اس پہ ہیلز ہی سوٹ کرتی ہیں"

وہ منہ بنا کے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"اسنیکرز۔۔یس۔۔اسنیکر پہن لو۔۔۔ایزی فیل کروگی۔۔۔*

"یک برہان۔۔۔۔کتنے برے لگینگے اسنیکرز۔۔۔میری تو ساری پرسنیلیٹی کا۔ستیاناس ہوجائے گا۔۔۔۔ایسا کرتی ہوں میں چینج کرلیتی ہوں ڈریس۔۔۔۔اب آپکو ناراض بھی تو نہیں کرسکتی"

وہ کبرڈ کی طرف بڑھتی ہوئی بولی تھی ساتھ اسنے ہیلز بھی اتار دی تھیں۔۔۔

"لو یو ہارٹ-----

میں نے برائیڈل ڈریس ٹی سی ایس کروادیا ہے---تم پک کرلینا----"

دو ماہ پہلے ہی وہ اسکے لیے پروپوزل لایا تھا------آرزو بیگم انکی فیملی سے مل کر بے حد خوش ہوئی تھیں----اب چند دن بعد انکی شادی تھی------

"اوکے مائے ہارٹ----

کرلینگے پک اپ بھی-----

اب میں دوبارہ سے تیار ہونے جارہی ہوں---پھر بات ہوگی*

وہ بات کو اختتام کی طرف لے جانا چاہتی تھی---کیونکہ اسے آفس کے لیے بھی لیٹ ہورہا تھا---

"اچھا----سوری ہارٹ----آفس پہنچ کے ٹیکسٹ کردینا"

"اوکے برہان*

وہ فون بند کرتی ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی تھی۔

"ماما کو پریشان نا کیا کرو۔۔۔اور یہ جو آپ بابا کی گود میں جا کر فوراً چپ ہوجاتے ہیں یہ عادت آپکی مجھے اچھی نہیں لگ رہی ہے۔۔۔آپ پہ میرا حق زیادہ ہے۔۔۔۔"

وہ ضہام کو شرٹ پہناتی ہوِی اس سے باتیں کررہی تھی جبکہ وہ آنکھیں کھولے صرف اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ ضامن کی گود میں جا کر چپ ہوجاتا تھا جبکہ حیام اسکو چپ کرانے کے خاطر گود میں لیے ہلکان ہوتی رہتی تھی لیکن وہ چپ نہیں ہوتا تھا۔۔۔اس چیز سے وہ خفا رہتی تھی۔۔

"یار ہمارے شہزادے کو باہر لے آو۔۔۔۔اتنا مس کررہی تھی کہ میں خود ہی یہاں آگئی ہوں*

سامیہ دروازہ کھول کر اسکے بیڈروم میں آئی تھی۔۔دارم کے آفس جانے کے بعد وہ سارا دن ضہام کو لیے ہی بیٹھی رہتی تھی ۔۔

"تیار ہی کررہی تھی یار۔۔۔۔
بس لا ہی رہی تھی باہر۔۔۔"

وہ پاوڈر اسکے لگاتی ہوئی بولی تھی اب وہ بلکل ریڈی ہوچکا تھا۔۔۔لائٹ بلیو سوٹ میں وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔وہ پورا ضامن پہ گیا تھا لیکن اسکا سفید و سرخ کلر اور اسکی بڑی بڑی آنکھیں حیام سے ملتی تھیں ۔

"آئے میرا بیٹا کتنا پیارہ لگ رہا ہے"

سامیہ جھٹ سے اسے گود میں لیتی ہوئی اسے چٹا چٹ چومتی بولی تھی. ۔

"بارات میں کیا پہنوگی تم سامی۔۔۔۔"

حیام بِیڈ سے اٹھ کر ضہام کے کپڑے سمیٹتی ہوئی سامیہ سے بولی تھی.

"ڈیسائیڈ نہیں کیا یار۔۔۔۔۔۔۔

تم نے کیا سوچا*

ّوہ جواب دینے کے بعد اس سے پوچھ رہی تھی. .

"میں نے ساڑھی سلیکٹ کی ہے۔۔۔۔تم بھی ساڑھی ہی پہن لینا۔۔۔میچ ہوجائے گا"

وہ اسکو باقاعدہ سجیسشن بھی دے چکی تھی. ۔

"خدا کا خوف کرو یار۔۔۔اب اس حالت میں ساڑھی زیب تن کروں۔۔۔اور پھر الجھ کے گرگئی تو میرے اتنے مہینے کی محنت خراب ہوجائے گی"

وہ اپنء سراپے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔۔

"افف۔۔۔سامیہ۔۔۔۔حیام اسکے صحت مند سراپے کو دیکھتی بولی تھی۔۔۔

"نائس۔۔۔تم فروک پہن لینا۔۔۔وہ سوٹ کرے گی"

"ہاں وہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔چلو میں اپنے شہزادے کو نیچے لے جارہی ہوں ماما۔یاد کررہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔تم بھی آجاو*

وہ بیڈ سے سنبھل کر اترتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔اور ضہام کو سینے سے لگا کر دروازے کی طرف چلی گئی تھی جبکہ حیام باتھ روم فریش ہونے کی غرض سے گئی تھء۔۔

چند روز بعد۔۔۔۔

مجھے میرا بیٹا لا کر دیں ضامن۔۔۔۔۔۔*

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا حیام بیڈ شیٹ بیچ میں چھوڑ کر اسکی طرف مڑی تھی۔۔رات کے آٹھ بج گئے تھے ضامن آگیا تھا لیکن اسکا بے بی اسکے پاس نا آیا تھا۔۔

"کیا ہوا ۔۔۔کہاں گیا، گھم ہوگیا کیا۔۔۔"

ضامن اسکا غصہ نظرانداز کرکے بلیک کوٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا۔۔وہ ابھی تھکا ہوا آیا تھا

وہ بجائے اسکو پانی چائے کا پوچھنے کا کچھ اور ہی پوچھ رہی تھی ۔ "میری کبھی کوئی اہمیت نہیں بم سکتی، جو پیار ملتا تھا وہ اب سارا میرا بیٹا میرا دشمن بن کے لے گیا ہے۔۔۔خاک"

وہ دل میں دکھ سے سوچ کے رہ گیا تھا ۔

"گھم ہوگیا ہے۔۔۔کیا مطلب۔۔

میں مزاق نہیں کررہی ہوں۔۔۔

بیٹا میرا ہے ، لیکن ہمیشہ میرے ہاتھ میں ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔"

وہ بیڈ پہ بیٹھتی اب باقاعدہ روٹھنے لگی تھی۔۔۔

"یار اپنا ہی ہے ضہام، رات میں ہمارا ہی ہوگا ۔۔۔۔

میں فریش ہوکر آتا ہوں پھر اس سے مل کر آتے ہیں" وہ مزید اسکی بے زار اور رونی شکل دیکھ کر نرمی سے ہی سہی لیکن اسکی ہٹا رہا تھا۔۔

"واٹ یو مین۔۔۔۔مل کر آتے ہیں۔۔۔۔بیٹا میرا ہے۔۔ہوتا سب کے پاس پے سوائے ماں کے۔۔۔ صبح تیار کرو تو فوراً ماما لے جاتی ہیں۔۔۔شام تک انکے پاس ہی رہتا ہے۔۔۔بیچ میں سامیہ نہیں لینے دیتی۔۔شام میں وجیہہ اور دارم اسکی جان نہیں چھوڑتے۔۔۔سوتے ٹائم مجھے لا کر دے دیتے ہیں۔۔۔سلا بھی خود لیا کریں اپنے پاس۔۔۔میرے صبر کا امتحان نا لیں۔۔۔ صبح سے میرے ہاتھ میں نہیں آیا ہے میرا ضہام Zaham"

وہ اب لڑنے والے انداز میں بولی تھی۔۔ساتھ میں اسکے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ کر ضامن ہنسی ضبط کرگیا تھا۔۔

"میری بیوی کافی بڑی تکلیف سے گزر رہی ہے مطلب" وہ اسکو گلے لگاتا ہوا نرمی سے بولا تھا ساتھ اسکے نرم سلکی بالوں پہ اپنے لب رہے تھے۔۔

"جی آپ تو صبح سے شام آفس میں ہوتے ہیں آپ کو کیا معلوم"
وہ اا کے سینے سے لگی ناراضگی سے گویا ہوئی تھی۔۔

"ہمیں ون مور پلان کرنا چاہیے۔۔اب جو ہوگا وہ پکا ہمارا ہوگا۔۔۔ضہام ان لوگوں کو دے دو یار۔۔۔۔دادا دادی چاچا چاچی اور آنی کا بھی تو حق ہے نا اس پر۔۔نیکسٹ والا ہم کسی کو بھی نہیں دکھائینگے"

وہ چہرے پہ بھرپور سنجیدگی لائے بولا تھا۔۔ایسا بلکل بھی حیام کو محسوس کا نا ہوا تھا کہ وہ مزاق کررہا تھا۔۔اسکی بات سن کے وہ کرنٹ کھا کر اسکے سینے سے الگ ہوئی تھی۔۔۔اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

"فریش ہو کر ہی اجائیں آپ بہتر ہوگا"
وہ اس سے دور ہوتی بیڈ کی طرف آگئی تھی۔۔

"آہاہاہا اچھا۔۔۔۔خیر میرے لیے کچھ کھانے کا انتظام کر دو۔۔۔۔۔بہت بھوکا ہوں یار"
وہ باتھ روم کی سمت بڑھتا ہوا بولا تھا۔۔۔حیام بیڈ شیٹ ٹھیک کر کے اسکے لیے ناشتہ تیار کرنے کے لیے روم سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔

"ضامن یہ کتنی پیاری اسمائل کرتا ہے یار۔۔۔۔۔۔"

وجیہہ ضہام کو گود میں اٹھائے ضامن کے ساتھ بیٹھی ضہام کا چہرہ ضامن کو دکھاتی بولی تھی جو اسکو دیکھ کر وقفے وقفے سے مسکراتا ہے۔۔

"ہاں یار یہ صرف تمہیں دیکھ کر اسمائل کرتا ہے۔۔۔۔۔کمینہ۔۔۔۔
وہ ضہام کے کھکھلاتے چہرے کو غور سے دیکھتا اسے وجیہہ کی گود سے لے چکا تھا اور اس خود اسے سینے میں بھینچ کر سکون حاصل کررہا تھا۔۔

"شرم کرو۔۔میرے پوتے کے لیے کس طرح کے لفظ استعمال کررہے ہو تم۔۔۔دو مجھے ادھر میرے دل کو۔۔۔۔۔۔"
انہوں نے ساتھ بیٹھے ضامن سے ضہام کو لیا تھا۔۔۔

"زرا پیار کا مظاہرہ کریں، بچہ بھی تنگ آجاتا ہے ، سب ہی پیچھے پڑ گئے ہیں"
تانیہ بیگم بار بار ضہام کو ایک گود سے دوسری گود میں جاتا ہوا دیکھ کر بولی تھیں--

"بیگم آپ چپ رہیں---آپ جانتی ہیں کہ یہ ٹائم میرا ہے ----"
سارا دن آفس میں ہوتا ہوں، شام کا وقت تو میرا ہوتا ہے"
وہ ضہام کی طرف دیکھتے ہوئے تانیہ بیگم سے بولے تھے.

"تب ہی چپ ہوں ، ورنہ آپ سے لے لیتی"تانیہ بیگم ان کی بات پہ مسکرا دی تھیں.

--.

"یار آج کا ہی دن میرا ہے کل تو ویسے بھی میں نے چلے جانا ہے---
ضہام کو مجھے دے دو"

وجیہہ منہ بنا کے بولی تھی کیونکہ کل اسکی بارات تھی اور پھر اسکو یہاں سے چلے جانا تھا---

"اچھا لے لو میری بیٹی------"
عدیل ہمدانی نے ترس کھائے بغیر اسکے ہاتھ میں ضہام کو تھما۔دیا تھا وہ بدلے میں کھلکھلا کے ہنسی تھی---

جبکہ ناشتے کی ٹرالی لاتی حیام رک کر یہ منظر دیکھ رہی تھی --

"ہاو مین------

اسکو شدت سے رونا آیا تھا تب ہی وہ لاونج میں جانے کے بجائے وہیں کھڑی ہوگئی تھی---------لیکن اپنے کندھے پہ کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس کرکے وہ چونک کے پیچھے مڑی تھی..

"کیا ہوا آپ رو رہی ہیں کیا"

دارم نے اسکے کندھے پہ سے ہاتھ ہٹایا تھا جو کمرے سے فریش ہوکر اب سب کے ساتھ لاونج میں بیٹھنے ہی جارہا تھا--وہ بھی ابھی آفس سے آیا تھا--

"نہیں تو-----

حیام نے کافی سنبھل کے اور مسکرا کر بولی تھی.

"ابھی ضہام کو میں نے بھی لینا ہے----

سوری ----بھابھی جی--------

وہ اچھے سے اسکی فیلنگس سمجھ سکتا تھا --اسکو مزید جلانے کے لیے وہ بولا تھا--

"تمہارا دوست اور تم دونوں کا ایک ہی کام ہے---اور وہ ہے مجھے ٹیز کرنا----"
وہ ٹرالی چھوڑ کر غصے سے ہاتھ سینے پہ باندھتی بولی تھی---ان چند مہینوں میں وہ سب سے قریب تر ہوتی چلی جارہی تھی -----اور دارم سے بھی وہ اب اچھی خاصی بات کرلیتی تھی--

"ارے نہیں تو ، میرا دوست کا کام تو آپکو پیار اور محبت کرنا ہے"
وہ آنکھ دباتے شرارت سے بولا تھا ساتھ میں زرا سا جھک کر اسنے ٹرالی میں رکھے بسکٹ کا ایک پیس اٹھایا تھا ۔

"جسٹ شٹ اپ---بے شرم ----
وہ دوبارہ ٹرالی پہ ہاتھ رکھتی اندر کی طرف بڑھ گی تھی جبکہ دارم نے اپنا قہقہ روکا تھا--

"ارے یار انکل آپکو کوئی غصے میں نظر آرہا ہے کیا"
ابھی وہ سب کے لیے چائے بنا ہی رہی تھی کہ دارم کی آواز نے اسکے ہاتھ رکے تھے. . .

"کیوں کون غصے میں ہے"
عدیل ہمدانی نے نا سمجھی میں کہا تھا--

"ارے یار انکل----------چائے کو زرا دل تھام کر پیجیے گا---کہیں غصے میں کچھ الٹا سیدھا نا ڈال دیا ہو"

وہ صوفے پہ بیٹھا مستقل اسکے ضبط کو آزما رہا تھا جبکہ حیام چپ سے اب ضامن اور عدیل ہمدانی کے لیے پلیٹس بنارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا بک رہے ہو تم"
ضامن نے اسے ٹوکا تھا کیونکہ وہ بآسانی اسکے مزاق کو سمجھ گیا تھا لیکن اسکی بیوی کہاں سمجھ پاتی ۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے۔۔
تم تو ایک بچے کے باپ بن کے نا سمجھ ہی رہنا"

وہ اب ضامن کی طرف دیکھتا حیام سے چاے لیتا بولا تھا ۔۔۔لیکن ایک دم اسکی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔"کیا ہے حیام" وہ کبھی کبھی حیام کو اسکے نام سے پکارتا تھا ورنہ وہ محبت بھرے انداز میں بھابھی ہی سے مخاطب کرتا تھا لیکن حیام کے اسکے دو پٹی کی چپل میں مقید پاوں کو اپنے فلیٹ سلیپر سے اچھا خاصا دبا دیا تھا کہ وہ کراہ گیا تھا۔۔

"اپنی بیوی کی طرح تم بھی کمرے میں جاکے سوجاو۔۔۔۔چائے گرا دونگی تم پہ یہ اب آواز نکلی تو"
وہ لفظ کچکچا کے اتنی آہستہ آواز سے بولی تھی کہ کوئی سن نا پایا تھا۔۔اسکو چائے دے کر وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈ آپکے لیے شوگر فری کیک بیک کیا تھا میں نے ،آپ ٹیسٹ کرکے بتائیں"
وہ کیک کی پلیٹ عدیل ہمدانی کی طرف بڑھاتی بولی تھی۔ عدیل ہمدانی نے اسے ساتھ ہی بٹھالیا تھا۔۔۔۔۔۔اب وہ ضامن اور عدیل ہمدانی کے بیچ بیٹھی تھی۔

"میرے لیے کچھ بنایا ہے اپنے ہاتھوں سے یا کک نے ریڈی کیا ہے یہ سب"
ضامن نے پاس بیٹھی حیام کو مخاطب کیا تھا۔۔

"یہ سب میں نے ہی بنایا ہے ضامن"
وہ خفگی سے بولی تھی کیونکہ وہ روزانہ اسکے لیے اسی طرح شام کی چائے اور ناشتے کا اہتمام کرتی تھی اور روزانہ وہ ایک ہی سوال پوچھ کر اسے ٹیز کرتا تھا۔

"ٹھینک یو پیاری بیوی" وہ جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرگیا تھا جس پہ حیام کا سریس چہرہ مسکرایا تھا۔

وہ رات کمرے میں اسکے لیے کھانا لایا تھا کیونکہ وہ اب تک روم میں سو ہی رہی تھی۔۔۔۔

"اٹھو سامیہ۔۔۔۔۔
وہ اسکو کندھوں سے پکڑتا اٹھا چکا تھا۔۔۔

''اٹھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔''

وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھتی انہیں مسلتی ہوئی بیڈ کراون سے ٹیک لگا گی تھی.

''ویک نیس ہورہی ہے کیا۔۔

ڈاکٹر کے پاس چلیں'' وہ اس پہ پڑی چادر ہٹا کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کر چکا تھا۔۔

''نہیں۔۔۔۔بلکل سیٹ ہے سب ۔۔۔''

وہ اسے باتھ روم تک لے کر گیا تھا اور پھر وہیں کھڑے ہو کر اسکا انتظار کرنے لگا تھا جب وہ واپس باہر آگئی تھی تو واپس اسکا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ تک لایا تھا. .

''اتنا لمبا کیسے سوگئی تھیں پھر۔ ۔۔کتنا بور ہوا ہوں میں گھر آکر۔۔۔''

وہ اب اسکو کھانا کھلارہا تھا۔۔۔۔۔

''میں بھی تو بور ہوتی ہوں نا دن بھر۔۔۔۔''

وہ نوالہ اسکے ہاتھ سے کھاتی بولی تھی۔۔

''افف۔۔۔اچھا. . ۔۔۔''

وہ خاموش ہوگیا تھا۔۔۔ایک طرح سے وہ کہہ بھی صحیح رہی تھی.

''مطلب تم مجھ سے بدلہ لے رہی ہو'' وہ تھوڑی دیر بعد سوچ کے بولا تھا۔

"ارے--- تم سے کس چیز کا بدلہ لونگی----------اس سے پہلے کبھی سوئی ہوں کیا ، بس آج سوگئی غلطی سے" وہ اب خود بھی دارم کے منہ میں وقفے وقفے سے نوالے بنا کے رکھ رہی تھی--اسے معلوم تھا کہ اس کے بغیر اسنے بھی کھانا نا کھایا ہوگا---

"اوکے میں مزاق کررہا تھا ویسے بھی-------دودھ لاوں تمہارے لیے"
وہ کھانا کھاچکے تو وہ کھانے کے برتن سمیٹتے ہوئے بولا تھا--

"اف کارس لے کر آو یار--
مجھے کتنی ضرورت ہے دودھ کی"
وہ آنکھ مارتی شرارت سے بولی تھی---

وہ اسکا اس طرح ہی دھیان رکھتا تھا اور جب سے اسکی اپنے ڈیڈ بننے کی خوشی اسنے سنی تھی تب سے تو وہ سامیہ کے پیچھے مزید پاگل ہوگیا تھا--آفس میں بھی دن بھر اسکو کال مسیج کرکے اسکی دائٹ روٹین کا خیال کرتا تھا----اور گھر میں اسے حیام اور تانیہ بیگم پانی تک خود سے کا پینے دیتی تھیں---سامیہ اپنی قسمت کو پاکر جتنا خوش اور مطمئن تھی اسکے لیے وہ اپنے رب کے آگے جھک کر بار بار اسکا شکریہ کرتی رہتی تھی کیونکہ اسے نا صرف اچھا شوہر بلکہ بڑا بھائی ، ماں باپ ، بہنیں سب دارم کے ساتھ ملی تھیں---اور اب وہ دو مہینے بعد

ماں کے رتبے پہ فائز ہوجاتی اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ناتھا---

''حد ہے'' دارم اسکی بات اور اسکے انداز پہ زور سے ہنسا تھا----

---

وائٹ کلر کی شرٹ اور وائٹ ہی شرارے پہ وائٹ موتیوں سے جھلملاتا ڈوپٹہ سر پہ ٹکائے وہ کوئی حور پری لگ رہی تھی--زیور کے نام پہ اسنے صرف بندیا لگائی ہوئی تھی جبکہ نوز پن کا چینج کچھ دن پہلے ہی اسکے چہرے پہ آیا تھا---نتھ لگائے ہاتھوں میں بھر بھر کے سفید چوڑیاں پہنے وہ سادی مگر انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی---

جبکہ دوسری طرف سفید شیروانی میں ملبوس برہان ہمیشہ سے بڑھ کر خوش مطمئن اور جازب نظر آرہا تھا------اسکے چہرے پہ آج خوشی ہی خوشی تھی.-----اور آج وہ دونوں نکاح کے بعد تو بے حد خوش نظر آرہے تھے اگر برہان اس شادی سے خوش تھا تو دلہن بیٹھی وجیہہ کے چہرے پہ مسکراہٹ قائم و دائم تھی وہ مستقل مسکرا رہی تھی--یا تو کبھی ہنستے ہوئے کسی کے باتوں کا جواب دے رہی تھی ---

اور وہ دونوں سفید کپڑوں میں ملبوس بلکل پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے. .. انکی طرح انکی فیملی بھی بے حد خوش تھی---

"تم آج کتنی اچھی لگ رہی ہو یہ میں اپنے اور تمہارے بیڈروم میں بتاونگا"
برہان اسکا ہاتھ تھام کر اسکے حوش ربا حسن سے نظریں چرائے محبت بھرے انداز میں بولا تھا--

"اور آج آپ کتنے اچھے لگ رہے ہیں یہ میں سب کے سامنے بتا سکتی ہوں"
وہ اسکے ہاتھ پہ اپنا مہندی اور چوڑیوں سے سجا ہاتھ رکھتی چیلنجنگ انداز میں بولی تھی---

"کانفیڈینس کہاں سے لاتی ہو اتنا"
برہان اسکے چیلنجنگ انداز پہ حیرانگی سے اسے دیکھتا بولا تھا---

"جسٹ کیپ کوائٹ مائے ہارٹ--------
کانفیڈینس آپکے چاہنے والے ہی دیتے ہیں-----"

"افف--- تم نے آج تک مجھے حیران ہی کیا ہے------"
برہان نے اس پہ نظریں ہٹا کر سامنے مرکوز کی تھیں--

"ابھی باقی حیران رات میں کرونگی------"
وہ ہنسی تھی---

"میں شرما لیتا ہوں کیونکہ تم سے تو شرمایا نہیں جارہا" وہ اسکی باتوں سے مکمل محظوظ ہورہا تھا---

"مجھے نہیں آتی شرم برہان---آپ مجھے رونے کو کہہ دیں وہ کرلونگی"
وہ اب زرا سریس لہجے میں بولی تھی۔۔

"آج پھر تمہیں شرم کے معنی و مفہوم سے آشنہ کرانا پڑے گا"
وہ اسکے کان میں سرگوشی کرکے بولا تھا۔۔

"افف---یار۔۔
وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسی تھی۔۔

ول سی-----will see"
وہ بدلے میں بولی تھی۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی وہ اپنی ساڑھی سے میچنگ چوڑیاں ایک ایک کرکے بہت احتیاط سے اتار رہی تھی---

آج اسنے وجیہہ اور برہان کی بارات میں سیاہ رنگ کی ساڑھی زیب تن کی تھی جو اسکے متناسب سراپے پہ جچ رہی تھی۔۔ساتھ بلیک اسموکی میک اپ کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

جبکہ ضامن بلیک کوٹ پینٹ پہنے اسکے ہم رنگ ہی لگ رہا تھا۔۔۔وہ دونوں ساتھ اتنا سوٹ کررہے تھے کہ تانیہ بیگم نے انکی نظر فوراً اتاری تھی۔۔۔۔

"اس رنگ میں تم سیدھا دل میں اتر رہی ہو۔۔۔
میری آنکھوں میں سما رہی ہو۔۔۔۔۔
میرے ارد گرد اپنا حصار باندھ رہی ہو۔۔۔
کیوں مجھ سے بار بار نظریں چرا رہی ہو"

ضامن کے کہے گئے لفظ اسکے زہن میں آئے تھے۔۔وہ سوچ کے ہی مسکرائی تھی۔۔۔۔جب وہ بار بار اس کی توجہ اور نظریں خود پہ محسوس کرکے اس سے نظریں چرا رہی تھی۔۔تب کب اسنے پاس آکر اس سے یہ لفظ کہے تھے وہ یہ تک نا جانتی تھی پھر پورے ہال میں وہ اس سے دور دور رہی تھی۔۔۔آج بھی وہ اس سے اتنا ہی شرماتی تھی اسکے کسی بھی عمل سے یا پیش قدمی سے آج بھی وہ جھجک جاتی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ چوڑیاں اتار کے اسکے ہاتھ ائرنگز پہ ہی گئے تھے اسے اپنی پشت پہ کسی کی انگلیوں کے لمس کا احساس ہوا تھا۔۔وہ اپنے خیالوں میں اتنی مصروف تھی کہ اسے محسوس ہی نا ہوا کہ کب وہ اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا ہے اور جب وہ اسکے بلاوز کی ڈوڑی کو ہاتھ میں لے چکا تو حیام کا سانس بیچ میں رہ گیا تھا۔۔۔

"ہائے مائے بلیک بیوٹی"

ضامن نے اسکے کندھے پہ اپنے مضبوط ہاتھ رکھے تھے اسکے کلون کی خوشبو حیام کو اپنے بہت قریب سے محسوس ہوئی تھی وہ اب وائٹ شرٹ اور بلیک ڈریس پینٹ میں تھا کوٹ وہ اتار چکا تھا۔۔۔

"ہائے۔۔۔"

حیام بامشکل یہ ہی بول پائی تھی۔۔۔

"ہائے مائے بلیک بیوٹی"

ضامن نے اسکے کندھے پہ اپنے مضبوط ہاتھ رکھے تھے اسکے کلون کی خوشبو حیام کو اپنے

بہت قریب سے محسوس ہوئی تھی وہ اب وائٹ شرٹ اور بلیک ڈریس پینٹ میں تھا کوٹ وہ اتار چکا تھا۔۔۔

"ہائے۔۔۔"
حیام بامشکل یہ ہی بول پائی تھی۔۔۔

"کیسی ہو"

"آپ کو معلوم تو ہے ٹھیک ہوں۔۔۔"
وہ ڈریسنگ ٹیبل سے کھڑی ہو کر اسکے مقابل آکر بولی تھی۔۔

"ضہام سوگیا ہے۔۔۔اب مجھے لگتا ہے ہمیں بھی آرام کرنا چاہیے"
وہ ضامن کی آنکھوں سے امڈتی شرارت اور جزبات کو نظرانداز کرتی بولی تھی اور خود اپنا نائٹ ڈریس لے کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میرا شیر سورہا ہے" وہ بے بی کوٹ کی طرف بڑھا تھا اور سوئے ہوئے ضہام کو دیکھ کر بولا تھا جھک کر اسنے ضہام کے گال چومے تھے ۔

"بیٹے کے معاملے میں تو نرمی کا مظاہرہ کرلیا کریں ، اٹھ جائے گا وہ۔۔۔۔۔"
وہ باتھ روم کے دروازے سے سر نکالتی ہوئی تیز آواز میں بولی تھی کیونکہ ضامن اس قدر

شدت سے چومتا تھا کہ وہ اچھا خاصی گہری نیند میں بھی اٹھ جاتا تھا۔۔اور اسے خود کو بھی اچھا خاصا اس چیز کا ایکسپرینس تھا. ۔

"تم تو باہر آجاو۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات سن کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

ضامن کی بات سن کر حیام نے فوراً دروازہ بند کرلیا تھا۔

"تمہیں نہیں لگتا ہمیں اپنے بیٹے کے لیے اسکی بہن لانے کے بارے میں سوچنا چاہیے"

وہ جب چینج کرنے کے بعد بیڈ پہ آیا تو کتاب پڑھتی حیام سے مخاطب ہوا تھا۔

"ضامن۔۔۔۔چپ ہوجائیں آپ"

وہ کتاب پہ سے نظریں ہٹا کر اسے گھورتی ہوئی بولی تھی.

"اوکے" وہ موبائل کو اٹھاتا اسے کھول چکا تھا ، دو منٹ ، پانچ منٹ تک وہ کچھ نا بولا تو حیام کو بے چینی ہوئی تھی۔۔۔

"میرا مطلب ہے ضامن، ابھی ضہام ایک مہینے کا تو ہے۔۔۔اور پھر میں۔۔۔۔۔
وہ اپنے ناول کی کتاب رکھ کر اسکی طرف دیکھ کر اسے کندھے سے اپنی طرف موڑ کر بولتے بولتے رک گئی تھی۔۔

"اوکے اوکے ---میں نہیں سمجھونگا تو کون سمجھے گا"

میرے لیے میرا ایک ہی شیر کافی ہے---میری شیرنی تم ہی ہو"

وہ شرارت سے کہتا اسکو سمجھتا ہوا بولا تھا-----ویلے بھی وہ اسے دوبارہ کوئی تکلیف نہیں دین چاہتا تھا-------حیام اسکی بات پہ اسکے سینے پہ سر رکھ کر مسکرای تھی--

---

دروازے کے لاک پہ ہاتھ رکھے وہ رک سا گیا تھا---

"مجھے نہیں آتا شرمانا"

وہ بیڈروم کے دروازے پہ کھڑا اسکی باتیں سوچ کر مسکرایا تھا---اسے وہ پہلی ملاقات کی طرح زندگی سے بھر پور، زندگی کو انجوائے کرنے والی ہی لگی تھی----

بہرحال وہ لاک گھما کر کمرے کے اندر داخل ہوا تھا----کمرے کے بدلے ہوئے نقشے نے تو اسے پہلے بھی چونکا دیا تھا لیکن اب اسے یہ کمرہ پہلے زیادہ اور حسین لگ رہا تھا-----اسنے پورے بیڈروم کو تبدیل کروادیا تھا، کارپیٹ سے لے کر فرنیچر کی حد تک اس نے ایک ایک چیز نئی لی تھی --جس طرح وہ اپنے ماضی کو بھول چکا تھا اسی طرح وہ اپنی ساری پرانی چیزوں کو بھی بھول چکا تھا---وہ سب نیا چاہتا تھا ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا تھا---

بیڈ پہ بیٹھی وجیہہ پہ اسکی نظر پڑی تھی، جو نظریں نیچے کیے گھونگھٹ ڈالے سکون سے بیڈکراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی---

برہان آہستگی سے قدم اٹھاتا وہ بیڈ کی طرف گیا تھا. -

"اتنی تھک گئی ہو کیا----"

وہ بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھتا ہوا اسکے اس طرح بیٹھنے کے انداز میں لیٹا ہوا دیکھ کر بغیر مسکراہٹ کے بولا تھا--

"آپ کے انتظار نے تھکا دیا ہے مجھے ہارٹ----"

وہ ایکدم اسکی آواز سے چونک کر سیدھی ہو کر بیٹھی تھی----

"اتنا لمبا انتظار ہوگیا تھا کیا----------

وہ آہستگی سے اسکا گھونگھٹ اٹھاتا ہوا بولا تھا----اور پھر اسکا حسین چہرہ جیسے تکنے لگا تھا---وہاں محفل میں تو وہ لگ ہی حسین رہی تھی لیکن اب وہ مزید اسے اپنی اور خوبصورت ترین لگی تھی----

"نیو برائڈ کو زرا سا بھی انتظار نہیں کراتے ڈئرڈ ہزبینڈ----"

وہ اب نظریں اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی---

"مائے دئر پریٹی وائف،

ویلے تو میں سب کلئر کر چکا ہوں ، لیکن آج جیسے ہم اصل معنی میں نہیں لائف اسٹارٹ کررہے ہیں اس سے پہلے میں یہ بولنا چاہتا ہوں کہ میں جس سے شادی کرنا چاہتا تھا اس سے ہوئی نہیں اور پھر جس سے ہوئی اسکو میں نے کبھی چاہا نہیں لیکن اب جس سے ہوئی ہے اسے باقاعدہ میں چاہتا بھی ہوں ، محبت بھی کرتا ہوں---میں نے کبھی ماریہ کو ایز آ وائف اسے کوئی رائٹ نہیں دیا شاید دائوارس اور یہ رائٹس نا دینا ہی اسکی سب سے بڑی سزا تھی.. ناو---اب میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں ہر ایک رائٹ دینا چاہتا ہوں جس کی تم حقدار ہو اور ہر ایک رائٹ لینا چاہتا ہوں جس کا میں حقدار ہوں---ان چند مہینوں میں مجھے تم سے بے انتہا، بے حد اور بے پناہ محبت ہوگئی ہے---آئے جسٹ لو یو --------"

وہ اسکے حنائی ہاتھ تھام کر جزب سے بول رہاتھا جبکہ وجیہہ اسکے جازب چہرے کو غورو فکر سے جانچ رہی تھی اسے ہمیشہ اس چہرے سے سچائی ٹپکتی دکھائی دی تھی--

"آئے لو یو ٹو مائے ہارٹ----"

وجیہہ زرا اسکے قریب کھسکی تھی اور بیٹھے بیٹھے ہی آگے بڑھ کر اسے ہگ کیا تھا------

---

پانچ سال بعد--------

"چاچی----یہ ڈول میری ہے----"

بیڈ کے بیچ و بیچ لیٹی کھکھلاتی ہوئی عین کو دیکھ کے ضہام اپنی ہی زبان میں بولا تھا----------جو اسکے پاس بہت مزے سے بیٹھا ہوا تھا---

"میرے بیٹے ، اس ڈول کی مالک آپکی پھوپو ہیں آپ ان سے پوچھیں-----"سامیہ کبرڈ ٹھیک کرتی بولی تھی--

"ما------ می------ عین میری ہے نا----"

اب وہ بیڈ سے اٹھ کر صوفے پہ بیٹھی وجیہہ کے پاس گیا تھا جو موبائل میں مصروف تھی..

وجیہہ اسکے الفاظ سن کر مسکرائی تھی اور پھر سوا مہینے کی بیڈ پہ لیٹی اپنی بیٹی کو دیکھا تھا ---وہ دو دن پہلے ہی کراچی آئی تھی--اور تب سے پانچ سالہ ضہام عین کے پیچھے پڑا تھا --دو دن میں ہی وہ اس آئس بیوٹی کا دیوانہ ہوگیا تھا----

"ہاں یہ میرے ضہام کی ہے----
اور کوئی نئی فرمائش ہے تو وہ بتائیں"

وجیہہ اسکو گود میں اپنے پاس بٹھا چکی تھی--

"آپ ہمارے گھر ہی آجائیں"

وہ دوسری فرمائش بولا تھا۔۔

"بیٹا تمہارے ماموں کا دو دن میں اتنا برا حال ہوگیا ہے اور آپ یہاں آنے کا کہہ رہے ہو"

وہ اسکا منہ دبوچ کے بولی تھی جبکہ اسکی بات ضہام کے زہن سے گزر گئی تھی ۔

"موم ، ڈیڈ آگئے ہیں۔۔۔۔" مرال بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی تھی.

"واٹ ، پانچ بجے ہی آگئے تمہارے ڈیڈ۔۔۔۔" سامیہ کبرڈ کے باہر منہ نکال کر اپنی پانچ سالہ بیٹی مرال سے بولی تھی ، وہ ہی اسے ساری دارم کے متعلق خبر دیتی تھی۔۔۔

"آپ ریڈی ہوجائیں موم۔۔۔۔"

وہ سامیہ کے پاس آکر بولی تھی۔۔۔

"اوکے پرنسس ، میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔تم بس جلدی سے کپڑے سمیٹ کے کبرڈ میں رکھ دو۔۔ "

سامیہ ڈوپٹہ اٹھاتی باتھ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ صبح سے وہ اپنا روم صاف کررہی تھی ۔۔اسکی عادت تھی دارم کے آنے سے پہلے اپنے آپ کو سنوار کے رکھتی تھی۔۔۔۔اور اس سے زیادہ مرال اس چیز کا دھیان رکھتی تھی اسے اپنی مام ہر وقت ریڈی الرٹ اچھی لگتی

تھیں اسی طرح وہ ڈیڈ کے معاملے میں تھی ، ----وہ ان دونوں کی نیچر کے خلاف کافی سنجیدہ، اور سمجھدار تھی، مرال کو مزاق، فنی چیزیں انتہائی بری لگتی تھیں---جبکہ وہ ابھی سے ہی کبھی حیام یا تو کبھی سامیہ کے ساتھ کچن میں بیٹھ کے انہیں دیکھ رہی ہوتی تھی ۔

جبکہ ضہام اس سے پانچ ماہ ہی بڑا تھا ان دونوں کی عادت میں زمین آسمان کا فرق تھا، وہ حد سے زیادہ ہنس مکھ اور باتیں بنانے والا تھا جبکہ مرال اسکی باتوں اوٹ پٹانگ کی وجہ سے کم ہی اس سے بات کرتی تھی اور ہر وقت اپنے روم میں رہتی تھی---

لیکن دو دن سے وہ عین کے پیچھے پاگل ہوگیا تھا، اسکی اسنو بیوٹی اسکے سفید گالوں کو بار بار چومتا رہتا تھا---

---

"آپ اپنے بیٹے کو سمجھالیں ضامن، کس قدر ڈھیٹ ہے ، ضدی کردیا ہے آپ نے اسے، صبح سے اس نے مجھے کچھ یاد کرکے نہیں سنایا--جبکہ مرال کو دیکھ لیں وہ سارا ہوم ورک کرچکی ہے---"

حیام دارم اور ضامن کو چاے سرو کرنے کے بعد بولی تھی---عدیل ہمدانی اور تانیہ بیگم جج پہ گئے ہوئے تھے---

"یار------بچہ ہے، ایک ہی تو ہے اس کے پیچھے بھی تم ہاتھ دھو کے پڑی رہتی ہو"

ضامن چائے کا سپ لیتے ہوئے شکایت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

"یار۔۔۔ ایک ہے تب ہی تو بھابھی اتنی فکر مند ہیں ۔۔۔"
دو سے تین ہوتے تو اتنی فکر بھی نا ہوتی"

دارم حیام کو آنکھ مارتا ہوا مزے سے بولا تھا۔۔

" صحیح کہہ رہے ہو، دو سے تین ہوتے ہیں تو آپشن موجود ہوتا ہے اب تو میری بیوی میرے شیر کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔۔کتنی بار کہا ہے صرف مجھ پہ دھیان دیا کرو۔۔۔۔۔"

ضامن شرارتی لہجے میں بولتا حیام کو گھور رہا تھا۔۔

"کم از کم اپنے بیٹے سے تو نا جلا کریں آپ ۔۔۔۔ایک ہے تب ہی اس پہ دھیان دے رہی ہوں ، آپ سب نے تو ٹھیک سے اسے بگاڑ دیا ہے۔۔۔دارم ایسا کرو تم ضہام کے لے لو اور مرال مجھے دے دو بس. ۔۔۔ویسے بھی تمہیں ضہام بہت پسند ہے"

حیام نے ایک کشن اسکی طرف اچھالا تھا جسے دارم نے باآسانی کیچ کرلیا تھا ۔

"یار مرال بھی آپکی ہی ہے اور آپ اتنا کیون کانشیس ہورہی ہیں ، بڑے ہو کر بلکل ٹھیک ہوجائے گا ورنہ ہماری مرال اسے لائن پہ لے آئے گی دونٹ وری ۔۔۔۔چل کرو یار"

دارم نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔۔

"دارم بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے، حیام بلاوجہ پریشان ہوتی ہے" سامیہ لاونج میں قدم رکھتی بولی تھی ساتھ میں اسکے مرال اور ضہام بھی تھے ۔

"آپ اپنی مام کو اتنا تنگ کرتے ہو شیر۔۔۔۔

ضامن ضہام کو اپنے پاس بلاتا ہوا بولا۔تھا ۔۔اب ضہام اسکے سامنے کھڑا تھا. .

"نہیں۔۔ڈیڈ۔۔۔۔۔شی مجھے پڑھاتی ہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ برا منہ بنا کر بولا تھا۔۔

"جب تک آپ پڑھینگے نہیں تو آپکی مام تنگ ہونگی نا۔۔۔اگر میں آپ کو شیر کہتا ہوں تو آپ کو شیر بن کے بھی تو دکھانا ہے نا ڈیڈ کو۔۔۔۔"

وہ اسکو سنجیدگی بھرے لہجے میں بول رہا تھا حیام کے سامنے وہ جتنا اپنے بیٹے کی سائیڈ لے لے لیکن ضہام کو پیار کے ساتھ ساتھ اسے لمٹیشنز میں بھی رکھتا تھا. ۔۔

"جی ڈیڈ۔۔۔۔"

وہ نظریں نیچے کیے بولا تھا۔۔۔

"مرال کو ہم پرنسس کہتے ہیں تو وہ پرنسس بن کے بھی دکھاتی ہے. .
اگر آپ نے اب سے نہیں پڑھا تو آپکو شیر کے بجائے مانکی Monkey بولونگا میں۔۔۔"

وہ اسکو اشارہ دے کر بولا۔تھا، ضامن کا اشارہ سمجھ کر وہ مرال کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا، مرال اسکے بیٹھتے ہی تھوڑا کھسک کے دارم کے ساتھ چپک گئی تھی ۔۔

یہ انکا روز کا تھا، روز اسی طرح بچوں پہ بحث کرکے چپ ہوجاتے تھے. ۔۔۔اور پھر آخر میں مسکراہٹیں رہ جاتی تھیں۔۔۔

_____''_''_''

ختم شد۔۔۔

کلاسک اردو میٹیریل
Classic Urdu Material